جدید تصحیح و اضافہ شدہ ایڈیشن

ائمہ کرام، خطباء اور مقررین کے لئے بیانات جمعہ پر مشتمل مستند مواد

اصلاحی خطبات و رسائل

جلد دوم

9) تہجد کی فضیلت اور اسلاف امت کی شب بیداری اور ذوق عبادت

10) قرآن کریم کی تلاوت کی فضیلت اور اسلاف امت کے کثرت تلاوت کے ایمان افروز واقعات

11) توبہ واستغفار کی ضرورت واہمیت اور اسلاف امت کے توبہ کے ایمان افروز واقعات

12) اخلاص کی اہمیت وفضیلت اور اسلاف امت کے ایمان افروز واقعات

13) اللہ رب العزت کی غیبی نصرت و مدد کا ایمان افروز تذکرہ

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مکتبۃ المتین

فہرست

نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت سے متعلق حضراتِ صحابہ کرام اور سلف کے اقوال

نمازِ تہجد کے اہتمام کے بیس اسباب

نمازِ تہجد سے روکنے والے دس موانع

حضراتِ صحابہ کرام کی تہجد اور شب بیداری

تلاوت غور فکر اور تدبر سے کریں

۱۱......توبہ واستغفار کی ضرورت واہمیت اور اسلاف امت کے توبہ کے ایمان آفروز واقعات

قرآنِ کریم کی روشنی میں توبہ واستغفار کی اہمیت وفضیلت

احادیث مبارکہ کی روشنی میں توبہ استغفار کی اہمیت وفضیلت

توبہ واستغفار کی اہمیت وفضیلت سے متعلق حضراتِ صحابہ کرام کے زریں اقوال

۱۲......اخلاص کی اہمیت وفضیلت اور اسلاف امت کے ایمان افروز واقعات

قرآنِ کریم کی روشنی میں اخلاص کی اہمیت وفضیلت

۱۳......اللہ رب العزت کی غیبی نصرت ومدد کا ایمان افروز تذکرہ

قرآن کریم کی روشنی میں نصرت الٰہی کی اہمیت وفضیلت

اللہ رب العزت کی غیبی نصرت ومدد سے متعلق اسلافِ امت کے پُر تاثیر واقعات

۹......تہجد کی فضیلت اور اسلافِ امت کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِینُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ،وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ،وَأَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ،وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ.أمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ.بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ.

قَالَ اللّٰہُ تبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ:

﴿یَا أَیُّھَاالْمُزَّمِّلُ.قُمِ اللَّیْلَ إِلَّا قَلِیْلًا.نِصْفَہٗ أَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا.أَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا﴾(المزمل: ۱ تا ۴)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَکَ عَسَی أَنْ یَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾(الإسراء: ۷۹)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:یَا أَیُّھَا النَّاسُ،أَفْشُوا السَّلَامَ،وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ،وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ.❶

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَإِنَّہٗ دَأْبُ الصَّالِحِینَ قَبْلَکُمْ، وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَکُمْ إِلَی

❶سنن الترمذی:أبواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع،باب ماجاء فی صفۃ أوانی الحواض ،باب :رقم الحدیث:۲۴۸۵

رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں نمازِ تہجد کی ترغیب اور فضائل بیان کئے گئے ہیں، فرض نمازوں کے بعد سب سے اہم نماز تہجد ہے، اس لئے اسکا خوب اہتمام کرنا چاہیے، اب اس نماز کا وقت اور رکعتیں کتنی ہیں؟

نمازِ تہجد کا وقت اور رکعتیں

صلاۃِ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحاح میں روایت موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے شب میں بھی اور وسط شب میں بھی اور آخر شب میں تہجد پڑھی ہے۔ مگر زیادہ تر رات کے آخری حصے میں پڑھنا وارد ہے، جس قدر بھی رات کا حصہ متأخر ہوتا جاتا ہے برکات اور رحمتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں، اور سدسِ آخر میں سب حصوں سے زیادہ برکات ہوتی ہیں۔ ''تہجد'' ترکِ ہجود یعنی ترکِ نوم سے عبارت ہے، اس لیے اوقاتِ نوم بعد عشاء سب کے سب وقت تہجد ہی ہیں۔

روایات میں نمازِ تہجد کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات تک وارد ہوئی ہیں، البتہ اکثر و بیشتر آنحضرت صلی للہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد آٹھ رکعات تھیں، اسی وجہ سے فقہاءِ حنفیہ نے فرمایا ہے کہ تہجد میں افضل آٹھ رکعات ہیں۔

بہر حال قرآن وحدیث میں نمازِ تہجد کی بڑی ترغیب اور فضائل بیان ہوئے ہیں۔

---

❶ صحیح ابن خزیمة: کتاب الصلاة، باب التعریض علی قیام اللیل، ج ۲ ص ۱۷۶، رقم الحدیث: ۱۱۳۵/المستدرک علی الصحیحین: کتاب صلاة التطوع، ج ۱ ص ۴۵۱، رقم الحدیث: ۱۱۵۶ قال الحاکم: هذاحدیث صحیح علی شرط البخاری

قرآنِ کریم کی روشنی میں نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت

نمازِ تہجد ایک اضافی عبادت ہے

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ (الإسراء: ۷۹)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تمھارے لیے ایک اضافی عبادت ہے، امید ہے کہ تمھارا پروردگار تمہیں مقام محمود تک پہنچائے گا۔

عبادالرحمٰن کی راتیں عبادت میں گزرتی ہیں

ایک اور مقام پر اللہ تعالی عبادلرحمٰن کی یہ صفت بیان فرمائی کہ انکی راتیں اللہ کی عبادت میں گزرتی ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ (الفرقان: ۶۴)

ترجمہ: اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں، اور (کبھی) قیام میں۔

ایمان والون کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں

اللہ کے نیک بندے راتوں کو کم سوتے ہیں اور وہ خوف وامید میں اللہ رب العزت سے دعائیں کرتے ہیں:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. (السجدة: ۱۶)

ترجمہ: ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (الزمر: ۹)

ترجمہ: بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہوسکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے، اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟ کہو کہ کیا وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سب برابر ہیں؟ (مگر) نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

پرہیز گار لوگ راتوں کو کم سوتے ہیں

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ. آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ. كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الذریات: ۱۵ تا ۱۸)

ترجمہ: متقی لوگ بیشک باغوں اور چشموں میں اس طرح رہیں گے کہ ان کا پروردگار انہیں جو کچھ دے گا اسے وصول کر رہے ہوں گے، وہ لوگ اس سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے۔ وہ رات کے وقت کم سوتے تھے، اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کا حکم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز کا حکم دیا:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا. نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا. أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل: ۱ تا ۴)

ترجمہ: اے چادر میں لپٹنے والے، رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہوجایا کرو، رات کا آدھا حصہ، یا آدھے سے کچھ کم کرلو، یا اس سے کچھ زیادہ کرلو، اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

تہجد کی نماز نفس کے کچلنے اور زبان کی درستگی میں معاون ہے

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا. (المزمل: ٦)

ترجمہ: بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے، اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تہجد کی اہمیت وفضیلت

دخولِ جنت کے اعمال

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا، تاکہ دیکھوں (کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں یا نہیں؟) جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک کی چمک دیکھی تو میں نے کہا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا، وہاں پہنچ کر جو سب سے پہلا ارشاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا، وہ یہ تھا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ

تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. ❶

ترجمہ: اے لوگو! آپس میں سلام کا رواج ڈالو اور (غرباء کو) کھانا کھلاؤ اور رات کے وقت جب سب لوگ سوتے ہوں (تہجد کی) نماز پڑھا کرو، تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

نمازِ تہجد کے فوائد

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❷

ترجمہ: تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور برائیوں کو مٹانے والا ہے، اور گناہوں سے روکنے والی عبادت ہے۔

فرض نماز کے بعد تہجد افضل عبادت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ، بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ

❶ سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب، باجاء فی صفة أوانی الحوض، رقم الحديث: ۲۴۸۵

❷ صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب التعريض على قيام الليل، ج۲ ص ۱۷۶، رقم الحديث: ۱۱۳۵ / المستدرک على الصحيحين: كتاب صلاة التطوع، ج ۱ ص ۴۵۱، رقم الحديث: ۱۱۵۶ قال الحاكم: هذاحديث صحيح على شرط البخاری / قال الألبانی فی إرواء الغيلل (۲/ ۲۰۰) هذاالحديث حسن

الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. ❶

ترجمہ: رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل نماز روزے ماہ محرم کے ہیں، اور فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے۔

نمازِ تہجد مؤمن کا شرف واعزاز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ! شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ. ❷

ترجمہ: اے محمد! رات کا قیام مؤمن کا شرف ہے اور اسکی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہیں۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے جنت کے خوبصورت بالاخانے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا.

ترجمہ: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جیسے شیشوں کے کمرے ہوتے ہیں اُن کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں، اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔

ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ

❶ صحيح مسلم: كتاب الصيام: باب فضل صوم المحرم، رقم الحديث: ١١٦٣

❷ المستدرك على الصحيحين: كتاب الرقاق، ج۴ ص ٣٦٠، رقم الحديث: ٧٩٢١/ قال الحاكم والذهبى: هذاالحديث صحيح

نِيَامٌ. ❶

ترجمہ: جو اچھی طرح سے بات کریں، اور (غرباء) کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزے رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔

نمازِ تہجد اللہ کو محبوب ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ.

ترجمہ: اللہ کو سب نمازوں میں داؤد علیہ السلام کی نماز محبوب ہے۔

وَكَانَ يَنَامُ نِصفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ. ❷

ترجمہ: اور وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی رات جاگتے تھے اور چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔

شب بیداری تقرب الٰہی کا ذریعہ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ العَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. ❸

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں، لہٰذا اگر تم اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں میں سے بن سکو تو ایسا ضرور کرو۔

---

❶ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: باب ماجاء فی قول المعروف، رقم الحديث: ۱۹۸۴

❷ صحیح البخاری: کتاب الجمعة: باب من نام عند السحر، رقم الحديث: ۱۱۳۱

❸ سنن الترمذي: أبواب الدعوات، باب في دعاء الضيف، باب رقم الحديث: ۳۵۷۹

نمازِ تہجد کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَضُلُ صَلَاةِ اللَّيُلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضُلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. ❶

ترجمہ: رات کی نماز (تہجد) دن کی (نفل) نماز پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے (پوشیدہ) صدقہ کی فضیلت علانیہ صدقہ پر۔

تہجد کی نماز فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کون سا حصہ قبولیت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جَوُفُ اللَّيُلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئُتَ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشُهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبُحَ. ❷

ترجمہ: رات کا آخری حصہ پس جتنی چاہو نمازیں پڑھو، کیوں کہ یہ نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اسے لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

رات کے آخری پہر میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنُزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيُلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنُيَا، حِينَ يَبُقَى ثُلُثُ

❶ المعجم الكبير: باب العين، ج۱۰ ص ۱۷۹، رقم الحديث: ۱۰۳۸۲/ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الصلاة، باب فى صلاة الليل، ج۲ ص ۲۵۱، رقم الحديث: ۳۵۱۸/ قال الهيثمى: رجاله ثقات

❷ صحيح ابن خزيمة: كتاب الوضوء، بَابُ ذِكْرِ دَلِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ قَبْلَ نُزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ، ج۱ ص ۱۲۸، رقم الحديث: ۲۶۰

الـلَّيُلِ الْآخِرُ،فَيَقُولُ:مَـنُ يَـدُعُـونِى فَأَسُتَجِيبَ لَهُ،وَمَنُ يَسُأَلُنِى فَأُعُطِيَهُ، وَمَنُ يَسُتَغُفِرُنِى فَأَغُفِرَ لَهُ. ❶

ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا ایک تہائی آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے آسمان دنیا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اسے عطا کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسے بخش دوں گا؟

رات کے آخری پہر میں دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

أَيُّ الدُّعَاءِ أَسُمَعُ؟

ترجمہ: کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہونے والی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جَوُفَ اللَّيُلِ الآخِرِ،وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ. ❷

ترجمہ: پچھلی رات کے درمیان (یعنی جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جائے) اور فرض نمازوں کے بعد۔

تہجد چھوڑنے والے کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

❶صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها،بَابُ التَّرُغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكُرِ فِي آخِرِ اللَّيُلِ،وَالْإِجَابَةِ فِيهِ،رقم الحديث: ۷۵۸

❷سنن الترمذى:أبواب الدعوات،باب ماجاء فى عقدالتسبيح باليد،باب منه،رقم الحديث: ۳۴۹۹

لَاتَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ ،فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. ❶

ترجمہ: اے عبداللہ! اس شخص کی طرح نہ ہو جانا جو قیام اللیل کے لئے اٹھتا تھا پھر اس نے اُسے ترک کر دیا۔

اللہ رب العزت کے ہاں مبغوض انسان کون ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو وہ آدمی برا لگتا ہے جو بدمزاج ہو، کھانے میں آگے ہو، بازاروں میں چیختا ہو، رات کا لاشہ ہو (کہ تمام رات مردوں کی طرح پڑ کر گزارے)، دن کا گدھا ہو (دن بھر گدھے کی طرح لدا پھرتا ہو اور سوائے گدھے کی طرح پیٹ بھر لینے کی دوسری کوئی فکر نہیں،) دنیا کی باتوں میں ماہر ہو اور آخرت کے معاملات میں کورا ہو۔

شیطان ہر سوئے ہوئے انسان کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ ،فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ،انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،فَأَصْبَحَ نَشِيطًا

❶ صحيح البخاري: كتاب الجمعة،بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ،رقم الحديث: ۱۱۵۲

❷ صحيح ابن حبان: كتاب العلم، ج ۱ ص ۲۷۴،رقم الحديث: ۷۲.إسناده صحيح على شرط مسلم

طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.❶

ترجمہ: شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہ لگاتا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سو یارہ، اگر وہ بیدار رہوا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھی لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ خوش اور چست وچالاک ہوتا ہے ورنہ بد باطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے۔

شب بیداری فتنوں سے بچنے اور خزانوں کے حصول کا ذریعہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو اس عظیم عبادت کے لیے رات کو جگایا کرتے تھے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ،مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ؟مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ.❷

ترجمہ: سبحان اللہ! اس رات کس قدر فتنے اترے ہیں اور اس رات کس قدر خزانے نازل ہوئے، کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے؟ کتنی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو لباس پہننے والی ہیں لیکن آخرت میں برہنہ بدن ہوں گی۔

اس حدیث سے نمازِ تہجد اور اس کے لیے عزیز و اقارب کو جگانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، اگر نمازِ تہجد کی یہ عظیم فضیلت نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات

❶صحيح البخاري: كتاب الجمعة،بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ،رقم الحديث: ۱۱۴۲

❷سنن الترمذي:أبواب الفتن،باب ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم،رقم الحديث:۲۱۹۶

کو ایسے وقت میں جگانے کی تمنا نہ فرماتے ۔اس وقت کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے سکون کا ذریعہ بنایا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے سکون و آرام کے بجائے فضیلت وسعادت کے حصول کو پسند کیا،اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت فضیلت والا عمل ہے۔

اہل وعیال کو تہجد کے لیے اٹھانے کی فضیلت

حضرت ابوسعید وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ. ❶

ترجمہ: جب مرد رات میں بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں دو رکعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں گے۔

تین شخص اللہ کو محبوب ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ. ❷

❶ سنن ابن ماجه: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن أيقظ اهله من الليل، رقم الحديث: ۱۳۳۵

❷ المعجم الكبير: باب العين، ج ۱۰ ص ۲۰۷، رقم الحديث: ۱۰۴۸۶

ترجمہ: تین شخص اللہ کو محبوب ہیں: ایک وہ شخص جو رات کو اٹھ کر (تہجد میں) کتاب اللہ کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص جو ایسے خفیہ صدقہ دیں کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے، تیسرا وہ شخص جو کسی سریہ میں ہو پس وہ شکست کھا گیا تو وہ دشمن سے جاملا۔

دو شخص اللہ کو پسند ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَيِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ رَبُّنَا: أَيَا مَلَائِكَتِي، اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ، وَمِنْ بَيْنِ حَيِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي. وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَانْهَزَمُوا، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَرَهْبَةً مِمَّا عِنْدِي، حَتَّى أُهَرِيقَ دَمُهُ. ❶

ترجمہ: ہمارے رب کو دو قسم کے آدمی بڑے اچھے لگتے ہیں، ایک تو وہ جو اپنے بستر اور لحاف اپنے اہل خانہ اور محلّہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے بستر اور لحاف اپنے محلے اور اہل خانہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے آیا ہے، میرے پاس موجود نعمتوں کے شوق میں اور میرے یہاں موجود سزاء کے خوف سے۔ اور دوسرا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، ج۷ ص ۶۱، رقم الحديث: ۳۹۴۹

نکلا، لوگ شکست کھا کر بھاگنے لگے، اسے معلوم تھا کہ میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے کی کیا سزا ہے اور واپس لوٹ جانے میں کیا ثواب ہے، چنانچہ وہ واپس آ کر لڑتا رہا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا اور اس کا یہ عمل بھی صرف میری نعمتوں کے شوق اور میری سزا کے خوف سے تھا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو جو میری نعمتوں کے شوق اور سزا کے خوف سے واپس آ گیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے خوش ہوتے ہیں

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلاإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضُحكُ إِلَى رَجُلَيُنِ رَجُلٍ قَامَ فِي لَيُلَةٍ بَارِدَةٍ مِنُ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ وَدِثَارِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلاةٍ،فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلا ئِكَتِهِ: مَا حَمَلَ عَبُدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنُدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنُدَكَ،فَيَقُولُ:فَإِنِّي قَدُ أَعُطَيُتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنُتُهُ مِمَّا خَافَ. ❶

ترجمہ: سنو! اللہ تعالی دو شخصوں سے خوش ہوتا ہے، ایک وہ شخص جو ٹھنڈی رات میں اپنے بستر سے، لحاف سے اور کمبل سے کھڑا ہو، پس وضو کرے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! اس چیز کی امید نے جو تیرے پاس ہے اور اس چیز کے ڈرنے جو تیرے پاس ہے، تو اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو وہ چیز دے دی جس کی اس نے امید کی اور اس چیز سے محفوظ کر دیا جس سے یہ ڈرا۔

❶ المعجم الکبیر: باب العین، ج۹ ص ۱۰۱، رقم الحدیث: ۸۵۳۲/قَالَ الْهَيْثَمِيُ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ اللیل، ج۲ ص ۲۵۶، رقم الحدیث: ۳۵۴۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد کا اہتمام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گذاری، فرماتے ہیں میں نے بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ بستر کے طول میں لیٹیں "فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ، فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ" پس سو گئے حتی کہ آدھی رات یا اس کے مثل گزری ہوگی کہ آپ اپنے چہرے سے نیند کا اثر دور کرتے ہوئے بیدار ہوئے، پھر سورہ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں، بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لٹکتی ہوئی مشک کے پاس گئے اور اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے، میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر وتر پڑھے۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں، پھر باہر نکلے تو صبح کی نماز پڑھائی۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری پہر میں تہجد پڑھتے تھے

امام ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید رحمہ اللہ سے ان احادیث کے بارے میں پوچھا جو ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بیان کی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيُحْيِي آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى

❶ صحيح البخاري: كتاب الجمعة، باب ما جاء في الوتر، رقم الحديث: ۹۹۲

حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ،قَالَتْ:وَثَبَ. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں سو جاتے اور رات کے آخری حصہ میں جاگتے، پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف کوئی حاجت ہوتی تو اس حاجت کو پورا فرما لیتے، پھر آپ سو جاتے اور جب پہلی اذان ہوتی تو فوراً اٹھ جاتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد میں طویل قیام

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ:

لَأَرْمُقَنَّ صَلاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ،فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ❷

ترجمہ: میں آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں، دو لمبی لمبی، دو لمبی سے لمبی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دونوں پہلی دونوں پڑھی گئی سے کم پڑھیں، پھر اس سے کم اور پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں، پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

❶ صحیح مسلم : کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا،باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل،رقم الحدیث: ٧٣٩

❷ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا ،باب الدعا فی صلاۃ اللیل وقیامہ،رقم الحدیث: ٧٦٥

اتنا طویل قیام کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ورم آجاتا تھا

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ،فَقِيلَ لَهُ:غفرَ اللَّهُ لَکَ مَا تَقَدَّ مَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَأَخَّرَ،قَالَ:أَفَلا أَكُونُ عَبْدًاشَكُورًا ❶

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے حتی کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا،آپ سے کہا گیا:اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پیچھے گناہ بخشش نہیں دیئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

تہجد کی نماز مت چھوڑو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ،أَوْ كَسِلَ،صَلَّى قَاعِدًا.❷

ترجمہ: رات کی نماز کو مت چھوڑو کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے،اگر کبھی بیمار ہوتے یا تھکاوٹ ہوتی تو بیٹھ کر پڑھتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام بھی فرماتے اور قیام بھی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ،وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا،وَكَانَ لَاتَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ

❶صحيح البخاری: كتاب تفسير القرآن،بَابُ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ،وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا(الفتح: ٢)رقم الحديث: ٤٨٣٦

❷سنن أبی داود: كتاب الصلاة ،باب قيام الليل،رقم الحديث:١٣٠٧

مِنَ اللَّيُلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيُتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيُتَهُ. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارا مہینہ افطار کرتے یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ اب آپ اس ماہ میں روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینہ میں روزہ رکھتے تو ہم گمان کرنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے، اور ہم رات کو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے اور سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔

سفر میں بھی تہجد کا اہتمام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ لَمُ يَكُنُ يُصَلِّي مَعَ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ شَيْئًا قَبُلَهَا وَلَا بَعُدَهَا إِلَّا مِنُ جَوُفِ اللَّيُلِ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ أَوُ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيُثُ مَا تَوَجَّهَتُ بِهِ. ❷

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں فرض کے ساتھ نہ پہلے (سنتیں) پڑھتے اور نہ بعد میں مگر رات کی نماز اونٹ پر یا سواری پر پڑھتے، سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنُتَ، سُبُحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ أَسُتَغُفِرُكَ لِذَنُبِي، وَأَسُأَلُكَ رَحُمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدُنِي عِلُمًا، وَلَا تُزِغُ قَلُبِي بَعُدَ إِذُ هَدَيُتَنِي، وَهَبُ لِي مِنُ لَدُنُكَ رَحُمَةً، إِنَّكَ أَنُتَ الْوَهَّابُ. ❸

---

❶ صحيح البخاری: كتاب الجمعة، بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيُلِ مِنُ نَوُمِهِ، وَمَا نُسِخَ مِنُ قِيَامِ اللَّيُلِ، رقم الحديث: ۱۱۴۱

❷ السنن الكبرى: كتاب الصلاة، باب التخفيف فی ترک التطوع فی السفر، ج۳ص ۲۲۵، رقم الحديث: ۵۵۰۸

❸ سنن أبی داود: كتاب الادب، باب ما يقول الرجل اذا تعار من الليل، رقم الحديث: ۵۰۶۱

ترجمہ: آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ پاک ہے، اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما، ہدایت کے بعد میرے دل کو کج نہ فرما، اپنی جانب سے رحمت عطا فرما، یقیناً آپ خوب بخشنے والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے اپنے اہل وعیال کو جگاتے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب ان کے پاس آئے اور فاطمہ کے پاس آئے، تو فرمایا کہ ”أَلَا تُصَلِّيَانِ؟ تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو ہم اٹھیں گے، جب ہم لوگوں نے کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور ہم لوگوں کی طرف کچھ بھی متوجہ نہ ہوئے، پھر میں نے سنا کہ آپ پیٹھ پھیر رہے تھے ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”وَكَانَ الإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا“ انسان تمام چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔❶

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری کو اشعار میں بیان کرنا

وَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ۔۔۔ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الصُّبْحِ سَاطِعُ
أَرَانَاالْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى، فَقُلُوبُنَا ۔۔۔ بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ۔۔۔ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

ترجمہ: اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں جو خدا کی کتاب کی تلاوت

❶صحيح البخاری: كتاب الجمعة، بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلاَةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ، رقم الحديث: ۱۱۲۷

کرتے ہیں، جب رات کا اندھیرا ختم ہوکر صبح کی روشنی نمودار ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضلالت کے بعد ہمیں ہدایت کی روشنی دکھائی، ہمارے دل ان کی تمام باتوں کو درست تسلیم کرتے ہیں اوران پر یقین رکھتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب اس حال میں بسر ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں، جب کہ مشرکین پران کے بستر بھاری رہتے ہیں۔ ❶

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے گھر والوں کو تہجد کیلئے جگاتے تھے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ، فَيَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا، فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ فِيهَا الدُّعَاءَ، إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ. ❷

ترجمہ: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام رات کے ایک مخصوص وقت میں اپنے اہلِ خانہ کو جگا کر فرماتے تھے، اے آلِ داؤد! اٹھو اور نماز پڑھو کہ اس وقت اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے، سوائے جادوگر یا عشار کے (عشار وہ ہے جو راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کا مال ظلماً لوٹتا ہے، یا جبری طور پر زیادہ ٹیکس وصول کرتا ہے۔)

تہجد میں بیدار نہ ہونے پر تنبیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت یحیی بن زکریا علیہ السلام نے جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی، رات میں سوئے تو بیدار نہ ہوسکے اور وہ وظیفہ فوت ہوگیا جو رات کو اٹھ کر پڑھنے کا معمول تھا۔ صبح کو وحی آئی کہ اے یحیی!

---

❶ تفسیر ابن کثیر: سورۃ السجدۃ، آیت نمبر ١٦ کے تحت، ج٦ ص ٣٢٤

❷ مسند أحمد: مسند المدنيين، حديث عثمان بن العاص الثقفي، ج ٢٦، ص ٢٠٨، رقم الحديث: ١٦٢٨١

هَلْ وَجَدْتَ دَارًا خَيْرًا لَکَ مِنْ دَارِی وَهَلْ وَجَدْتَ جِوَارًا خَيْرًا لَکَ مِنْ جَوَارِی يَا يَحْيَى وَعِزَّتِی لَوِ اطَّلَعْتَ إِلَى الْفِرْدَوْسِ اطِّلَاعَةً لَذَابَ جِسْمُکَ وَلَزَهِقَتْ نَفْسُکَ اشْتِيَاقًا وَلَوِ اطَّلَعْتَ عَلَى جَهَنَّمَ اطِّلَاعَةً لَبَكَيْتَ الصَّدِيدَ بَعْدَ الدُّمُوعِ وَلَلَبِسْتَ الْحَدِيدَ بَعْدَ الْمُسُوحِ. ❶

ترجمہ: کیا تمہیں میرے گھر سے بہتر کوئی گھر مل گیا ہے، یا میرے پڑوس سے بہتر کوئی پڑوس مل گیا ہے، میری عزت اور جلال کی قسم! اے یحیی! اگر تم جنت کو ایک جھلک دیکھ لو تو شوق کی حرارت سے تمہاری چربی پگھل جائے اور جان نکل جائے اور اگر جہنم کو جھانک لو تو مارے خوف کے خون کے آنسو روؤ اور ٹاٹ کے بجائے لوہا پہننا شروع کردو۔

مندرجہ بالا احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد کی نہایت فضیلت ہے، اس لئے اس نماز کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ اور اللہ رب العزت سے دعا کرنی چاہیے کہ رب العالمین ہمیں اس نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت سے متعلق حضراتِ صحابہ کرام اور سلف کے اقوال

شب بیداری میں تلاوت کے دوران خوف وخشیت کی کیفیت

ا...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ يَمُرُّ بِالْآيَةِ مِنْ وِرْدِهِ بِاللَّيْلِ فَيَسْقُطُ حَتَّى يُعَادَ مِنْهَا أَيَّامٌ كَثِيرَةٌ كَمَا يُعَادُ الْمَرِيضُ. ❷

❶ حلية الأولياء: ذكر طوائف من جماهير النساك والعباد، ج٨ ص ٣٣٤

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثانی، فضيلة قيام الليل، ج ١ ص ٣٥٥

ترجمہ: رات کو جب کسی آیت پر گزرتے تو خوف وخشیت میں گر جاتے حتی کہ کئی دنوں لوگ عیادت کے لئے آتے جیسا کہ کسی مریض کی عیادت کی جاتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے گھر والوں کو تہجد کے لیے جگانا

۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّيَ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَيَقُولُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، وَيَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: (وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى) (طه: ۱۳۲) ❶

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات میں جس قدر چاہتے نماز پڑھتے یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لیے جگاتے اور فرماتے نماز، نماز، اور یہ آیت تلاوت فرماتے: ''وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى'' اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور ان کو مظبوطی سے جمے رہنے کا کہیے، ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کرتے، ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور بہترین انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے انعامات

۳......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطِرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، قَالَ: نَحْنُ نَقْرَؤُهَا (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا

❶ مصنف عبدالرزاق: کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ من اللیل، ج۳ص ۴۹، رقم الحدیث: ۴۷۴۳

أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)(السجدة :١٧)❶

ترجمہ:تورات میں یہ لکھا ہوا ہے: یقیناً اللہ تعالی نے ان لوگوں کے لیے جس کے پہلو ان خوابگاہوں سے الگ ہوتے ہیں وہ نعمتیں تیار کررکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں اسکا خیال بھی آیا اور نہ جس کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہےاور نہ کوئی نبی اور رسول، اور ہم اللہ تعالی کا یہ ارشاد پڑھتے ہیں: چنانچہ کسی متنفس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے آنکھوں کا ٹھنڈک کا کیا سامان ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔

حاملِ قرآن کے لیے مناسب ہے کہ وہ رات کے حق کو پہچانے

۴......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذِ النَّاسُ نَائِمُونَ، وَبِنَهَارِهِ إِذِ النَّاسُ مُفْطِرُونَ، وَبِحُزْنِهِ إِذِ النَّاسُ يَفْرَحُونَ،وَبِخُشُوعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْتَالُونَ،وَبِوَرَعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْلِطُونَ،وَبِصَمْتِهِ إِذِ النَّاسُ يَخُوضُونَ، وَبِبُكَائِهِ إِذِ النَّاسُ يَضْحَكُونَ.❷

ترجمہ: حافظ قرآن کیلئے مناسب ہے کہ وہ اپنی رات (کے حق) کو پہچانے جب کہ لوگ سورہے ہوں، اور اپنے دن کو جب کہ لوگ روزے سے نہ ہوں، اور اپنے رنج وغم کو جب کہ لوگ خوش طبعی کررہے ہوں، اور اپنے خشوع کو جب کہ لوگ اترا رہے ہوں، اور اپنے ورع وتقوی کو جب کہ لوگ خلط ملط کررہے ہوں، اور اپنی خوشی کو جب کہ لوگ لایعنی میں مشغول ہورہے ہوں، اور اپنی گریہ وزاری کو جب کہ لوگ ہنس رہے ہوں۔

❶المستدرک علی الصحیحین : کتاب التفسیر،تفسیر سورة السجدة ، ج۲ص۴۴۸، رقم الحديث: ۳۵۵۰/قَالَ الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ.وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ

❷حلية الأولياء:المهاجرون من الصحابة،ترجمة:عبداللّٰه بن مسعود، ج ۱ ص ۱۲۹

پوری رات شب بیداری اور تلاوت میں گریہ وزاری

۵......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا هَدَأَتِ الْعُيُوْنُ قَامَ فَيَسْمَعُ لَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ حَتّٰى يُصْبِحَ. ❶

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جب آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور صبح تک شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح ان کی تلاوت (اور گریہ وزاری جاری رہتی۔)

تہجد کی نماز کی فضیلت دن کی نمازوں پر

۶......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. ❷

ترجمہ: رات کی دن نماز کو دن کی نماز پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسے خفیہ صدقہ کو علانیہ صدقہ پر فضیلت حاصل ہے۔

رات گزارنے میں لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں

۷......طارق بن شہاب رحمہ اللہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ کے ہاں رات گزاری تاکہ اِن عبادت دیکھ سکیں، چنانچہ رات کے پہر میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور نماز پڑھی، طارق بن شہاب نے گویا دیکھا ہی نہیں جو اس نے سوچا، تو اسکا تذکرہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس کیا، حضرت سلمان

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ مصنف عبد الرزاق: كتاب الصلاة، باب الصلاة من الليل، ج۳ص ۴۶، رقم الحديث: ۴۷۳۵

فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حَافِظُوا عَلَى هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهَذِهِ الْجِرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصَبُ الْمَقْتَلَةُ، فَإِذَا صَلَّى النَّاسُ الْعِشَاءَ صَدَرُوا عَلَى ثَلَاثِ مَنَازِلَ: مِنْهُمْ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ فِي غَفْلَةِ النَّاسِ، فَرَكِبَ رَأْسُهُ فِي الْمَعَاصِي، فَذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَغَفْلَةَ النَّاسِ، فَقَامَ يُصَلِّي فَذَلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَرَجُلٌ صَلَّى ثُمَّ نَامَ، فَذَلِكَ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وَالدَّوَامِ. ❶

ترجمہ: ان پانچ نمازوں کی پابندی کرو، اس لیے وہ ان زخموں کا کفارہ ہیں جب قتل نہ کرے، جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں: ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا صرف نقصان ہوتا ہے فائدہ نہیں ہوتا، اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا صرف فائدہ ہوتا ہے نقصان نہیں ہوتا، اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا نہ نقصان ہوتا ہے اور نہ فائدہ ہوتا ہے۔ پس وہ شخص جو رات کی تاریکی اور لوگوں کے غفلت کو غنیمت سمجھتے ہوئے جاگا اور گناہ کرنے لگا تو اسکا صرف نقصان ہے فائدہ کوئی نہیں، اور وہ شخص جو رات کی تاریکی اور لوگوں کے غفلت کو غنیمت سمجھتے ہوئے جاگا اور نماز پڑھی اسکا فائدہ ہے نقصان کوئی نہیں، اور جو شخص جس نے نماز پڑھی اور سو گیا اسکا نہ نقصان ہے اور نہ فائدہ ہے، پس تم پر لازم ہے کہ تم میانہ روی اور اعتدال کو اختیار کرو۔

❶ المعجم الكبير: باب السين، ج٦ ص٢١٧، رقم الحديث: ٦٠٥١/قَالَ الْهَيْثَمِي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الصلاة، باب فضل الصلاة وحقنها للدم، ج١ ص٢٩٩، رقم الحديث: ١٦٢٣

رات کی ایک رکعات دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے

٨......حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَكْعَةٌ بِاللَّيْلِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرٍ بِالنَّهَارِ. ❶

ترجمہ: رات کی ایک رکعتِ نماز دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے۔

مسلمان کی عزت تہجد کا اہتمام ہے

٩......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

شَرَفُ الرَّجُلِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَغِنَاهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ. ❷

ترجمہ: مسلمان کی شرافت رات کو قیام کرنا ہے اور اسکی مال داری لوگوں کے مال سے مستغنی ہونا ہے۔

تہجد میں طویل قیام عابدین کی راحت کا ذریعہ ہے

١٠......حضرت یزید رقاشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

بِطُولِ التَّهَجُّدِ تَقَرُّ عُيُونُ الْعَابِدِينَ، وَبِطُولِ الظَّمَإِ تَفْرَحُ قُلُوبُهُمْ عِنْدَ لِقَاءِ اللَّهِ. ❸

ترجمہ: لمبی تہجد سے عابدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں اور لمبی پیاس سے انکے قلوب اللہ تعالی سے ملنے کے وقت خوش ہوتے ہیں۔

---

❶ مختصر قيام الليل للمروزى: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ١ ص ٦٣

❷ مختصر قيام الليل للمروزى: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ١ ص ٦٣

❸ مختصر قيام الليل للمروزى: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ١ ص ٦٧

شب بیداری باوقاراور باعزت بناتی ہے

۱۱......حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قِيَامُ اللَّيْلِ يَشْرُفُ بِهِ الْوَضِيعُ، وَيَعِزُّ بِهِ الذَّلِيلُ، وَصِيَامُ النَّهَارِ يَقْطَعُ عَنْ صَاحِبِهِ الشَّهَوَاتِ، وَلَيْسَ لِلْمُؤْمِنِينَ رَاحَةٌ دُونَ دُخُولِ الْجَنَّةِ. ❶

ترجمہ: شب بیداری بے وقار کو باعظمت اور بے عزت کو باعزت بناتی ہے، اور دن میں روزہ رکھنا روزہ رکھنے والے کی شہوات کو ختم کرتا ہے، اور مؤمنین کیلئے جنت میں داخل ہونے سے پہلے راحت نہیں ہے۔

خیر کا کوئی کام تہجد سے بڑھ کر نہیں

۱۲......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَمِلَ النَّاسُ مِنْ عَمَلٍ أَثْبَتَ فِي خَيْرٍ مِنْ صَلاةٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَمَا فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ أَجْهَدُ لِلنَّاسِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالصَّدَقَةِ، قِيلَ: فَأَيْنَ الْوَرَعُ؟ وَقَالَ: ذَاكَ مِلَاكُ الْأَمْرِ. ❷

ترجمہ: (عہد صحابہ میں) یہ کہا جاتا تھا کہ بھلائی کا کوئی کام رات میں تہجد پڑھنے سے افضل نہیں ہے، اور دنیا میں شب بیداری اور صدقہ سے زیادہ بامشقت لوگوں کیلئے اور کچھ نہیں ہے، حضرت سے پوچھا گیا کہ پھر تقوی وورع کہاں گئے؟ فرمایا کہ تقوی تو سب کی جڑ ہے۔

---

❶ مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۷

❷ مختصر قیام اللیل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۶۳

تہجد پڑھنے والوں کے چہرے کیوں روشن

۱۳......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا:

مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِينَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وُجُوهًا؟

ترجمہ: تہجد پڑھنے والوں کے چہرے تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

لِأَنَّهُمْ خَلَوْا بِالرَّحْمَنِ فَأَلْبَسَهُمْ مِنْ نُورِهِ نُورًا. ❶

ترجمہ: اس لئے ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ خلوت اختیار کی، اللہ نے انکو اپنے نور میں سے کچھ عطا فرمایا۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے تین خصوصی اکرام

۱۴......حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِلْمُصَلِّي ثَلاثُ خِصَالٍ: يَتَنَاثَرُ الْبِرُّ مِنْ عَنَانِ السَّمَاءِ إِلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلائِكَةُ مِنْ لَدُنْ قَدَمَيْهِ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ، وَيُنَادِيهِ مُنَادٍ لَوْ يَعْلَمُ الْمُصَلِّي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ. ❷

ترجمہ: (تہجد) کی نماز پڑھنے والے کے ساتھ تین خصوصی اکرام کیا جائیگا: ان کی مانگ سے آسمان تک نور کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ ان کے پیر سے آسمان تک فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں۔ ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ کے مناجات کو بندہ جان لیتا تو وہ تہجد نہ چھوڑتا۔

❶ مختصر قيام الليل للمروزی: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ۱ ص ۵۸

❷ قيام الليل للمروزی: ج ۱ ص ۶۳

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا رات بھر قیام اللیل

۱۵......ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابتداء میں آدھی رات آرام کرتے اور آدھی رات قیام کرتے، ایک مرتبہ آپ چندلوگوں کے پاس سے گزرے، تو انہوں نے کہا: یہ وہ شخص ہے جو ساری رات قیام کرتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرمانے لگے:

إِنِّیْ أَسْتَحْیِ أَنْ أُوْصِفَ بِمَالَا أَفْعَلُ، فَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ یُحْیِی اللَّیْلَ کُلَّهُ. ❶

ترجمہ: مجھے حیاء آتی ہے میری ایسی تعریف کی جائے جو میں نے نہیں کرتا، پس اسکے بعد ساری رات قیام کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا رات بھر طویل قیام

۱۶......امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِتُّ فِیْ مَنْزِلِ الشَّافِعِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَیَالِیْ کَثِیْرَةً فَلَمْ یَکُنْ یَنَامُ مِنَ اللَّیْلِ إِلَّا یَسِیْرًا. ❷

ترجمہ: میں نے امام شافعی کے گھر میں کئی راتیں گزاری، وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

رات بھر شب بیداری اور جہنم سے نجات کی دعا

۱۷......حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ پوری رات نماز پڑھتے، صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے:

إِلٰهِیْ لَیْسَ مِثْلِیْ یَطْلُبُ الْجَنَّةَ وَلٰکِنْ أَجِرْنِیْ بِرَحْمَتِکَ مِنَ النَّارِ. ❸

ترجمہ: مجھ جیسا گناہ گار بندہ جنت کسی منہ سے طلب کرے، بس یہی درخواست ہے کہ اپنی رحمت سے دوزخ سے نجات عطا فرما۔

---

❶ إحیاء علوم الدین: کتاب ترتیب الأوراد وتفصیل إحیاء اللیل، الباب الثانی، فضیلة قیام اللیل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ إحیاء علوم الدین: کتاب ترتیب الأوراد وتفصیل إحیاء اللیل، الباب الثانی، فضیلة قیام اللیل، ج ۱ ص ۳۵۵

❸ إحیاء علوم الدین: کتاب ترتیب الأورادو تفصیل إحیاء اللیل، ج ۱ ص ۳۵۵

جب انعامات میں اضافہ ہے تو عبادت میں بھی اضافہ ہونا چاہیے

۱۸......حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک رات پیٹ بھر کھانا کھایا اور کہا:

إِنَّ الْحِمَارَ إِذَا زِيْدَ فِيْ عَلَفِهِ زِيْدَ فِيْ عَمَلِهِ فَقَامَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحَ. ❶

ترجمہ: اگر گدھے کے چارے میں اضافہ کیا جاتا ہے تو اس کے کام میں بھی اضافہ کیا جاتا ہے، چنانچہ ساری رات عبادت میں گزار دی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی

۱۹......امام طاؤس رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

إِذَا اضْطَجَعَ عَلٰى فِرَاشِهِ يَتَقَلّٰى عَلَيْهِ كَمَا تَتَقَلَّى الْحَبَّةُ عَلَى الْمِقْلَاةِ ثُمَّ يَثِبُ وَيُصَلِّيْ إِلَى الصَّبَاحِ ثُمَّ يَقُوْلُ طَيَّرَ ذِكْرُ جَهَنَّمَ نَوْمَ الْعَابِدِيْنَ. ❷

ترجمہ: جب بستر پر لیٹتے تو اس طرح اچھلتے رہتے جس طرح دانہ کڑاہی میں اچھلتا ہے، پھر اٹھ کر کھڑے ہوجاتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے، پھر یہ فرماتے عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی۔

تہجد سے محرومی کا سبب گناہوں کی کثرت ہے

۲۰......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنِّيْ لَأَسْتَقْبِلُ اللَّيْلَ مِنْ أَوَّلِهِ فَيُهَوِّلُنِيْ طُوْلُهُ فَأَفْتَتِحُ الْقُرْآنَ فَأُصْبِحُ وَمَا قَضَيْتُ نَهْمَتِيْ.

ترجمہ: جب رات آئی ہے تو اس کی طوالت کا خوف مجھے بے چین کر دیتا ہے، اسی

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵/صفة الصفوة: ترجمة: طاوس بن كيسان، ج ۱ ص ۴۵۴

حالت میں قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کرلیتا ہوں، رات گزر جاتی ہے اور میں اپنی ضرورت کی تکمیل بھی نہیں کرپاتا۔

یہی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَالَمْ تَقْدِرْ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِ فَاعْلَمْ أَنَّكَ مَحْرُوْمٌ وَقَدْ كَثُرَتْ خَطِيْئَتُكَ. ❶

ترجمہ: جب آپ قیام اللیل اور دن کو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو سمجھ لو کہ آپ محروم ہیں اور آپ کے گناہ زیادہ ہوگئے ہیں۔

اخلاص کے ساتھ شب بھر قیام

۲۱......امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

كَانَ أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ يَقُوْمُ اللَّيلَ كُلَّه فَيُخفِي ذَلِكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبحِ رَفَعَ صَوْتَه كَأَنَّهُ قَامَ تِلْكَ السَّاعَةَ. ❷

ترجمہ: امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ پوری رات قیام کیا کرتے تھے، اور اپنی عبادت کو مخفی رکھتے، جب صبح ہوتی تو اپنی آواز کو بلند کرتے گویا کہ ابھی اٹھیں ہیں۔

رات بھر رِقت وخشیت میں طویل قیام

۲۲......امام مغیرہ بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو دیکھا کہ عشاء کے بعد وضو کیا اور مصلی پر کھڑے ہوگئے، چنانچہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑلی، اور حزن وغم میں اِن کا دم گھٹنے لگا، اور یہ فرمارہے تھے:

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قيام الليل، ج ١ ص ٣٥٥

❷ سير أعلام النبلاء: الطبقة الرابعة، ترجمة: أيوب السختياني، تابع الطبقة الرابعة، ج ٦ ص ١٧، رقم الترجمة: ٧

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَيْبَةَ مَالِكٍ عَلَى النَّارِ،إِلٰهِيْ قَدْ عَلِمْتَ سَاكِنَ الْجَنَّةِ مِنْ سَاكِنِ النَّارِ فَأَيُّ الرَّجُلَيْنِ مَالِكٌ،وَأَيُّ الدَّارَيْنِ دَارُمَالِكٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ. ❶

ترجمہ:اے اللہ! مالک کے سفید بالوں کوجہنم پرحرام کردے،اے میرے رب!تونے جنت کے باشندے کوجہنم کے باشندے سے جاناہےتوان دونوں میں معلوم نہیں کہ مالک کاٹھکانہ کون ساہے؟

رات بھرطویل قیام اورنفس کی اصلاح

۲۳......امام ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ لِأَبِيْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَوْطٌ يُعَلِّقُهُ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَإِذَا كَانَ السَّحَرُوَنَعِسَ أَوَمَلَّ أَخَذَالسَّوْطَ وَضَرَبَ بِهٖ سَاقَيْهِ ثُمَّ قَالَ:لَأَنْتَ أَوْلَى بِالضَّرْبِ مِنْ شِرَارِالدَّوَابِّ. ❷

ترجمہ:ابومسلم الخولانی رحمہ اللہ علیہ کاایک کوڑاتھاجوانھوں نے اپنی نمازکی جگہ میں لٹکایاتھا،اگرفجرہوجاتی اوروہ سوتے یااکتاتے تووہ کوڑاپکڑلیتے اورکبھی کوڑے سے اپنی پنڈلیوں کومارتے اورکہتے توبدترین مخلوق میں سے اورتوزیادہ مارے جانے کامستحق ہے۔

جنت کی نعمتیں نینداورنرم ونازک بسترسےزیادہ لذیزہیں

۲۴......امام عبدالعزیزبن ورادرحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِذَاجَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلِ يَأْتِيْ فِرَاشَهٗ فَيَمُدُّ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ إِنَّكَ لَيِّنٌ وَوَاللّٰهِ

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل،الباب الثانى،فضيلة قيام الليل،ج ا ص ۳۵۵

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل،الباب الثانى،فضيلة قيام الليل،ج ا ص ۳۵۵

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَأَلْيَنُ مِنكَ وَلَايَزَالُ يُصَلِّيُ اللَّيْلِ كُلَّهُ. ❶

ترجمہ: جب رات چھا جاتی تو اپنے بستر پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیلا دیتے اور کہتے کہ تو نرم ہے، لیکن اللہ کی قسم! جنت کی نعمتیں تجھ سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں، پھر ساری رات مسلسل عبادت میں گزار دیتے۔

نمازِ تہجد کے دس دنیاوی فوائد

ا......گناہوں اور منکرات سے روکتی ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾(العنکبوت:۴۵)

ترجمہ: بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ، فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ ''فلاں آدمی رات کو نماز پڑھتا ہے اور دن کو چوری کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ ''عنقریب اس کی نماز و تلاوت اسے اس کام سے روک دے گی۔ ❷

ہر نماز گناہوں اور برے افعال سے روکتی ہے لیکن تہجد کی نماز خاص طور اس لئے کہ بندہ خود پر مشقت برداشت کر کے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے تو اس کو خوف ہوگا کہ میرے یہ اعمال گناہوں کی وجہ سے کہیں ضائع نہ ہو جائیں، تو وہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے گا۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثاني، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، ج ۱۵ ص ۴۸۳، رقم الحديث: ۹۷۷۸

۲......اللہ رب العزت اور صالحین کے قرب کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز اللہ رب العزت کی اور صالحین کے قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں کو مٹانے والی اور برائیوں سے روکنے والی ہے اور جسم سے بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❶

ترجمہ: تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کے لیے کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے اور جسم سے بیماریوں کو دُور کرنے والی عبادت ہے۔

۳......خیر اور بھلائی کے حصول کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے دنیا کی ہر قسم کی خیر بندے کو مل جاتی ہے، اس لئے کہ رات کو ایک گھڑی ہوتی ہے جس میں بندہ دنیا اور اخرت کی جو خیر مانگے تو اسکو عطا کی جاتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب التحريض على قيام الليل......الخ، ج۲ ص۱۷۶، رقم الحديث: ۱۱۳۵ / المستدرک على الصحيحين: كتاب الوتر، ج۱ ص۴۵۱، رقم الحديث: ۱۱۵۶، قال الحاكم هذاحديث صحيح على شرط البخاری / قال البغوی هذاحديث حسن، انظر: شرح السنة للبغوی: ج۴ ص۳۵، رقم الحديث: ۹۲۲

إِنَّ مِنَ اللَّيُلِ سَاعَةً،لَا يُوَافِقُهَا عَبُدٌ مُسُلِمٌ،يَسُأَلُ اللَّهَ خَيُرًا،إِلَّا أَعُطَاهُ إِيَّاهُ. ❶

ترجمہ: رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

۴......قلبی اطمینان وسرور اور لذتوں کے حصول کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے دل کو اطمینان وسرور اور لذت حاصل ہوتی ہے، دل چین وسکون سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، اس بارے میں حضراتِ سلف سے بہت سے اقوال مروی ہیں: امام ابن منکد ررحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَابَقِيَ مِنُ لَذَّاتِ الدُّنُيَا إِلَّاثَلَاثٌ:قِيَامُ اللَّيُلِ،وَلِقَاءُ الُإِخُوَانِ،وَالصَّلَاةُ فِيُ جَمَاعَةٍ. ❷

ترجمہ: دنیا کی لذتوں میں سے صرف تین چیزیں باقی رہ گئیں: رات کی نماز، بھائیوں سے ملاقات اور جماعت کے ساتھ نماز۔

اسی طرح امام ابوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَهُلُ الدُّنُيَافِيُ لَيُلِهِمُ أَلَذُّ مِنُ أَهُلِ اللَّهُوِ فِيُ لَهُوِهِمُ،وَلَوُلَا اللَّيُلُ مَاأَحُبَبُتُ الُبَقَاءَ فِي الدُّنُيَا. ❸

ترجمہ: دنیا والے اپنی راتوں میں ان سے زیادہ لذت پاتے ہیں جو لہو ولعب والے اپنے لہو ولعب میں پاتے ہیں، اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا میں رہنا پسند ہی نہیں کرتا۔

بعض سلف فرماتے ہیں:

---

❶صحیح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها،بَابُ فِي اللَّيُلِ سَاعَةٌ مُسُتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ،رقم الحديث:۷۵۷

❷قوت القلوب:الفصل الربع عشر،ج ا ص ا ۷

❸قوت القلوب:الفصل الرابع عشر،ج ا ص ا ۷

إِنَّ لِيْ وِرْدًا بِاللَّيْلِ لَوْ تَرَكْتُهُ لَخَارَتْ قُوَايَ. ❶

ترجمہ: میرے پاس رات کو گلاب ہے، اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو میری طاقت ختم ہو جائے گی۔

اسی طرح بہت سے اسلاف سے اس طرح کے اقوال مروی ہیں کہ تہجد کی نماز سے قلبی لذت اور چین وسکون حاصل ہوتا ہے۔ دیکھئے تفصیلاً:

۵...... نفس کی پاکیزگی اور چستی کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والا جب صبح کرتا ہے تو اسکا نفس پاک اور چست ہوتا ہے اور دن بھر کے تمام کاموں میں مدد ومعاون ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ. ❷

ترجمہ: شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہ لگاتا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سو یارہ، اگر وہ بیدار رہوا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھی لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ خوش اور چست وچالاک ہوتا ہے ورنہ بد باطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے۔

❶ قوت القلوب: الفصل الرابع عشر، ج ۱ ص ۷۰ تا ۷۶

❷ صحيح البخاری: کتاب الجمعة، بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ، رقم الحديث: ۱۱۴۲

۶......عبادت وریاضت اہل وعیال کی جان ومال کی حفاظت کا ذریعہ ہے

جب بندہ اپنی زندگی اللہ رب العزت کی عبادت واطاعت میں گزارتا ہے تو رب العالمین اُس کے سبب اُس کے اہل وعیال کی جان ومال کی حفاظت کرتا ہے، شب بیدار اور قیام اللیل کے اثرات وثمرات اولاد میں بھی منتقل ہوتے ہیں، اور اُس کا ذکر خیر بھی باقی رہتا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ (الكهف : ۸۲)

ترجمہ: رہی یہ دیوار، تو وہ اس شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کا ایک خزانہ گڑا ہوا تھا، اور ان دونوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ اس لیے آپ کے پروردگار نے یہ چاہا کہ یہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کی عمر کو پہنچیں، اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت کی بنا پر ہوا ہے، اور میں نے کوئی کام اپنی رائے سے نہیں کیا۔ یہ تھا مقصد ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہیں ہو سکا۔

یہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ ہے، جب حضرت خضر علیہ السلام نے ایک دیوار ٹھیک کر دی تو اسکی وجہ یہ بیان کی کہ اس کے نیچے خزانہ ہے، جن کا ہے وہ ابھی بچے ہیں، جب بڑے ہونگے تو خزانہ نکال لیں گے۔ یہ سب اللہ نے اس لیے کیا کہ اِن کا والد نیک صالح شخص تھا۔

۷......تہجد پڑھنے والوں کے چہرے روشن ہوتے ہیں

جو لوگ تہجد کی نماز پڑھتے ہیں اگر چہ وہ دوسروں سے کم سوتے ہیں لیکن پورے دن ان

کے چہرے نور سے منور ہوتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں اِن کی محبت ڈال دیتا ہے، تہجد پڑھنے والے محبوب الخلائق ہوتے ہیں، وہ خلوت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں تو اللہ رب العزت جلوت میں اُن کے اثرات اُن پر ظاہر کردیتا ہے، اسلئے حضرتِ سلف سے منقول ہے کہ انہوں نے تہجد پڑھنے والوں کے چہرے پر زندگی اور موت کے وقت نورانیت دیکھیں ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِينَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وُجُوهًا؟

ترجمہ: تہجد پڑھنے والوں کے چہرے تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

لِأَنَّهُمْ خَلَوْا بِالرَّحْمَنِ فَأَلْبَسَهُمْ نُوراً مِنْ نُورِهِ. ❶

ترجمہ: اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالی کے ساتھ خلوت اختیار کی، اللہ نے انکو اپنے نور میں سے کچھ نور عطا فرمایا۔

۸......رزق میں وسعت اور برکت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والوں کے رزق میں اللہ تعالی وسعت عطا فرماتا ہے، اس لیے کہ انہوں نے تقوی اختیار کرتے ہوئے تہجد کا اہتمام کیا، اور یہ رزق میں برکت کا ذریعہ ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (الطلاق: ۲، ۳)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۲

کر دے گا۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے، تو اللہ اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔ یقین رکھو کہ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ (البتہ) اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

عموماً تہجد پڑھنے والے کی زندگی تقوی سے روشن ہوتی ہے، اِسی وجہ سے رب العالمین شب بیداری لوگوں کے لئے غیبی رزق کا انتظام فرماتا ہے، اوران کے رزق میں برکتیں عطا فرماتا ہے، اُن کی کم آمدنی میں ضروریاتِ زندگی احسن طریقے سے پوری ہو جاتی ہیں۔

۹......تہجد میں تلاوت کرنے سے قرآن پختہ رہتا ہے

تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت سے قرآن یاد رہتا ہے، اوراس وقت کی تلاوت سے حلاوت نصیب ہوتی ہے، اوراللہ رب العزت قرآن کے اَسرار ورموز بندے پر کھول دیتا ہے، اورعلم وہبی اورلدنی عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ، وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ. ❶

ترجمہ: جب قرآن پڑھنے والا اسے رات دن پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور جب اسے نہ پڑھے تو وہ اسے بھول جاتا ہے۔

۱۰......تہجد کی نماز دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والے مستجاب الدعوات ہوتے ہیں، جب یہ اللہ تعالی سے مدد

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ، وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا، وَجَوَازِ قَوْلِ أُنْسِيتُهَا، رقم الحديث: ۷۸۹

مانگیں تو اللہ ان کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ سے پناہ مانگیں تو اللہ پناہ دیتا ہے، اس لیے کہ یہ لوگ فرائض اور نوافل کے ذریعے اللہ کے قریب ہو چکے ہیں اور نمازِ تہجد کے ذریعے اللہ کے محبوب ہو چکے ہیں، جو بھی اللہ کے قریب ہوگا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی مدد کرے گا اور انکو پناہ دے گا۔ رات کا آخری پہر دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلاَتُهُ. ❶

ترجمہ: جو شخص رات کو اٹھے اور "**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**" کہے، پھر کہے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي**" یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے۔

نمازِ تہجد کے گیارہ اخروی فوائد

۱......اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے اللہ تعالی خوش ہوتے ہیں اور بندے سے راضی ہوتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، رقم الحدیث: ۱۱۵۴

ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ. ❶

ترجمہ: آدمیوں سے اللہ تعالی محبت فرماتے ہیں: ایک وہ شخص جو رات کو اٹھے اور کتاب اللہ کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص جو ایسا پوشیدہ صدقہ دے کہ دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو خبر ہی نہ ہو،، تیسرا وہ شخص جو جنگ میں ہو اور پسپائی ہو اور (پھر وہ تازہ ہو کر یا لشکر کے ساتھ مل کر) دشمنی کے مقابلے میں آجائے۔

۲......تہجد پڑھنے والوں کے لئے جنت کے انعامات اور بالا خانے

تہجد پڑھنے والوں کو جنت میں ایسے انعامات اور بالا خانے ملیں گے جسکو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال آیا ہوگا۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. (السجدة: ۱۶)

ترجمہ: ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا.

ترجمہ: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جیسے شیشوں کے کمرے ہوتے ہیں اُن کے اندر

❶ المعجم الكبير: باب العين، ج ۱۰ ص ۲۰۷، رقم الحديث: ۱۰۴۸۶/ قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب العيدين، باب في صلاة الليل، ج ۲ ص ۲۵۵، رقم الحديث: ۳۵۳۷

کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں، اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔

ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِمَنْ أَطَابَ الكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. ❶

ترجمہ: جوحسنِ اخلاق سے گفتگو کریں، اور (محتاجوں) کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزے رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں جب کہ لوگ سور ہے ہوں۔

۳...... تہجد پڑھنے والوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

تہجد پڑھنے والوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی دعا فرمائی ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ، نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى، نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحمت نازل فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے دے (تا کہ اٹھ جائے) اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کی چھینٹیں مارے۔

---

❶ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: باب ماجاء فی قول المعروف، رقم الحدیث: ۱۹۸۴

❷ سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ، باب قیام اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۰۸

۴......جونمازِ تہجد کا اہتمام کرے اُس کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے

یہ کتنی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ انسان کا شمار اللہ کو یاد کرنے والوں میں ہو جائے۔

حضرت ابوسعید وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَيْـقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا،أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ. ❶

ترجمہ: اگر کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو (نمازِ تہجد کے لئے) جگائے اور پھر وہ دونوں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دے گا۔

غور کریں کہ صرف دو رکعات پڑھنے سے ذاکرین میں لکھا جاتا ہے تو اس شخص کا کیا مقام ہوگا جو دو رکعات سے زیادہ پڑھتا ہو۔

۵......تہجد میں تلاوت کرنے والا غافلین میں سے نہیں ہوتا

تہجد کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا، ایسے شخص کا شمار ذاکرین میں ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَـنْ قَـامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الغَافِلِينَ،وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ القَانِتِينَ،وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ. ❷

ترجمہ: جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر دس آیتیں پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے

❶سنن أبي داود: كتاب الصلاة ،باب قيام الليل،رقم الحديث: ۱۳۰۹

❷سنن أبي داود: كتاب الصلاة ،باب تحزيب القرآن ،رقم الحديث: ۱۳۹۸

گا، اور نماز میں کھڑے ہو کر سو آیتیں پڑھے گا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور جو ایک ہزار آیتیں پڑھے گا وہ بیحد ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا۔

۶......تہجد میں اٹھنے کا پختہ ارادہ کرنے والا اگر نہ اٹھ سکا تو بھی صدقہ ہے

نمازِ تہجد میں اٹھنے کا پختہ ارادہ کرنا اور اسباب کی حد تک اُس کی کوشش بھی کرنا، لیکن پھر بھی اگر آنکھ نہ کھول سکے تو اسکا سونا بھی صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنَ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلاةٌ بِلَيْلٍ، يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً. ❶

ترجمہ: کوئی شخص ایسا نہیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتا ہو اور پھر کسی رات اس پر نیند غالب آجائے (اور وہ اٹھ نہ سکے) مگر اس کے واسطے ثواب لکھا جائے گا اور سونا اس کے لئے صدقہ ہو جائے گا۔

۷......تہجد کی نماز ہر خیر کے حصول کا ذریعہ ہے

نمازِ تہجد پڑھنے سے بندے کو آخرت میں وہ کچھ ملے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے جیسے مغفرت، رحمت، نعمتیں اور جنت میں داخل ہونا اور ہر کچھ جو اس نے مانگا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ❷

ترجمہ: رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

---

❶ سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب من نوى القيام فنام، رقم الحديث: ۱۳۱۴

❷ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ، رقم الحديث: ۷۵۷

۸......تہجد حاجات کے پورا ہونے اور مغفرت کا ذریعہ ہے

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت مالیلیق بشانہ رات کے آخری پہری میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں، اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہے کوئی جو مانگے میں اسکو عطا کروں، ہے کوئی جو مغفرت طلب کریں میں اسکو معاف کروں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. (۱)

ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا ایک تہائی آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے آسمان دنیا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اسے عطا کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسے بخش دوں گا؟

۹......خیر کے دروازے کھولنے والے اعمال

تہجد سے اللہ رب العزت خیر کے دروازے کھول دیتا ہے، گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور اپنا قرب نصیب کرتا ہے اللہ کے محبوب بندوں کے پہلو بتروں سے جدا رہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، قَالَ: ثُمَّ تَلَا

---

(۱) صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ، رقم الحديث: ۷۵۸

(تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) حَتَّى بَلَغَ (يَعْمَلُونَ) (السجدة:١٧)

ترجمہ: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) سے (يَعْمَلُونَ) تک۔ ❶

۱۰......شب بیداری قیامت کے دن نور کا ذریعہ ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ آتَاهُ اللَّهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❷

ترجمہ: جو رات کے اندھیرے میں مساجد کی طرف جائے تو اللہ اسکو قیامت کے دن نور عطا فرمائیں گے۔

۱۱......تہجد کی نماز قبر میں کشادگی اور راحت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والا اپنی قبر میں کشادگی، رحمت اور راحت کو پاتا ہے، اس لیے کہ اس کے نیک اعمال اور راتوں کو قرآن کریم کا پڑھنا ایک حسین صورت میں اس کے سامنے آتا ہے جس کے ذریعے وہ مانوس ہو جاتا ہے۔

ایک طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ مؤمن جب دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے آس پاس روشن چہروں والے آتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی حنوط ہوتی ہے، تاحدِّ نگاہ وہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ! اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل جا، چنانچہ اس کی

❶ سنن الترمذی: أبواب الإيمان، باب ما جاء فی حرمة الصلاة، رقم الحديث: ٢٦١٦

❷ صحيح ابن حبان: كتاب الصلاة، باب الإمامة والجماعة، ج٥ ص ٣٩٤، رقم الحديث: ٢٠٤٦

روح اس بہہ کر نکل جاتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے، ملک الموت اُسے لے لیتا ہے اور دوسرے فرشتے پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس کی روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ اُن سے لے کر اُسے اس کفن میں لپیٹ کر اس پر اپنی لائی ہوئی حنوط مل دیتے ہیں اور اس کے جسم سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے مشک کا ایک خوشگوار جھونکا جو زمین پر محسوس ہو سکے۔ پھر فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ان کا گذر ہوتا ہے وہ گروہ پوچھتا ہے کہ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ جواب میں اس کا وہ بہترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں لوگ اُسے پکارتے تھے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازے کھلواتے ہیں، جب دروازہ کھلتا ہے تو ہر آسمان کے فرشتے اس کے ساتھ اعزاز میں چلتے ہیں، اگلے آسمان تک اسے چھوڑ کر آتے ہیں اور اس طرح وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا نامہ اعمال ''علیین'' میں لکھ دو اور اسے واپس زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے، اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے، وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، اس پر آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا

بستر بچھادو، اسے جنت کا لباس پہنادواوراس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ اسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتیں ہیں اور تا حد نگاہ اس کی قبر وسیع کردی جاتی ہے اوراس کے پاس ایک خوبصورت لباس اور انتہائی عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہےاوراس سے کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری مبارک ہو، یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ کہ تمہارا چہرہ ہی خیر کا پتہ دیتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں اس پر وہ کہتا ہے کہ پروردگار! قیامت ابھی قائم کردے تاکہ میں اپنے اہلِ خانہ اور مال میں واپس لوٹ جاؤں، (اوراُن کو اپنے اس اعزاز واکرام اور نعمتوں اور راحت کی خبر دوں۔) ❶

یہ تہجد کے نماز کے دنیوی واخری فوائد تھے، اگر بندہ ان فوائد کو ذہن میں رکھے تو ضرور وہ تہجد میں اٹھنے کا اہتمام کرے گا۔

نمازِ تہجد کے اہتمام کے بیس اسباب

ا......اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا

ہر کام اللہ تعالی کی نصرت ومدد سے ہوتا ہے، اسی طرح تہجد کیلئے اٹھنے میں بھی اللہ کی مدد ضروری ہے، کیونکہ جب بندہ سوتا ہے تو شیطان اسپر قابو پاتا ہے اوراسکے گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، بندہ جب اللہ تعالی کی مدد طلب کرے گا تو اس پر غالب آجائے گا، قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (النحل: ۹۹)

ترجمہ: اس کا بس ایسے لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے ہیں، اوراپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

---

❶ مسند أحمد: مسند الکوفیین، ج۳۰ص ۴۹۹تا ۵۰۱، رقم الحدیث: ۱۸۵۳۴

۲......عقائد اور نظریات کا درست ہونا

جو تہجد کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ عقائد درست کر لے کہ اللہ پر ایمان ہو، فرشتوں پر، کتابوں پر، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہو، جتنے بھی شریعت کے احکام ہیں ان سب پر ایمان ہو، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر، قیامت پر ایمان ہو، مختصر یہ کہ جتنے بھی عقائد قرآن وحدیث میں ہیں ان سب پر دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، اور تمام ضروریاتِ دین کو دل وجان سے تسلیم کرے، اور پھر اللہ رب العزت سے توفیق طلب کرے اور رب العالمین کی رحمت کا امیدوار ہو اور اللہ کے عذاب سے خوف زدہ ہو، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ﴾ (الزمر: ۹)

ترجمہ: بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہوسکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے، اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟

اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی توفیق اسکو ہوگی جس کے عقائد درست ہوں۔

۳......محبت الٰہی اور تعلق مع اللہ ہونا

اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی تو بندہ کے لئے اٹھنا آسان ہوگا، کیونکہ جب بندہ کسی سے محبت کرتا ہے تو اس سے ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے، اس سے بات کرنا چاہتا ہے، اس کی بات سننا چاہتا ہے، اپنے غموں کو بتانا چاہتا ہے، اپنی شکایات کو دور کرتا ہے، بالکل اسی طرح جب اللہ سے محبت ہوگی تو بندہ تعلق مع اللہ کے لئے نماز میں اٹھے گا، اپنی حاجات کو بیان کرے گا، عجز وانکساری کرے گا، رب العالمین سے اُس کی محبت کا

طلب گار رہو گا۔

۴......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی تو ظاہر ہے کہ محبوب کے ہر قول وفعل پر عمل کرے گا، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کا خوب اہتمام کرتے تھے، تو جو محبت میں صادق ہوگا وہ اس کا اہتمام کرے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر قول وفعل میں آپ کی اطاعت کی جائے، آپ کی زندگی میں تہجد کا اہتمام تھا، لہذا امتی کو بھی تہجد کا اہتمام کرنا چاہیے اور اس میں آپ کی اتباع کرنی چاہیے، چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾(آل عمران: ۱۳)

ترجمہ: (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

جب اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہوگی اور زندگی میں اتباع کا جذبہ ہوگا تو تہجد کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔

۵......خشیتِ الٰہی

جب بندے کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا تو بندہ اپنے گناہوں کی معافی کیلئے راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھے گا، اور اپنی سابقہ زندگی اور گناہوں پر مغفرت کا طلب گار رہو گا، خشیت اور خوفِ الٰہی کے سبب اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرے گا، یہی اللہ کا خوف راتوں کو اٹھائے گا۔

۶......خصوصی رحمتِ الٰہی کا مستحضر ہونا

حدیث میں آتا ہے کہ جب رات کا ایک ثلث حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ رب العزت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور اعلان کرتے ہیں کہ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسکو بخش دوں؟ کوئی ہے جو سوال کرے کہ میں اسکو عطا کروں؟ ❶

جب یہ بات ذہن میں ہوگی کہ یہ وقت خصوصی رحمتِ الٰہی کے نزول کا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا ہے اور گناہوں سے بخشش اور رزق کے طلب کرنے کا ہے تو پھر بندہ اس کا خوب اہتمام کرے گا، اور معافی اور عافیت کا طلب گار رہے گا۔

۷......دل کو باطنی امراض سے پاک کرنا

یعنی بندے کے دل میں کسی مسلمان کیلئے بغض، حسد، کینہ وغیرہ نہ ہو، یہ ایسے باطنی امراض ہیں جو قربِ الٰہی سے مانع ہوتے ہیں، اس لئے سونے سے پہلے تمام کو معاف کر کے سوئیں، جب انسان مخلوق پر رحم کرتا ہے تو رب العالمین اس پر رحم کرتے ہیں، اور ایسے اعمال کی توفیق دیتے ہیں جو تقربِ الٰہی کا ذریعہ بنے۔

۸......دن نیک اعمال میں گزارنا

جب بندے کا دن نیک اعمال میں گزرتا ہے، اور وہ دن بھر گناہوں سے بچتا رہتا ہے تو پھر اس کیلئے تہجد میں اٹھنا آسان ہو جاتا ہے۔

۹......لایعنی چیزوں سے دور رہنا

یعنی ہر وہ قول و فعل جس کا نہ دنیاوی فائدہ ہو نہ اخروی اس سے اجتناب کیا جائے، اس لئے یہ چیزیں آخرت کی یاد سے غافل کر لیتی ہیں، جب آخرت کی یاد نہیں ہوگی تو پھر تہجد کی توفیق کیسے؟

---

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل، رقم الحدیث: ۷۵۸

۱۰......زیادہ کھانے سے اجتناب کرنا

بندہ جب زیادہ کھانا کھائے گا تو پھر پانی زیادہ پیئے گا، جب پانی زیادہ ہوگا تو نیند زیادہ آئی گی اور اٹھ نہیں پائے گا، نیز کثرتِ طعام سے سستی اور غنودگی آتی ہے اور یہ چیزیں شب بیداری میں مخل ہیں۔

۱۱......دن میں مشقت والے کاموں سے گریز کرنا

بندہ جب دن بھر مشقت والے کام کرے یا سخت محنت مزدری کرے تو اُس کے لئے تھکاوٹ کی وجہ سے اٹھنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے دن بھر مشقت والے کاموں سے گریز کیا جائے، تاکہ زیادہ تھکاوٹ کی وجہ سے اٹھنا مشکل نہ ہو۔

۱۲......قیام اللیل کا پختہ عہد کرنا

بندہ جب یہ عہد کرلے کہ ضرور تہجد کی نماز میں اٹھوں گا، تو اللہ رب العزت اس کی توفیق عطا فرما دیتا ہے، اور یہ تب ہوتا ہے جب نمازِ تہجد کی حرص اور سچی طلب ہو، اس لئے کہ اگر دنیاوی کوئی کام آجائے کہ صبح ۳ بجے کی فلائٹ ہے، وہاں جانا ہے، پھر یہی بندہ اٹھنے کا بھرپور اہتمام کرتا ہے، اور اسی ٹائم پر اٹھ جاتا ہے، بلکہ بعض اوقات پوری رات نیند نہیں آتی، کیونکہ یہاں حرص اور سچی طلب ہے، بالکل اسی طرح اگر تہجد کی حرص اور سچی طلب ہو تو ضرور اٹھے گا۔

۱۳......کامل یقین ہونا

بندے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ میں اٹھ سکتا ہوں، میں اس پر قادر ہوں کہ تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہوں، قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا﴾ (المزمل: ٦)

ترجمہ: بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا

ہے،اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

یعنی رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے سے انسان کے لیے اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانا آسان ہوجاتا ہےاوررات کے وقت میں چونکہ شوروغل نہیں ہوتا،اس لیے تلاوت اور دعا ٹھیک ٹھیک اور حضورقلب کے ساتھ ادا ہوتی ہیں۔دن کے وقت یہ فائدے کم ہوتے ہیں۔

۱۴......جگانے کے لئے الآرم لگانا

یعنی بندے کے پاس ایسی چیز ہو جو اسکو جگائے مثلاً الارم لگائے یا موبائل پروقت لگا کرالارم لگائے، یا کسی ساتھی یادوست سے کہہ دے کہ مجھے فلاں وقت میں جگادیں۔

۱۵......کسی اورکوبھی ساتھ جگائیں

بندہ خود بھی تہجد پڑھےاورساتھ میں اہل وعیال اوردوست واحباب کوبھی جگائے،اس لئے کہ اکیلے آدمی پرشیطان ونفس غالب آجاتا ہے۔

۱۶......مسنون طریقے کے مطابق دعا پڑھ کرسوئیں

مسنون طریقے کے مطابق سوئیں، باوضوسوئیں،مسنون دعائیں پڑھ کرسوئیں،توان شاءاللہ قیام اللیل کی توفیق ہوجائے گی۔

۱۷......تہجد چھوٹنے پردن بھرمتفکررہیں

جب کسی رات تہجد کی نماز چھوٹ جائے تو دن بھرمتفکر رہیں،اورآئندہ کے لئے لائحہ عمل بنائیں،اس پراستغفارکریں،اپنے اوپرنفلی صدقہ یانوافل لازم کریں،اگرمجھ سے تہجد چھوٹ گئی تواتنی رکعت نوافل پڑھوگایااتناصدقہ دوں گا،توپھرشیطان ونفس رکاوٹ کے بجائے معاون بن جاتے ہیں کہ زیادہ نوافل اورصدقہ سے اِسے ثواب

زیادہ نہ مل جائے۔

۱۸......تہجد کے فضائل اور انعامات کو پڑھتے رہیں

اس بات کا انہیں علم ہو کہ اہل تہجد کو دنیا اور آخرت دونوں ہی جہانوں میں بڑی ہی سعادت اور سرخروئی نصیب ہونے والی ہے اور وہ سرخروئی جنت کی شکل میں ملے گی اور یہ کہ وہ اور بے علم لوگ یکساں نہیں ہوسکتے اور قیام اللیل دخولِ جنت اور اس کے بلند و بالا بالا خانوں میں رفع درجات کا سبب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کی صفات میں سے ہے اور قیام اللیل میں مؤمن کے لئے شرف واعزاز ہے اور منجملہ یہ ان اعمال میں سے ہے جس پر ایک بندہ مؤمن کو رشک کرنا چاہیے۔

۱۹......اسلافِ امت کے شب بیداری کے واقعات کا مطالعہ کریں

جب انسان سلف کی زندگی پڑھتا ہے کہ وہ حضرات ساری ساری رات شب بیداری میں گزار لیتے تھے، اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے، اور ان کی زندگی کے چالیس چالیس سال بلاناغہ اس عبادت میں گزر گئے، ان کے واقعات اور حکایت پڑھ کر ایمانی جذبہ ابھرتا ہے اور انسان پھر اس کی مقدور پھر کوشش کرتا ہے۔

۲۰......دعا کا اہتمام کریں

یعنی انسان نہایت عاجزوانکساری کے ساتھ اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! تو مجھے شب بیداری کی توفیق عطا فرما اور مجھے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق عطا فرما، جب انسان صدقِ دل سے دعا مانگے اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی کرے تو رب العالمین ضرور اس کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔

اب کچھ اسباب ایسے ہیں کہ جو تہجد کی نماز پڑھنے سے مانع ہیں، یعنی عموماً اِن اسباب کی وجہ سے انسان تہجد سے محروم ہو جاتا ہے۔

نمازِ تہجد سے روکنے والے دس موانع

۱......دل کا غافل ہونا

یعنی اللہ تعالی سے، اللہ کی نعمتوں سے، جزاء وسزا سے، رضا و ناراضگی سے دل کا غافل ہونا، جب بندہ غافل ہوتو نہ دین میں فکر کرتا ہے، نہ اوامر میں، نہ نواہی میں، یہ بس فرض نماز کو ادا کرنا جانتا ہے جیسا کہ دوسرے لوگ ادا کرتے ہیں، اسکو جاگنے کی حرص نہیں ہوتی، وہ صرف فرائض پرہی اکتفاء کرتا ہے، نہ دل سے مانگتا ہے اور نہ اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔

۲......گناہوں کا ارتکاب کرنا

گناہ اور معاصی کا ارتکاب ایسی چیز ہے جو تہجد میں اٹھنے سے مانع ہوتی ہے، ایک شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا: "**يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنِّي أَبِيتُ مُعَافىً، وَأَحَبُّ قيامَ اللَّيْلِ وَأُعِدُّ طَهُورِيْ فَمَالِيْ لَا أَقُوْمُ؟**" اے ابوسعید! میں تندرست ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ رات کو قیام کروں اور میں طہارت کی تیاری بھی کرتا ہوں، پس مجھے کیا ہوا کہ میں نہیں اٹھتا؟

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: "**ذُنُوبُکَ قَيَّدَتْکَ**" تمھارے گناہوں نے تمہیں قید رکھا ہے۔ (1)

۳......خواہشات کی پیروی کرنا

خواہشات کی پیروی بھی تہجد میں قیام سے مانع ہے، کیونکہ جب خواہشات کی پیروی ہوگی تو اتباعِ سنت نہیں ہوگی، جب اتباع سنت نہ ہوگی تو تہجد کی توفیق بھی نہیں ہوگی۔

۴......دنیا سے محبت اور زیادہ سونا

جب دنیا سے تعلق ہوگا اور زیادہ سوئے گا تو اس سے دل سخت ہوگا، جب دل سخت ہوگا

(1) قوت القلوب: الفصل الرابع عشر، ج ۱ ص ۷۵

تو تہجد کی نماز نہیں پڑھ سکے گا، نیز دنیا سے تعلق ہوگا تو امیدیں لمبی ہوں گی، جب امیدیں لمبی ہوں گی تو آخرت کی فکر سے دور ہوگا، جب آخرت کی فکر نہیں ہوگی تو تہجد کی نماز کی پرواہ نہیں کرے گا۔

۵......رات دیر تک جاگنا

جب بندہ رات کو دیر تک جاگے گا یا دیر سے سوئے گا تو اسکے جسم کو مکمل آرام نہیں مل سکے گا، جب آرام نہ ہوگا تو تہجد کیلئے جاگ نہیں سکے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد لوگوں کو درّہ سے مارتے اور کہتے کہ محفلیں اور مجلیس قائم نہ کرو، اس لئے کہ انسان جتنا جلدی سوتا ہے تو اُس کے لئے اٹھنا آسان ہوتا ہے اور اس کی نیند مکمل ہو جاتی ہے۔

۶......دن میں زیادہ مشقت اور تھکاوٹ والے کام کرنا

جب انسان دن بھر ایسے کام کرے گا جو جسم کو بالکل تھکا دیں جیسے کہ آج کل میدان میں بہت سے نوجوان گھنٹوں گھنٹوں کرکٹ کھیلتے ہیں، یا لہوولعب میں سارا وقت گزار لیتے ہیں تو پھر رات کو ایسے تھک کر سوتے ہیں، پھر تہجد کی نماز کے لیے اٹھنا تو دور کی بات فجر سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

۷......دن بھر لغویات میں مشغول رہنا

بندہ جب دن بھر لغویات میں مشغول ہوگا، موبائل، انٹرنیٹ، فیس بک اور لایعنی کاموں میں وقت گزارے گا، تو پھر اس کے لئے اٹھنا دشوار ہوگا۔ اِن لغویات کی وجہ سے دل سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے، اور پھر ایسوں کو تہجد کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

۸......زیادہ کھانا

زیادہ کھانے سے سستی اور غنودگی آتی ہے جیسا کہ ایک شیخ نے اپنے طلباء سے کہا:

لَا تَـأْكُـلُوْا كَثِيْرًا فَتَشْرَبُوْا كَثِيْرًا فَتَرْقُدُوْا كَثِيْرًا فَتَتَحَسَّرُوْا عِنْدَ الْمَوْتِ

كَثِيرًا.

ترجمہ: زیادہ کھانا مت کھاؤ، پھر تم زیادہ پانی پیو گے، پھر زیادہ سوؤ گے اور موت کے وقت زیادہ حسرت کرو گے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَهَذَا هُوَ الْأَصْلُ الْكَبِيرُ وَهُوَ تَخْفِيفُ الْمِعْدَةِ عَنْ ثِقْلِ الطَّعَامِ.

ترجمہ: تہجد کے جاگنے میں اکسیر یہ ہے کہ معدے کو کھانے کے بوجھ سے ہلکا رکھا جائے۔

۹......حرام کھانا

جب انسان حرام کھاتا ہے تو اُسے نیک اعمال کی توفیق نہیں ہوتی، تہجد تو اصل الاعمال ہے۔

۱۰......پُرتعیش بستر اور آرامگاہیں

پرتعیش آرامگاہوں میں اور نرم و نازک بستروں پر، ائیرکنڈیشن کمروں میں اور نرم گدوں پر سوتا ہے تو پھر اس کے لئے جاگنا مشکل ہوتا ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ دوہری کی ہوئی چادر پر مشتمل تھا۔ (وہ انصاری عورت چلی گئی اور) اُس نے میرے پاس بستر بھیجا، جس میں اُون بھرا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی، اُس نے آپ کا بستر مبارک دیکھا تو واپس جانے کے بعد میرے پاس یہ (بستر) بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رُدِّيهِ يَا عَائِشَةُ، فَوَاللَّهِ لَوْ شِئْتُ لَأَجْرَى اللَّهُ مَعِيَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

ترجمہ: اے عائشہ! یہ (بستر) واپس کردو، اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ سونے و چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلاتا (یعنی جہاں میں جاتا وہیں وہ جاتے۔) ❶

اس سے معلوم ہوا کہ بستر ایسا ہو جو تہجد کیلئے اٹھائے، نرم ونازک بستر ہوگا تو آنکھ ہی نہیں کھلے گی۔

قیام اللیل کی فضیلت وفوائد

قیام اللیل کی فضیلت وفوائد کے متعلق امام ابن الحاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وفی قیام اللیل من الفوائد أنه یحط الذنوب کما یحط الریح العاصف الورق الجاف من الشجرة وینور القبر ویحسن الوجه ویذهب الکسل وینشط البدن وتری الملائکة موضعه من السماء کما یتراء ی الکوکب الدری لنا من السماء. ❷

۱......قیام اللیل گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح سخت وتند ہوا خشک پتوں کو درخت سے جدا کردیتی ہے۔

۲......قبر کو روشن کرنے والا عمل ہے۔

۳......چہرہ کو خوبصورت اور بارونق بناتا ہے۔

۴......کسل مندی دور کردیتا ہے۔

۵......بدن میں نشاط پیدا کرتا ہے۔

۶......آسمان کے فرشتوں کو قیام کرنے والے کی جگہ ایسی ہی روشن اور منور نظر آتی ہے جیسے زمین والوں کو آسمان کے ستارے۔

❶شعب الإیمان: حب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، ج ا ص ۱۶۱، رقم الحدیث: ۱۳۹۵/صحیح الترغیب والترهیب: ج۳ص ۱۸۲، رقم الحدیث: ۳۲۸۷

❷فیض القدیر: حرف العین، ج۴ ص ۳۵۱، رقم الحدیث: ۵۲۸۷

قیام الیل دل کا نور ہے

عثمان بن عطاء الخراسانی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

قِيَامُ اللَّيْلِ مَحْيَاةٌ لِلْبَدَنِ، وَنُورٌ فِي الْقَلْبِ، وَضِيَاءٌ فِي الْبَصَرِ، وَقُوَّةٌ فِي الْجَوَارِحِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مُتَهَجِّدًا أَصْبَحَ فَرِحًا يَجِدُ لِذَلِكَ فَرَحًا فِي قَلْبِهِ وَإِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَصْبَحَ حَزِينًا مُنْكَسِرَ الْقَلْبِ كَأَنَّهُ قَدْ فَقَدَ شَيْئًا وَقَدْ فَقَدَ أَعْظَمَ الْأُمُورِ لَهُ نَفْعًا. ❶

ترجمہ: سلف میں یہ بات کہی جاتی تھی کہ قیام اللیل بدن کی زندگی ہے، دل کا نور ہے، آنکھوں کی جلاء اور روشنی ہے، اعضاء وجوارح کی قوت ہے، آدمی جب تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہوتا ہے اور اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ نہایت خوش ہوتا ہے اور وہ اپنے دل میں اس خوشی کو محسوس کرتا ہے، اور جس دن آنکھ نہ کھلے، نیند کا غلبہ ہو جائے اور وہ اپنے معمولات کے لئے بیدار نہ ہو سکے تو اس کی صبح بڑی غمگین ہوتی ہے اور اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے، گویا کہ اس کی کوئی قیمتی چیز کھو گئی ہے اور کیوں نہ ایسا ہو کیونکہ اس نے وہ عمل ضائع کر دیا جو تمام اعمال میں سب سے زیادہ نفع بخش عمل تھا۔

تہجد پڑھنے والے روشن ستاروں کی مانند ہیں

کرز بن وبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَنْظُرُونَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فِي بُيُوتِهِمْ

❶ مختصر قیام اللیل للمروزی: باب ما جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہ فی الترغیب فی قیام اللیل، ص ٦٦

كَمَا تَنظُرُونَ أَنْتُمْ إِلَى نُجُومِ السَّمَاءِ. ❶

ترجمہ: بلا شبہ فرشتے آسمان سے تہجد کی نماز پڑھنے والوں کو ایسا دیکھتے ہیں جیسا تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

سونے سے تہجد اور تلاوتِ قرآن بہتر عمل ہے

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ایک رات میں سو گیا اور ایسا سویا کہ معمولی وظائف بھی رہ گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ایسی حسین لڑکی جو تمام عمر میں میں نے کبھی ایسی نہ دیکھی تھی، اور اس سے خوشبو ایسی مہک رہی تھی کہ میں نے کبھی نہ سونگھی تھی، اس نے مجھے ایک رقعہ دیا اور کہا اسے پڑھ، میں نے جو پڑھا تو اس میں یہ اشعار تھے:

لَذَّذْتَ بِنَوْمِکَ مِنْ خَيْرِ عَيْشٍ مَعَ الْوِلْدَانِ فِيْ غُرَفِ الْجِنَانِ
تَعِـشْ مُخَـلَّدًا لَا مَـوْتَ فِيْـهَا وَتَبْقَىْ فِي الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَانِ
تَيَـقَّظْ مِنْ مَنَـامِکَ اَنَّ خَيْـرًا مِّنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدِ بِالْقُرْآنِ ❷

۱......تو سونے کی لذت میں مشغول ہو گیا اور جنت کی کھڑکیوں کے عمدہ عیش اور وہاں کے خادموں سے غافل رہا۔

۲...... جنت میں تو خوبصورت عورتوں کے ساتھ ہمیشہ کو رہے گا اور وہاں موت نہیں، ہو گی۔

۳......اس وقت اس خوابِ غفلت سے بیدار ہو، سونے سے تہجد کی نماز اور قرآن بہتر ہے۔

ان اشعار کے پڑھتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور اپنے آپ کو خوفزدہ سا پایا، اب کبھی مجھے یہ اشعار یاد آتے ہیں میری نیند بالکل اڑ جاتی ہے۔

حضراتِ سلف میں مرد تو مرد خواتین بھی شب بیدار ہوتی ہیں، خود بھی تہجد کا اہتمام کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو بھی جگاتی تھیں۔

❶ حلية الأولياء: ترجمة: كعب الأحبار، ج٦ ص ٤٣

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من عباد لم يعرفوا باسم ولا مكان، ج ٢ ص ٥٢٧

حضراتِ صحابہ کرام کی تہجد اور شب بیداری

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام اور گھر والوں کو جگانا

حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ،حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ،أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلاةِ،يَقُولُ لَهُمْ:الصَّلاةَ،الصَّلاةَ،ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ:وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى. ❶(طٰہٰ:۱۳۲)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو جس قدر اللہ چاہے نماز پڑھتے تھے، جب آخر رات ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے، ان سے کہتے کہ نماز کا وقت ہوگیا، پھر یہ آیت تلاوت فرماتے تھے: (ترجمہ:) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے اور بہتر انجام تقویٰ ہی کا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساری رات عبادت میں گزارنا

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَلا يَزَالُ يُصَلِّي إِلَى الْفَجْرِ. ❷

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر گھر جاتے صبح تک مسلسل نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رات بھر تہجد اور تلاوت

حضرت عثمان بن عبد الرحمان تیمی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک مقام پر ہم نے رات

❶ موطأ مالک: کتاب السهو،باب ما جاء فی اللیل،ج۲ ص ۱۶۲،رقم الحدیث: ۳۸۹

❷ البداية والنهاية:ثم دخلت سنة ثلاث وعشرين،ج۷ ص ۱۵۲

گزارنے کی نیت کی، میں نے نمازِ عشاء پڑھ کر اس مقام کی طرف گیا وہاں کھڑا ہو گیا، میں کھڑا ہی تھا کہ ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا (مطلب یہ تھا کہ میں انہیں جگہ دوں) میں نے دیکھا کہ وہ تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے:

فَبَدَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَقَرَأَ حَتّٰی خَتَمَ الْقُرْآنَ، فَرَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ أَخَذَ نَعْلَيْهِ، فَلَا أَدْرِي أَصَلّٰى قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْئًا أَمْ لَا؟❶

ترجمہ: انہوں نے (نفلوں میں) سورہ فاتحہ سے آغاز کیا، پڑھتے رہے پڑھتے رہے یہاں تک کہ قرآن پاک ختم کر کے نماز پوری کی، پھر جوتے اٹھائے اور چل دیئے، مجھے پتہ نہیں ہے اس سے پہلے بھی کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا، تو ان کی بیوی نے ان سے کہا: تم انھیں قتل کرنا چاہتے ہو؟ یہ تو وہ شخص ہیں:

فَقَدْ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ.❷

ترجمہ: جو ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے اور ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اہلِ خانہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعاً، فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثاً، يُصَلِّي هٰذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هٰذَا، وَيُصَلِّي هٰذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هٰذَا.❸

❶ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عثمان بن عفان، ج ١ ص ٥٦

❷ الطبقات الكبرى: الطبقة الأولى، ترجمة: عثمان بن عفان، ج٣ ص ٧٦/ الإستيعاب في معرفة الأصحاب: ترجمة: عثمان بن عفان، ج٣ ص ١٠٤٠

❸ مسند أحمد: مسند أبي هريرة، ج ١٤ ص ٢٨٠، رقم الحديث: ٨٦٣٣

ترجمہ: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا سات دن مہمان بنا، انہوں نے اور اسکی بیوی اور اسکے خادم نے آپس میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک حصے میں آپ نماز پڑھتے، پھر دوسرا جاگتا اور نماز پڑھتا، پھر تیسرا جاگتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نمازِ تہجد میں ترتیل کے ساتھ تلاوت

امام ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ،فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ،فَإِذَا نَزَلَ،قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ،وَيُرَتِّلُ الْقُرْآنَ حَرْفاً حَرْفاً،وَيُكْثِرُ فِي ذَلِكَ مِنَ النَّشِيْجِ وَالنَّحِيْبِ. ❶

ترجمہ: میں ابن عباس کیساتھ مکہ سے مدینہ ساتھ رہا، جب بھی سواری سے اترتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے، آدھی رات کے وقت کھڑے ہو جاتے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید پڑھتے اور اسمیں بہت زیادہ آہ و بکاء کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ:فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. ❷

ترجمہ: عبداللہ بہترین شخص ہے، کاش یہ رات کو نماز پڑھتا، (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رات کے صرف تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے (باقی

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: عبداللّٰه بن عباس، ۳۷ص ۱۹۸ / سیر أعلام النبلاء: ترجمة: عبداللّٰه بن عباس ج۳ص ۳۵۲

❷ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عبداللّٰه بن عمر، ۳۰۴ ج ۱ ص ۳۰۳

ساری رات میں گزارتے تھے۔)

آپ بڑے عبادت گزار وشب بیدار تھے، اوقات کا بیشتر حصہ عبادتِ الٰہی میں صرف ہوتا تھا، حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات بھر نماز پڑھتے تھے، صبح کے وقت مجھ سے پوچھتے کہ صبح کی سفیدی نمودار ہوگئی؟ اگر میں کہتا جی ہاں، تو پھر طلوعِ سحر تک استغفار میں مشغول ہو جاتے اور اگر نہیں کہتا تو بدستور نماز میں مشغول رہتے۔

تہجد کے چھوٹ جانے پر نفس کو ایک سال تک سزا

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، ایک رات نیند کے غلبے کی وجہ سے تہجد کی نماز فوت ہوگئی، انہیں بڑا افسوس ہوا، اپنی اس غلطی اور غفلت کی پاداش میں انہوں نے اپنے نفس کو یہ سزا دی کہ پورے ایک سال تک رات کو نہیں سوئے، ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ ❶

تہجد کی نماز کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشش دیتے ہیں، بسا اوقات یہ نماز مغفرت کا سبب بن جاتی ہے۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے انسان تھے، ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورۂ جاثیہ پڑھنا شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾ (الجاثية: ۲۱)

❶ تاريخ مدينة دمشق: حرف التاء، ترجمة: تميم بن أوس بن خارجة، ج ۱۱ ص ۷۷/ سير أعلام النبلاء: ترجمة: تميم الداري، ج ۲ ص ۴۴۵

ترجمہ: یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انھیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنھوں نے ایمان اور عملِ صالح اختیار کیا، ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے، برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ ❶

تو شب بھر اسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے۔

ابلیس کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تہجد کے لئے جگانا

ایک دفعہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر پر آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے آپ کو بیدار کر دیا، جب آپ نے بیدار ہو کر دیکھا تو وہ شخص پوشیدہ ہو گیا۔ آپ نے دل میں سوچا کہ میرے گھر کے اندر اس وقت تو کوئی آ نہیں سکتا، ایسی جرأت کس نے کی ہے، پھر آپ نے دیکھا کہ ایک شخص دروازہ کی آڑ میں اپنا منہ چھپائے ہوئے کھڑا ہے، آپ نے دریافت کیا تو کون؟

جواب دیا میرا فاش نام ابلیس شقی ہے۔

آپ نے فرمایا: اے ابلیس! تو نے مجھے کیوں بیدار کر دیا۔ سچ سچ بتا۔

اس نے کہا نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہے، میں آپ کو اس لئے اٹھا رہا ہوں تاکہ آپ نماز پڑھ لیں۔

آپ نے فرمایا ہرگز یہ غرض تیری نہیں ہو سکتی کہ تو خیر کی طرف کبھی رہنمائی کرے، میرے گھر میں تو چور کی طرح گھس آیا اور کہتا ہے کہ میں پاسبانی کرتا ہوں اور خاص کر تجھ جیسا چور کہ راہزن بھی ہے کس مقصد سے مجھ پر تجھے اس قدر شفقت ہے۔

ابلیس نے جواب دیا۔

گفت ما اوّل فرشتہ بودہ ایم   راہ طاعت را بجاں پیمودہ ایم

---

❶ تاريخ مدينة دمشق، ترجمة: تميم بن أوس بن خارجة، ج ١١ ص ٧٦

ابلیس نے کہا ہم پہلے فرشتہ تھے اور طاعت کے راستے کو اپنی جان سے طے کیا ہے۔

پیشہ اوّل کجا از دل رود　　　مہر اوّل کے ز دل زائل شود

پہلا پیشہ دل سے کہیں بالکل نکل سکتا ہے اور پہلی محبت بھلا دل سے زائل ہو سکتی ہے۔

نیکواں را رہنمائی میکنم　　　مر بداں را پیشوائی می کنم

میں نیکوں کو راستہ نیکی کا دکھاتا ہوں اور بُروں کو بُرے راستے کی پیشوائی کرتا ہوں۔

گر ترا بیدار کردم بہر دیں　　　خوئے اصل من ہمیں است و ہمیں

اگر آپ کو دین کے لئے میں نے بیدار کر دیا تو یہی ہماری اصل فطرت کا متقضا ہے۔

گفت امیر اے راہزن حجت مگو

مر ترا رہ نیست در من رہ مجو

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے راہزن (ڈاکو) مجھ سے بحث مت کر تجھ کو میرے اندر گمراہ کرنے کا راستہ نہ مل سکے گا میرے اندر راستہ مت دھونڈ۔ سچ سچ بتا کہ تو نے مجھے نماز کے لئے کیوں بیدار کیا تیرا کام تو گمراہ کرنا ہے۔ اس خیر کی دعوت میں کیا راز ہے جلد بتا۔

ابلیس نے کہا حضور بات یہ ہے کہ اگر آپ کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ اللہ تعالی کی جناب میں آہ فغاں کرتے۔ جس سے آپ کا درجہ بہت بلند ہو جاتا اور میں حسد سے جل کر خاک ہوتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو بیدار کر دوں تا کہ آپ نماز ادا کر لیں۔

گر نمازت فوت می شد آنزماں

میزدی از درد دل آہ و فغاں

اگر آپ کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ اس وقت درد دل سے آہ و فغاں کرتے۔

آں تاسّف آں فغاں وآں نیاز

درگزشتے از دوصد رکعت نماز

اورآپ کا وہ افسوس اوررونا اورندامت ونیازمندی اورشکستگی آپ کودوسورکعت نوافل سے زیادہ مقرب بنادیتی ،اس لئے مجھے آپ کے قرب اعلی کے خوف اورحسد نے آپ کو بیدارکرنے کے لئے آمادہ کیا۔

من ترا بیدار کردم ازنہیب

تا بسوزاند چناں آہ عجیب

میں نے اسی خوف سے آپ کو بیدارکردیا تا کہ آپ کی آہ عجیب مجھے نہ جلادے۔

من حسودم ازحسد کردم چنیں　　من عدوم کار من مکراست وکیں

میں انسان کا حاسد ہوں ، میں نے اسی حسد سے ایسا کیا ہےاورمیں انسان کا دشمن ہوں میرا کام حسداورکینہ ہے۔

گفت اکنوں راست گفتی صادقی　　ازتوایں آیدتوایں رالائقی

حضرت امیرمعاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تونے سچ بات کہی اورحسدودشمنی جوکچھ تونے کی ہےتواسی کے لائق ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے یہ سبق ملتاہے کہ کوتاہیوں اورخطاؤں پرندامت اورگریہ وزاری سے شیطان کوکتناغم ہوتاہےاورحق تعالی کی رحمت کس قدرایسے بندہ پرمتوجہ ہوتی ہے۔حق تعالی ہم سب کوتوفیق عطافرمائے کہ ندامت کے ساتھ حق تعالی کے حضورمیں گریہ وزاری کیا کریں۔آمین ❶

حضرت امیرمعاویہ رضی اللہ عنہ شب بیداری کا بڑااہتمام کرتے تھے،آپ کی پوری

❶ معارف مثنوی:ص ۲۳۶ تا ۲۳۹

کوشش ہوتی تھی کہ آپ سے تہجد نہ چھوٹے ،ایک دفعہ چھوٹ گئی تو دن بھر اس قدر ندامت وپشیمانی اور استغفار کی کثرت تھی کہ اگلے دن ابلیس جیسا مجسمہ شر آپ کو جگانے کے لئے آرہا ہے،تاکہ دن بھر کی آہ وزاری اور استغفار سے نامہ اعمال میں ثواب کی کہیں کثرت نہ ہوجائے۔

اسلافِ امت کے شب بیداری اور ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات

حضرت سعید بن میسّب رحمہ اللہ کا عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

امام ابونعیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

صَلَّی سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ الْغَدَاةَ بِوَضُوءِ الْعَتَمَةِ خَمْسِینَ سَنَةً. ❶

ترجمہ:سعید بن میسّب رحمہ اللہ نے پچاس سال عشاء کی وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا خوفِ الٰہی بھی بے مثال تھا،آپ کے شاگرد رشید امام یزید بن الکمیت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ علی بن الحسین المؤذن رحمہ اللہ نے عشا کی نماز میں سورہ زلزال پڑھی،امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی پیچھے تھے،جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ کسی بات میں متفکر ہیں اور سانس پھول رہا ہے۔کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ مجھے یہاں سے چلنا چاہیے تاکہ آپ کو میری وجہ سے پریشانی نہ ہو،کہتے ہیں کہ میں وہاں سے قندیل کو یوں ہی چھوڑ کر چلا آیا اور قندیل میں تھوڑا سا تیل تھا۔جب میں صبح صادق کے بعد مسجد میں آیا تو دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وہیں کھڑے ہوئے اپنی ڈاڑھی کو پکڑ کر کہہ رہے ہیں:

❶ حلیة الأولیاء:فمن الطبقة الأولی من التابعین،ترجمة:سعیدبن المسیب،ج ۲ ص ۱۶۳

وَهُوَ يَقُولُ يَا مَن يَّجْزِىْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةِ خَيْرٍ خَيْرًا،وَيَا مَنْ يَّجْزِىْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةِ شَرٍّ شَرًّا، أَجِرِ النُّعْمَانَ عَبْدَكَ مِنَ النَّارِ، وَأَدْخِلْهُ فِىْ سِعَةِ رَحْمَتِكَ. ❶

ترجمہ: اے وہ ذات جو ہر خیر کا بدلہ خیر سے اور ہر شر کا بدلہ شر سے دیتی ہے، نعمان (یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام ہے) کو دوزخ کی آگ سے بچالے اور اپنی وسیع رحمت میں داخل کرلے۔

یزید بن الکمیت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے فجر کی اذان دی اور اندر داخل ہوا تو امام صاحب نے پوچھا کہ کیا قندیل بجھانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ صبح کی اذان ہوچکی ہے۔ فرمایا کہ میری جو کیفیت تم نے دیکھی ہے اس کو لوگوں سے چھپائے رکھنا، کہتے ہیں کہ پھر آپ نے سنت فجر دو رکعتیں پڑھیں اور اسی عشاء کے وضو سے ہمارے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی۔

امام بخاری رحمہ اللہ ایک رات میں پندرہ سے بیس دفعہ بیدار ہوتے

حضرت محمد بن ابی حاتم الوراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ جب میں آپ کے ساتھ سفر میں ہوتا تھا اور ہم کسی ایک کمرے میں رات گزارتے تھے، گرمی بھی ہوتی تھی:

فَكُنْتُ أَرَاهُ يقومُ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مرَّة إِلَى عِشْرِيْنَ مرَّة، فِي كُلِّ ذَلِكَ يَأْخُذُ الْقَدَّاحَةَ، فيُورِى نَاراً وَيُسْرِجُ، ثُمَّ يُخرجُ أَحَادِيْثَ، فيُعلِّمُ عَلَيْهَا. ❷

❶ وفيات الأعيان، ترجمة: الإمام أبو حنيفة، ج٥ ص ٤١٢

❷ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، ج١٢ ص ٤٠٤

ترجمہ: میں امام بخاری رحمہ اللہ کو دیکھتا تھا کہ آپ ایک رات میں پندرہ سے بیس مرتبہ اٹھتے تھے، ہر دفعہ مٹی کا دیا لیتے اوراس میں آگ جلاتے اوراس کو روشن کرتے پھر احادیث نکال کران پرنشانات لگاتے تھے۔

اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے اسباب بنائے ہیں، جب ہم بیمار ہوجائیں تو شفا یقیناً اللہ تعالی دیتا ہے لیکن طبیب کے پاس جانا یہ سبب ہے،اسی طرح دنیا میں ہر ایک شئ کا سبب ہوتا ہے، جن کو اختیار کرنے سے وہ شئ وصول ہوتی ہے،اسی طرح تہجد کی نماز کیلئے بھی کچھ اسباب ہے جن کو اختیار کرنے سے بندہ آسانی کیساتھ تہجد کی نماز کی پابندی کرسکتا ہے۔

ایسے بیس (۲۰) اسباب ہیں جن کا ذکران شاءاللہ آگے آئے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی شب بیداری

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے خادم منصور ابوامیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ایک الماری میں انکا ایک دراز تھا،اس کی چابی انکے تہہ بند میں ہوتی تھی، رات جب مجھے دیکھتے کہ میں سوگیا:

فَتَحَ السَّفَطَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ جُبَّةَ شَعْرٍ وَرِدَاءَ شَعْرٍ، فَصَلَّى فِيهِمَا اللَّيْلَ كُلَّهُ فَإِذَا نُودِيَ بِالصُّبْحِ نَزَعَهُمَا. ❶

وہ دراز کھولتے،اس میں سے بالوں کی قمیص یا جبہ اورایک بالوں کی چادر نکالتے، رات بھراس میں نماز پڑھتے، جب صبح کی اذان ہوتی تو انکو اتارکر رکھ دیتے۔

حضرت حسان بن ابوسنان رحمہ اللہ کی شب بیداری

حضرت حسان بن ابوسنان رحمہ اللہ کی بیوی کہتی ہے کہ وہ میرے پاس آتے اورمیرے

❶ شعب الإيمان: الصلاة، ج۴ص ۵۲۸،الرقم: ۲۹۴۳

ساتھ بستر میں داخل ہوتے، اس کے بعد مجھے ایسے دھوکہ دیتے جیسے کہ ماں بچے کو دیتی ہے، جب وہ سمجھ لیتے کہ میں سوگئی ہوں وہ خود کو آرام سے بستر سے نکال دیتے اور نماز پڑھنے کھڑے ہوجاتے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! کیوں اپنے نفس کو عذاب دیتے ہو؟ خود پر رحم کیجئے، وہ فرماتے:

اُسْكُتِي وَيُحَكِ فيُوشِكُ أَنْ أَرْقُدَ رَقْدَةً لا أَقُوْمُ مِنْهَا زَمَانًا. ❶

ترجمہ: چپ ہوجاؤ اور ہلاک ہوجاؤ، قریب ہے کہ میں سوجاؤں اور ایسا سوؤں کہ پھر اٹھ ہی نہ سکوں۔

تہجد میں آنکھ نہ کھلنے پر عمر بھر کے لئے بستر پر نہ سونے کی قسم کھالی

ہند بن عوف رحمہ اللہ سفر سے آئے تو اسکی بیوی نے اِن کے لیے بستر بچھایا اور وہ سوگئے، رات کو ایک وقت مقرر کیا تھا جس میں جاگ کر عبادت کیا کرتے تھے، لیکن اس بار (سفر کی تھکن کی وجہ سے) صبح تک سوئے، آنکھ نہ کھلی، اور آپ سے تہجد چھوٹ گئی، تو بہت افسوس ہو، تو انہوں نے قسم کھائی کہ آج کے بعد کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا، یہ نرم و نازک بستر میرے تہجد چھوٹنے کا سبب بن گیا،

چنانچہ اس نے قسم کھالی "فَحلَفَ اَلَّا يَنَامَ عَلَى فِرَاشٍ أَبَدًا" پس اس نے قسم کھالی کہ بستر پر کبھی بھی نہیں سوؤں گا۔ ❷

حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ کی شب بیداری

عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں کہ ہم عطاء خراسانی رحمہ اللہ کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے، یہ پوری رات جاگتے تھے، جب رات کا نصف یا ثلث حصہ گزر جاتا تھا تو ہماری طرف

❶ صفة الصفوة: الطبقة الرابعة، ترجمة: حسان بن أبی سنان، ج۲ ص ۲۰۱، رقم الترجمة: ۵۴۳

❷ تاریخ ابن معین: ج۳ص ۳۴۹، الرقم: ۱۶۸۵

متوجہ ہوکر فرماتے:

يَازِيدُ،ويَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ،وَيَا هِشَامَ بْنَ الْغَازِ قُومُوا فَتَوَضَّئُوا،فَصَلُّوا صَلاةَ هَذَا اللَّيْلِ،وَصِيَامَ هَذَا النَّهَارِ أَهْوَنُ مِنْ مُقَطَّعَاتِ الْحَدِيدِ،وَمِنْ شَرَابِ الصَّدِيدِ،اَلْوَحَا الْوَحَا،اَلنَّجَاءَ النَّجَاءَ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى صَلاتِهِ. ❶

ترجمہ: اے زید! اور اے عبدالرحمٰن! اور اے ہشام بن غاز! اٹھو اور وضو کرو، اس رات کی نماز پڑھنا اور اس دن کا روزہ رکھنا لوہے کی بیڑیوں سے اور پیپ کے پینے سے آسان ہے، بچو بچو اور نجات تلاش کرو اور نجات تلاش کرو۔ پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی شب بیداری

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَاشَرْتُ فِي النَّاسِ رَجُلًا هُوَ أَرَقُّ مِنْ سُفْيَانَ،وَكُنْتُ أُرَامِقُهُ اللَّيْلَةَ بَعْدَ اللَّيْلَةِ فَمَا كَانَ يَنَامُ إِلَّا فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْتَفِضُ فَزِعًا مَرْعُوبًا يُنَادِي:النَّارُ شَغَلَنِي ذِكْرُ النَّارِ عَنِ النَّوْمِ وَالشَّهَوَاتِ كَأَنَّهُ يُخَاطِبُ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ،ثُمَّ يَدْعُو بِمَاءٍ إِلَى جَانِبِهِ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِ وَضُوئِهِ: اَللَّهُمَّ إِنَّكَ عَالِمٌ بِحَاجَتِي غَيْرُ مُعَلَّمٍ بِمَا أَطْلُبُ،وَمَا أَطْلُبُ إِلَّا فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ،اللهُمَّ إِنَّ الْجَزَعَ قَدْ أَرَّقَنِي مِنَ الْخَوْفِ فَلَمْ يُؤَمِّنِّي،وَكُلُّ هَذَا مِنْ نِعْمَتِكَ السَّابِغَةِ عَلَيَّ ،وَكَذَلِكَ فَعَلْتَ بِأَوْلِيَائِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ،إِلَهِي قَدْ عَلِمْتُ أَنْ لَوْ كَانَ لِي عُذْرٌ فِي التَّخَلِّي مَا أَقَمْتُ مَعَ

❶ تاريخ مدينة دمشق : حرف العين ،ترجمة: عطاء بن أبى مسلم، ج ۴۰ ص ۴۳۴، رقم الترجمة: ۴۷۰۸

النَّاسِ طَرفَةَ عَينٍ،ثُمَّ يُقبِلُ عَلَى صَلاتِهِ وَكَانَ الْبُكَاءُ يَمنَعُهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ حَتَّى إِنِّي كُنتُ لَا أَستَطِيعُ سَمَاعَ قِرَاءَتِهِ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهِ،قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ:وَمَا كُنتُ أَقْدِرُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهِ اسْتِحْيَاءً وَهَيْبَةً مِنْهُ. ❶

ترجمہ: میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے زیادہ شب بیدار کسی کو نہیں دیکھا، میں کئی راتیں اِن کے ساتھ رہا،اور وہ سوائے رات کے شروع کے نہیں سوتے تھے، پھر وہ خوف سے کانپتے اور پکارتے: جہنم نے مجھے نینداور خواہشات سے غافل کردیا،ایسا پکار کر کہتے کہ گویا کہ گھر میں کسی کو مخاطب کررہے ہوں ، پھر پانی منگواتے اور وضو کرتے ،اور وضو کے بعد یہ دعا کرتے: اے اللہ! تو میری ضرورت کو جانتا ہے،تجھ پر میری طلب کردہ چیز پوشیدہ نہیں ہے، میں کچھ طلب نہیں کرتا سوائے اس کے میری گردن کو آگ سے آزاد کیجئے،اے اللہ! بے چینی نے خوف سے میری نیندیں اڑادیں ہیں،اس نے مجھ پر یقین نہیں کیا،اور یہ سب کچھ مجھ پر تیرے فضل وکرم سے ہے،اور آپ نے اپنے دوستوں اور آپ کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ایسا ہی کیا،میرے اللہ! میں جانتا تھا کہ اگر میرے پاس جانے کا کوئی بہانہ ہے تو میں پلک جھپکنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نہیں رہوں گا۔ پھر نماز کی طرف متوجہ ہوتے ،اور زیادہ رونا ان کو قرأت سے روک دیتا، یہاں تک مجھے قدرت نہیں ہوئی تھی کہ میں اِن کی قرأت کثرتِ بکاء کی وجہ سے سن سکوں،اور میں حیاءاور خوف کی وجہ سے اِن کی طرف دیکھنے کے قابل نہیں تھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا،تو سوال کیا

❶ حلية الأولياء:فمن الطبقة الأولى من التابعين،ترجمة:سفيان ثوری ،ج۷ص ۶۰

کہ حق تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا:

طاحت تِلْکَ الإِشَارَاتُ، وَغَابَتْ تِلْکَ العِبَارَاتُ، وَفَنِیَتْ تِلْکَ العُلُوْمُ، وَنَفِدَتْ تِلْکَ الرُّسُوْمُ، وَمَا نَفَعَنَاإِلَّا رَکَعَاتٌ کُنَّا نَرْکَعُهَا فِی الأَسْحَارِ. ❶

ترجمہ: اشارات اڑ گئے، عبارات غائب ہو گئیں، علوم وحقائق سب فناء ہو گئے، ہمیں فائدہ نہیں دیا سوائے ان چند رکعتوں نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے (یعنی تہجد کی نماز نے ہمیں فائدہ دیا، اور یہی رکعتیں ہماری مغفرت کا سبب بن گئیں۔)

امام مسروق رحمہ اللہ کا شب بیداری کے سبب پاؤں سوج جانا

ابواسحاق رحمہ اللہ نے بتایا کہ حضرت امام مسروق رحمہ اللہ نے حج فرمایا تو ہر رات سجدہ میں گزاری۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مسروق رحمہ اللہ اس حد تک نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے۔ جب حج کے لئے گئے تو بالکل نہیں سوئے سجدے میں آنکھ لگ گئی ہو تو اور بات ہے۔ ❷

حضرت صفوان رحمہ اللہ کی چالیس سال تک مسلسل شب بیداری

حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال اپنی کمر زمین سے نہیں لگائی، بالکل سوتے نہیں تھے اور سجدہ کرتے کرتے آپ کی پیشانی کا گوشت اڑ گیا تھا اور سجدہ کی جگہ پیشانی کی ہڈی ہی نظر آتی تھی۔ ❸

---

❶ تاریخ بغداد: ترجمة: الجنید بن محمد بن الجنید، ج ۷ ص ۲۵۶، /سیر أعلام النبلاء: الطبقة السادسة عشرة، ج ۱۱ ص ۹۴

❷ العبر فی خبر من غبر للذهبی: سنة ثلاث وستین، ج ۱ ص ۵۰

❸ مختصر تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: صفوان بن سُلیم، ج ۱۱ ص ۹۶

ایک ماہ نہ دن کو سوئے نہ رات کو

ابو اسحاق فزاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَحْصُدُ الزَّرْعَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلِّي بِاللَّيْلِ، فَمَكَثَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لَا يَنَامُ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ. ❶

ترجمہ: ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ رمضان کے مہینے میں دن کو کھیتی کرتے اور رات کو نماز پڑھتے، تیس دن ہو گئے کہ نہ دن کو سوئے اور نہ رات کو سوئے۔

حضرت حبیب رحمہ اللہ کی اہلیہ کا اپنے شوہر کو تہجد کے لئے جگانا

حضرت حبیب رحمہ اللہ کی بیوی بڑی عبادت گزار اور اللہ کی مقبول بندی تھی۔ رات کے وقت اپنے خاوند کو یہ کہہ کر جگایا کرتی تھی:

ذهب الليل وبين أيدينا طريق بعيد وزادنا قليل وقوافل الصالحين قد سارت قدامنا ونحن قد بقينا. ❷

ترجمہ: اٹھئے! رات گزر گئی اور آپ کے سامنے راستہ طویل ہے اور زادِ راہ قلیل اور اللہ والوں کے قافلے چلے گئے اور ہم پیچھے رہ گئے۔

حضرت حبیبہ عدویہ کی شب بیداری اور اللہ تعالیٰ سے مناجات

حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے کپڑوں کو اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ کر چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور دُعا میں مشغول ہو جاتیں اور کہتیں:

إلهي قد غارت النجوم ونامت العيون وغلقت الملوك أبوابها وخلا

❶ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: إبراهيم بن أدهم، ج۷ ص ۳۷۸

❷ لطائف المعارف لابن رجب: المجلس الأول، الفصل الثاني فى فضل قيام الليل ص ۴۸

كل حبيب بحبيبه وهذا مقامي بين يديک ثم تقبل على صلاتها فإذا طلع الفجر قالت إلهي هذا الليل قد أدبر وهذا النهار قد أسفر فليت شعري أقبلت مني ليلتي فأهنا أم رددتها على فأعزى وعزتک لهذا دأبي ودأبک ما أبقيتني وعزتک لو انتهرتني عن بابک ما برحت لما وقع في نفسي من جودک وكرمک. ❶

ترجمہ: اے اللہ! ستارے گم ہو گئے اور آنکھیں سو گئیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے اور ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ تخلیہ میں چلا گیا اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتیں اور ساری رات نماز پڑھتیں، جب صبح صادق ہو جاتی تو کہتیں یااللہ رات چلی گئی اور دن روشن ہو گیا، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میری رات تو نے قبول فرمائی تاکہ میں اپنے کو مبارکباد دوں، یا تو نے رد فرما دی تاکہ میں اپنی تعزیت کروں۔ تیری عزت کی قسم! میں تو ہمیشہ اس طرح کرتی رہوں گی، تیری عزت کی قسم! اگر تو مجھے اپنے دروازے سے دھتکار دے تب بھی تیرے کرم اور تیری بخشش کا جو حال مجھے معلوم ہے اس کی وجہ سے میں تیرے در سے نہیں ہٹوں گی۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کا نماز تہجد فوت ہونا اور خواب

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں بیدار نہ ہو سکا اور تہجد کی نماز فوت ہو گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بے حد خوبصورت دوشیزہ میرے پاس کھڑی ہے، اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے، اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تم یہ تحریر پڑھ سکتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھا دیا، اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

❶ طبقات الصوفية للسلمي: ترجمة: حيبة العدوية، ج ۱ ص ۴۱۳

أَلْهتكَ اللَّذائِذُ وَالْأَمَانِيُ عَنِ الْبِيضِ الْأَوَانِس فِي الْجِنَانِ
تَعِيشُ مُخَلَّدًا لَا مَوْتَ فِيهَا وَتَلْهُوْ فِي الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَان
تَنَبَّهُ مِنْ مَنَامِكَ إِنَّ خَيْرًا مِنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدُ بِالْقُرَانِ. ❶

ترجمہ: کیا تجھے لذتوں اور آرزوؤں نے جنت کی خوبصورت حوروں سے غافل کردیا ہے۔ تو وہاں ہمیشہ رہے گا، اسمیں موت نہیں ہوگی، اور تو وہاں حسیناؤں کیساتھ تفریح کرے گا۔ نیند سے بیدار ہو اور یہ بات جان لے کہ تہجد میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا نیند سے بہتر ہے۔

چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز

حضرت عاصم بن علی رحمہ اللہ حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

فأما يزيد فكان إذا صلى العتمة لا يزال قائمًا حتى يصلي الغداة بذلك الوضوء نيفاوأربعين سنة. ❷

ترجمہ: یزید بن ہارون رحمہ اللہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد ساری رات قیام اللیل میں گزارتے تھے، یہاں تک کہ صبح کی نماز اسی وضو سے تقریباً چالیس سال سے زائد عرصے تک پڑھی۔

امام محمد رحمہ اللہ کی شب بیداری اور مسائل کا استنباط

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ کے یہاں رات کو قیام کیا اور صبح تک نماز پڑھتا رہا اور امام محمد رحمہ اللہ رات بھر پہلو پر لیٹے رہے اور صبح بلا تجدید وضو فجر کی نماز ادا کر آئے، مجھے یہ بات کھٹکی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٥

❷ تاريخ بغداد: ترجمة: يزيد بن هارون بن زاذي، ج ١٤ ص ٣٤٣ رقم الترجمة: ٧٦٦١

کیا، آپ نے فرمایا کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں سو گیا تھا، نہیں بلکہ میں نے کتاب اللہ سے تقریباً ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے، پس آپ نے رات بھر اپنے لئے کام کیا ہے اور میں نے پوری امت کے لئے۔ ❶

امام محمد رحمہ اللہ کا رات کو تین حصوں میں تقسیم کرنا

حضرت محمد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ نے رات کو تین حصوں پر تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ سونے کے لئے، ایک حصہ نماز کے لئے اور ایک حصہ تدریس کے لئے، اور آپ زیادہ تر جاگتے رہتے تھے، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں نہیں سوتے؟ فرمایا کہ میں کیسے سو جاؤں جبکہ مسلمانوں کی آنکھیں ہم پر بھروسہ کرتے ہوئے سو گئی ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کوئی مشکل پیش آئے گی تو ہم وہ مسئلہ محمد کے پاس لے جائیں گے اور وہ ہماری اس مشکل کو دور کر دیں گے، اور اگر ہم بھی سو گئے تو دین ضائع ہو جائے گا۔ ❷

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی چالیس سال تک شب بیداری

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ پچیس سال تک دنیا سے قطع تعلق کر کے میں عراق کے صحراؤں اور ویرانوں میں اس طرح گشت کرتا رہا کہ نہ میں کسی کو پہچانتا تھا اور نہ مجھے کوئی، رجال الغیب اور جنات کی میرے پاس آمد و رفت رہتی تھی، اور میں انہیں راہِ حق کی تعلیم دیا کرتا تھا، چالیس سال تک میں نے فجر کی نماز عشاء کے وضوء سے ادا کی، اور پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ نماز عشاء کے بعد قرآن مجید پڑھتا اور صبح تک قرآنِ کریم مکمل ہو جاتا۔ ❸

❶ ظفر المحصلین: حالات امام محمد رحمہ اللہ: ص ۷۲

❷ مفتاح السعادة: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن الحسن الشيباني، ج ۲ ص ۲۲۰

❸ اخبار الاخیار: ص ۳۶، ط: مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

حضرت ربیع رحمہ اللہ کی نمازِ تہجد کے دوران کیفیت

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ربیع بن خثیم اپنے بیٹے ربیع کو کہا کرتی، اے بیٹے! تو سوتا نہیں، بس کر آرام کر، امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے:

يَا أُمَّهُ مَنْ جُنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَهُوَ يَخَافُ السَّيِّئَاتِ حَقَّ لَهُ أَلَّا يَنَامَ.

ترجمہ: اے ماں! جس پر رات چھا جائے اور وہ اپنے گناہوں سے ڈرتا ہو، اسکو حق یہ ہے کہ نہ سوئے۔

جب رات کو ربیع رحمہ اللہ کی آہ وبکاء اور بیداری زیادہ ہوتی، تو ماں کہتی شاید کہ تم نے کوئی قتل کیا ہے، اس لئے رات بھر ایسی عبادت کرتے ہو، ربیع رحمہ اللہ کہتے: ہاں! قتل کیا ہے، ماں پوچھتی کس کو قتل کیا ہے کہ اسکے ورثاء کی طرف جائیں تاکہ وہ آپ کی یہ گریہ وزاری دیکھ کر آپ پر رحم کریں، امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے کہ میں نے اپنے نفس کا قتل کیا ہے۔ ❶

اتنا قیام اللیل کہ بیٹی کو بھی رحم آگیا

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ربیع رحمہ اللہ کی بیٹی ربیع سے پوچھتی ''يَا أَبَتَاهُ مَالِي أَرَى النَّاسَ يَنَامُونَ وَلَا أَرَاكَ تَنَامُ'' مجھے کیا ہوا کہ میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ سوتے ہیں اور آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ نہیں سوتے؟ حضرت ربیع فرماتے: ''يَا بُنَيَّةُ إِنَّ أَبَاكِ يَخَافُ الْبَيَاتَ'' اے بیٹی تمھارا باپ گناہوں سے ڈرتا ہے۔ ❷

قیس بن مسلم اور محمد بن جحادہ رحمہما اللہ ساری رات نماز پڑھتے رہے

امام قیس بن مسلم رحمہ اللہ ایک رات محمد بن جحادہ رحمہ اللہ کے پاس ملنے گئے، وہ عشاء

❶ الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۲۷۶، الرقم: ۱۹۹۷

❷ الورع لأحمد بن حنبل: ص ۸۱، الرقم: ۲۵۳

کی نماز کے بعد مسجد میں موجود تھے، ان کے پاس آئے، محمد بن جحادہ رحمہ اللہ کھڑے ہوکرنماز پڑھ رہے تھے، تو قیس بن مسلم رحمہ اللہ دوسری طرف کھڑے ہوکرنماز پڑھنے لگ گئے: ''فلم یزالا علی ذلک حتی طلع الفجر'' چنانچہ یہ دونوں مسلسل اسی طرح عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔ قیس بن مسلم رحمہ اللہ مسجد کے امام تھے، تو وہ محلے کی مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے واپس آگئے، اس طرح اِن دونوں بزرگوں کی آپس میں ملاقات نہ ہوسکی۔ مسجد والوں میں سے کچھ لوگوں نے محمد بن جحادہ رحمہ اللہ سے کہا: آپ کے بھائی قیس بن مسلم رحمہ اللہ آپ سے ملنے کے لئے آئے تھے، لیکن آپ قیام اللیل عبادت میں مشغول تھے، تو وہ بھی اپنی عبادت میں مشغول ہوگئے، یہاں تک کہ طلوع فجر کے وقت چلے گئے، انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ آئیں ہیں، پھر اگلے دن امام قیس بن مسلم رحمہ اللہ آئے اور دونوں حضرات آپس میں بغل گیر ہوئے اور رونے لگ گئے۔ (اندازہ لگائیں کہ اسلافِ امت میں عبادت کا کیسا ذوق ہے کہ ساری رات عبادت میں گزاری دی۔) ❶

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی شب بیداری

ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ تُسْرِجُ سِرَاجَهَا مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَقُومُ فِي مُصَلَّاهَا وَرُبَّمَا طُفِئَ السِّرَاجُ فَيُضِيءُ الْبَيْتُ لَهَا حَتَّى تُصْبِحَ. ❷

ترجمہ: حفصہ بنت سیرین رات کو دیا جلاتیں پھر اپنے مصلی پر کھڑی ہوجاتیں، بسا اوقات چراغ بجھا دیتی تھی اور صبح تک اِن کا گھر روشن رہتا تھا۔

❶ صفة الصفوة: ومن الطبقة الرابعة، ترجمة: قيس بن مسلم الجدلي، ج ۲ ص ۷۴، الرقم: ۴۴۰

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، الترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۳، رقم الترجمة: ۵۸۵

ماں اور بیٹوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صالح کے دو بیٹے حسن اور علی تھے، اور ایک انکی والدہ تھی، تینوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا، ایک حصے ایک تہجد پڑھتا، دوسرے حصے میں دوسرا، اور تیسرے حصے میں تیسرا تہجد پڑھتا، جب انکی ماں وفات پا گئی تو علی اور حسن نے رات کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک ایک حصے میں ایک جاگ کر تہجد پڑھتا اور دوسرا سوتا، پھر علی فوت ہوئے تو حسن پوری رات قیام اللیل میں گزار لیتے۔

صالح عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان يختم القرآن في بيتهم كل ليلة: أمهم ثلث وعلى ثلث وحسن ثلث، فماتت أمهما فكانا يختمانه، ثم مات على فكان حسن يختم كل ليلة. ❶

ترجمہ: ان کے گھر ہر رات ایک قرآن مجید ختم ہوتا تھا، انکی ماں ثلث پڑھتی، علی ایک ثلث پڑھتے اور حسن ایک ثلت پڑھتے، جب ماں فوت ہوئی تو یہ دونوں ایک قرآن مجید ختم کرتے، جب علی فوت ہوئے تو حسن ہر رات قرآن مجید ختم کیا کرتا تھا۔

اس واقعہ سے اندازہ کریں کہ ان ماں اور بیٹوں کے درمیان عبادت کا کیسا ذوق ہے اور تعلق مع اللہ کیسا ہے کہ ساری رات عبادت میں گزر رہی ہے اور ہر رات ایک قرآنِ کریم کی تلاوت ہو رہی ہے، جب مائیں اولاد کی ایسی تربیت کرتی ہیں تو یہی اولاد پھر آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہے اور ملک وملت کا سرمایہ اور دین کے روشن چراغ بن کر سارے جہان کو اپنے علم وعمل سے منور کرتے ہیں۔

❶ صفة الصفوة: ومن الطبقة السادسة، ترجمة: على والحسن ابنا صالح، ج ۲ ص ۸۸، رقم: ۴۴۵، ۴۴۶

ساری رات ایک آیت کی تلاوت اور گریہ میں گزر گئی

معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کی میں نے حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے "تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ" شروع کی، حتی کہ اس آیت "فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ" پر پہنچے، تو اسکو بار بار پڑھتے گئے، حتی کہ مسجد خالی ہوگئی اور میں بھی گھر چلا گیا، جب صبح ہوئی تو میں فجر کی اذان دینے آیا تو حضرت سلیمان التیمی رحمہ اللہ اسی جگہ گھڑے یہی آیت دہرا رہے تھے اور آپ کی کیفیت تبدیل تھی۔ ❶

تہجد کے لئے خوبصورت لباس اور خوشبو کا اہتمام کرنے والے

حضرت یزید بن خنیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کو حضرت مغیرہ بن حکیم الصنعانی رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا:

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لِلتَّهَجُّدِ لَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَيَتَنَاوَلُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ وَكَانَ مِنَ الْمُتَهَجِّدِينَ. ❷

جب وہ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے کپڑوں میں سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرتے اور اپنے گھر والوں کو خوشبو بھی لگاتے تھے اور اہل تہجد میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔

عمر بن منکدر رحمہ اللہ کا تہجد کا اہتمام

عمر بن منکدر رحمہ اللہ پوری رات روتے ہوئے گزارتے، انکی ریاضت ومشقت انکی ماں پر گراں گزرتی تھی، (یعنی عبادت وریاضت میں اتنی تکلیف اٹھاتے تھے کہ والدہ کو اِن پر خوب ترس آتا تھا) تو ماں نے انکے بھائی محمد بن منکدر رسے کہا: عمر جو کر رہے

❶ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: سليمان بن طرخان، ج۳ ص ۲۹

❷ حلية الأولياء: ترجمة: عبد العزيز بن أبي راود، ج۸ ص ۱۹۵

ہیں انکی یہ مشقت مجھ پرگراں گزرتی ہے،آپ اس بارے میں ان سے بات کریں، انکے بھائی کیساتھ امام ابوحازم رحمہ اللہ نے بھی جا کرعمر بن منکدر رحمہ اللہ سے کہا: آپ کی یہ مشقت ماں پرگراں گزرتی ہے،توانہوں نے کہا:

فكيف أصنع؟إن الليل إذا دخل عليَّ هالني فأستفتح القرآن وما تنقصني نهمتي فيه. ❶

ترجمہ: میں کیا کروں؟ جب رات آتی ہے مجھے خوف وہراس میں ڈال لیتی ہے، پس میں قرآن مجید شروع کرتا ہوں اور رات گزر جاتی ہے میری حاجت وخواہش پوری نہیں ہوتی ۔(یعنی جس طرح عبادت کرنی چاہیےاس طرح مجھ سے نہیں ہوتی ۔)

عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ کی عبادت وشب بیداری

مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ مسجد نبوی میں عشاء کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو کسی دعا کا خیال پیش آجاتا تو"**فيرفع يديه فما يزال كذلك حتى ينادى بالصبح فيرجع إلى المسجد فيصلى الصبح بوضوء العتمة**" ادھر ہی ہاتھ اٹھا لیتے اور صبح کی اذان تک دعا فرماتے ، پھر مسجد لوٹ کر عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے ۔ ❷

چالیس سال سے رات بستر پر آرام نہیں کیا

ابوبکرمحمد بن عمور رحمہ اللہ کی بیوی کہتی ہے کہ "**ما اضطجع أبو بكر على فراشه منذ أربعين سنة بالليل**" چالیس سال سے ابوبکر نے رات میں اپنے بستر پر آرام نہیں کیا ۔ ❸

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ا ص ۳۸۰،الرقم: ۱۸۰

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ا ص ۳۷۳،الرقم: ۱۷۴

❸ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ا ص ۳۷۴،الرقم: ۱۷۵

حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ کی شب بھر طویل عبادت اور مناجات

عبداللہ مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رات کی تاریکی میں حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ نماز پڑھتی تو اپنے کرتے اور اپنے دوبیٹے کو کس لیتی اور کہتی:

إلهي غارت النجوم، ونامت العيون وغلقت الملوك أبوابها، وبابك مفتوح، وخلا كل حبيب بحبيبه، وهذا مقامي بين يديك. فإذا كان السحر قالت: اللهم وهذا الليل قد أدبر، وهذا النهار قد أسفر، فليت شعري هل قبلت مني ليلتي فأهنى أم رددتها علي فأعزى، فوعزتك لهذا دأبي ودأبك أبدا ما أبقيتني، وعزتك لو انتهرتني ما برحت من بابك ولا وقع في قلبي غير جودك وكرمك.❷

ترجمہ: الٰہی ستارے گم ہو گئے اور آنکھیں سو گئیں، بادشاہوں کے دروازے بند ہو گئے تیرا دروازہ کھلا ہے، ہر دوست اپنے دوست کے ساتھ ہے، اور یہ تیرے سامنے میرا ٹھکانہ ہے، جب سحر ہو جاتی تو کہتی اے اللہ! یہ رات بھی جا رہی ہے دن نمودار ہونے والا ہے، کاش کہ میرے شعر آپ کے دربار میں قبول ہوتے تو مجھے مبارک باد دی جاتی، اگر رد کئے گئے ہیں تو مجھے افسوس ہوتا، مجھے تیری عزت کی قسم یہ میرا طریقہ ہے وہ تیرا طریقہ ہے، تیری عزت کی قسم اگر تو مجھے دھتکار دے میں تیرا دروازہ نہ چھوڑوں گی اور نہ ہی تیری دوستی کے علاوہ کوئی چیز میرے دل میں آئے گی۔

نئے مالک کے ہاں تہجد کا اہتمام نہ ہونے پر باندی کا سابقہ آقا کی طرف لوٹنا

حسن بن صالح رحمہ اللہ کی ایک باندی تھی جسکو انہوں نے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا، وہ لے کر چلا گیا۔ رات کے درمیان وہ باندی اٹھی اور کہنے لگی: اے گھر

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حبيبة العدوية، ج٢ ص ٢٤٦

والو: نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ، گھر والوں نے کہا: کیا صبح ہوگئی؟ اس نے کہا کہ کیا تم لوگ فرائض کے سواء اور نماز نہیں پڑھتے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، ہم سوائے فرض کے (نوافل تہجد وغیرہ) ادا نہیں کرتے۔ یہ باندی حسن بن صالح رحمہ اللہ کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی: اے میرے مولا! آپ نے مجھے ایسے لوگوں کے ہاتھ بیچا ہے جو تمام رات سوتے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ ان کے آرام کو دیکھ کر میری ہمت پست نہ ہو جائے، اس لیے آپ مجھے واپس لے لیجیے، چنانچہ حسن رحمہ اللہ نے ان لوگوں سے باندی کو واپس لے لیا۔ ❶

تہجد کے چھوٹنے پر بستر پر نہ سونے کی قسم کھانا

ایک بزرگ سفر سے واپس تشریف لائے، گھر والوں نے ان کے آرام کے لیے بستر بچھا دیا، وہ سو گئے، اس قدر نیند آئی کہ رات کی عبادت فوت ہوگئی "فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَنَامَ بَعْدَهَا عَلَى فِرَاشٍ أَبَدًا" انہوں نے قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا۔ ❷

حورِ عین کا مہر تہجد کی نماز ہے

امام ازہر بن مغیث رحمہ اللہ تہجد گزار بزرگ تھے، انہوں نے خواب میں ایک عورت دیکھی جو دنیا کی عام عورتوں سے مختلف تھی، کہتے ہیں کہ میں نے اس پوچھا: اے عورت تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں حور ہوں، میں نے کہا: مجھ سے نکاح کرلے، اس نے کہا: میرے مالک کے پاس نکاح کیلئے پیغام بھیجو اور میرا مہر ادا کرو، میں نے اسکا مہر دریافت کیا، حور نے بتلایا کہ "طُوْلُ التَّهَجُّدِ" تہجد میں طویل قیام کرنا۔ ❸

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٥

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٥

❸ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٦

اکابر علمائے دیوبند اور شب بیداری

علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام

ایک مرتبہ علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ جے پور کے سفر میں تھے اور بندہ (مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ) ہم رکاب تھا، گاڑی عشاء کے بعد پہنچی، میزبان نے ایک سرائے میں ہم کو لا اتارا، جس کی تنگ وتاریک کوٹھریوں میں نہ روشنی کا سامان تھا نہ کھانے پینے کا، رفیق سفر میزبان روشنی اور کھانے کا انتظام کرنے کے لئے سرائے سے باہر نکلے...... دکھم سکھم چراغ جلایا...... ہر چند کہ مجھے حضرت کے ساتھ بارہا سفر کا اتفاق ہوا اور خوب جانتا تھا کہ آپ اپنے معمولات کے بہت ہی زیادہ پابند ہیں، مگر آج شب کی کوفت اور کلفت محسوس کر کے اس کا وہم بھی نہ ہوا کہ آپ تہجد کے لئے اٹھیں گے، چراغ جس نے کھانے کا ساتھ بھی ٹمٹما کر بمشکل دیا تھا، سلام کر گیا اور بجز اس کے چارہ نہ تھا کہ پڑ کر سوئے ہیں، صبح صادق سے گھنٹہ بھر پہلے دفعتاً آنکھ کھلی تو دیکھتا ہوں کہ آپ کی چارپائی خالی ہے، گھبرا کر اٹھا اور باہر ادھر ادھر دیکھا کہ کہاں تشریف لے گئے، تاروں کی جھلملاہٹ میں ذرا دور ایک مسجد نظر آئی اور میں اس طرف چل دیا، صحن میں قدم رکھا تو حضرت کی آواز کانوں میں پڑی کہ اندر گوشہ میں کھڑے ہوئے تلاوت فرما رہے اور اپنے معبود کے سامنے غلامانہ حاضری کا معمول بجا لا رہے ہیں، آواز میں گریہ اور رعشہ تھا اور لہجہ میں خوف وخشیت ملا ہوا، مجھے خوف کے مارے پسینہ آ گیا کہ تف تیری جوانی پر! حضرت اب بڑھاپے اور ضعیفی میں اتنے مستعد اور تو عالم شباب میں اتنا کاہل اور کم ہمت۔ ❶

❶ تذکرۃ الخلیل: ادائے معمولات، ص ۵۶، ۵۷

مولانا مظفر حسین کاندہلوی رحمہ اللہ کا سفر میں تہجد کا اہتمام

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندہلوی رحمہ اللہ اپنے معمولات کے نہایت پابند تھے۔ تہجد سفر میں بھی قضا نہ کرتے تھے، اس وقت ریل نہ تھی، لوگ بیل گاڑیوں میں سفر کرتے تھے، مولانا اس میں بھی تہجد پڑھتے تھے، مگر کبھی اس ضرورت کے لئے اس کو ٹھہرایا نہیں، کیوں کہ اس سے دوسروں کو حرج ہوتا، یا کم از کم گاڑی بان کو تو حرج ہوتا اور عارفین کسی کی کلفت کو کبھی گوارا نہ کرتے، بس یہ کرتے کہ گاڑی سے آگے پیدل بڑھ جاتے اور دو رکعت پڑھ لیتے۔ جب گاڑی نزدیک آجاتی اور آگے بڑھ جاتے پھر دو رکعت پڑھ لیتے، اس طرح تہجد کی نماز پڑھ لیتے، بھلا آج تو کوئی شیخ ایسا کر کے دکھادیں؟

اول تو سفر میں تہجد ہی کون پڑھتا ہے؟ اور جو کسی کو شوق ہوا تو گھنٹہ بھر گاڑی کو روکوا کر رکھیں گے، تہجد اور راحت رسانی مخلوق دونوں کو جمع کر کے دکھاؤ؟ ❶

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شب بیداری

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کو بچپن ہی سے لہو ولعب اور کھیل کود سے سخت نفرت تھی۔ بڑے ہوئے تو تعلیم میں مشغول ہوگئے، تعلیم کا چسکا اس قدر بڑھا کہ تمام دن دارالعلوم دیوبند میں رہتے۔ تعلیم کے وقت درس حاصل کرتے اور چھٹی کے بعد اساتذہ کی خدمت کرتے اور اُن سے درس اخلاقیات لیتے۔ شام کو گھر آتے تو رات رات بھر عبادت کا شغل جاری رکھتے۔ جب کثرتِ شب بیداری حد سے تجاوز کر گئی تو والدہ محترمہ نے محسوس کیا کہ عبادت گزار بیٹے کی صحت روز بروز گرتی جارہی ہے۔ منع کیا کہ:

---

❶ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۸۷

''بیٹا! اس قدر شب بیداری تمھاری تندرستی خراب کردے گی اس میں کمی کرو''

لیکن حالت بدستور دیکھ کر ماں نے رات کو کثرتِ عبادت میں کمی کرنے پر زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا:

''اماں! اگر آپ مجھ کو حقیقی آرام دینا چاہتی ہیں تو شب بیداری سے منع نہ فرمائیں، اس ریاضت وعبادت سے مجھے جب اس فانی زندگی میں آرام ملتا ہے۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں بھی حقیقی آرام میسر آجائے گا۔''

والدہ اس جواب سے خاموش ہوگئیں۔ مامتا کی ماری ماں بیٹے کی تندرستی بگڑ جانے کے اندیشہ سے بے چین تھیں۔ ایک مرتبہ شفیق استاد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور تمام صورت حال سے مطلع کر کے کہنے لگیں: ''حضرت! وہ کہنا نہیں مانتا۔ آپ اُس کو منع فرمائیں۔''

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے زاہد مرتاض شاگرد سے فرمایا کہ:

''شبیر! تم نے اپنی شب بیداری کی وجہ سے اپنی والدہ کو شکایت کا موقعہ دیا ہے۔''

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ ان کلمات کو سُن کر بے اختیار رو پڑے۔ ❶

علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے افریقہ کے ایک طویل سفر میں دیکھا کہ تہجد سے فارغ ہو کر بیٹھے ہیں، زار و قطار رو رہے ہیں اور فرماتے جا رہے ہیں کہ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ نماز کے اہتمام کا یہ حال تھا کہ زمبیا ائیر پورٹ سے جب شہر کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں کے حضرات نے عرض کیا کہ عصر کی نماز شہر میں پہنچ کر پڑھیں گے،

❶ حیات شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ: ص ۱۲

مگر ائیر پورٹ شہر سے کافی دور تھا۔ جب راستہ میں دیکھا کہ سورج کے متغیر ہونے کا خطرہ ہے تو سختی سے موٹریں رکوا دیں اور تیمّم فرمایا اور ایک طرف گھاس پر با جماعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ اب اطمینان ہوگیا۔ سفر وحضر میں تہجد کی نماز آپ کا مستقل معمول تھا۔ پہلی دو رکعت خفیف ہوتیں، دوسری دو میں سورہ یٰسین تلاوت فرماتے۔ باقی رکعت میں مختلف سورتیں پڑھتے۔ ❶

حضرت شیخ ہالیجوی رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام

نماز تہجد پابندی سے ادا فرماتے، تہجد کے سلسلے میں فرماتے تھے کہ جب میں نے تہجد پڑھنے کا ارادہ کیا تو ابتداءً چند سال تک غلبہ نوم کی وجہ سے آنکھیں بند ہوجاتی تھیں لیکن پختہ ارادہ کی وجہ سے روزانہ اٹھتا اور نیم خواب، نیم بیدار کی حالت میں نماز تہجد ادا کرتا۔ کبھی رکوع وسجود کی بھی خبر نہ ہوتی مگر الحمدللہ اٹھنا پابندی سے ہوتا۔ کچھ عرصہ کے بعد نیند کا غلبہ جاتا رہا لیکن جب سے نماز تہجد شروع کی اب تک قضا نہیں ہوئی اور حدیث مبارک: "أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ." سب سے محبوب عمل اللہ کے نزدیک دائمی عمل ہے اگرچہ کم ہو۔ ❷

---

❶ ماہنامہ بینات: خصوصی نمبر، ص ۴۵۹، ۴۶۰

❷ تذکرۃ شیخ ہالیجوی رحمہ اللہ: ص ۱۳۲

۱۰......قرآنِ کریم کی تلاوت کی فضیلت اوراسلافِ امت کے کثرتِ تلاوت کے ایمان افروز واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

أمّابعد:فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًاوَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًاوَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(المزّمل:۲۰)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿اُتْلُ مَآ أُوْحِيَ إِلَيْکَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِوَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُوَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ (العنکبوت:۴۵)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ،وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا،لَا أَقُولُ آلٓمّٓ حَرْفٌ،وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ.❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

❶سنن الترمذی،أبواب فضائل القرآن،باب ما جاء فيمن قرأحرفامن القرآن ماله من الأجر،رقم الحديث:۲۹۱۰

اِقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ. ❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صد احترام، بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں! میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا اس میں قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے۔ترغیب دی کہ قرآن مجید اللہ تعالی کی مقدس کتاب ہے ،قرآن مجید اللہ رب العزت کی سچی کتاب ہے، یہ اللہ کا پیغام اپنے بندوں کے نام ہے،اس سے ایمان بڑھتا ہے اور دلوں کے زنگ اترتے ہیں۔قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا باعثِ برکت اور ثواب ہے۔مگر افسوس کا مقام ہے کہ ہماری اکثریت تلاوت قرآن مجید سے غافل ہے۔دنیا کے کاموں میں اپنا وقت لگانے سے گریز نہیں کرتے لیکن تلاوتِ قرآن کے لئے وقت نہ ملنے کا بہانہ کرتے ہیں۔یقین جانیں تلاوتِ قرآنِ پاک سے اللہ وقت میں برکت ڈالتا ہے، اللہ رب العزت کا قرب نصیب ہوتا ہے، دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے اور اعمال کی توفیق ہوتی ہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں تلاوت کی اہمیت وفضیلت

بعثت کے مقاصدِ اربعہ میں پہلا مقصد

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے دُعا فرمائی:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾(البقرة: ۱۲۹)

ترجمہ: اور ہمارے پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة، رقم الحديث: ۸۰۴

ان کو پاکیزہ بنائے۔ بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔

اہلِ کتاب میں تلاوت کرنے والوں کی فضیلت

ایک مقام پر اللہ تعالی نے اہلِ کتاب میں ان لوگوں کی تعریف فرمائی جو قرآن مجید کی ہمیشہ پابندی کیساتھ تلاوت کرتے ہیں:

﴿لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ﴾ (آل عمران: ۱۱۳)

ترجمہ: (لیکن) سارے اہل کتاب ایک جیسے نہیں ہیں، اہلِ کتاب ہی میں وہ لوگ بھی ہیں جو (راہِ راست پر) قائم ہیں، جو رات کے اوقات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور جو (اللہ کے آگے) سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

پیغمبر لوگوں کو سامنے آیات تلاوت کرتا ہے

ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے مؤمنین پر احسان کیا کہ ایسا رسول بھیجا جو قرآن کی آیاتیں پڑھ کر سناتا ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (آل عمران: ۱۶۴)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، جبکہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

اگر قرآن غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف ہوتا

قرآنِ مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿أَفَلا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا﴾ (النساء: ۸۲)

ترجمہ: کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر سے کام نہیں لیتے ؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بکثرت اختلافات پاتے۔

قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کرو

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدة: ۴۸)

ترجمہ: اور (اے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم پر بھی حق پر مشتمل کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان کی نگہبان ہے۔ لہذا ان لوگوں کے درمیان اسی حکم کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے، اور جو حق بات تمہارے پاس آ گئی ہے اُسے چھوڑ کر ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو۔

قرآن مجید پڑھا جائے تو خاموش رہو

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الأعراف: ۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحمت ہو۔

قرآنِ کریم کے نزول کا مقصد

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿آلـر تِـلْـکَ آیَـاتُ الْـكِتَـابِ الْـمُبِیـنِ)(إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَـعْـقِـلُونَ)(نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْکَ هَذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ﴾(یوسف: ۱ تا۳)

ترجمہ: یہ اس کتاب کی آیتیں ہیں جو حق واضح کرنے والی ہے۔ ہم نے اس کو ایسا قرآن بنا کر اتارا ہے جو عربی زبان میں ہے، تاکہ تم سمجھ سکو۔ (اے پیغمبر) ہم نے تم پر یہ قرآن جو وحی کے ذریعے بھیجا ہے اس کے ذریعے ہم تمہیں ایک بہترین واقعہ سناتے ہیں، جبکہ تم اس سے پہلے اس (واقعے سے) بالکل بے خبر تھے۔

قرآنِ کریم سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے

ایک اور ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ هَـذَا الْـقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴾(الإسراء: ۹)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے، اور جو لوگ (اس پر) ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں، انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

فجر کے وقت کی تلاوت ملائکہ کی حاضری کا وقت ہے

ایک مقام پر فرمایا کہ صبح کے وقت میں قرآن کی تلاوت کیا کرو:

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾(الإسراء: ۷۸)

ترجمہ: (اے پیغمبر) سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کرو، اور فجر کے وقت قرآن پڑھنے کا اہتمام کرو۔ یاد رکھو کہ فجر کی تلاوت میں مجمع حاضر ہوتا ہے۔ (یہ فرشتوں کی حاضری کا وقت ہوتا ہے۔)

قرآنِ کریم ایمان والوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ (الإسراء: ۸۲)

ترجمہ: اور ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت کا سامان ہے، البتہ ظالموں کے حصے میں اس سے نقصان کے سوا کسی اور چیز کا اضافہ نہیں ہوتا۔

ہم نے قرآن کو آپ کی زبانی آسان کر دیا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا﴾ (مریم: ۹۷)

ترجمہ: چنانچہ (اے پیغمبر) ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان بنا دیا ہے تاکہ تم اس کے ذریعے متقی لوگوں کو خوشخبری دو، اور اسی کے ذریعے ان لوگوں کو ڈراؤ جو ضد کی وجہ سے جھگڑے پر آمادہ ہیں۔

اللہ کی یاد سے اعراض کرنے والوں کا انجام

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا. مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا. خَالِدِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا﴾ (طٰہٰ: ۹۹ تا ۱۰۱)

ترجمہ: (اے پیغمبر) ماضی میں جو حالات گزرے ہیں ان میں سے کچھ واقعات ہم اسی طرح تم کو سناتے ہیں، اور ہم نے تمہیں خاص اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ (قرآن مجید) عطا کیا ہے۔ جو لوگ اس سے منہ موڑیں گے، تو وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھ لادے ہوں گے۔ جس (کے عذاب) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور قیامت کے دن ان کے لیے یہ بدترین بوجھ ہوگا۔

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى﴾ (طٰہٰ: ۱۲۴)

ترجمہ: اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کو بڑی تنگ زندگی ملے گی، اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

ایک مقام پر ہے کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی سے شکوہ کریں گے کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔

اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا﴾ (الفرقان: ۳۰)

ترجمہ: اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ: یا رب! میری قوم اس قرآن کو بالکل چھوڑ بیٹھی تھی۔

جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اُس کی تلاوت کیجئے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿اُتْلُ مَآ أُوحِيَ إِلَيْکَ مِنَ الْکِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللَّهِ أَکْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ (العنکبوت: ۴۵)

ترجمہ: (اے پیغمبر) جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے اس کی تلاوت کرو، اور نماز قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سب کو جانتا ہے۔

قرآن مجید اہل علم کی سینوں میں محفوظ ہے

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمَا کُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ کِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِکَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ. بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ﴾ (العنکبوت: ۴۸، ۴۹)

ترجمہ: اور تم اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھے تھے، اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو باطل والے اس میں شک کر سکتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ قرآن ایسی نشانیوں کا مجموعہ ہے جو ان لوگوں کے سینوں میں بالکل واضح ہیں جنہیں علم عطا کیا گیا ہے اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو ظالم ہیں۔

تلاوت، نماز اور انفاق والے نقصان نہیں اٹھائیں گے

وہ لوگ جو ایسی تجارت کرتے ہیں جسمیں خسارہ اور نقصان کا ذرا برابر امکان نہیں، اللہ تعالی نے انکی صفات بتائی ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ کِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ﴾ (الفاطر: ۲۹)

ترجمہ: جولوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اور جنہوں نے نماز کی پابندی کر رکھی ہے، اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے وہ (نیک کاموں میں) خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی نقصان نہیں اٹھائے گی۔

قرآن مجید کے ذریعے لوگوں کو ڈراؤ

قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يٰسٓ. وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ. إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ. عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ. لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ﴾ (يٰسٓ: ۱ تا ۶)

ترجمہ: یس۔ حکمت بھرے قرآن کی قسم! تم یقیناً پیغمبروں میں سے ہو۔ بالکل سیدھے راستے پر۔ یہ قرآن اس ذات کی طرف سے اتارا جارہا ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی رحمت بھی کامل۔ تاکہ تم ان لوگوں کو خبردار کرو جن کے باپ دادوں کو پہلے خبردار نہیں کیا گیا تھا، اس لیے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

قرآن مجید لوح محفوظ سے اتری ہوئی کتاب ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿حٰمٓ. وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ. إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ (الزخرف: ۱ تا ۴)

ترجمہ: حم۔ قسم ہے اس واضح کتاب کی، ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، تاکہ تم سمجھو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بڑے اونچے درجے کی حکمت سے بھری ہوئی کتاب ہے۔

اگر قرآنِ مجید کو پہاڑوں پر نازل کرتے

قرآنِ مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾(الحشر: ۲۱)

ترجمہ: اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ کے رعب سے جھکا جارہا ہے، اور پھٹا پڑتا ہے۔ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر سے کام لیں۔

قرآنِ کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کریں:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا. نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا. أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾(المزمل: ۱ تا ۴)

ترجمہ: اے چادر میں لپٹنے والے۔ رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو۔ رات کا آدھا حصہ، یا آدھے سے کچھ کم کرلو، یا اس سے کچھ زیادہ کرلو، اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

جو لوگ قرآن مجید سے منہ پھیرتے ہیں یا قرآن مجید کو پڑھ کر بھلا دیں، ان کیلئے سخت وعیدیں ہیں۔

جتنا آسانی سے ممکن ہو تلاوت کریں

ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ

قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(المزّمل: ۲۰)

ترجمہ: لہٰذا تم اس (قرآن) میں سے اتنا ہی پڑھ لیا کرو جتنا آسان ہو، اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور اللہ کو قرض دو، اچھا والا قرض! اور تم اپنے آپ کے لیے جو بھلائی بھی آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے پاس جا کر اس طرح پاؤ گے کہ وہ کہیں بہتر حالت میں اور بڑے زبردست ثواب کی شکل میں موجود ہے، اور اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، یقین رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تلاوت کی اہمیت وفضیلت

احادیثِ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کی بڑی ترغیب دی اور بہت سے فضائل بیان فرمائے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

سب سے بہترین لوگ کون ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. ①

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔

قرآنِ کریم کے ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا

① صحيح البخاری: كتاب فضائل القرآن، باب خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ، رقم الحديث: ۵۰۲۷

أَقُولُ آلَمّ حَرُفٌ،وَلَكِنُ أَلِفٌ حَرُفٌ وَلَامٌ حَرُفٌ وَمِيمٌ حَرُفٌ.❶

ترجمہ: جوشخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ سارا ''آلَمّ'' ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے۔ (یعنی الم پڑھنے پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں)۔

غور کریں کہ ایک حرف پر دس نیکیاں، اگر روزانہ ایک پارے کا اہتمام کریں تو کتنے حرف پڑھنے میں آئیں گے؟ کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ کتنا ثواب ملے گا۔

قرآن مجید کی ایک آیت سیکھنا سو رکعات نفلی عبادت سے افضل ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

يَا أَبَا ذَرٍّ،لَأَنُ تَغُدُوَ فَتعَلَّمَ آيَةً مِنُ كِتَابِ اللّٰهِ،خَيُرٌ لَکَ مِنُ أَنُ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكُعَةٍ، وَلَأَنُ تَغُدُوَ فَتعَلَّمَ بَابًا مِنَ الُعِلُمِ،عُمِلَ بِهِ أَوُ لَمُ يُعُمَلُ،خَيُرٌ مِنُ أَنُ تُصَلِّيَ أَلُفَ رَكُعَةٍ.❷

ترجمہ: اے ابوذر! تو صبح کو جا کر کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھے یہ تیرے لیے سو رکعت نماز سے بہتر ہے اور تو صبح جا کر علم کا ایک باب سیکھے خواہ اس پر (اسی وقت) عمل کرے یا نہ کرے یہ تیرے لیے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔

ایک آیت سیکھنے میں کتنا ٹائم لگے گا، زیادہ سے زیادہ دس منٹ لیکن ثواب اتنا کہ سو رکعت سے زیادہ ثواب ہے۔

❶سنن الترمذی: أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر، رقم الحديث: ٢٩١٠

❷سنن ابن ماجه: كتاب الإيمان، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث: ٢١٩/ قال المنذری فی الترغیب والترھیب (١/٤٥) رواه ابن ماجه: باسناد حسن

کتاب اللہ کی ہر ہر آیت ایک اونٹنی سے بہتر ہے

اسی طرح ایک اور حدیث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ ہم صفہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ، أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ، فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ، وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟

ترجمہ: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان کی طرف یا عقیق کی طرف جائے اور وہ وہاں سے بغیر کسی گناہ اور بغیر کسی قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے آئے؟

ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ، أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ. ❶

ترجمہ: کیا تم میں سے کوئی صبح مسجد کی طرف نہیں جاتا ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں خود سیکھے یا سکھائے، یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین تین سے بہتر ہے اور چار چار سے بہتر ہے، اس طرح آیتوں کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔

قرآن مجید شفاعت کرے گا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن فى الصلاة وتعلمه، رقم الحديث: ٨٠٣

ارشاد فرمایا:

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: رَبِّ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ: فَيُشَفَّعَانِ. ❶

ترجمہ: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا کہ پروردگار میں نے دن کے وقت اسے کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا، اس لئے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، اور قرآن کہے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے سے روکے رکھا، اس لئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے قیامت کے دن فرشتوں کیساتھ ہوں گے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ. ❷

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ج۱۳ ص۳۸، رقم الحديث: ۸۸/مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة: مسند عبد اللّٰه بن عمرو رضى اللّٰه عنه، ج ۱۱ ص ۱۹۹، رقم الحديث: ۶۶۲۶/المستدرک علی الصحيحين: ج ۱ ص ۷۴۰، رقم الحديث: ۲۰۳۶، قال الحاكم هذاحديث صحيح على شرط مسلم /قال الهيثمى فى مجمع الذوائد: (۳/ ۱۸۱) رواه والطبرانی فی الكبيرورجال الطبرانی رجال الصحيح/صحيح الجامع الصغيروزيادته: ج۲ ص ۷۲۰، رقم الحديث: ۳۸۸۲

❷ صحيح البخارى: كتاب تفسير القرآن، باب: يوم ينفخ فى الصور فتاتون أفواجا، رقم الحديث: ۴۹۳۷

ترجمہ:اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور قرآن کا ماہر ہو تو (قیامت کے دن) بزرگ، نیکوکار فرشتوں کیساتھ ہوگا،اور اس کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر اسطرح مشکل ہو تو اسکے لئے دوہرا اجر ہے۔

قرآن مجید پڑھنے اور نہ پڑھنے والوں کی مثال

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ،طَعْمُهَا طَیِّبٌ،وَرِیحُهَا طَیِّبٌ،وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ التَّمْرَةِ،طَعْمُهَا طَیِّبٌ، وَلَا رِیحَ لَهَا،وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ،رِیحُهَا طَیِّبٌ،وَطَعْمُهَا مُرٌّ،وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ،وَلَا رِیحَ لَهَا. ❶

ترجمہ: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفیس،اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے،اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ بو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے،اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بو بالکل نہیں۔

صاحبِ قرآن کو پہلے لحد میں رکھنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداءِ احد میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں رکھتے تھے، پھر فرماتے تھے کہ "**أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ**" ان میں سے کس کو قرآن کا علم زیادہ ہے؟ جب کسی ایک طرف

❶ سنن ابن ماجہ:باب فضل من تعلم القرآن وعلمه ،رقم الحدیث: ۲۱۴

اشارہ کیا جاتا تو اس کو لحد میں پہلے رکھتے اور آپ نے فرمایا ”أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ “، میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہونگا۔ ❶

قرآن مجید سے محبوب کوئی چیز نہیں

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّكُمْ لَنْ تَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ. ❷

ترجمہ: بے شک تم قرآن مجید سے محبوب کوئی شئی لے کر اللہ تعالی کی طرف نہیں لوٹو گے۔

تین شخصوں کا اکرام اللہ تعالی کرتا ہے

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. ❸

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور بزرگی ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کا اکرام کیا جائے اور قرآن کریم کے حامل (حافظ وعالم) کا اکرام کیا جائے سوائے اس میں غلو اور کمی (افراط وتفریط) کرنے والے کے اور عادل بادشاہ کا اکرام کیا جائے۔

❶ صحیح البخاری: کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشهید، رقم الحدیث: ۱۳۴۳

❷ المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر، ج ۲ ص ۴۷۹، رقم الحدیث: ۳۶۵۱ / قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ

❸ سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب فی تنزیل الناس منازلهم، رقم الحدیث: ۴۸۴۳

جس قدر تلاوت کی کثرت اُس قدر فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الغَافِلِينَ،وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ القَانِتِينَ،وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ. ❶

ترجمہ: جو شخص نماز میں کھڑے ہوکر دس آیتیں پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو نماز میں کھڑے ہوکر سو آیتیں پڑھے گا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جو ایک ہزار آیتیں پڑھے گا وہ بیحد ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا۔

اللہ تعالی کے محبوب اور منتخب بندے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ.

ترجمہ: بے شک اللہ کے لیے لوگوں میں سے اہل ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ،أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ. ❷

ترجمہ: وہ لوگ قرآن کے اہل ہیں، یہ اللہ کے اہل اور خاص بندے ہیں۔

❶ سنن أبی داود: كتاب الصلاة،باب تحزيب القرآن،رقم الحديث: ١٣٩٨

❷ سنن ابن ماجه:افتتاح الكتاب فی الإيمان وفضائل الصحابه والعلم، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه،رقم الحديث: ٢١٥

یعنی جو قرآن پڑھنے پڑھانے والے اور قرآن سے وابستہ ہیں یہی لوگ اللہ کے منتخب اور خاص بندے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: مجھے وصیت کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَإِنَّہُ رَأْسُ الْأَمْرِ کُلِّہِ.

ترجمہ: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تقوی اختیار کرو اس لئے کہ یہ تمام امور کی جڑ ہے۔

میں نے کہا: مزید وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَیْکَ بِتِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ فَإِنَّہُ نُوْرٌ لَکَ فِی الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَکَ فِی السَّمَاءِ. ❶

ترجمہ: تم کو قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے اس لئے کہ یہ تمہارے لیے زمین میں نور ہے اور آسمان میں ذخیرہ ہے۔

دو آدمی قابل رشک ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لَاحَسَدَ اِلَّا اثْنَیْنِ رَجُلٌ آتَاہُ اللّٰہُ الْکِتَابَ، وَقَامَ بِہِ آنَاءَ اللَّیْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاہُ اللّٰہُ مَالًا، فَھُوَ یَتَصَدَّقُ بِہِ آنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ. ❷

---

❶ صحیح ابن حبان: کتاب البر والإحسان، باب الصدق والأمر بالمعروف والنھی عن المنکر، ج۲ ص۷۶، رقم الحدیث: ۳۶۱/ صحیح الترغیب والترھیب: ج۲ ص۱۶۴، رقم الحدیث: ۱۴۲۲

❷ صحیح البخاری: کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، رقم الحدیث: ۵۰۲۵

ترجمہ: کوئی شخص قابل رشک نہیں سوائے دو شخصوں کے، ایک وہ شخص جسے اللہ نے کتاب دی اور وہ اٹھ کرا سے رات کو پڑھتا ہے، اور وہ ایک شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہے۔

قرآن کریم اللہ کی رسی ہے اسکو مضبوطی سے پکڑو

حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا: خوشخبری ہو، خوشخبری ہو، کیا تم لوگ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ہم نے کہا: جی ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ هَـذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا، وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا. ❶

ترجمہ: بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے جسکا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمھارے ہاتھ میں ہے، تم اسکو مضبوطی کیساتھ تھام لو، پھر تم ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے اور اسکے بعد کبھی ہلاک نہیں ہوں گے۔

قرآن مجید کی وجہ سے اللہ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے

حضرت عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عسفان میں ملاقات کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مکہ کا امیر مقرر کیا تھا، آپ نے فرمایا کہ تم نے مکہ میں کسے اپنا نائب بنایا ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ ابن ابزی کو، آپ نے پوچھا کہ ابزی کون آدمی ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے، آپ نے فرمایا کہ تو نے ایک غلام کو مکہ کا امیر بنا دیا

❶ صحيح ابن حبان : كتاب العلم، ج ١ ص ٣٢٩، رقم الحديث: ١٢٢

ہے؟اس نے کہا کہ ''إِنَّـهُ قَـارِئٌ لِـكِتَـابِ اللّٰـهِ عَـزَّ وَجَلَّ،وَإِنَّـهُ عَـالِمٌ بِـالْـفَرَائِضِ'' وہ اللہ کی کتاب کا قاری ہے اور علم فرائض کا عالم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بجا فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا،وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعہ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے اور اس کتاب (کو چھوڑ دینے والوں) کو پست وذلیل کرتا ہے۔

صاحب قرآن اور اسکے والدین کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید روز قیامت اجنبی آدمی کے روپ میں آئے گا اور صاحب قرآن سے پوچھے گا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ (پھر قرآن مجید اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے کہے گا:)

أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ، وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ: بِمَ كُسِينَا هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا، فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ. ❷

ترجمہ: میں وہی ہوں جو تجھے راتوں کو بیدار اور دوپہروں کو پیاسا رکھتا تھا، آج ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور آج میں تیری خاطر ہر تاجر کے پیچھے ہوں۔

---

❶ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن، رقم الحديث: ٨١٧

❷ مسند أحمد: ج ٣٨ ص ٢ رقم الحديث: ٢٢٩٥٠/قال الهيثمي في مجمع الزوائد: (١٥٩/٧) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح/سلسلة الأحاديث الصحيحة: ج ٦ ص ٧٩٢، رقم الحديث: ٢٨٢٩

پھراسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہیشگی دی جائیگی،اوراسکے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا،اوراسکے والدین کو دوعمدہ پوشاکیں پہنائی جائیں گی،وہ اس قدر بیش قیمت ہوں گی کہ دنیا اور مافیھا (کی قیمت) انکا مقابلہ نہیں کرسکتی۔وہ کہیں گے :اے ہمارے رب! یہ پوشاکیں ہمارے لیے کیوں؟ جواباً کہا جائے گا: بیٹے کو قرآن مجید سکھانے کی وجہ سے۔صاحب قرآن کو روز قیامت کہا جائے گا، پڑھتا جا اور جنت کے بالاخانے اور درجات میں چڑھتا جا،پس جب تک وہ پڑھتا رہے گا اور وہ اونچے درجات میں چڑھتا رہے گا۔

قرآنِ کریم کی تلاوت خوش الحانی اور حسنِ صوت کے ساتھ کرنا

قرآنِ کریم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کی جائے

قرآنِ کریم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کی جائے،تحسین قراءت پر پوری توجہ دی جائے لیکن حروف اتنے نہ کھینچے جائیں کہ الفاظ بدل جائیں اور نظم میں خلل واقع ہو جائے،اگر یہ شرائط ملحوظ رکھی جائیں تو حسنِ قراءت افضل ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللَّهِ وَتَعَاهَدُوهُ،وَتَغَنَّوْا بِهِ،فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ. (1)

ترجمہ:تم اللہ کی کتاب کی تعلیم حاصل کرو اور اسکی نگرانی کرو،اور ترنم اور غنا کے ساتھ تلاوت کیا کرو،اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! یہ قرآن رسی سے نکل کر بھاگنے والی اونٹنی کے بہ نسبت (سینوں سے) جلدی نکل جانے والا ہے۔

(1) مسند أحمد: ج ۲۸ ص ۵۵۵،رقم الحديث: ۱۷۳۱۷ / سنن الدارمي: ومن كتاب فضائل القرآن،باب في تعاهد القرآن،رقم الحديث: ۳۳۹۲

خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کی تاکید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِیِّ أَنْ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کسی اور چیز کا اس قدر حکم نہیں دیا ہے جتنا قرآن کے ساتھ خوش آوازی کے لیے کسی نبی کو حکم دیا ہے۔

حسنِ صوت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سالم مولی ابی حذیفہ کی تعریف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار میں رات کو عشاء کے بعد دیر سے پہنچی، تو فرمایا: تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا: کُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَ ةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِکَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَ تِهِ وَصَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ.

ترجمہ: آپ کے ایک صحابی کی قرأت توجہ سے سن رہی تھی اس جیسی قرأت اور آواز میں نے کبھی کسی کی نہ سنی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، میں بھی ساتھ کھڑی ہوئی تاکہ آپ کی بات سنوں۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

هٰذَا سَالِمٌ مَوْلٰی أَبِی حُذَیْفَةَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ فِی أُمَّتِی مِثْلَ هٰذَا. ❷

ترجمہ: یہ ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے۔

لسانِ نبوت سے حضرت ابن مسعود کی قراءت پر تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی

❶ صحیح البخاری: کتاب فضائل القرآن، باب من لم یتغن بالقرآن، رقم الحدیث: ۵۰۲۴

❷ سنن ابن ماجة: کتاب إقامة الصلاة والسنة فیها، باب فی حسن الصوت بالقرآن، رقم الحدیث: ۱۳۳۸

اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کو بشارت دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. ❶

ترجمہ: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن کو بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو اسے چاہیے کہ اس کو ابن ام عبد کی قرات پر پڑھے۔

حسنِ صوت پر حضرت ابوموسیٰ اشعری کی تعریف وتوصیف

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قراءت سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ❷

ترجمہ: اس شخص کو آل داؤد کی مزامیر میں سے کچھ عطا ہوا ہے۔

کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ مبارک ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیے، یہ سن کر خوشی سے بے قابو ہو گئے اور خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا:

لَوْ عَلِمْتُ لَحَبَّرْتُهُ لَكَ تَحْبِيرًا. ❸

ترجمہ: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں اور اچھی طرح پڑھتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر آیت کو الگ الگ تلاوت فرماتے تھے

قرآن پاک کو اچھی طرح پڑھنا مستحب ہے، قراءت کا مقصد تدبر اور تفکر ہے، اچھی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے تدبر پر مدد ملتی ہے، چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے متعلق بیان فرمایا کہ آپ ہر ہر ایک کو واضح اور الگ کر کے تلاوت فرماتے تھے۔ ❹

❶ سنن ابن ماجه: فضل عبد الله بن مسعود رضی الله عنه، رقم الحديث: ١٣٨

❷ سنن النسائی: كتاب الافتتاح، تزيين القرآن بالصوت، رقم الحديث: ١٠٢٠

❸ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج٤ص ١٨٣، رقم الحديث: ٢٣٦٦

❹ مسند أحمد: ج٤٤ص ٢٠٦، رقم الحديث: ٢٦٥٨٣/المستدرک علی الصحيحين: كتاب التفسير، ج٢ص ٢٥٢، رقم الحديث: ٢٩١٠. قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرف الشيخين ووافقه الذهبی

ٹھہر ٹھہر کر ایک سورت پڑھنا پورے قرآن کو جلدی پڑھنے سے بہتر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَأَنْ أَقْرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأُرَتِّلَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ هَذْرَمَةً. ❶

ترجمہ: پورا قرآن جلدی جلدی پڑھنے کے مقابلے میں میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے کہ میں صرف سورہ بقرہ کی تلاوت کروں۔

رونا نہ آئے تو رونے کی صورت اختیار کرلیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

إِذَاقَرَأْتُمْ سَجْدَةً فَلَا تَعْجَلُوابِالسُّجُودِ حَتّٰى تَبْكُوافَإِنْ لَمْ تَبْكِ عَيْنُ أَحَدِكُمْ فَلْيَبْكِ قَلْبُهُ. ❷

ترجمہ: جب تم سجدے کی آیت تلاوت کروتو سجدہ کرنے میں جلدی نہ کرو، بلکہ اپنے اوپر گریہ طاری کرلو، اگر تمہاری آنکھیں آنسو نہ بہا سکیں تو دل سے آہ وبکا کرو۔

بتکلف رونے کا طریقہ یہ ہے کہ دل پر غم طاری کرلو، اس لیے کہ غم ہی سے رونے کو تحریک ملتی ہے، دل پر غم طاری کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی وعید اور تہدید پر غور کرے اور یہ دیکھے کہ قرآن نے مجھے کس چیز کا حکم دیا اور کس چیز سے روکا ہے، اس کے بعد قرآنی اوامر ونواہی کی تعمیل میں اپنی کوتاہی پر نظر ڈالے، اس سے یقیناً غم پیدا ہوگا اور غم سے رونا آئے گا، اس کے باوجود گریہ طاری نہ ہوسکے تو اپنے دل کی اس سختی پر ملال کرے اور یہ سوچ کر روئے کہ اس کا دل صاف نہیں رہا۔

غافلین کی تلاوت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

❶ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ص ۴۷۴، رقم الحديث: ۱۷۱ ۱۹

❷ قوت القلوب: الفصل السادس عشر، ج ۱ ص ۸۷

رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ. ❶

ترجمہ: قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت بھیجتا ہے۔

حسنِ صوت سے تلاوت پر خواب میں حضور کی زیارت

قاری ہیثم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ نے مجھ سے فرمایا: ہیثم تو ہی ہے جو قرآن کو آواز سے زینت دیتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا'' اللہ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔ ❷

تلاوت کے دوران رونا پسندیدہ ہے

تلاوت کے دوران رونا پسندیدہ ہے، صالح مری رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن پڑھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صالح! ''هٰذِهِ الْقِرَاءَةُ فَأَيْنَ الْبُكَاءُ'' یہ تو قراءت ہوئی، رونا کہاں ہے؟ ❸

حسنِ صوت والے سے تلاوت سننا

علقمہ بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ایسا شخص تھا جسے اللہ تعالی نے قرآن مجید کی تلاوت کے سلسلہ میں حسنِ صوت سے نوازا تھا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میری طرف پیغام بھیجتے پھر میں ان کے سامنے تلاوت کرتا تھا، جب میں قرأت سے فارغ ہوتا تو وہ فرماتے: مزید سناؤ۔ ❹

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، ج ١ ص ٢٧٤

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب القرآن، ج ١ ص ٢٨٠

❸ إحياء علوم الدين: كتاب آداب القرآن، ج ١ ص ٢٧٧

❹ المعجم الكبير: باب العين، ج ١٠ ص ٨٢، رقم الحديث: ١٠٠٢٣

اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کیا چاہتا ہے

تورات میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

یا عبدی أما تستحی منی یأتیک کتاب من بعض إخوانک وأنت فی الطریق تمشی فتعدل عن الطریق وتقعد لأجله وتقرؤه وتتدبره حرفاً حرفاً حتی لا یفوتک شیء منه، وهذا کتابی أنزلته إلیک أنظر کم وصلت لک فیه من القول وکم کررت علیک فیه فتأملت طوله وعرضه ثم أنت معرض عنه، أفکنت أهون علیک من بعض إخوانک أی عبدی یقعد إلیک بعض إخوانک فتقبل علیه بکل وجهک وتصغی إلی حدیثه بکل قلبک فإن تکلم متکلم أو شغلک شاغل عن حدیثه أومأت إلیه أن کف وها أنا ذا مقبل علیک ومحدث لک وأنت معرض بقلبک عنی فجعلتنی أهون عندک من بعض إخوانک. ❶

ترجمہ: اے میرے بندے! تجھے مجھ سے شرم نہیں آتی، تیرے پاس اگر تیرے کسی بھائی کا خط آتا ہے اور تو راستے میں ہوتا ہے اسے پڑھنے کے لیے راستہ سے ہٹ کر کسی جگہ بیٹھ جاتا ہے اور اسے پڑھتا ہے، صرف پڑھتا ہی نہیں بلکہ اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف پر غور کرتا ہے تا کہ کوئی بات رہ نہ جائے، اور یہ میری کتاب ہے، میں نے تیرے لیے نازل کی ہے اور اس میں ہر بات صاف صاف کھول کھول کر بیان کر دی ہے، بہت سے احکام مکرر بیان کیے ہیں تا کہ تو ان کے طول وعرض پر غور کر سکے، مگر تو اس سے اعراض کرتا ہے، کیا تیری نظر میں میری حیثیت اس شخص سے بھی کم ہے جس کا خط تو غور سے پوری توجہ سے پڑھتا ہے، اے میرے بندے! جب تیرا کوئی

❶ قوت القلوب: الفصل الثامن عشر، ج ۱ ص ۱۰۹

بھائی تیرے پاس آ کر بیٹھتا ہے تو اسے تیری پوری توجہ حاصل ہوتی ہے، تو اس کی بات غور سے سنتا ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص گفتگو کے دوران بولتا ہے تو تو اسے اشارے سے روک دیتا ہے اور کسی کام کی ضرورت پیش آتی ہے تو اسے ملتوی کر دیا جاتا ہے اور جب میں تجھ سے ہم کلام ہوتا ہوں تو تیرا دل کہیں اور ہوتا ہے، کیا تیرے نزدیک میری حیثیت اتنی بھی نہیں ہے جتنی تیرے اس بھائی کی ہے۔

کثرت نہیں ترتیل مطلوب ہے

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ایسے دو آدمیوں کے متعلق دریافت کیا گیا، جو نمازی ہیں اور ان دونوں کا قیام برابر ہے، لیکن ایک نے سورہ بقرہ تلاوت کی ہے اور دوسرے نے پورا قرآن پڑھا ہے، فرمایا: دونوں اجر وثواب میں برابر ہیں۔ ❶

یہاں یہ بات بھی واضح ہو جانی چاہیے کہ ترتیل صرف تدبر کی وجہ سے مستحب نہیں ہے بلکہ اس شخص کے لیے بھی ترتیل مستحب ہے جو قرآن کے معنی نہ سمجھتا ہو، اس لیے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے میں قرآن کا ادب اور احترام زیادہ ہے اور جلدی پڑھنے کے مقابلے میں ٹھہر کر پڑھنے سے دل میں زیادہ اثر ہوتا ہے۔

تلاوتِ قرآن کے متعلق اسلافِ امت کے چھبیس زریں اقوال

مشقت کے بقدر اجر وثواب

۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَنْ قَرَأَهُ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الصَّلَاةِ فَلَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسُوْنَ حَسَنَةً وَمَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ وَهُوَ عَلَى وُضُوْءٍ فَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَمَنْ قَرَأَهُ

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، ج ۱ ص ۲۷۷

عَلَى غَيْرِ وَضُوْءٍ فَعَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمَا كَانَ مِنَ الْقِيَامِ بِاللَّيْلِ فَهُوَ أَفْضَلُ لِأَنَّهُ أَفْرَغُ لِلْقَلْبِ. ❶

ترجمہ: جو شخص نماز میں کھڑے ہوکر قرآن پاک کی تلاوت کرے اسے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں حاصل ہوں گی اور جو شخص نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے اسے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں ملیں گی اور جو شخص نماز نہ پڑھنے کی حالت میں باوضو ہوکر قرآن پاک کی تلاوت کرے اُسے پچیس نیکیاں حاصل ہوں گی اور جو بلا وضو ہوکر قرآن پاک کی تلاوت کرے اُسے دس نیکیاں حاصل ہوں گی، رات کا قیام افضل ترین عبادت ہے، اس لیے کہ رات کو یکسوئی ہوتی ہے اور دل ہر طرح کے تفکرات سے آزاد ہوتا ہے۔

تلاوت سے حافظہ بڑھتا ہے

۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

ثَلَاثٌ يَزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَيُذْهِبْنَ الْبَلْغَمَ اَلسِّوَاكُ وَالصِّيَامُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ. ❷

ترجمہ: یہ تین اعمال ایسے ہیں جن سے حافظہ بڑھتا ہے اور بلغم ختم ہوجاتا ہے:

(۱) مسواک کرنا۔ (۲) روزہ رکھنا۔ (۳) قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

حاملِ قرآن کے اعمال واوصاف

۳......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذَا النَّاسُ نَائِمُونَ، وَبِنَهَارِهِ إِذَا النَّاسُ يُفْطِرُونَ، وَبِحُزْنِهِ إِذَا النَّاسُ يَفْرَحُونَ، وَبِبُكَائِهِ إِذَا النَّاسُ يَضْحَكُونَ، وَبِصَمْتِهِ إِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ، وَبِخُشُوعِهِ إِذَا النَّاسُ

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الثاني، ج ۱ ص ۲۷۵

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الأول، ج ۱ ص ۲۷۴

يَـخْتَـالُـونَ،وَيَـنْبَـغِـي لِـحَـامِـلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ بَاكِيًا،مَحْزُونًا،حَلِيمًا، سَكِيتًا،لَيِّنًا،وَلَا يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ جَافِيًا وَلَا غَافِلًا،وَلَا سَخَّابًا،وَلَا صَيَّاحًا،وَلَا حَدِيدًا.

ترجمہ: حاملِ قرآن بہت سی باتوں سے پہچانے جاتے ہیں، رات میں جب لوگ سوتے ہیں وہ جاگتے ہیں، دن میں جب لوگ گناہوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ عبادت کرتے ہیں، جب لوگ خوش ہوتے ہیں تو وہ غمگین ہوتے ہیں، جب لوگ قہقہے لگاتے ہیں تو وہ روتے ہیں، جب لوگ بات چیت کرتے ہیں تو وہ خاموش نظر آتے ہیں، جب لوگ تکبر کرتے ہیں تو وہ ڈرتے ہوئے اور سہمے ہوئے رہتے ہیں، حفاظ قرآن کو چاہیے کہ وہ نرم خو، خاموش طبع ہوں، وہ سخت مزاج، غافل، شور مچانے والا، چیخنے والا اور سخت دل نہ ہو۔ ❶

تلاوت کے ساتھ عمل کا اہتمام کریں

۴......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أُنْزِلَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لِيَعْمَلُوا بِهِ فَاتَّخَذُوا دِرَاسَتَهُ عَمَلًا،إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَتْلُوا مِنْ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ مَا يُسْقِطُ مِنْهُ حَرْفًا وَقَدْ أَسْقَطَ الْعَمَلَ بِهِ. ❷

ترجمہ: لوگوں پر قرآن اس لیے نازل کیا گیا ہے تا کہ وہ اس پر عمل کریں لیکن لوگوں نے قرآن کی تلاوت کو عمل سمجھ لیا ہے، بہت سے لوگ ایسے ہیں وہ شروع سے آخر تک پورا قرآن پڑھتے ہیں، ایک حرف بھی نہیں چھوڑتے ہیں، لیکن عمل کسی ایک آیت پر بھی نہیں کرتے۔

❶ الزهد لأبی داود: من خبر ابن مسعود، ج ۱ ص ۱۷۰، الرقم: ۱۷۳

❷ قوت القلوب: الفصل الثامن عشر، ج ۱ ص ۱۰۸

قرآن کریم میں اولین اور آخرین کا علم ہے

۵......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَدْتُمُ الْعِلَمَ فَأَثِيرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ عِلَمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. ❶

ترجمہ: جب تم علم حاصل کرنا چاہو تو قرآن سے ابتداء کرو اس لیے کہ قرآن کریم میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کی علامت

۶......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا يَضُرُّ رَجُلًا لَا يَشَاءُ عَنْ نَفْسِهِ إِلَّا الْقُرْآنَ، فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ الْقُرْآنَ فَهُوَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❷

ترجمہ: اُس شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا جو اپنے نفس کے لیے صرف قرآن چاہتا ہوگا، پس اگر وہ قرآن سے محبت رکھتا ہوگا تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے بھی محبت رکھے گا۔ (اور اگر تمہارا نفس قرآن سے نفرت کرتا ہوگا تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے بھی نفرت کرے گا۔)

ہر ایک کو اُس کی محنت کے بقدر حصہ ملتا ہے

۷......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ أَرَادَ عِلْمَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَآثِرُوا الْقُرْآنَ وَأَعْظَمُ عُلُوْمِ الْقُرْآنِ تَحْتَ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصِفَاتِهِ إِذْ لَمْ يُدْرِكْ أَكْثَرَ الْخَلْقِ مِنْهَا إِلا أُمُوْرًا لَائِقَةً بِأَفْهَامِهِمْ وَلَمْ يَعْثِرُوا عَلَى أَغْوَارِهَا. ❸

❶ الزهد والرقائق لابن المبارک: باب ماجاء فی ذم التنعم فی الدنیا، ص ۲۸۰، الرقم: ۸۱۴

❷ الزهد والرقائق لابن المبارکه: باب فضل ذکر اللّٰه عزوجل، ص ۳۸۸، الرقم: ۱۰۹۷

❸ إحیاء علوم الدین: کتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثانی، ج ۱ ص ۲۸۳

ترجمہ: جو شخص اولین اور آخرین کا علم حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کو ذریعہ بنائے، قرآن پاک میں علوم کا بڑا حصہ ان آیات کے اندر پوشیدہ ہے جو اللہ رب العزت کے اسماء اور صفات سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ علوم اتنے ہمہ گیر ہیں کہ جن لوگوں نے بھی ان کی جستجو کی ہے انہیں کچھ نہ کچھ ملا ضرور ہے لیکن کوئی تہ کو نہیں پہنچ سکا۔

قرآن مجید اللہ کا دستر خوان ہے

٨......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ هَـذَا الْـقُـرْآنَ مَـأْدُبَةُ الـلَّهِ،فَخُذُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ،فَإِنِّى لا أَعْلَمُ شَيْئًا أَصْفَرَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ بَيْتٍ لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ .وَإِنَّ الْقَلْبَ الَّذِى لَيْـسَ فِيـهِ مِـنْ كِتَـابِ الـلَّهِ شَيْءٌ خَرِبٌ كَخَرَابِ الْبَيْتِ الَّذِى لَا سَاكِنَ لَهُ. ❶

ترجمہ: یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے تم اس میں سے جہاں تک ہو سکے استفادہ کرو، میرے علم میں بھلائی کے حوالے سے اس گھر سے زیادہ ویران اور کوئی گھر نہیں ہے جس میں اللہ کی کتاب میں سے کچھ موجود نہ ہو اور وہ دل جس میں اللہ کی کتاب میں سے کچھ موجود نہ ہو، یوں ویران گھر کی طرح ہے جیسے گھر ویران ہوتا ہے جس میں کوئی نہ رہتا ہو۔

قرآنِ کریم کی سفارش اور قبولیت

٩......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِقْرَءُ وا الْـقُـرْآنَ،فَـإِنَّـهُ نِعْمَ الشَّفِيعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،إِنَّهُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:يَا

---

❶ سنن الدارمی:ومن کتاب فضائل القرآن،باب فضل من قرء القرآن، ج۴ص ۲۰۸۳،رقم الحدیث: ۳۳۵۰

رَبِّ، حَلِّهِ حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ، فَيُحَلَّى حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ، يَا رَبِّ، اُكْسُهُ كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ فَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ، يَا رَبِّ، أَلْبِسْهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَاكَ شَيْءٌ. ❶

ترجمہ: قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن بہترین شفیع ہوگا، یہ قرآن قیامت کے دن کہے گا: اے رب! اس (صاحب قرآن) کوعزت والا زیور پہنا، پس اسکوعزت والا زیور پہنا دیا جائے گا، (قرآن مجید کہے گا) اے رب! اسے عزت والا لباس پہنا، پس عزت والا لباس پہنا دیا جائے گا، (قرآن مجید کہے گا) اے رب! اسے عزت والا تاج پہنا، اے رب! اس سے راضی ہوجا، بے تیری رضا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

ہرآیت جنت میں درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے

۱۰......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُلُّ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمِصْبَاحٌ فِي بُيُوتِكُمْ. ❷

ترجمہ: قرآن کریم کی ہرآیت جنت کا ایک درجہ ہے اورتمہارے گھروں کا چراغ ہے۔

نیز آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ أُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ، إِلَّا أَنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ. ❸

ترجمہ: جوشخص قرآن پڑھتا ہے اس کے دونوں پہلوؤں پر نبوت درج کردی جاتی ہے البتہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

تلاوت برکت اور ملائکہ کے حضور کا سبب ہے

۱۱......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

❶ سنن الدارمی: ومن كتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرء القرآن، ج۴ ص۲۰۸۷، رقم الحديث: ۳۳۵۴

❷ الزهد والرقائق لابن المبارك: باب فضل ذكر الله عزوجل، ص۳۸۸، الرقم: ۱۰۹۷

❸ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثانی، ج۱ ص۲۸۳

اَلْبَیْتُ إِذَا تُلِیَ فِیهِ کِتَابُ اللّٰهِ اتَّسَعَ بِأَهْلِهِ، وَکَثُرَ خَیْرُهُ، وَحَضَرَتْهُ الْمَلَائِکَةُ، وَخَرَجَتْ مِنْهُ الشَّیَاطِینُ، وَالْبَیْتُ الَّذِی لَمْ یُتْلَ فِیهِ کِتَابُ اللّٰهِ، ضَاقَ بِأَهْلِهِ، وَقَلَّ خَیْرُهُ، وَتَنَکَّبَتْ عَنْهُ الْمَلَائِکَةُ، وَحَضَرَهُ الشَّیَاطِینُ. ❶

ترجمہ: جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ گھر اپنے رہنے والوں پر وسیع ہو جاتا ہے، اس کی برکتیں بڑھ جاتی ہیں، اس میں ملائکہ آتے ہیں اور شیطان نکل جاتے ہیں، اور جس گھر میں اللہ کی کتاب نہیں پڑھی جاتی وہ گھر اپنے رہنے والوں کے لیے تنگ ہو جاتا ہے۔ اس کی برکتیں کم ہو جاتی ہیں اس سے ملائکہ نکل جاتے ہیں اور شیطان آ جاتے ہیں۔

جس سینے میں قرآن ہو اللہ اُسے عذاب نہیں دے گا

۱۲...... حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغُرَّنَّکُمْ هٰذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ یُعَذِّبَ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ. ❷

ترجمہ: قرآن کریم ضرور پڑھا کرو اور ان لٹکے ہوئے صحائف سے دھوکہ مت کھاؤ، اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جس کے سینے میں قرآن ہو۔

قرآنِ کریم کے اُوامر اور زَواجر سے واقفیت حاصل کریں

۱۳...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے اتنی زندگی گزاری، ہم میں سے ہر ایک کو قرآن سے پہلے ایمان دیا جاتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

❶ مصنف ابن أبی شیبة: کتاب فضائل القرآن، فی البیت الذی یقرأ فیه القرآن، ج۶ ص۱۲۷، رقم الحدیث: ۳۰۰۲۷

❷ سنن الدارمی: ومن کتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرء القرآن، ج۴ ص۲۰۹۲، الرقم: ۳۳۶۲

ایک سورت نازل ہوتی تو وہ اس کے حلال وحرام سیکھتا اور اَوامر وزَ واجر سے واقف ہوتا اور یہ معلوم کرتا کہ کسی جگہ پر توقف کرنا چاہیے، پھر ہم نے ایسے لوگ دیکھے کہ انہیں ایمان سے پہلے قرآن ملتا ہے، وہ الحمد سے والناس تک پڑھ جاتے ہیں اور انہیں یہ نہیں معلوم ہو پاتا کہ قرآن پاک میں اَوامر وزَ واجر آیات کون کون سی ہیں اور یہ کہ انہیں کن مقامات پر توقف کرنا چاہیے، بس پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ❶

رات میں غور وفکر کرو اور دن میں تلاوت کرو

۱۴......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّكُمْ اتَّخَذْتُمْ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ مَرَاحِلَ وَجَعَلْتُمُ اللَّيْلَ جَمَلاً فَأَنْتُمْ تَرْكَبُونَهُ فَتَقْطَعُونَ بِهِ مَرَاحِلَهُ وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَأَوْهُ رَسَائِلَ أَتَتْهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ فَكَانُوا يَتَدَبَّرُونَهَا بِاللَّيْلِ وَيَنْفُذُونَهَا بِالنَّهَارِ. ❷

ترجمہ: تم نے قرآن کو منزلیں ٹھہرایا ہے اور رات کو اونٹ سمجھ لیا ہے، تم لوگ رات کی پشت پر سوار ہو کر منزلیں طے کرتے ہو، جبکہ تم سے پہلے لوگ قرآن کو اپنے رب کا پیغام سمجھتے تھے رات کو اس پیغام میں غور وفکر کرتے اور دن کو اس پر عمل کرتے۔

حاملِ قرآن اسلام کا علمبردار ہے

۱۵......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ رَايَةِ الْإِسْلَامِ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَلْغُوَ مَعَ مَنْ يَلْغُو وَلَا أَنْ يَلْهُوَ مَعَ مَنْ يَلْهُو وَلَا يَسْهُوُ مَعَ مَنْ يَسْهُو وَيَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ لَا يَكُونَ لَهُ إِلَى الْخَلْقِ حَاجَةٌ لَا إِلَى الْخُلَفَاءِ، فَمَنْ دُونَهُمْ وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: جماع أبواب صلاة الامام وصفة الأئمة، ج۳ص ۱۷۰، رقم الحديث: ۵۲۹۰

❷ قوت القلوب: الفصل الثامن عشر، ج ۱ ص ۱۰۷

حَوَایِجُ الْخَلْقِ إِلَیْهِ. ❶

ترجمہ: حافظ قرآن اسلام کا علمبردار ہوتا ہے، قرآن کی عظمت اور تقدس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ لہو سہو اور لغو کاموں میں مشغول نہ ہو۔ حافظ قرآن کو ایسا ہونا چاہیے کہ بادشاہ سے لے کر ادنی درجے کے انسان تک کسی کا بھی وہ محتاج نہ ہو، بلکہ سب لوگ اس کے محتاج ہوں۔

اللہ رب العزت کو سب سے زیادہ تلاوت پسند ہے

۱۶......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَیْتُ رَبَّ العِزَّةِ فِی الْمَنَامِ، فَقُلْتُ: یَا رَبِّ، مَا أَفْضَلَ مَا تَقَرَّبَ بِهِ إِلَیْکَ الْمُتَقَرِّبُوْنَ؟.

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا، عرض کیا: یا رب! تیری قربت کا افضل ترین ذریعہ کیا ہے؟

قَالَ: بِکَلاَمِی یَا أَحْمَدُ.

ترجمہ: ارشاد فرمایا: اے احمد! قرآن کی تلاوت۔

قُلْتُ: یَا رَبِّ، بِفَهْمٍ، أَوْ بِغَیْرِ فَهْمٍ؟

ترجمہ: میں نے عرض کیا: سمجھ کے ساتھ یا بغیر سمجھے؟

قَالَ: بِفَهْمٍ، وَبِغَیْرِ فَهْمٍ. ❷

ترجمہ: فرمایا: سمجھ کے ساتھ ہو یا بغیر سمجھے (یعنی دونوں طرح سے۔)

ختم قرآن کرنے والے کے لئے فرشتوں کی صبح سے شام تک دعائیں

۱۷......حضرت عبدہ بن أبی لبابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ حلیة الأولیاء: فمن الطبقة الأولی من التابعین، ترجمة: فضیل بن عیاض، ج۸ ص ۹۲

❷ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أحمد بن حنبل، ج ۱۱ ص ۳۴۷، رقم الترجمة: ۷۸

إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ بِنَهَارٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِذَا فَرَغَ مِنْهُ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ. ❶

ترجمہ: جب کوئی شخص دن کے وقت قرآنِ کریم ختم کرے تو فرشتے شام تک اُس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، اور اگر کوئی شام کے وقت ختم قرآن کرے تو صبح تک فرشتے اس کے لئے دعا میں مشغول ہوتے ہیں۔

رب العالمین سے تلاوت کی سماعت کے وقت انسانوں کی حالت

۱۸...... محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا سَمِعَ النَّاسُ الْقُرْآنَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَل يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَأَنَّهُمْ لَمْ يَسْمَعُوهُ قَطُّ. ❷

ترجمہ: جب قیامت کے روز لوگ اللہ تعالیٰ سے کلام پاک سنیں گے تو انہیں ایسا لگے گا کہ جیسے انہوں نے اس سے پہلے کبھی قرآن نہ سنا ہو۔

فرشتے تلاوت کرنے والے کی پیشانی کو بوسہ دیتے ہیں

۱۹...... حضرت حبیب بن اَبی عمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ، قَبَّلَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. ❸

ترجمہ: جب کوئی شخص قرآن پاک ختم کرتا ہے تو فرشتے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہیں۔

تلاوت کرنے والے کے درجات کی بلندی

۲۰...... حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ نَشَرَ مُصْحَفاً حِينَ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ مِنْهُ مِائَةَ آيَةٍ رَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَل

❶ حلية الأولياء: ترجمة: عبدة بن أبى لبابة، ج٦ ص ١١٣

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث، ج ١ ص ٢٧٤

❸ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج٣ ص ٤٢٣، الرقم: ١٩١٠

لَهُ مِثْلَ عَمِلِ جَمِيعِ أَهْلِ الدُّنيَا. ❶

ترجمہ: جو شخص نماز فجر کے بعد قرآن کریم کھول کر سو آیتیں تلاوت کرے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام دنیا والوں کے اعمال کے بقدر اس کے درجات بلند فرماتے ہیں۔

تلاوت کے دوران بات چیت سے گریز کریں

۲۱......ایک عالم دین فرماتے ہیں:

إِذَاقَرَأَابْنُ آدَمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ خَلَطَ ثُمَّ عَادَ فَقَرَأَقِيلَ لَهُ مَالَكَ وَلِكَلَامِي. ❷

ترجمہ: جب کوئی شخص قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے اور درمیان میں بات چیت بھی کرتا رہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تجھے ہمارے کلام سے کیا تعلق؟

قرآن پر عمل نہ کرنے والوں کی سزا

۲۲......حضرت سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلزَّبَانِيَّةُ أَسْرَعُ إِلَى حَمَلَةِ الْقُرْآنِ الَّذِينَ يَعْصُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَل مِنْهُمْ إِلَى عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ حِينَ عَصَوُااللَّهَ سُبْحَانَه بَعْدَ الْقُرْآنِ. ❸

ترجمہ: دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے ان حفاظ قرآن کو پکڑیں گے جو قرآن پڑھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں۔

قرآن سے دل لگاؤ

۲۳......قاسم بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ آپ کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس سے دل لگا رہے؟ "**فَمَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمُصْحَفِ وَوَضَعَهُ عَلَى حِجْرِهِ وَقَالَ هذا**" انہوں نے قرآن پاک اٹھا کر

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الأول، ج ۱ ص ۲۷۴
❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الأول، ج ۱ ص ۲۷۴
❸ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،البا ب الأول، ج ۱ ص ۲۷۴

اپنی گود میں رکھ لیا اور فرمایا: یہ ہے۔ ❶

قرآن تلاوت اور عمل کرنے والوں کے لئے نافع ہے

۲۴......حضرت میسر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْغَرِيْبُ هُوَ الْقُرْآنُ فِيْ جَوْفِ الْفَاجِرِ. ❷

ترجمہ: فاسق وفاجر کے سینے میں قرآن بے یار و مددگار آدمی کی طرح ہوتا ہے۔

فرشتے کسی کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں اور کسی پر لعنت بھیجتے ہیں

۲۵......ایک بزرگ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْعَبْدَ لِيَفْتَتِحَ سُوْرَةً فَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَاوَإِنَّ الْعَبْدَ لِيَفْتَتِحَ سُوْرَةً فَتَلْعَنُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَافَقِيْلَ لَهُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا أَحَلَّ حَلَالَهَاوَحَرَّمَ حَرَامَهَاصَلَّتْ عَلَيْهِ وَإِلَّا لَعَنَتْهُ. ❸

ترجمہ: ایک بندہ کوئی سورت شروع کرتا ہے تو اس کے ختم تک فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں، اور ایک بندہ کوئی سورت شروع کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، کسی نے عرض کیا: یہ فرق کیوں ہوتا ہے؟ تو فرمایا: وہ بندہ جو قرآن کے حلال کو حلال، حرام کو حرام سمجھتا ہے فرشتوں کی دعائے رحمت کا مستحق ہوتا ہے، اور جو بندہ ایسا نہیں ہے اس کے حصے میں لعنت ہے۔

تلاوت یوں تدبر کے ساتھ ہو جیسے غلام آقا کا خط پڑھتا ہے

۲۶......محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ بَلَغَهُ الْقُرْآنُ فَكَأَنَّمَا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَإِذَا قَدَّرَ ذٰلِكَ لَمْ يَتَّخِذْ دِرَاسَةَ

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الأول، ج ١ ص ٢٧٤

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ، ج ١ ص ٢٧٤

❸ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الأول، ج ١ ص ٢٧٥

الْقُرْآنِ عَمَلَهُ بَلْ يَقْرَؤُهُ كَمَا يَقْرَأُ الْعَبْدُ كِتَابَ مَوْلَاهُ الَّذِي كَتَبَهُ إِلَيْهِ لِيَتَأَمَّلَهُ وَيَعْمَلَ بِمُقْتَضَاهُ. ❶

ترجمہ: جس شخص نے قرآن پاک کی تلاوت کی گویا اس نے حق تعالیٰ سے کلام کیا، اگر تلاوت کرنے والا خود کو قرآن کا مخاطب سمجھے تو پڑھ لینے ہی کو اپنا عمل قرار نہ دے، بلکہ اس طرح پڑھے جیسے کہ کوئی غلام اپنے آقا کا خط پڑھتا ہے۔ اس کے ہر لفظ پر غور کرتا ہے، اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔

قرآن دل کے لئے بمنزلہ بارش کے ہے

۲۷...... حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے:

مَازَرَعَ الْقُرْآنُ فِي قُلُوبِكُمْ فَإِنَّ الْقُرْآنَ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ كَمَاأَنَّ الْغَيْثَ رَبِيعُ الْأَرْضِ. ❷

ترجمہ: اے قرآن والو! قرآن نے تمہارے دل میں کیا بویا ہے، قرآن مؤمن کے حق میں بہار ہے، جس طرح بارش زمین کے حق میں بہار ہے۔

قرآن سے فیض کا حصول نیت کے بقدر ہوتا ہے

۲۸...... حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يُجَالِسْ أَحَدٌ هَذَاالْقُرْآنَ إِلَّا قَامَ بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ (الإسراء: ۸۲)

ترجمہ: جو شخص قرآن کی صحبت اختیار کرتا ہے، وہ فائدہ حاصل کرتا ہے یا نقصان۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثانی، ج ۱ ص ۲۸۵

❷ حلية الأولياء: ترجمة: مالک بن دينار، ج ۲ ص ۳۵۸

﴿هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾(الإسراء: ۸۲)

ترجمہ: وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہے اور نا انصافوں کو اس سے الٹا نقصان بڑھتا ہے۔❶

ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کرنے والے پانچ حضرات

۱......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کرنا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر رات ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے، عثمان بن عبد الرحمٰن تیمی فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ آج رات میں مقام ابراہیم پر غالب رہوں گا، چنانچہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر مقام ابراہیم پر پہنچا، میں وہاں کھڑا تھا کہ اتنے میں ایک شخص نے میری کمر پر ہاتھ رکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے سورہ فاتحہ شروع کی پھر پڑھتے رہے یہاں تک کہ پورا قرآن ختم کر دیا پھر رکوع سجدہ کیا:

فَبَدَأَبِأُمِّ الْقُرْآنَ فَقَرَأَ حَتَّى خَتَمَ الْقُرْآنَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ.❷

ترجمہ: پس انہوں نے سورہ فاتحہ سے قرآن شروع کیا اور یہاں تک کہ قرآن مکمل کر دیا، رکوع کیا اور سجدہ کیا (یعنی نماز مکمل کی اور چلے گئے۔)

۲......حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کرنا

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے:

عن ابن سيرين أن تميما الداری كان يقرأ القرآن فی ركعة.❸

❶إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن ،الباب الثالث، ج ۱ ص ۲۸۵

❷معرفة الصحابة: ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۱ ص ۷۱، رقم: ۲۷۷

❸سير أعلام النبلاء: ترجمة: تميم الداري أبو رقية، ج ۲ ص ۴۴۵

۳......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کرنا

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رات کو اس قدر روتے تھے کہ آپ کی بینائی میں فرق آ گیا تھا اور آنکھوں سے پانی بہنے لگا تھا، اور آپ نے اس آیت کو ''وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ'' کو بیس سے زائد مرتبہ دہرایا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے:

أَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ فَقَرَأَالْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ فِيْ كُلِّ لَيْلَتَيْنِ. ❶

ترجمہ: ایک رات آپ نے خانہ کعبہ کے اندر قیام کیا اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کیا۔ ویسے آپ کا معمول دو رات میں ایک دفعہ قرآنِ کریم ختم کرنے کا تھا۔

۴......امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کرنا

اس امت میں چار ایسے حضرات بھی گزرے ہیں جنہوں نے ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کیا ہے، جن میں دو صحابہ میں سے تھے اور دو تابعین میں سے، صحابہ میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما اور تابعین میں امام اعظم ابوحنیفہ اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ:

خارجة بن مصعب يقول ختم القرآن فی ركعة أربعة من الأئمة، عثمان بن عفان، وتميم الداری، وسعيد بن جبير، وأبو حنيفة. ❷

۵......دو رکعتوں میں دو مرتبہ قرآن کریم تلاوت کرنا

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۲ھ) کے متعلق سید صباح الدین عبدالرحمٰن لکھتے ہیں۔ (آپ نے) آخر عمر میں کلام پاک حفظ کیا تھا، ہر روز دو

---

❶ تذكرة الحفاظ: ترجمة: سعيد بن جبير الكوفي، ج ۱ ص ۶۱

❷ تاريخ بغداد: ج ۱۳ ص ۳۵۵/ أخبار أبی حنيفة وأصحابه: ج ۱ ص ۵۶/ تهذيب الكمال فی أسماء الرجال: ج ۲۹ ص ۴۳۶

بار کلام پاک ختم کرتے تھے، ایک بار حضرت قاضی حمید الدین اور مولانا بدر الدین غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ جامع مسجد دہلی میں معتکف ہوئے تو دن اور رات میں دو بار کلام پاک ختم کرتے، ایک رات تہیہ فرمایا کہ پوری رات میں صرف دو رکعت نماز ادا کریں، چنانچہ نمازِ عشاء کے بعد حضرت قاضی حمید الدین امام ہوئے اور خود حضرت خواجہ قطب الدین اور مولانا بدر الدین غزنوی مقتدی بن کر پیچھے کھڑے ہوئے، حضرت خواجہ حمید الدین نے پہلی رکعت میں ایک قرآن اور چار پارے پڑھے، دوسری رکعت میں دوسرا قرآن ختم کیا، آخر میں دعا کی کہ الٰہی تیری عبادت نہیں ہوسکتی، لیکن تو اپنی رحمت سے ہم کو بخش دے۔ ❶

روزانہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرنے والے بتیس حضرات

۱......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ایک رکعت میں ختم قرآن

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے:

دَخَلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْكَعْبَةَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَتَيْنِ. ❷

ترجمہ: ایک مرتبہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کعبہ میں داخل ہوئے اور ایک رکعت میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کیا، رمضان المبارک کے مہینے میں مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآن تلاوت کرتے تھے (آپ عشاء کی نماز کو مؤخر کرکے پڑھتے تھے) نیز آپ کا معمول ہر دو راتوں میں ایک قرآن پاک ختم کرنے کا تھا۔

❶ بزم صوفیہ: ص ۱۰۱

❷ حلية الأولياء: ترجمة: سعيد بن جبير، ج ۴ ص ۷۳/أخبار القضاة: ج ۳ ص ۵۴

۲......حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ہر شب میں ختم قرآن

حضرت مجاہد رحمہ اللہ رمضان میں مغرب وعشاء کے درمیان ایک قرآن پاک ختم کر لیتے تھے (عشاء کی نماز کو مؤخر کرتے تھے۔)

اَنّ مجاهدا رحمه اللّٰه كان يختم القرآن فی رمضان فيما بين المغرب والعشاء. ❶

۳......حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم کی تلاوت

حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے، اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے:

كَانَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَيَصُومُ الدَّهْرَ. ❷

۴......حضرت منصور بن زدان رحمہ اللہ کا کثرت سے تلاوت

حضرت منصور بن زدان رحمہ اللہ کثرت سے تلاوت کیا کرتے تھے:

كان يختم القرآن ما بين الظهر والعصر، ويختمه أيضاً فيما بين المغرب والعشاء، ويختمه فيما بين المغرب والعشاء فی رمضان ختمتين وشيئا، وكان يؤخر العشاء فی رمضان إلى أن يمضی ربع الليل. ❸

ترجمہ: ہر روز ظہر وعصر کے درمیان ایک قرآن پاک ختم کرلیا کرتے تھے، کبھی مغرب وعشاء کے درمیان ختم کرلیتے تھے، رمضان المبارک میں مغرب وعشاء کے درمیان دو قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں عشاء کی نماز کو موخر کرکے رات کے آخری حصے میں پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ الأذكار للنووی: ج ۱ ص ۱۰۲

❷ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ ص ۴۸۹، الرقم: ۱۹۹۵

❸ أذكار للنووی: ج ۱ ص ۱۰۲ / شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ ص ۴۹۰، الرقم: ۱۹۹۹ / حلية الأولياء: ترجمة: منصور بن زاذان، ج۳ ص ۵۷

۵......حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا رمضان المبارک میں ساٹھ ختم قرآن

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے:

صلى أبو حنيفة فيما حفظ عليه صلاة الفجر بوضوء العشاء أربعين سنة، فكان عامة الليل يقرأ جميع القرآن في ركعة واحدة، وحفظ عليه أنه ختم القرآن في الموضع الذي توفي فيه سبعة آلاف. ❶

ترجمہ: آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی، آپ ہر شب ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے، رمضان المبارک میں آپ ساٹھ قرآن پاک ختم کرتے تھے، روزانہ ایک دن میں ایک رات میں، مروی ہے کہ آپ نے سات ہزار مرتبہ قرآن پاک ختم کیا۔

٦......امام علی ازدی رحمہ اللہ کا رمضان میں ہر رات ختم قرآن

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ الْأَزْدِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. ❷

ترجمہ: امام علی ازدی رحمہ اللہ رمضان کی ہر رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۷......حضرت سعد بن ابراہیم کا ہر دن ایک قرآن کریم کی تلاوت

كَانَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَصُومُ الدَّهْرَ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. ❸

ترجمہ: حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے۔

---

❶ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ترجمة: النعمان بن ثابت التيمي أبوحنيفة، ج۲۹ ص ۳۴

❷ مصنف ابن أبي شبية: كتاب الصلاة، باب من رخص أن يقرأ القرآن في ليلة وقراء ته في ركعة، ج۲ ص ۲۴۳، الرقم: ۸۵۹۵

❸ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ ص ۴۸۹، الرقم: ۱۹۹۲

۸......حضرت عمر بن حسین رحمہ اللہ کا ہر رات ایک قرآن کریم تلاوت کرنا

حضرت عمر بن حسین رحمہ اللہ رمضان میں ہر رات ایک قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے، ان کا رمضان میں معمول تھا:

يَسْتَفْتِحُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. ❶

ترجمہ: ہر رات ایک قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔

۹......امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ہر دن ایک قرآن کریم تلاوت کرنا

امام عمرو بن علی الفلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَحْيَى بُن سعيد الْقَطَّان يختم الْقُرْآن فِي كل يَوْم وَلَيْلَة. ❷

ترجمہ: حضرت امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۱۰......حضرت سلیم بن عتر رحمہ اللہ کا ہر شب میں تین ختم قرآن

حضرت سلیم بن عتر رحمہ اللہ جو بڑے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح مصر میں شریک تھے، ان کا معمول تھا کہ ہر شب میں تین ختم قرآن شریف کے کرتے تھے:

كان سليم بن عتر يختم القرآن كل ليلة ثلاث مرات. ❸

۱۱......امام شافعی رحمہ اللہ کا رمضان المبارک میں ساٹھ ختم قرآن

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے، روزانہ ایک دن میں، اور ایک رات میں:

❶شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ص ۴۸۹، الرقم: ۱۹۹۷

❷الثقات لابن حبان: ج۷ص ۶۱۱، رقم الترجمة: ۱۱۷۱۳/شعب الإيمان: ج۳ ص ۴۹۰، الرقم: ۱۹۹۸

❸تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: سليم بن عتر بن سلمة بن مالك، ج۲۲ص ۲۷۴

كان الشافعي يختم القرآن في رمضان ستين ختمة.❶

۱۲......امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کا ہر شب میں ختم قرآن

حضرت امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ سفر وحضر میں اکثر روزہ رکھا کرتے تھے، اور روزانہ رات کو ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے:

يحي بن اكثم قال: صحبت وكيعا في السفر والحضر وكان يصوم الدهر ويختم القرآن كل ليلة.❷

۱۳......حضرت کُرز رحمہ اللہ کا دن رات میں تین مرتبہ ختم قرآن

حضرت فضیل بن غزوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کُرز بن وَبرہ حارثی رحمہ اللہ کے گھر گیا تو دیکھا کہ ان کے سامنے ان کا مصلی تھا جس کو انہوں نے بھوسہ وغیرہ سے بھرا ہوا ہے:

وَبَسَطَ عَلَيْهَا كِسَاءً مِنْ طُولِ الْقِيَامِ فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ الْقُرْآنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَانَ لِكُرْزٍ عُودٌ عِنْدَ الْمِحْرَابِ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ إِذَا نَعَسَ.❸

ترجمہ: اورطویل قیام کرنے کے لئے اس پر چادر بچھائی ہوئی ہے، حضرت کرز رحمہ اللہ دن رات میں تین مرتبہ قرآن (مکمل) پڑھ لیتے تھے، محراب کے پاس ان کی ایک لکڑی ہوتی کہ جب اونگھ آتی تو اس پر ٹیک لگا لیتے تھے۔

۱۴......بقی بن مخلد رحمہ اللہ کا ہر رات ختم قرآن

امام ذہبی رحمہ اللہ امام بقی بن مخلد رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

إنه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة ويسرد الصوم وحضر سبعين غزوة.❹

❶تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان، ج ۵۱ ص ۳۹۲
❷صفة الصفوة: ترجمة: وكيع بن الجراح بن مليح، ج ۲ ص ۹۹
❸حلية الأولياء: ترجمة: كرز بن وبرة الحارثي، ج ۵ ص ۷۹
❹تذكرة الحفاظ: الطبقة العاشرة، ج ۲ ص ۱۵۲

ترجمہ: امام بقی بن مخلد رحمہ اللہ ہر رات تیرہ رکعتوں میں ایک قرآن کریم تلاوت کرتے تھے، اور مسلسل روزہ رکھتے تھے اور آپ نے ستر مرتبہ جہاد میں شرکت کی۔

۱۵......امام بخاری رحمہ اللہ کا رمضان میں اکتالیس قرآنِ کریم تلاوت کرنا

خطیب بغدادی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كان محمد بن إسماعيل البخارى إذا كان أول ليلة من شهر رمضان يجتمع إليه أصحابه فيصلى بهم ويقرأ فى كل ركعة عشرين آية، وكذلك إلى أن يختم القرآن. وكان يقرأ فى السحر ما بين النصف إلى الثلث من القرآن فيختم عند السحر فى كل ثلاث ليال، وكان يختم بالنهار كل يوم ختمة وكون ختمة عند الإفطار كل ليلة، ويقول: عند كل ختم دعوة مستجابة. ❶

ترجمہ: جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تو اپنے اصحاب کو جمع کرتے اورانہیں نماز (تراویح) پڑھاتے، اور ہر رکعت میں بیس بیس آیات پڑھ کرختم کیا کرتے تھے، پھر خود تنہا آخر شب میں نصف یا ثلثِ قرآن پڑھتے، اس طرح ہر تیسرے دن ایک قرآن ختم فرماتے تھے، پھر دن بھر بھی تلاوت کرتے رہتے تھے اور روزانہ افطار کے وقت قرآن کریم ختم فرماتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ ہر ختم پر دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۶......ہر روز ایک عمرہ اور ایک ختم قرآن

محبّ الدین محمد بن ابوبکر ہندی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۸ھ) ہر روز ایک عمرہ کرتے تھے اور ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ ❷

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: محمدبن اسماعيل بن ابراهيم البخارى، ج۲ ص ۱۲/تاريخ مدينة دمشق: ج۵۲ ص ۷۹/طبقات الشافعية الكبرى: ج۲ ص ۲۲۴

❷ شذرات الذهب فى أخبار من ذهب: سنة ثمان وثمانين وسبعمائة، ج۸ ص ۵۲۱

۱۷......زہیر بن محمد رحمہ اللہ کا رمضان کے مہینے میں نوے قرآن کریم ختم کرنا

خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے زہیر بن محمد بن قمیر کے ترجمہ میں ان کے بیٹے محمد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

كان أبي يجمعنا في وقت ختمة القرآن في وقت شهر رمضان، في كل يوم وليلة ثلاث مرات تسعين ختمة في شهر رمضان. ❶

ترجمہ: ہمارے والد رمضان کے مہینہ میں ہر روز ختم قرآن کے وقت ہمیں تین دفعہ جمع کیا کرتے تھے، وہ رمضان میں نوے قرآن ختم کیا کرتے تھے۔

۱۸......حضرت مطرف رحمہ اللہ کا ہر دن میں ایک ختم قرآن

كَانَ مُطَرِّفُ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. ❷

ترجمہ: حضرت مطرف رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآن تلاوت کرتے تھے۔

۱۹......امام محمد بن احمد کا ہر دن میں دو ختم قرآن

امام محمد بن احمد بن ابی عون رحمہ اللہ کثرت سے تلاوت کرتے تھے:

وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَرَّتَيْنِ. ❸

ترجمہ: ہر دن رات میں دو مرتبہ ختم قرآنِ کریم کرتے تھے۔

۲۰......حضرت کرز رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں تین ختم قرآن

حضرت کرز بن وبرہ حارثی رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں تین ختم قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے:

كَانَ كُرْزٌ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ خَتَمَاتٍ. ❹

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: زهير بن محمد بن قمير، ج۸ ص۴۸۷

❷ الكنى والأسماء للدولابي: ج۲ ص۷۴۵، الرقم: ۱۲۹۰

❸ صحيح ابن حبان: كتاب السير، باب فضل الجهاد، ج۱۰ ص۴۸۲، الرقم: ۴۶۲۲

❹ حلية الأولياء: ترجمة: كرز بن وبرة الحارثي، ج۵ ص۷۹

ترجمہ: حضرت کرز رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں تین ختم قرآن کرتے تھے۔

۲۱......امام عبداللہ بن اسحاق البرقی کا ہر دن ختم قرآن

قاضی عیاض رحمہ اللہ امام عبداللہ بن اسحاق البرقی رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كان يختم القرآن فی كل يوم ختمة. ❶

ترجمہ: امام عبداللہ بن اسحاق ہر دن میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۲۲......امام بویطی رحمہ اللہ ہر دن ایک قرآنِ کریم تلاوت کرنا

كان البويطی يختم القرآن فی كل يوم مرة. ❷

ترجمہ: امام بویطی رحمہ اللہ ہر دن ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۲۳......امام خلف بن حیان رحمہ اللہ کا روزانہ ایک ختم قرآن

امام حموی رحمہ اللہ امام خلف بن حیان رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كان يختم القرآن فی كل يوم وليلة. ❸

ترجمہ: امام خلف بن حیان رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۲۴......بیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أقام يحيى القطان عشرين سنة يختم القرآن فی كل يوم وليلة. ❹

ترجمہ: امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ کا بیس سال تک معمول رہا ہے کہ وہ روزانہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

❶ترتيب المدارك: ترجمة: عبداللّٰه بن اِسحاق البرقی، ج۶ ص ۳۳

❷تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: محمدبن إدريس بن العباس، ج ۵۱ ص ۳۹۳

❸معجم الأدبا: ترجمة: خلف بن حيان بن محرز، ج۳ص ۱۲۵۶

❹تهذيب الأسماء واللغات: ترجمة: يحيى بن سعيدالقطان، ج ۲ ص ۱۵۴، الرقم: ۶۸۳

۲۵......چالیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ متعدد وجوہ سے یہ بات منقول ہے کہ امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ چالیس سال تک روزانہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے:

وُجُوہٍ مُتَعَدِّدَةٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بنَ عَيَّاشٍ مَكَثَ نَحْواً مِنْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَخْتِمُ القُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَرَّةً. ❶

۲۶......امام ابن الحدّاد رحمہ اللہ کا روزانہ ایک ختم قرآن

امام محمد بن احمد بن محمد مصری المعروف امام ابن الحداد رحمہ اللہ کثرت سے عبادت وریاضت کرتے تھے:

يختِمُ القُرْآن فِي كُلِّ يَوْم، وَيَصُوْم يَوْماً وَيُفْطِر يَوْماً. ❷

۲۷......امام سفور بن قاضی رحمہ اللہ کا روزانہ ایک ختم قرآن

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ امام منصور بن القاضی ازدی ہروی رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كَانَ يختم الْقُرْآن فِي كل يَوْم وَلَيْلَة. ❸

ترجمہ: امام منصور بن القاضی رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۲۸......امام بطال بن احمد رحمہ اللہ کا روزانہ ایک ختم قرآن

امام تقی الدین فاسی رحمہ اللہ امام بطال بن احمد رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

يختم القرآن فى كل يوم وليلة ختمة. ❹

ترجمہ: ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

❶سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبوبكربن عياش بن سالم، ج۸ ص ۵۰۳، الرقم: ۱۳۱

❷سير أعلام النبلاء: ترجمة: محمدبن أحمدبن محمد، ج۱۵ ص ۴۴۶، الرقم: ۲۵۶

❸طبقات الشافعية الكبرى: ترجمة: منصوربن القاضى بن أبى منصور، ج۵ ص ۳۴۶، الرقم: ۵۴۷

❹العقدالثمين فى تاريخ البلدالأمين: ج۳ص ۲۴۳، الرقم: ۸۵۱

۲۹......ایک قرآن دن میں اور ایک قرآن رات میں تلاوت کرنا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۷ھ) رات کو کم سوتے، بالعموم عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے، کلام پاک ایک بار دن میں اور ایک بار رات میں ختم کرتے۔ ❶

۳۰......چھ ماہ تک مسلسل روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرنا

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے بھی بار ہا سنا ہے اور اپنے گھر کی بوڑھیوں سے بھی سنا ہے کہ میرے والد صاحب رحمہ اللہ کا جب دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ سپارہ حفظ ہو چکا تھا، اور ساتویں برس کی عمر میں قرآنِ شریف پورا حفظ ہو چکا تھا، اور وہ اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب سے فارسی کا معتد بہ حصہ بوستان، سکندر نامہ وغیرہ پڑھ چکے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد صاحب نے قرآن شریف ختم ہونے کے بعد یہ ارشاد فرما دیا تھا کہ ایک قرآن شریف روزانہ پڑھ لیا کرو باقی تمام دن چھٹی، میں گرمی کے موسم میں صبح کی نماز کے بعد مکان کی چھت پر بیٹھا کرتا تھا اور چھ سات گھنٹے میں قرآن شریف پورا کر کے دوپہر روٹی کھاتا تھا اور شام کو اپنی خوشی سے فارسی پڑھا کرتا تھا، چھ ماہ تک مسلسل یہی معمول رہا۔ ❷

۳۱......مولانا انعام رحمہ اللہ نے رمضان میں اکسٹھ قرآن ختم کئے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک رمضان میں میں نے اپنے دوستوں کو اکسٹھ (۶۱) قرآن ختم کرنے کے لیے لکھا، میرے دوستوں

❶ بزم صوفیہ: ص ۶۵

❷ فضائل اعمال: حکایاتِ صحابہ: ص ۱۸۰

نے کوشش کی، مولوی انعام نے قرآن سنائے، انہوں نے تعداد پوری کی، بعض نے ساٹھ ساٹھ ختم کیے میری دادی جان کا روزانہ اپنے وظائف کے ساتھ رمضان المبارک میں چالیس پارے ختم کرنے کا معمول تھا۔ ❶

۳۲......مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی والدہ کا یومیہ تلاوت واذکار

مولانا کی والدہ محترمہ بی صفیہ بڑی جیدہ حافظہ تھیں، انہوں نے قرآن مجید شادی کے بعد مولانا یحییٰ صاحب کی شیرخوارگی کے زمانہ میں حفظ کیا تھا اور ایسا اچھا یاد کیا تھا کہ معمولی حافظ ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا، معمول تھا کہ رمضان میں روزانہ پورا قرآن مجید اور دس پارے مزید پڑھ لیا کرتی تھیں، اس طرح ہر رمضان میں چالیس قرآن مجید ختم کرتی تھیں، رواں اتنا تھا کہ گھر کے کام کاج اور انتظامات میں فرق نہ آتا تھا، بلکہ اہتمام تھا کہ تلاوت کے وقت ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرتی رہتیں، رمضان کے علاوہ امور خانہ داری کے ساتھ روزانہ کے معمولات یہ تھے۔

درود شریف پانچ ہزار بار، اسم ذات اللہ پانچ ہزار بار، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹۰۰، یامغنی ۱۱۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۱۲۰۰ بار، یا حی یا قیوم ۲۰۰ بار، حسبی اللہ ونعم الوکیل ۵۰۰ بار، سبحان اللہ ۲۰۰ بار، الحمد للہ ۲۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۲۰۰ بار، اللہ اکبر ۲۰۰ بار، استغفار ۵۰۰ بار، "اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ" ۱۰۰ بار، "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل" ۱۰۰ بار، "رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ" ۱۰۰ بار، "رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ" ۱۰۰ بار، "لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" ۱۰۰ بار، اس کے علاوہ قرآن مجید کی ایک منزل روزانہ تلاوت کا معمول تھا۔ ❷

❶ صحبتے با اولیاء: ص ۱۹۶

❷ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت: ص ۵۱

دس دن سے کم وقت میں ختم قرآن کرنے والے

۱......ہر دو راتوں میں ایک ختم قرآن

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ امام عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مهدى يختم فى كل ليلتين. ❶

۲......امام واصل بن عبد الرحمٰن کا ہر دو راتوں میں ختم قرآن

امام ذہبی رحمہ اللہ امام واصل بن عبد الرحمٰن بصری رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

يختم فى كل ليلتين. ❷

ترجمہ: ہر دو راتوں میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۳......امام اسود بن یزید رحمہ اللہ کا دو راتوں میں ختم قرآن

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے: رمضان المبارک میں دو راتوں میں قرآن پاک ختم کر لیتے تھے، اور غیر رمضان میں ہر چھ دنوں میں ایک قرآن کریم تلاوت کرتے تھے۔

كَانَ الْأَسْوَدُ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ وَكَانَ يَنَامُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ سِتِّ لَيَالٍ. ❸

۴......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تین دن میں ختم قرآن

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے:

أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي ثَلَاثٍ، وَفِي غَيْرِ رَمَضَانَ مِنَ

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: عبدالرحمن بن مهدى بن حسان، ج ۱۱ ص ۵۱۲، الرقم: ۵۳۱۹

❷ الكاشف: حرف الواو، ترجمة: واصل بن عبدالرحمن أبوحرة، ج ۲ ص ۳۴۶، الرقم: ۶۰۳۰

❸ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ترجمة: الأسود بن يزيد النخعى، ج ۲ ص ۱۰۲

الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ. ❶

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں تین دنوں میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے اور غیر رمضان میں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک آپ کا ایک قرآن مکمل ہو جاتا تھا۔

۵......تین دن میں ایک ختم قرآن

علامہ صفی الدین خذرجی رحمہ اللہ امام مسیّب بن رافع اسدی رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كَانَ يَخْتم فِي ثَلَاث ثُمَّ يصبح صَائِما. ❷

ترجمہ: تین دن میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے اور دن میں روزہ رکھتے تھے۔

۶......بادشاہ وقت کا تین دن میں ایک قرآنِ تلاوت کرنا

امام محمد طیب بن عبداللہ حضرمی رحمہ اللہ خلیفہ وقت ولید بن عبدالملک کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

كان يختم فى ثلاث، ويقرأ فى رمضان سبع عشرة ختمة. ❸

ترجمہ: ولید بن عبدالملک تین دن میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتا تھا، اور رمضان میں سترہ قرآنِ کریم ایک ماہ میں تلاوت کرتا تھا۔

۷......مولانا محمد یحییٰ رحمہ اللہ تین شب میں مکمل قرآن سنایا کرتے تھے

مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ ہر رمضان المبارک میں اپنی والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ کو قرآن شریف سنانے کے لئے کاندھلہ تشریف لے آتے اور ہمیشہ تین شب میں پورا

❶ السنن الكبرى للبيهقى: أبواب القرائة، باب مقدار مايستحب أن يختم فيه القرآن من الأيام، ج ۲ ص ۵۵۵، الرقم: ۴۰۵۹

❷ خلاصة تذهيب تهذيب الكمال: ج ۱ ص ۳۷۷

❸ قلادة النحر فى وفيات أعيان الدهر: ترجمة: وليدبن عبدالملك، ج ۱ ص ۵۰۰، الرقم: ۴۷۲

قرآن سنا کر واپس تشریف لے جاتے، جس سال ذیقعدہ میں آپ کا وصال ہوا اس رمضان میں ایک ہی شب میں پورا قرآن سنایا اور اگلے ہی دن واپس تشریف لے گئے۔ ❶

۸......دو رکعتوں میں بیس سپارے تلاوت

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران ملتان میں جامع مسجد سراجاں (حسین آگاہی) کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ حضرت قاری صاحب پر ختم نبوت کا ایسا غلبہ عشق تھا کہ تدریس کے ساتھ اس تحریک میں بھی آپ پیش پیش تھے، حتیٰ کہ جب حکومت کی طرف سے گرفتاریاں شروع ہوئیں تو قاری صاحب بھی گرفتار ہو کر لاہور جیل میں پہنچ گئے، اسی دوران رمضان المبارک شروع ہوا تو قاری صاحب نے تراویح میں قرآن مجید سنانا شروع کیا، ابھی دس پارے ہی ختم ہوئے تھے کہ حکام کی طرف سے اطلاع آئی کہ اگلے دن کچھ قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔ اسی رات قاری صاحب نے تراویح کی پہلی رکعت میں گیارہویں پارے کی تلاوت شروع فرمائی اور ستائیسویں پارے کے اختتام پر رکوع فرمایا اور اسی طرح پہلی دو رکعتوں میں سترہ پارے ختم فرما دیئے اور بقیہ اٹھارہ تراویح میں تین پارے سنا کر قرآن مجید کی تکمیل فرمائی اور فرمایا کہ بعض احباب نے رہا ہو جانا تھا اس لئے مجھے اندیشہ ہوا کہ ان کو قرآن کریم تراویح میں مکمل سننے کے لئے شاید ترتیب نہ ملے اور تراویح میں پورا قرآن سننا اور سنانا سنت ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آج ہی قرآن کریم مکمل کر کے یہ سنت ادا کر دی جائے اور رہا ہونے والوں کا بھی اس سنت پر عمل ہو جائے، ان ایام اسیری میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ بھی حضرت قاری صاحب کے ساتھ تھے اور آپ کو بھی حضرت قاری صاحب سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ رمضان میں آپ کی کثرت تلاوت کی یہ کیفیت ہوتی فرماتے کہ مسواک

---

❶ تاریخ مشائخ کاندھلہ: ص۴۴

سنت سمجھ کر کرتا ہوں ورنہ دل چاہتا ہے کہ یہ وقت بھی تلاوت ہی میں گزر جائے۔ ❶

۹...... ہر رات تراویح میں دس سپاروں کی تلاوت

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی قدس سرہٗ کے حالات میں مولانا عاشق الٰہی صاحب قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن شریف حفظ کرلیا تھا، اوراس کے بعد چھ مہینے تک مسلسل اپنے والد کی طرف سے مامور رہے کہ جب تک پورا قرآن حفظ نہ پڑھ لوگے روٹی نہ ملے گی ہاں ختم کے بعد تمام دن چھٹی، مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میں شوق سے فارسی پڑھا کرتا تھا، حفظ قرآن کے زمانے میں بھی آپ نے والدہ سے پوشیدہ فارسی پڑھی اور قصص ازخود دیکھ لیے تھے اوراس کے باوجود حفظِ قرآن کے سبق پر اثر نہیں آنے دیا۔

ایک مرتبہ میری درخواست پر رمضان میں قرآن شریف سنانے کے لیے میرٹھ تشریف لائے، تو میں نے دیکھا دن بھر میں چلتے پھرتے پورا قرآن مجید ختم فرما لیتے اورافطار کا وقت ہوتا تو ان کی زبان پر " قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ "ہوتی تھی، ریل سے اترے تو عشاء کا وقت ہو گیا تھا، ہمیشہ باوضو رہنے کی عادت تھی اس لیے مسجد میں قدم رکھتے ہی مصلّے پر آ گئے اور تین گھنٹہ میں دس پارے ایسے صاف اور رواں پڑھے کہ نہ کہیں لکنت تھی نہ متشابہ، گویا قرآن شریف سامنے کھلا رکھا ہے اور باطمینان پڑھ رہے ہیں، تیسرے دن ختم فرما کر روانہ ہو گئے کہ نہ دور کی ضرورت تھی نہ سامع کی۔ ❷

۱۰...... حضرت بنوری رحمہ اللہ کا ایک نشست میں چھبیس پاروں کی تلاوت

حضرت بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں دیوبند میں طالب علم تھا، تو ایک

---

❶ ہمارے اسلاف: ص ۲۸۳، ۲۸۴

❷ تذکرۃ الخلیل: رمضان میں روزانہ ختم قرآن، ص ۲۰۴

روز میں نے فجر کی نماز ایک چھوٹی سی کچی عمارت کی مسجد میں پڑھی، جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تھی۔ نماز کے بعد میں نے اپنی چادر اس کچے فرش پر بچھا دی اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کردی۔ جمعہ کی نماز تک اسی ایک ہی نشست میں ایک ہی ہیئت پر ۲۶ پارے پڑھ لئے اور چونکہ جمعہ کی نماز کے لئے کسی دوسری مسجد میں جانا تھا اس لئے پورا نہ کرسکا ورنہ پورا قرآن ختم کرلیتا۔ ❶

۱۱......حضرت علقمہ پانچ دن میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے

كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْرَأُهُ فِي كُلِّ خَمْسِ لَيَالٍ. ❷

ترجمہ: حضرت علقمہ ہر پانچ راتوں میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

۱۲......حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ہر ہفتہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرنا

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ. ❸

ترجمہ: حضرتمیم داری رضی اللہ عنہ کا ہر ہفتہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے۔

۱۳......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ہر آٹھ دنوں میں ایک ختم قرآن

امام بیہقی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ ثَمَانٍ ❹

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہر آٹھ دنوں میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے۔

---

❶ جمال یوسف ص:۱۰۳

❷ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج۳ص ۴۹۱، الرقم: ۲۰۰۰

❸ السنن الكبرى للبيهقي: أبواب القرائة ،باب مقدار مايستحب أن يختم فيه القرآن من الأيام ،ج۲ ص۵۵۵، الرقم: ۴۰۵۹

❹ السنن الكبرى للبيهقي: أبواب القرائة ،باب مقدار مايستحب أن يختم فيه القرآن من الأيام ،ج۲ ص۵۵۵، الرقم: ۴۰۵۹

تلاوت قرآن مجید کے دنیاوی فوائد

ا......قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کا شماران لوگوں میں ہوتا ہے جواللہ کے ہاں بڑے معزز اور خواص ہوتے ہیں۔

۲......تلاوت قرآن مجید سے دل روشن ہوتا ہے۔

۳......قرآن مجید کے خادموں کی عمریں طویل ہوتی ہے، پھر کمال یہ ہے کہ زندگی کے آخری لمحات تک قرآن مجید کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں، ان میں سے آپ کو سوسال کی عمر میں درس وتدریس کرنے والے بھی ملیں گے۔

۴......عمر کا وہ دور جسے قرآن میں ''ارذل العمر'' کہا گیا ہے، اور جس سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، یعنی وہ دور جب انسان ہوش وحواس وعقل کھو بیٹھتا ہے اور بچوں جیسی حرکت کرنے لگتا ہے، اس دور سے اللہ تعالی اپنے کتاب مقدس کے خادموں کو بچالیتا ہے اور آخری وقت تک ہشاش بشاش رہتے ہیں۔

۵......قرآن مجید پڑھنے والے پر رحمت کا سائبان تن ہوجاتا ہے۔

۶......قرآن مجید ہمیشہ پڑھنے والے پر نزع کی حالت میں انکی زبان پر قرآنی آیاتیں جاری ہوجاتی ہیں۔

۷......تزکیہ وتصوف کی ساری بنیاداس پر ہے کہ سالک کے دل سے عجب اور خواہش نفسانی نکال دی جائے اور مجاہدات سے اس کے دل میں یقین پیدا کردیا جائے۔ صوفیاء کا دعوی ہے کہ یہ تینوں باتیں قرآن کریم کی تلاوت، حفظ اور اسکے معانی میں غور وفکر سے حاصل ہوسکتی ہے۔

۸......قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے بینائی میں اضافہ ہوتی ہے۔

۹......خدام قرآن کے دلوں کواللہ تعالی غنا اور توکل سے بھر دیتا ہے۔

۱۰...... جہاں قرآن پڑھا جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

۱۱......غور وفکر کے ساتھ قرآن پڑھنے والوں کی عقل روشن ہوتی ہے۔

۱۲......قرآن مجید کی برکت سے صرف دل ہی نہیں بلکہ گھر بھی آباد ہوتے ہیں۔

۱۳......قرآن مجید کی ہی برکت سے اللہ رزق دیتا ہے اور رزق میں برکت ڈالتا ہے۔

۱۴......حامل قرآن باوجود غیظ وغضب کے فحش گوئی سے محفوظ رہتا ہے، اسی لئے علماء نے کہا کہ حامل قرآن اگر فحش گوئی کرے تو سمجھ لو کہ قرآن کا نور اسے حاصل نہ ہوا۔

۱۵......قرآن مجید پڑھنے والوں کی دعائیں اللہ تعالی قبول فرماتے ہیں۔

۱۶...... کثرت تلاوت سے حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔

۱۷...... بیماروں کو شفا ملتی ہے۔

۱۸......دن کے سارے کام قرآن مجید کی برکت سے پورے ہوتے ہیں۔

۱۹......قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کی اولاد کو اللہ تعالی قرآن مجید کی خدمت میں لگاتا ہے۔

۲۰......قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہونے والوں کے زندگی میں ایک خاص قسم کا نظم وضبط پیدا ہوتا ہے، انہیں لایعنی گفتگو، غیبتوں، چغل خوری، جھوٹ اور فضول گپ شپ سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ [1]

یہ چند فوائد ذکر کئے گئے ہیں اسکے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہیں جنکا احاطہ کرنا مشکل ہے، اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کا معمول بنائیں اور زیادہ سے زیادہ تلاوت کا اہتمام کریں، اسلافِ امت کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

[1] عشاق قرآن: ص ۳۳ تا ۴۳

تلاوت غور فکر اور تدبر سے کریں

تدبر کے بغیر قراءت میں کوئی خیر نہیں

یہ حضور قلب سے الگ ایک ادب ہے، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دل پوری طرح حاضر ہوتا ہے اور پڑھنے والا ہمہ تن تلاوت میں مشغول ہوتا ہے لیکن غور نہیں کرتا، جب کہ تلاوت کا مقصد ہی تدبر ہے، اسی وجہ سے ترتیل مسنون قرار دی گئی ہے، کیوں کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے سوچنے کا موقع ملتا ہے اور غور وفکر میں آسانی ہوتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

لَا خَيْـرَ فِـى عِبَـادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا وَلَا خَيْرَفِيْ عِلْمٍ لَافَهْمَ فِيْهِ، وَلَافِيْ قِرَاءَ ةٍ لَاتَدَبُّرَ فِيْهَا. ❶

ترجمہ: علم کے بغیر عبادت میں کوئی خیر نہیں، فہم کے بغیر علم میں کوئی خیر نہیں نہیں اور تدبر کے بغیر قراءت میں کوئی خیر نہیں۔

یہ ٹھیک نہیں کہ امام آگے بڑھ جائے اور مقتدی پچھلی آیتوں میں غور وفکر کرتا رہے، ایسے شخص کی مثال یہ ہوگی کہ کوئی شخص کسی کے کان میں کوئی بات کہے اور سننے والا ایک ہی لفظ سے حیرت میں پڑ جائے، باقی گفتگو نہ سنے اور نہ سمجھے، چنانچہ اگر امام رکوع میں چلا جائے اور مقتدی کسی آیت میں غور وفکر کرتا رہے تسبیح رکوع نہ پڑھے تو یہ شیطانی وسوسہ سمجھا جائے گا۔

عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کا تلاوت کے دوران تدبر وتفکر

عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے کہا کہ مجھے نماز میں وسوسے آتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: دنیاوی معاملات کا وسوسہ ہوتا ہے؟ فرمایا: دنیاوی وسوسوں

❶ حلية الأولياء: ترجمة: علي بن أبي طالب، ج ١ ص ٧٧

سے بہتر تو یہ ہے کہ نیزے میرے جسم میں گھسا دیے جائیں، بلکہ اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے کے بعد میرا دل یہ سوچنے لگتا ہے کہ اس جگہ سے کیسے ہٹوں۔ ❶

غور کیجیے عامر بن قیس نے اس نیک خیال کو بھی وسوسہ قرار دیا، کیوں کہ اس طرح کے خیالات سے آدمی وہ نہیں پڑھ سکتا جو اسے پڑھنا چاہیے، یہ بھی شیطانی عمل ہے، وہ لوگوں کو دینی امور میں مشغول کر کے افضل عمل سے روک دیتا ہے۔

ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ سے ان کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

إِنِّیْ لَأَتْلُوْ الآيَةَ فَأُقِيْمَ فِيْهَا أَرْبَعَ لَيَالٍ أَوْ خَمْسَ لَيَالٍ وَلَوْلَا أَنِّیْ أَقْطَعُ الْفِكْرَ فِيْهَا مَا جَاوَزْتُهَا إِلَى غَيْرِهَا. ❷

ترجمہ: میں ایک آیت کی تلاوت میں چار چار راتیں گزار دیتا ہوں، اگر میں خود سلسلہ فکر ختم نہ کروں تو دوسری آیت کی نوبت ہی نہ آئے۔

تیس سال سے تدبر و تفکر کے ساتھ تلاوت

ایک عارف فرماتے ہیں:

لی فی کل جمعة ختمة وفی کل شهر ختمة وفی کل سنة ختمة ولی ختمه منذ ثلاثین سنة ما فرغت منها بعد وذلک بحسب درجات تدبره وتفتیشه وکان هذا أیضا یقول أقمت نفسی مقام الأجراء فأنا أعمل میاومة ومجامعة ومشاهرة ومسانهة. ❸

ترجمہ: میں چار قرآن ختم کرتا ہوں، ایک ہفتہ اور دوسرا ماہانہ تیسرا سالانہ اور چوتھا قرآن تیس برس سے شروع ہے، لیکن ختم نہیں ہوا، یہ غور وفکر کے اعتبار سے ہوا، اور

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب القرآن، ج ١ ص ٢٨٢

❷ قوت القلوب: الفصل السادس عشر ج ١ ص ٩٢

❸ قوت القلوب: الفصل السادس عشر ج ١ ص ٩٢

فرماتے تھے کہ میں اپنے آپ کو مزدور سمجھتا ہوں، اس لیے روزانہ پر بھی کام کرتا ہوں، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ اجرتوں پر بھی اپنا فرض انجام دیتا ہوں۔

تدبر قرآن کے لئے انابت ضروری ہے

حضرت فضیل ابن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وحی کی برکت سے فہم قرآن مراد ہے، یعنی لوگ فہم قرآن سے محروم ہو جائیں گے۔ قرآن پاک میں فہم قرآن اور تذکیر بالقرآن کے لیے انابت الی اللہ کی شرط لگائی گئی ہے:

﴿تَبۡصِرَةً وَذِكۡرَىٰ لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيبٍ﴾(قٓ:۸)

ترجمہ: تاکہ وہ اللہ سے لو لگانے والے ہر بندے کے لیے بصیرت اور نصیحت کا سامان ہو۔

﴿وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنۡ يُنِيبُ﴾(الغافر:۱۳)

ترجمہ: اور نصیحت تو وہی مانا کرتا ہے جو ہدایت کے لیے دل سے رجوع ہو۔

﴿إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ ٱلۡأَلۡبَٰبِ﴾(الرعد:۱۹)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل و ہوش رکھتے ہوں۔ جو شخص دنیا کی محبت کو آخرت کی نعمتوں پر ترجیح دے، وہ صاحب عقل و فہم نہیں ہے، اس لیے کتاب اللہ کے اسرار اس پر منکشف نہیں ہوتے۔ ❶

فہم قرآن سے مانع گناہوں کی کثرت ہے

فہم قرآن سے مانع یہ ہے کہ انسان کی زندگی معیت اور نافرمانی میں گذرے، متعدد گناہوں میں مبتلا ہو، مثلاً کبر ہو، لالچی ہو، دنیا کی محبت میں گرفتار ہو، یہ تمام امور دل کو زنگ آلود اور تاریک کر دیتے ہیں، جس طرح آئینے کی آب باقی نہ رہنے کی صورت میں چہرہ دیکھنا مشکل ہے، اسی طرح زنگ آلود دلوں میں حق کی روشنی ظاہر نہیں ہوتی،

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب القرآن ،الباب الثالثة، ج ۱ ص ۲۸۴

یہ سب سے بڑا مانع ہے، اکثر لوگ اسی مانع کی وجہ سے فہم قرآن سے محروم رہتے ہیں، جس قدر شہوات کی دبیز تہ ہوتی ہیں اس قدر قرآن کے معانی مخفی ہو جاتے ہیں۔ دل سے گناہوں کا بوجھ جس قدر ہلکا ہوگا معانی قرآن اسی قدر واضح ہوں گے۔ دل آئینے کی طرح ہے، شہوات کی حیثیت زنگ کی ہے اور معانی قرآن اس صورت کی طرح ہیں جو آئینے میں نظر آتی ہے، قلب کے لیے ریاضت کی وہی حیثیت ہے جو حیثیت زنگ آلود آئینے کے لیے صیقل کی ہے۔[1]

تلاوت کا آغاز تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ کریں

تعوّذ پڑھنا تلاوت قرآن کے ساتھ مخصوص ہے۔ تعوّذ کے معنی ہیں ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ'' پڑھنا، قرآن کریم میں ارشاد ہے: فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، یعنی جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو اللہ سے پناہ مانگو شیطان مردود کے شر سے۔

قراءتِ قرآن سے پہلے تعوذ پڑھنا باجماعِ امت سنت ہے، خواہ تلاوت نماز کے اندر ہو یا خارج نماز، تعوذ پڑھنا تلاوت قرآن کے ساتھ مخصوص ہے، علاوہ تلاوت کے دوسرے کاموں کے شروع میں صرف بسم اللہ پڑھی جائے، تعوذ مسنون نہیں۔

جب قرآن شریف کی تلاوت کی جائے اس وقت ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ'' اور ''بِسْمِ اللّٰهِ'' دونوں پڑھی جائیں، درمیانِ تلاوت میں جب ایک سورت ختم ہو کر دوسری شروع ہو تو سورہ برات اگر درمیانِ تلاوت میں آجائے تو اس پر بسم اللہ نہ پڑھے، اور اگر قرآن کی تلاوت سورہ برات ہی سے شروع کر رہا ہے تو اس کے شروع میں تعوذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' قرآن مجید کے سورہ نمل میں آیت کا جزء ہے اور ہر

---

[1] إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث، ج ۱ ص ۲۸۴

دوسورتوں کے درمیان مستقل آیت ہے، اس لئے اس کا احترام قرآن مجید ہی کی طرح واجب ہے، اس کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں، اور جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں اس کو بطورِ تلاوت پڑھنا بھی پاک ہونے سے پہلے جائز نہیں، ہاں کسی کام کے شروع میں، جیسے کھانے پینے سے پہلے بطور دعا، پڑھنا ہر حال میں جائز ہے۔ ❶

تلاوت سے مقصود رضائے الٰہی ہو

تلاوت سے اصل مقصد یہ ہو کہ اللہ کی رضا مجھے حاصل ہو جائے، ہر عبادت کی قبولیت کیلئے بنیادی شرط اخلاص ہے، اخلاص کا دل میں نہ ہونا شقاوت اور بدبختی کی علامت ہے، حضرت ابوعثمان حیری رحمہ اللہ نے محمد بن فضل رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ شقاوت کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تین چیزیں ہیں:

یرزق العلم ویحرم العمل، ویرزق العمل ویحرم الإخلاص، ویرزق صحبة الصالحین ولا یحترم لَهُمْ. ❷

ترجمہ: (ایک یہ کہ) کسی کو علم دیا جائے اور عمل سے محروم کیا جائے، (دوسرا یہ کہ) عمل کی توفیق دی جائے اور اخلاص سے محروم رکھا جائے، (تیسرا یہ کہ) صالحین کی صحبت میسر ہو اور انکا دل سے احترام نہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور اسلاف امت کا کثرت سے تلاوت

نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوا پانچ سپارے تلاوت کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی اور

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث، ج ۱ ص ۲۸۴

❷ الرسالة القشيرية: ج ۱ ص ۸۷/طبقات الأوليا: ج ۱ ص ۳۰۰

میں نے کہا: سو آیتوں پر رکوع کردیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اس سورت کو دو رکعتوں میں پڑھیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اسے ختم کر کے رکوع کردیں گے، لیکن آپ نے سورہ نساء شروع کر دی، اسے ختم کر کے سورہ آلِ عمران شروع کر دی اور اسے بھی پورا پڑھ لیا، آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ آپ جب کسی ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہنے لگتے۔ اور جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں (اللہ سے) پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ سے پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' کہنے لگے، اور آپ کا رکوع قیام جیسا لمبا تھا، پھر ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' فرما کر کھڑے ہو گئے اور تقریباً رکوع جتنی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' فرمانے لگے، اور آپ کا سجدہ بھی قیام جیسا لمبا تھا۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابی بن کعبؓ کے سامنے تلاوت کرنا

سید القراء حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ فن قراءت کے تسلیم شدہ امام تھے، اس لیے بڑے بڑے صحابہ کرام نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سمیت کئی اکابر صحابہ آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں، آپ کی جلالتِ شان اور عظمت ورفعت کے لیے یہی کافی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ قَالَ وَسَمَّانِي؟ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے سورہ بینہ تلاوت

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل، رقم الحدیث: ۷۷۲

❷ صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب مناقب أبی بن کعب، رقم الحدیث: ۳۸۰۹

کروں، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لے کر فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، یہ سن کر خوشی میں ان کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا

حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ قُلُوْبَنَا طَهُرَتْ مَاشَبِعَتْ مِنْ كَلَامِ رَبِّنَا، وَإِنِّي لَأَكْرَهُ أَن يَّأْتِيَ عَلَي يَوْمٍ لَا أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ. ❶

ترجمہ: اگر ہمارے دل پاک ہوتے تو ہم اپنے رب کے کلام سے کبھی سیر نہ ہوتے۔ اور مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میری زندگی میں کوئی دن ایسا آئے جس میں میں دیکھ کر قرآن نہ پڑھوں۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دیکھ کر اتنا زیادہ قرآن پڑھا کرتے تھے کہ ان کے انتقال سے پہلے ہی ان کے قرآن کے اوراق شہید ہو گئے تھے (کثرتِ استعمال کی وجہ سے۔)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاوت کے دوران شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت مسلم ابوسعید رحمہ اللہ ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کئے اور شلوار منگوا کر اسے پہنا اور باندھ دی، حالانکہ انہوں نے اس سے پہلے نہ جاہلیت میں شلوار پہنی تھی اور نہ اسلام میں، اور فرمایا:

إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ، وَرَأَيْتُ

❶ الأسماء والصفات للبيهقي: باب ما روي عن الصحابة والتابعين وأئمة المسلمين أن القرآن كلام الله غير مخلوق، ص ۵۹۳، رقم الحديث: ۵۲۴

أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَقَالُوا لِي: اِصْبِرْ فَإِنَّكَ تَفْطُرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❶

ترجمہ: گزشتہ رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو خواب میں دیکھا، ان حضرات نے مجھ سے فرمایا صبر کرو، کیونکہ تم کل رات ہمارے پاس آ کر افطار کرو گے، پھر قرآن شریف منگوایا اور کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا، چنانچہ جب وہ شہید ہوئے تو قرآن کریم اس طرح ان کے سامنے تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گھٹی میں قرآن کی محبت پڑی ہوئی تھی، اتنی مشکلات و پریشانیوں کے باوجود بھی قرآن سے دوری نہیں اختیار کی، بلکہ اِن اذیت اور تکلیف کے دنوں میں بھی تلاوت جاری رکھی، اور جب باغیوں نے آ کر وار کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے اوپر گر گئے، یوں قرآن نے عثمان کو اور عثمان نے قرآن کو سینے سے لگا کر یاری پکی کر لی۔

کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ قیامت کے دن لوگ عجیب عجیب حالتوں میں اٹھیں گے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے ہوئے اٹھیں گے، اور آپ کی شہادت کی گواہی اللہ کا قرآن دے گا، زندگی بھر قرآن سے تعلق اور محبت تھی تو شہادت بھی اسی عمل میں ہوئی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا معمول

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کی شب میں قرآن پاک شروع کرتے اور سورہ مائدہ کے آخر تک تلاوت فرماتے، ہفتہ کی شب میں سورہ انعام سے سورۂ ہود تک، اتوار کی

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۳۹ ص ۳۸۷/ سير أعلام النبلاء: سيرة ذي النورين، ج ۲ ص ۲۰۴

شب میں سورہ یوسف سے سورۂ مریم تک، پیر کی شب میں سورہ طٰہٰ سے سورۂ قصص تک، منگل کی شب سورۂ عنکبوت سے سورہ صٓ تک، بدھ کی شب سورۃ زمر سے سورہ رحمٰن تک اور جمعرات کی شب میں (یعنی شب جمعہ) میں سورہ واقعہ سے ختم تک تلاوت فرماتے۔ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کا معمول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی قرآن کی سات منزلیں کیا کرتے تھے، لیکن ان کی تقسیم اس تقسیم سے مختلف تھی، کہتے ہیں: قرآن کی سات منزلیں ہیں، پہلی منزل میں تین، دوسری منزل میں پانچ، تیسری منزل میں سات، چوتھی منزل میں نو پانچویں منزل میں گیارہ، چھٹی منزل میں تیرہ، ساتویں منزل میں سورہ قٓ سے آخر تک تمام سورتیں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآنی منزلوں کی اسی طرح تقسیم کی ہے اور منزل بہ منزل ہی ان کی تلاوت کا معمول بھی تھا، اجزاء وغیرہ کی تقسیم بعد کے دور میں ہوئی، دورِ صحابہ میں صرف منزلوں کی تقسیم تھی۔ (تو قرآنِ کریم میں سات منزلیں ہیں، تو ان میں سے ہر ایک کا ایک ہفتے میں قرآن مکمل ہو جاتا تھا۔) ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اعلانیہ کفار کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چھٹے مسلمان ہیں، ان سے پہلے کوئی مسلمان مکہ میں اعلانیہ تلاوت قرآن کی جرأت نہیں کرسکتا تھا، لیکن وہ اسلام لائے تو ایک روز صحابہ کرام نے جمع ہو کر کہا کہ اب تک قریش نے قرآن مجید کو کسی کی زبان سے علانیہ نہیں سنا، اس کی جرأت کون کرسکتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں، صحابہ کرام نے کہا کہ ہم کو تمہاری نسبت خوف ہے کہ ہم ایسا آدمی چاہتے ہیں جس

❶ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث، ج ا ص ٢٧٦

❷ إحياء علوم الدين: كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث، ج ا ص ٢٧٦

کا قبیلہ ہوتا کہ کفار حملہ کریں تو اس کی طرف سے مدافعت کرسکے، بولے مجھے جانے دو خدا میری حفاظت کرے گا، اُٹھے اور عین دوپہر کے وقت جب کفار بیت اللہ میں موجود تھے مقام ابراہیم کے پاس پہنچ کر بآواز بلند قرآن کریم کی تلاوت شروع کردی، جب کفار نے سنا تو کہا کہ ابن عم عبید کیا کہتا ہے، غور کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی آیتیں ہیں۔ دفعتاً تمام کفار ٹوٹ پڑے اور بے تحاشہ آپ کو تکلیف پہنچائی، جب آپ پلٹے تو چہرے پر زخموں کے نشانات دیکھ کر صحابہ کرام نے کہا کہ ہم کو اسی کا تو ڈر تھا، بولے خدا کے دشمن آج سے زیادہ مجھے کبھی کمزور نظر نہیں آئے، اگر کہو تو کل بھی اسی طرح ان کو اعلانیہ قرآن سنا کرآؤں۔ ❶

حضرت عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ کا چار ہزار دفعہ ختم قرآن

حضرت عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کی صاحبزادی رونے لگیں، آپ نے فرمایا مت رو۔

فَقَدْ خَتَمْتُ الْقُرْآنَ فِي هَذَا الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ آلافٍ. ❷

ترجمہ: میں نے اس گھر میں چار ہزار مرتبہ قرآنِ کریم تلاوت کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بیٹے کے سورہ فاتحہ پڑھنے پر استاد کو ایک ہزار درہم انعام دینا

جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے صاحبزادے حماد نے سورہ فاتحہ ختم کی تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان کے استاد کو پانچ سو دراہم بھجوائے، ایک روایت میں ہے کہ ہزار درہم بھجوائے، اس رقم کو دیکھ کر استاذ صاحب کہنے لگے، میں نے کیا ایسا کام انجام دیا ہے جس کے بدلے آپ نے کثیر رقم بھیجی ہے، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان کو بلایا

❶ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ترجمة: عبداللّٰه بن مسعود، ج۳ص ۳۸۱

❷ المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج: مقدمة، باب النهي الرواية عن الضعفاء، ج ا ص ۷۹/تذكرة الحفاظ: ترجمة: عبداللّٰه بن إدريس بن يزيد، ج ا ص ۲۰۷

اور معذرت کی پھر فرمایا: میرے لڑکے کو جو کچھ آپ نے سکھایا ہے اس کو حقیر نہ جانیں "وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ مَعَنَا أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ لَدَفَعْنَاهُ إِلَيْكَ تَعْظِيمًا لِلْقُرْآنِ" اللہ کی قسم! اگر میرے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو قرآن شریف کی عظمت کے پیش نظر وہ سب آپ کو عطا کر دیتا۔ ❶

میں نے اللہ کے ہاں سب سے افضل عمل تلاوت قرآن کو پایا

سحنون بن سعدی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، تو انھوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے رب کے پاس اس چیز کو پالیا جسے میں پسند کرتا تھا؟ انھوں نے پوچھا کہ کس عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ فرمایا کہ تلاوت قرآن پاک، سحنون نے ان سے پوچھا کہ مسائل کو کیسا پایا؟ انھوں نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے کہا کہ (تلاوت کے مقابلے) کچھ نہیں۔ سحنون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انھوں نے پھر امام ابن وہب رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ وہ تو اعلیٰ علیین میں ہیں۔ ❷

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کی تلاوت وخشیت

حضرت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انھوں نے فرمایا:

مَا تَرَكْتُ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ سَارِيَةً إِلَّا وَقَدْ خَتَمْتُ الْقُرْآنَ عِنْدَهَا وَبَكَيْتُ عِنْدَهَا. ❶

❶ الخيرات الحسان في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان ص: ٥٦

❷ سير أعلام النبلاء: ترجمة: عبد الرحمن بن القاسم، ج ٩ ص ١٢٢

❸ حلية الأولياء: ترجمة: أبو محمد ثابت بن أسلم البناني، ج ٢ ص ٣٢١

ترجمہ:اس جامع مسجد میں کوئی ایسا ستون نہیں جس کے پاس میں نے قرآن مجید ختم نہ کیا ہواوراس کے پاس گریہ وزاری نہ کی ہو۔

امام قدوری رحمہ اللہ کا دائمی تلاوت کا اہتمام

امام قدوری رحمہ اللہ اپنے زمانے کے بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے، تاریخ بغداد کے مصنف ابوبکر احمد بن علی المعروف خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) آپ کے شاگرد ہیں۔

علامہ سمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) آپ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

كان فقيها صدوقا، وممن أنجب في الفقه لذكائه وحفظه، وانتهت إليه بالعراق رئاسة أصحاب أبي حنيفة وعظم عندهم قدره وارتفع جاهه، وكان حسن العبارة في النظر، جرى اللسان، مديما لتلاوة القرآن. ❶

ترجمہ: آپ بڑے فقیہ اور صدوق تھے، اور فقہ میں اپنی ذکاوت و ذہانت اور حفظ و اتقان کی وجہ سے قابل ستائش لوگوں میں سے تھے، عراق میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کی ریاست علمی آپ پر ختم تھی، اور احناف میں آپ کی بڑی قدر و منزلت اور بلند مرتبہ تھا، آپ کی تحریر بہت عمدہ تھی، زبان کے جری تھے، تلاوت قرآن دائمی معمول تھا۔

آپ نے مسائل فقہیہ میں "مختصر القدوری" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، جس میں تقریباً بارہ ہزار مسائل کو بیسیوں کتابوں سے منتخب کر کے درج فرمایا ہے، یہ کتاب آپ کا عظیم شاہکار ہے، اللہ رب العزت نے بڑی قبولیت عطا فرمائی ہے۔

حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ ہر رات نصفِ قرآن تلاوت کرتی تھیں

عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

---

❶ الأنساب للامام السمعاني: باب القاف والدال، القدوري، رقم الترجمة: ۳۱۷۹، ج۱۰ ص ۳۵۲

ذكر لي عن حفصة أنها كانت تقرأ نصف القرآن في كل ليلة وكانت تصوم الدهر وتفطر العيدين وأيام التشريق. ❶

ترجمہ: مجھے بتایا گیا کہ حفصہ ہر رات نصف قرآن پڑھتی ہے اور سوائے عیدین اور ایام تشریق کے ہمیشہ روزے رکھتی ہے (عیدین، یوم الفطر یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔)

حجاج بن یوسف کو ایک مظلوم بڑھیا کی قرآنی دھمکی

حجاج بن یوسف نے ایک بڑھیا کے بچے پر بہت ظلم کیا، بڑھیا آئی اور اس نے حجاج بن یوسف کو ڈانٹا اور اس سے کہا حجاج تو ظلم سے باز آجا ورنہ اللہ تعالی تجھے اس طرح مٹادیں گے جس طرح اس نے قرآن کریم کے پہلے پندرہ پاروں میں سے لفظ ''کَلَّا'' مٹادیا ہے۔ حجاج خود بھی حافظ اور قاری تھا بلکہ مقری تھا اور عجیب بات کہ طبیعت میں سختی بہت زیادہ تھی، اس نے فوراً قرآن کریم پر نظر ڈالی پہلے پندرہ پاروں میں کہیں ''کَلَّا'' نظر نہیں آیا۔ کہنے لگا اگر کہیں ''کَلَّا'' کا لفظ پالیتا تو تجھے بھی سزا دلواتا۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس وقت کی عورتیں عام روزمرہ کی گفتگو میں بھی ایسی علمی بات کرتی تھیں جو علمی لطائف اور معارف ہوا کرتے تھے۔ ❷

ایک خاتون کا چالیس سال تک قرآنی آیات سے گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا، سفر کے دوران راستے میں مجھے ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی، جس نے اُون کی قمیص پہنی ہوئی تھی اور اُون ہی کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی، میں نے اسے سلام کیا تو اس نے جواب میں کہا:

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج ۲ ص ۲۴۱

❷ خواتینِ اسلام کے کارنامے: ص ۶۷

سَلٰمٌ قَوۡلاً مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ.

ترجمہ: میں نے پوچھا: اللہ تم پر رحم کرے یہاں کیا کر رہی ہو؟ کہنے لگی:

وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ.

ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کردے اس کا کوئی رہنما نہیں ہوتا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے، اس لئے میں نے پوچھا: کہاں جانا چاہتی ہو؟ کہنے لگی:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ اَسۡریٰ بِعَبۡدِہٖ لَیۡلاً مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصیٰ.

ترجمہ: پاک وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ حج ادا کر چکی ہے اور بیت المقدس جانا چاہتی ہے، میں نے پوچھا: کب سے یہاں بیٹھی ہو؟

کہنے لگی:

ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا.

ترجمہ: پوری تین راتیں۔

میں نے کہا: تمہارے پاس کچھ کھانا وغیرہ نظر نہیں آرہا کھاتی کیا ہو؟

جواب دیا:

ھُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَ یَسۡقِیۡنِ.

ترجمہ: وہ اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

میں نے پوچھا: وضو کس چیز سے کرتی ہو؟۔

کہنے لگی:

فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا.

ترجمہ: پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔

میں نے کہا: میرے پاس کچھ کھانا ہے اگر چاہو تو آپ کو دے دوں؟

جواب میں اس نے کہا:

اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ.

ترجمہ: رات تک روزوں کو پورا کرو۔

میں نے کہا: یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے۔

بولی:

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ.

ترجمہ: اور جو بھلائی کے ساتھ نفلی عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ قدردان اور جاننے والا ہے۔

میں نے کہا: سفر کی حالت میں تو فرض روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے۔

کہنے لگی:

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

ترجمہ: اگر تمہیں ثواب کا علم ہو تو روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

میں نے کہا: تم میری طرح کیوں بات نہیں کرتیں۔

جواب ملا:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ.

ترجمہ: انسان جو بات بھی بولتا ہے اس کے لئے ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔

میں نے پوچھا: تم کون سے قبیلے سے ہو؟

کہنے لگی:

لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ.

ترجمہ: جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو۔

میں نے کہا: معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی۔

بولی:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ.

ترجمہ: آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

میں نے کہا: اگر چاہو تو میری اونٹنی پر سوار ہو جاؤ اور اپنے قافلے سے جا ملو؟
کہنے لگی:

وَمَاتَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ.

ترجمہ: تم جو بھلائی بھی کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

میں نے یہ سن کر اپنی اونٹنی کو بٹھالیا مگر سوار ہونے سے پہلے وہ بولی:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.

ترجمہ: مؤمنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

میں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اس سے کہا: سوار ہو جاؤ، لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی بدک گئی اور اس جدوجہد میں اس کے کپڑے پھٹ گئے۔ اس پر وہ بولی:

مَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ.

ترجمہ: تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے۔

میں نے کہا: ذرا ٹھہرو میں اونٹنی کو باندھ دُوں، پھر سوار ہونا۔

وہ بولی:

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ.

ترجمہ: ہم نے اس مسئلے کا حل سلیمان کو سمجھا دیا۔

میں نے اونٹنی کو باندھا اور اس سے کہا: اب سوار ہو جاؤ، وہ سوار ہوگئی اور یہ آیت پڑھی:

سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخر کر دیا اور ہم اس کو قابو کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ ہم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور چل پڑا، میں بہت تیز تیز دوڑا جا رہا تھا اور ساتھ ہی زور زور سے چیخ کر اونٹنی کو ہنکا بھی رہا تھا، یہ دیکھ کر وہ بولی:

وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ.

ترجمہ: اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز پست رکھو۔

اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کچھ اشعار ترنم سے پڑھنے شروع کئے، اس پر اس نے کہا:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

ترجمہ: قرآن میں سے جتنا حصہ پڑھ سکو وہ پڑھو۔

میں نے کہا: تمہیں اللہ کی طرف سے بڑی نیکیوں سے نوازا گیا ہے۔

بولی:

وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُو الْاَلْبَابِ.

ترجمہ: صرف عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا: تمہارا کوئی شوہر ہے؟

بولی:

لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

ترجمہ: ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔
میں خاموش ہو گیا اور جب تک قافلہ نہیں ملا میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی، قافلہ سامنے آ گیا تو میں نے اس سے کہا: یہ قافلہ سامنے آ گیا ہے، اس میں تمہارا کون ہے؟
کہنے لگی:

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا.

ترجمہ: مال اور بیٹے دنیوی زندگی کی زینت ہیں۔

میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: قافلے میں ان کا کام کیا ہے؟
بولی:

وَ عَلٰمٰتٍ وَّ بِالنَّجْمِ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ.

ترجمہ: علامتیں ہیں اور ستارے ہی سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں۔

میں سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے قافلے کے رہبر ہیں، چنانچہ میں اسے لے کر خیمے کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا: یہ خیمے آ گئے ہیں اب بتاؤ تمہارا (بیٹا) کون ہے؟
کہنے لگی:

وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلاً، وَ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا، یَا یَحْییٰ خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ.

یہ سن کر میں نے آواز دی: یا ابراہیم! یا موسیٰ! یا یحییٰ!۔
تھوڑی سی دیر میں چند نوجوان جو چاند کی طرح خوبصورت تھے، میرے سامنے آ کھڑے ہوئے۔
جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو اس عورت نے اپنے بیٹوں سے کہا:

فَابْعَثُوْآ اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ.

ترجمہ: اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو، پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے، سواس میں سے تمہارے واسطے کچھ کھانا لے آئے۔

یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا گیا اور کچھ کھانا خرید لایا، وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو عورت نے کہا:

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ.

ترجمہ: خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیو، بہ سبب ان اعمال کے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے ہیں۔

اب مجھ سے نہ رہا گیا میں نے لڑکوں سے کہا: تمہارا کھانا مجھ پر حرام ہے جب تک تم مجھے اس عورت کی حقیقت نہ بتلاؤ۔

لڑکوں نے بتایا: مُنْذُ أَرْبَعِیْنَ سَنَةً لَمْ تَتَکَلَّمْ إِلَّا بِالْقُرْآنِ.

ہماری والدہ کی چالیس سال سے یہی کیفیت ہے، چالیس سال سے اس نے قرآنی آیات کے سوا کوئی جملہ نہیں بولا اور یہ پابندی اس نے اپنے اوپر اس لئے لگائی ہے کہ کہیں زبان سے کوئی ناجائز یا نامناسب بات نہ نکل جائے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے۔

میں نے کہا:

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ. ❶

باوضوادب واحترام کے ساتھ تلاوت کریں

قراءت کے سلسلے میں ادب یہ ہے کہ باوضو ہو اور ادب واحترام کے ساتھ تلاوت

❶ تراشے: ص۴۰ تا ۴۴/ المستطرف فی کل فن مستظرف: ص ۶۳، ۶۴/ أبجد العلوم للصدیق القنوجی، ج ۱ ص ۳۴۶،۳۴۷

کریں، خواہ کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر، قبلہ رخ ہو، سر جھکائے رکھے، چارزانوں ہوکر نہ بیٹھے، نہ تکیہ لگائے اور نہ متکبرین کی نشست اختیار کرے، بلکہ اس طرح بیٹھے جیسے اساتذہ کے سامنے بیٹھا جاتا ہے، افضل یہ ہے کہ مسجد میں نماز کے دوران کھڑے ہوکر تلاوت کی جائے، اگر بلا وضو لیٹ کر تلاوت کی جائے، تب بھی ثواب ملے گا لیکن باوضو کھڑے ہوکر تلاوت کرنے کے مقابلے میں اس کا ثواب کم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيٰمًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّموٰاتِ وَالْأَرْضِ﴾(آل عمران: ۱۹۱)

ترجمہ: جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں۔

اس آیت میں ہر حالت میں تلاوت کرنے کی تعریف کی گئی ہے لیکن ذکر میں قیام کا نمبر پہلا ہے دوسری حالتیں بعد کی ہیں۔

خالق کائنات کے کلام ہونے کا استحضار کریں

یعنی تلاوت کے وقت صاحب کلام کی عظمت اور جلالتِ شان کا استحضار ہونا چاہیے، جب تلاوت کرنے والا تلاوت کرے تو اپنے دل میں متکلم کی عظمت کا استحضار ضرور کرلے اور یہ یقین رکھے کہ یہ کسی آدمی کا کلام نہیں ہے بلکہ خالق کائنات کا کلام ہے، اس کے کلام کی تلاوت کے بہت سے آداب ہیں اور بہت سے تقاضے ہیں اور تلاوت میں بہت سے خطرات ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾(الواقعة: ۷۹)

ترجمہ: اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔

جس طرح ظاہر مصحف کو چھونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی پاک ہو اسی طرح اس کے سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی کا دل پاک ہو، اور عظمت وتوقیر کے نور سے منور ہو، جس طرح ہر ہاتھ قرآن کی جلد اور ورق کو چھونے کا اہل نہیں ہے اسی طرح ہر زبان بھی قرآنی حروف کی تلاوت کی اہل نہیں ہے، اور نہ ہر دل اس کا اہل ہے کہ قرآنی حکمتوں اور اس کے عظیم الشان معانی کا متحمل ہو سکے، یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عکرمہ بن ابوجہل قرآن پاک کھولتے تو بے ہوش ہو جاتے اور فرماتے: یہ میرے رب کا کلام ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے۔

کلام کی تعظیم دراصل متکلم کی تعظیم ہے اور متکلم کی تعظیم کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک کہ قاری اس کی صفات اور افعال میں غور وفکر نہ کرے اور اس کے دل میں عرش، کرسی، آسمان، زمین، انسان، جنات، شجر وحجر اور حیوانات کا تصور نہ ہو اور وہ یہ نہ جانے کہ ان سب کا پیدا کرنے والا، ان سب کو رزق دینے والا اور ان سب پر قدرت رکھنے والا ایک ہے، باقی تمام چیزیں اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

امام ناصر الدین بستی رحمہ اللہ کا قبر میں سورہ یسین کی تلاوت

ایک مرتبہ امام ناصر الدین بستی رحمہ اللہ بیمار ہوئے اور اس بیماری میں آپ کو مرض سکتہ ہو گیا، اعزا واقرباء نے آپ کو مردہ تصور کر کے دفن کر دیا، رات کے وقت آپ کو ہوش آیا خود کو مدفون دیکھا، سخت متحیر ہوئے، اس حیرت وپریشانی واضطراب میں آپ کو یاد آیا کہ کوئی شخص حالت پریشانی میں چالیس مرتبہ سورہ یسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے اضطراب وپریشانی کو دور کرتا ہے اور وہ تنگی اس کی فراخی سے بدل جاتی ہے، یہ سوچ کر سورہ یسین پڑھنی شروع کی، آپ انتالیس مرتبہ پڑھ چکے تھے کہ اثر کشادگی ظاہر ہوا، اور وہ یہ تھا کہ ایک کفن چور کفن چرانے کی نیت سے آپ کی قبر کھود رہا تھا، امام

نے اپنی فراست سے معلوم کیا کہ یہ کفن چور ہے، پس اس خیال سے کہ مبادا یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص زندہ مدفون ہے اور یہ اپنے ارادہ سے باز رہے، چالیسویں مرتبہ آپ نے بہت دھیمی آواز سے پڑھنا شروع کیا کہ دوسرا شخص نہ سن سکے، القصہ جب آپ نے چالیسویں مرتبہ پورا کیا یہ کفن چور بھی اپنا کام پورا کر چکا تھا۔ آپ اٹھ کر قبر سے باہر آئے کفن چور نے جب یہ امر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ہیبت سے اس کا دل پھٹ گیا اور وہ اسی جگہ خوف کھا کر گر پڑا اور مر گیا۔ امام کو اس کی ہلاکت کا بہت تاسف ہوا اور اپنے دل سے کہا کہ تو نے اس قدر جلدی کی اس کو اپنا کام کر لینے دیا ہوتا اور پھر باہر نکلتا، الغرض پشیمان ہوتے ہوئے باہر آئے اور خیال کیا کہ اگر میں فوراً شہر چلا جاؤں گا لوگوں کو اس واقعہ سے سخت پریشانی، حیرت وہیبت ہوگی خوف کھائیں گے، پس آپ رات کو ہی شہر میں گئے اور ہر محلّہ کے دروازے کے آگے پکارتے کہ میں امام ناصرالدین بستی ہوں، تم لوگوں نے مجھے سکتہ کی حالت میں دیکھ کر غلطی سے مردہ تصور کیا اور دفن کر دیا، میں زندہ ہوں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ یہ بیان فرما کر فرمانے لگے کہ یہ تفسیر (تفسیر ناصری) انہوں نے اس واقعہ کے بعد لکھی تھی۔ ❶

قبر میں ایک شخص کا سونے کے جلی حروف سے لکھے قرآنِ کریم کی تلاوت

علامہ یافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک متقی، پارسا شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک عابد زاہد شخص کے لیے قبر کھودی تو قبر میں اتر کر اسے درست کرنے لگا، اس دوران ساتھ والی قبر کی ایک اینٹ نیچے گر گئی، میں نے جھانکا تو ایک شخص بالکل نیا کڑک دار لباس پہنے بیٹھا ہوا تھا، اس کی گود میں قرآن کریم تھا جس کے حروف گویا سونے کے تھے، اور وہ اسے پڑھ رہا تھا، اس نے میری طرف دیکھ کر پوچھا کہ کیا قیامت قائم ہوگئی ہے؟

❶ فوائد الفواد مترجم: ص ۱۳۹

اللہ تجھ پر رحم کرے، میں نے کہا نہیں، کہا، اللہ تیری حفاظت فرمائے اس اینٹ کو اس کی جگہ رکھ دو، تو میں نے اینٹ اُٹھا کر اس کی جگہ رکھ دی۔ ❶

زبیدہ کے محل میں ہمہ وقت قرآنِ کریم کی تلاوت

زبیدہ خاتون اہلیہ خلیفہ ہارون الرشید کی سو باندیاں تھیں، سب کی سب پورے قرآن کریم کی حافظہ تھیں، ان کے علاوہ بعض باندیوں کو کچھ کچھ حصہ حفظ تھا، شاہی محل میں حافظہ باندیوں کی تلاوت کی آواز شہد کی مکھی کی بھنک کی طرح سنائی دیا کرتی تھی، اور ہر باندی تین پارے باقاعدگی سے تلاوت کرتی تھی۔ ❷

یمن کی ایک خوبصورت مہمان نواز اور تلاوت کرنے والی خاتون

محمد بن سلیمان قرشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم یمن کے راستہ پر چل رہے تھے، وہاں ایک لڑکا کھڑا تھا اس کے کانوں میں بالیاں تھیں اور ہر بالی میں ایک موتی تھا جس سے لڑکے کا چہرہ چمکتا تھا۔ اپنے رب کی تعریف بڑی فصاحت وبلاغت سے کر رہا تھا۔ میں اس کے قریب ہوا اور سلام کیا، اس لڑکے نے کہا: میں سلام کا جواب نہیں دیتا حتی کہ میرا جو حق تجھ پر واجب ہے ادا کرے، میں نے کہا کہ وہ حق کیا ہے اس نے کہا:

لا أتغذى ولا أتعاشى كل يوم حتى أسير الميل والميلين فى طلب الضيف.

ترجمہ: (میں ابراہیمی طریقے پر عمل پیرا ہوں) نہ صبح کا کھانا کھاتا ہوں نہ شام کا کھانا، ایک دو میل آتا ہوں تاکہ کوئی مہمان مل جائے۔

میں نے اس کی دعوت قبول کی، کشادہ دل کے ساتھ مجھے لے گیا، میں اس کے ساتھ چلا گیا یہاں تک کہ ایک بالوں والے خیمہ کے پاس چلے گئے، جب خیمہ کے قریب

❶ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: فصل فيه فوائد، ص ۲۰۴

❷ البداية والنهاية: سنة سبع عشرة ومأتين، ج ۱۰ ص ۲۹۷

گئے اس نے کہا کہ بہن اس نے جواب دیا جی، اس نے کہا کہ مہمان آ گیا ہے، اس لڑکی نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس مہمان کا سبب بنا دیا۔ وہ کھڑی ہوئی اور شکرانے کے دو نفل ادا کئے پھر مجھے خیمہ میں لے گئے، لڑکے نے بڑی چھری لی اور بکری کا بچہ ذبح کیا، جب میں خیمہ میں بیٹھ گیا تو میں چوری چھپے اِس لڑکی کو دیکھنے لگا، یہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی، لڑکی میری اس حرکت کو سمجھ گئی:

فقالت لی مه أما علمت أنه قد نقل إلینا عن صاحب یثرب صلی اللّٰه علیه وسلم أن زنی العینین النظر أما أنی ما أردت بهذا أن أوبخک ولکنی أردت أن أؤدبک لکی لا تعود إلی مثل هذا. ❶

ترجمہ: اس نے مجھ سے کہا: اس غلطی سے باز آ جا، ہمیں یثرب والے پیغمبر سے یہ خبر ملی ہے کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، میں تجھے ڈانٹنا نہیں چاہتی تھی لیکن میں نے ارادہ کیا کہ تجھے تھوڑا ادب سکھا دوں تاکہ آئندہ ایسی حرکت کا دوبارہ ارتکاب نہ کرو۔

جب رات ہوگئی میں سو گیا لڑکا خیمہ سے باہر تھا، لڑکی نے رات خیمہ میں گزاری اور میں ساری رات قرآن پڑھنے کی بہت خوبصورت آواز سنتا رہا، صبح کو میں نے کہا کہ یہ آواز کس کی تھی، اس نے کہا میری بہن کی یہ ساری رات جاگتی ہے، میں نے کہا اگر تو یہ تلاوت کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے، وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا "وَیْحَکَ یَا فَتَی أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ مُوَفَّقٌ" افسوس ہے تجھ پر اے نوجوان! یہ سب کچھ اللہ کی توفیق سے ہوتا ہے۔

سیدہ خیر النساء کی رمضان المبارک میں تلاوت

ابتداہی سے خیر النساء (والدہ ماجدہ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ) کو مذہبی لگاؤ تھا،

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات الیمن، ج ۱ ص ۴۶۱، ۴۶۲

اپنے شوق سے اپنے بھائی سید عبید اللہ سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا اور تین سال کی مدت میں قرآن پاک حفظ کرلیا، پھر رمضان میں مزے لے کر پوری رات میں ایک پارہ تراویح میں پڑھتی تھیں اور ساتھ میں عورتیں بھی شریک ہوجاتی تھیں، علی میاں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں چھپ کر دیر تک والدہ صاحبہ کا قرآن کھڑا سنتا رہا، وہ تراویح پڑھا رہی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے بارش ہورہی ہے، وہ لطف آج تک نہیں بھولتا۔ ❶

حدیث پڑھانے سے پہلے سو آیات تلاوت کرنا

حضرت احمد بن عبد اللہ عجلی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بیان کیا:

كَانَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ لَا يُحدِّثُ حَتَّى يَقْرَأَ مِائَةَ آيَةٍ نَظْرًا فِي الْمُصْحَفِ. ❷

حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ حدیث نہیں پڑھاتے تھے یہاں تک کہ قرآن شریف میں دیکھ کر سو آیات کی تلاوت کرتے (پھر احادیث کا درس دیتے) تھے۔

تلاوت کا اہتمام اور گناہوں سے اجتناب

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام یحیی بن سعید قطان رحمہ اللہ کا بیس سال یہ معمول رہا ہے کہ ہر رات قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ امام بندار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اختلفت إليه عشرين سنة فما أظن أنه عصى اللّٰه قط. ❸

ترجمہ: میرا ان کے ہاں بیس سال تک آنا جانا رہا ہے میرا خیال نہیں ہے کہ انہوں نے کبھی اللہ تعالی کی نافرمانی کی ہو۔

---

❶ بیس بڑی خواتین: ص۲۵۴، ۲۵۵

❷ سير أعلام النبلاء: ترجمة: حماد بن سلمة بن دينار، ج۷ ص۴۴۸

❸ تذكرة الحفاظ: ترجمة: يحيى بن سعيد بن فروخ، ج۱ ص۲۱۹

قرآن کریم کی تلاوت کرنا نیک بختی کی علامت ہے

إِنَّ عَلَامَاتِ السَّعَادَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ خَصْلَةً أَوَّلُهَا أَنْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ. وَالثَّانِي: أَنْ يَكُونَ هِمَّتُهُ الْعِبَادَةَ وَتِلَاوَةَ الْقُرْآنِ. وَالثَّالِثُ: قِلَّةُ الْقَوْلِ فِيمَا لَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ. وَالرَّابِعُ: أَنْ يَكُونَ مُحَافِظًا عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ. وَالْخَامِسُ: أَنْ يَكُونَ وَرِعًا فِيمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ مِنَ الْحَرَامِ. وَالسَّادِسُ: أَنْ تَكُونَ صُحْبَتُهُ مَعَ الصَّالِحِينَ. وَالسَّابِعُ: أَنْ يَكُونَ مُتَوَاضِعًا غَيْرَ مُتَكَبِّرٍ. وَالثَّامِنُ: أَنْ يَكُونَ سَخِيًّا كَرِيمًا. وَالتَّاسِعُ: أَنْ يَكُونَ رَحِيمًا بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالَى. وَالْعَاشِرُ: أَنْ يَكُونَ نَافِعًا لِلْخَلْقِ. وَالْحَادِي عَشَرَ: أَنْ يَكُونَ ذَاكِرًا لِلْمَوْتِ كَثِيرًا. (1)

ترجمہ: انسان کی نیک بختی کی گیارہ علامات ہیں:

۱......آدمی دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھتا ہو۔ ۲......عبادت وتلاوت قرآن اس کا اہم مقصد ہو۔ ۳......غیر ضروری بات بہت کم کرتا ہو۔ ۴......پانچوں نمازوں کا پابند ہو۔ ۵......حرام سے بہت بچنے والا ہو خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ ۶......اس کی ہم نشینی نیک لوگوں کے ساتھ ہو۔ ۷......مسکین طبع ہو متکبر نہ ہو۔ ۸......با اخلاق سخی ہو۔ ۹......اللہ کی مخلوق سے ہمدردی رکھتا ہو۔ ۱۰......مخلوق کے لیے نفع رساں ہو۔ ۱۱......موت کو بکثرت یاد کرتا ہو۔

تلاوت کرتے ہوئے روح پرواز کر گئی

ایک شخص بھوسہ فروخت کیا کرتا تھا، اور اللہ اور اس کے رسول سے بالکل غافل تھا، جب وہ مرنے لگا تو لوگ اسے کلمہ پڑھاتے تھے اور وہ کہتا تھا کہ یہ گٹھا اتنے داموں

(1) تنبیہ الغافلین: باب الِاحتکار، ص ۱۳۹

کا ہے، اور یہ گٹھا اتنے داموں کا ہے، یہی جملہ اُس کی زبان پر جاری تھا۔ اس کے بعد ایک شیخ کامل نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ تم کلمہ شہادت کا بکثرت ورد رکھو تا کہ موت کے وقت یہ کلمہ تمہاری زبان پر جاری ہو جائے، انسان جیسی زندگی گزارتا ہے ویسی ہی اسے موت آتی ہے۔

ایک صالح آدمی کی حکایت ہے وہ قرآن شریف کی تلاوت بہت کرتا تھا، جب اس کے انتقال کا وقت آیا، تو ان سے لوگوں نے کہا ''لَااِلٰہ اِلَّاالـلّٰہُ'' کہو، اس کے جواب میں اس نے تلاوت شروع کی، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ''مَااَنْزَلْنَاعَلَیْکُمُ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰی سے لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَ اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی'' تک پڑھا، ''سورہ طٰہٰ'' کی یہ ابتدائی آیات پڑھتے پڑھتے اس کا انتقال ہو گیا، (اللہ رب العزت نے کیسی خوبصورت موت عطا فرمائی کہ صرف کلمہ پڑھ کر نہیں بلکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے کرتے روح پرواز کر گئی، اس لئے علامہ یافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں) یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس حالت میں انسان اپنی زندگی گزارے گا، اسی پر اس کی وفات ہوگی، اور جس پر وفات ہوگی، اسی حالت پر اُٹھایا جائے گا۔ (اس لئے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ رب العزت ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب فرمائے۔ آمین)❶

قرآن کریم کی تلاوت کا ایصالِ ثواب نور کے برتنوں میں

ایک عورت کا انتقال ہو گیا اسے اس کی ایک جاننے والی عورت نے خواب میں دیکھا کہ اس کے تخت کے نیچے ایک نور کا برتن ڈھکا رکھا ہے، اس عورت نے دریافت کیا کہ اس میں کیا ہے؟ کہا اس میں میرے شوہر کا ہدیہ ہے، جسے کل رات اس نے میرے

❶ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الخامسة والخمسون بعد المائة، ص: ١٧٦

لئے بھیجا ہے، جب بیدار ہوئی تو اس نے اس عورت کے خاوند سے قصہ بیان کیا، خاوند نے کہا میں نے کل شب کچھ قرآن کریم تلاوت کر کے اسے ایصال ثواب کیا تھا۔ ❶

تلاوت قرآن کی انوکھی برکت

شیخ ابوالرابع مالقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک شب شیخ ابی محمد سید ابن علی الفخار رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اور میں جب تک آپ تہجد کے لیے نہیں کھڑے ہو جاتے تھے، اپنا وظیفہ نہیں شروع کرتا تھا، چنانچہ اس رات آپ بیدار ہوئے اور وضو کیا، میں اپنے بستر پر پڑا جاگ رہا تھا، آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کے اپنے وظیفہ میں تلاوت قرآن کرنے لگے، میں نے دیکھا کہ دیوار شق ہوئی اور اس میں سے ایک شخص نکلا جس کے ہاتھ میں ایک سفید شیشی ہے جس کے اندر خوبصورت شہد تھا اور جب آپ قرآن پڑھنے کے واسطے منہ کھولتے تھے تو وہ شخص آپ کو چٹاتا تھا، میں دیکھ کر متعجب ہوا اور اپنا وظیفہ چھوڑ کر اس کے دیکھنے میں مشغول ہو گیا، صبح کو میں نے آپ سے اپنا دیکھا ہوا قصہ بیان کیا، شیخ کے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا: اے ابوسلیمان! یہ قرآن کی لطافت اور برکت ہے۔ ❷

ہر قبر سے تلاوت قرآن کی آواز سنائی دے رہی تھی

سلمہ بن شبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں نے ابوحماد گورکن جیسے پرہیزگار شخص سے سنا، وہ کہہ رہا تھا:

دَخَلْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَقْبَرَةَ نصف النَّهار فَمَا مَرَرْتُ بِقَبْرٍ إِلَّا سَمِعت قِرَاءَ ةَ الْقُرْآن. ❸

---

❶ روض الرياحين في حكايات الصالحين: الحكاية الثامنة والخمسون بعد المائة، ص ١٧٧

❷ روض الرياحين: الحكاية السادسة والأربعون بعد الثلاث مئة، ص ٢٨٦

❸ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: فصل فيه فوائد، ص ١٨٨

ترجمہ: میں جمعہ کے دن دوپہر کے وقت قبرستان گیا، میں جس قبر پر گزر رہا تھا اندر سے تلاوت قرآن کریم کی آواز سنائی دیتی تھی۔

قبولیت دعا کے سبب قبر میں قرآنِ کریم کی تلاوت

ابوعلی عیسی بن محمد طوماری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوبکر بن مجاہد مقری رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا گویا وہ قرآن کریم کی تلاوت کررہے ہیں۔ میں نے خواب میں ہی ان سے کہا، آپ تو وفات پاچکے ہیں اور پھر بھی تلاوت کر رہے ہیں، انہوں نے جواب دیا:

كنت أدعوا فِي دبر كل صلاة، وعند ختم القرآن أن يجعلني ممن يقرأ فِي قبره. ❶

میں ہر نماز کے بعد اور ہر ختم قرآن کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کردے جو قبر میں تلاوت کرتے ہیں، چنانچہ اب میں اپنی قبر میں قرآن پاک پڑھتا ہوں۔

قبر میں بوڑھا خوبصورت باغ میں بیٹھا تلاوت کررہا تھا

حضرت عاصم سقطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بلخ میں ہم نے ایک قبر کھودی، جب قبر تیار ہو گئی تو اس کے نیچے سے ایک دوسری قبر نکل آئی۔ میں نے دیکھا:

فَإِذا شيخ فِي الْقَبْر مُتَوَجّه إِلَى الْقبْلَة وَعَلِيهِ إِزَار أَخْضَر واخضر مَا حوله وَفِي حجره مصحف وَهُوَ يقْرَأ. ❷

ایک بوڑھا قبر میں قبلہ رو بیٹھا ہوا ہے، اس نے سبز تہبند باندھا ہوا ہے اور اس کے اردگرد سبزے اُگے ہوئے ہیں، اس بوڑھے آدمی کی گود میں قرآن پاک ہے اور وہ اس میں

❶ تاریخ بغداد: ترجمة: أحمد بن موسى بن العباس أبوبكر المقرى، ج۵ ص ۳۵۵، رقم الترجمة: ۲۸۹۶

❷ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: فصل فيه فوائد، ص ۱۹۱

دیکھ کر تلاوت کر رہا ہے۔

تلاوت کی وجہ سے قبر میں بہن کو راحت

حسن بن جروی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں نے اپنی بہن کی قبر کے پاس سورہ ملک پڑھی، پھر ایک شخص نے مجھ سے آکر کہا کہ میں نے آپ کی ہمشیرہ کو خواب میں دیکھا۔فرماتی ہیں کہ اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے، ان کی قرأت سے ہم نے فائدا ٹھایا۔ ❶

سورہ یٰسین کی تلاوت کے سبب پورے قبرستان والوں کا مستفید ہونا

ایک شخص اپنی والدہ کی قبر پر جا کر ہر جمعہ کو سورہ یسین پڑھا کرتا تھا۔ایک دن اس نے سورہ یٰسین پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک اس سورت کا ثواب ملتا ہے تو قبرستان کے مردوں کو ثواب پہنچا۔ اگلے جمعہ کو اس کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے پوچھا کیا تم فلاں ابن فلاں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔اس نے کہا میری ایک بچی فوت ہوگئی ہے، میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اپنی قبر کے کنارہ پر بیٹھی ہوئی ہے۔میں نے پوچھا یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ اس نے آپ کا نام لے کر کہا کہ وہ اپنی والدہ کی قبر پر آئے اور سوریسین پڑھ کر اس کا ثواب تمام مردوں کو بخش گئے، اس میں سے کچھ ثواب ہمیں بھی ملا یا ہمیں بخش دیا گیا، اس جیسا کوئی جملہ کہا۔ ❷

قبر میں لہلاتے ہوئے خوبصورت چمن میں تلاوت کر رہا تھا

حضرت سہیلی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں: بعض بزرگوں نے کسی جگہ زمین اُحد کو کھودا تو ایک طاق کھل گیا، انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص تخت پر بیٹھا ہوا ہے:

---

❶ الروح لابن القیم: المسألة الأولی، ص ۱۱

❷ الروح لابن القیم: المسألة الأولی، ص ۱۱

وَبَين يَدَيْهِ مصحف يقْرَأ فِيهِ وأمامه رَوْضَة خضراء وَذَلِكَ بِأحد وَعلم أَنه من الشُّهَدَاء لِأَنَّهُ رأى فِي صفحة وَجهه جرحا.

اس کے سامنے ایک قرآن شریف ہے جس میں وہ تلاوت کررہا ہے اوراس کے آگے لہلاتا ہوا چمن ہے۔ چونکہ یہ واقعہ اُحد کا تھا اور مردہ کے ایک رخسار پر زخم بھی تھا اس لئے انہوں نے پہچان لیا کہ یہ کسی شہید کی لاش ہے۔

مجھے قرآن سننے کا بڑا شوق ہے

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شیخ بایزید رحمہ اللہ نے زیارت حرمین شریفین کا ارادہ کیا اور بہت سے ضعیف، عورتیں اور بچے ان کے ہمراہ نکل پڑے۔ان کے پاس نہ سواری تھی اور نہ کوئی سامان سفر تھا۔ میں نے چاہا کہ بے سروسامانی کے اس سفر سے ان کو واپس لوٹاؤں، میں چلتے چلتے تغلق آباد میں شیخ کے قافلے سے مل گیا، اس وقت شدید دھوپ ہوچکی تھی۔ چنانچہ تمام لوگ ایک درخت کے سائے میں اتر کر لیٹ گئے، سب سو رہے تھے صرف میں ان کے کپڑوں کی حفاظت کے لئے جاگتا رہا۔اسی دوران میں نے قرآن کی چند سورتیں تلاوت کیں، قریب ہی چند قبریں ہیں۔ایک قبر کے مردے نے پکار کر کہا، ایک زمانہ سے قرآن سننے کا موقع نہیں ملا اور مجھ کو قرآن سننے کا بڑا شوق ہے، اگر تم قرآن پاک کی مزید سورتیں تلاوت کرو تو تمہارا احسان ہوگا۔ میں نے مزید قرآن پاک کی تلاوت کی اور چپ ہوگیا، پھر مردہ نے مزید درخواست کی اور میں نے مزید تلاوت کی۔ وہاں پر میرے برادر بزرگ بھی شریک سفر تھے، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہی قبر کا مردہ ظاہر ہوکر کہہ رہا ہے کہ میں نے اس عزیز سے تلاوت قرآن پاک کی کئی

---

(1) شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور: فصل فيه فوائد، ص ۲۰۴

مرتبہ درخواست کی اور اس نے سنائی لیکن اب اِن سے درخواست کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اگرچہ قرآن پاک سننے کا شوق اب بھی باقی ہے، اس لئے آپ ہی اس عزیز سے کہیں کہ قرآن پاک کی مزید تلاوت کریں۔ میرے برادر بزرگ نے خواب سے بیدار ہوتے ہی مجھ سے کہا کہ قرآن پاک پڑھو، چنانچہ پھر میں نے قرآن پاک کی تلاوت کی، میری تلاوت سن کر قبر کا مردہ اس قدر مسرور ہوا کہ اس کی خوشی کا اثر میں نے اس کے چہرے سے دیکھا۔ اس نے خوش ہوکر کہا اللہ تعالیٰ تم کو میری طرف سے اچھی جزاء دے۔ اس کے بعد میں نے اس قبر والے سے برزخ کے حالات کے متعلق سوال کیا۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے دوسرے مردوں کے حالات کا علم نہیں ہے، ہاں اپنا حال جانتا ہوں، میرا حال یہ ہے کہ جب سے دنیا سے جدا ہوا ہوں کوئی عذاب نہیں دیکھا لیکن زیادہ عیش میں بھی نہیں ہوں۔ میں نے پوچھا تم نے کس عمل کی برکت سے نجات پائی؟ اس نے کہا میں ہمیشہ یہی نیت رکھتا تھا کہ طاعات واذکار سے روکنے والی چیزوں سے باز رہوں، اگرچہ تمام عمر یہ نیت پوری نہ ہوئی پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس نیت کو قبول فرمالیا۔ ان مشاہدات کے بعد حضرت شیخ قیلولہ سے بیدار ہوئے اور میں ان کو اس سفر سے واپس لایا۔ ❶

بیٹے کے تلاوت کے ایصالِ ثواب سے والدہ کے لئے قبر میں راحت

ایک عابدہ عورت کے جب انتقال وقت قریب آیا تو اُس نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اس نے یہ دعا کی کہ الٰہی میرا ذخیرہ اور توشہ تو ہی ہے، مرنے اور جینے میں تجھ پر ہی بھروسہ کیا، اب مرنے کے وقت تو مجھے ذلیل نہ کرنا اور قبر میں وحشت ہونے سے محفوظ رکھنا، جب وہ مرگئی تو اس کے بیٹے نے یہ التزام کیا کہ ہر جمعرات اور جمعہ کو قبر پر جاتا

❶ موت کا جھٹکا: ص ۲۸۶

اوراس کی قبر پر کچھ قرآن کی آیتیں وغیرہ پڑھ کراپنی والدہ اورسب مردوں کے حق میں دعااوراستغفار کرتا،اوروہ کہتا ہے، میں نے ایک مرتبہ اپنی والدہ کوخواب میں دیکھا، اول میں نے سلام کیا، پھر پوچھا کہ اماں کس حال میں ہو؟ کہااے بیٹے! موت کی سختیاں اورتکلیفات تو بہت ہیں لیکن میں تو قیامت تک کے لیے اللہ کے فضل وکرم سے عالم برزخ میں ہوں، یہاں فرش بچھے ہوئے اورسندس استبرق ریشم کے گاؤتکیے لگے ہوئے ہیں، میں نے پوچھاتمہیں کسی شئی کی ضرورت ہے؟ کہا:ہاں!اے بیٹے یہ جوتم میری زیارت کوآتے اورقرآن شریف وغیرہ پڑھ کرہمارے لئے دعاکرجاتے ہو، یہ معمول نہ چھوڑنا،اے بیٹاجمعہ، جمعرات تمہارے آنے کی بہت خوشی ہوتی ہے، جس وقت تم میرے پاس آتے ہو،تو یہ سب مردے میرے پاس آتے اورمجھ سے کہتے ہیں کہ تمہارابیٹاتمہارے پاس آیاہے،اس سے مجھے بہت خوشی ہوتی ہےاوریہ میرے پاس کےسب مردے بھی خوش ہوجاتے ہیں، وہ کہتا ہے کہ پھرمیں ہرجمعرات جمعہ ان کی زیارت کوجایاکرتااورقرآن شریف کی کچھ تلاوت کرکے یہ دعاکیاکرتاکہ اللہ تمہاری وحشت رفع کرکے انسیت تمہیں عطاکرےاورتمہاری تنہائی پررحم فرمائے، اورتمہاری خطائیں معاف فرمائے اورتمہاری نیکیاں قبول فرمائے، پھرایک روزمیں سورہاتھا کیادیکھتا ہوں کہ بہت سی مخلوق میرے پاس آئی، میں نے پوچھاتم کون ہو؟ کس لئے آئے ہو؟ کہاہم اہل مقابرہیں تمہاراشکریہ اداکرنے کے لئے آئے ہیں اوریہ التجاکرتے ہیں کہ قرآنِ کریم کی تلاوت تم نہ چھوڑنا۔ (1)

ایک مرحوم باپ کو بیٹا روز ایک قرآن مجید پڑھ کرایصال ثواب کرتا

ایک عالم نے بیان کیاہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھاہے کہ ایک قبرستان کے

(1) روض الرياحين :الحكايةالسادسة والخمسون بعدالماية ،ص:١٧٦

اندر اہلِ قبور اپنی اپنی قبروں سے نکل کر باہر آرہے ہیں اور (میوے کی طرح) کوئی شئی وہاں سے چنتے ہیں، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا شئی تھی؟ مجھے اس سے بہت تعجب ہوا اور میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ویسے ہی بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں اٹھاتا، میں اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ یہ لوگ کیا چیز چنتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ مسلمان جو قرآن وغیرہ پڑھ کر اور صدقہ اور دعا کر کے انہیں ثواب پہنچاتے ہیں، اسے چن رہے ہیں، میں نے کہا پھر تم بھی تو ان کے ساتھ ہو،تم کیوں نہیں چنتے، کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، میں نے کہا اس کی وجہ؟ کہا میرا بیٹا ایک قرآن شریف پڑھنے کا ثواب مجھے پہنچا دیتا ہے، میں نے پوچھا وہ تمہارا لڑکا کہاں ہے؟ کہا وہ نوجوان ہے ،فلاں بازار میں تجارت کرتا ہے، اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی، میں فوراًاس بازار میں پہنچا دیکھا تو ایک نوجوان شیریں کی چند اشیاء بیچتا ہے، اوراُس کے ہونٹ مسلسل ہل رہے ہیں، میں نے پوچھا تم ہونٹوں کو کیوں ہلاتے ہو؟ کہا میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتا ہوں، میں نے پوچھا کتنا پڑھتے ہو، کہا روزانہ ایک قرآن شریف پڑھ کر اپنے والد کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں، کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ میں نے خواب دیکھا کہ اپنی اپنی قبروں میں سے نکل کر بدستور (پہلے طریقہ پر) اہلِ قبور کوئی شئی چن رہے ہیں اور وہ آدمی بھی جس کو پہلی مرتبہ خاموش بیٹھا ہوا دیکھا تھا، ان لوگوں کے ہمراہ چن رہا ہے، بیدار ہونے کے بعد اس خواب پر مجھے تعجب ہو، آخر یہ کیوں چن رہا ہے، تو جب میں اُس نوجوان لڑکے کی تلاش میں نکلا، اور اُس دکان پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے، (تو اب مجھے بات سمجھ آگئی کہ ایصالِ ثواب کرنے والے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے، اس لئے اب اُس کا والد بھی دوسروں کی طرف ایصالِ ثواب کو جمع کر رہا تھا۔) ❶

❶ روض الریاحین :الحکایة السابعة والخمسون بعد المائة ،ص:۱۷۷

سورہ واقعہ کا پڑھنا فقر وفاقہ سے محفوظ رکھتا ہے

آج ہم دنیوی اعتبار سے بہت ساری فکریں کرتے ہیں لیکن قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کے تعلق سے کوئی فکر نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیٹیاں سورہ واقعہ پڑھتی ہیں اس لئے ان کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا اور ہمارے یہاں کیا ماحول ہے؟ اول تو ہم اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم ہی نہیں دیتے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھا کر کیا ہوگا سوائے وقت ضائع ہونے کے، اتنے وقت میں اگر بچہ ہوم ورک کرے تو اچھا ہے (نعوذ باللہ) ہماری سوچ اور حضراتِ صحابہ کرام کی سوچ میں کتنا بڑا فرق ہے کہ وہاں قرآن کریم سے عشق تھا اور یہاں قرآن کریم سے دوری ہے۔

سورہ واقعہ نہایت مختصر عمل ہے، لیکن اجر وثواب زیادہ ہے، ہر رات اس سورت کے پڑھنے سے انسان فقر وفاقہ اور تنگدستی سے محفوظ رہتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مرض الوفات کا سبق آموز واقعہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مرض وفات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کے لئے تشریف لے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "مَا تَشْتَكِي؟" آپ کو کیا تکلیف ہے؟ تو فرمایا: "ذُنُوبِي" اپنے گناہوں کی تکلیف ہے، پھر پوچھا "فَمَا تَشْتَهِي؟" آپ کی کیا خواہش ہے؟ تو فرمایا: "رَحْمَةَ رَبِّي" یعنی اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "أَلَا آمُرُ لَكَ بِطَبِيبٍ؟" میں آپ کے لئے کسی طبیب کو بلاتا ہوں، تو فرمایا: "اَلطَّبِيبُ أَمْرَضَنِي" مجھے طبیب ہی نے بیمار کیا ہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں، تو فرمایا: "لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ" مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجیے، وہ آپ کے بعد آپ کی

لڑکیوں کے کام آئے گا، تو فرمایا: ''أَتَخْشَى عَلَى بَنَاتِي الْفَقْرَ؟'' کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے میں یہ فکر ہے کہ وہ فقر وفاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی، مگر مجھے یہ فکر اس لئے نہیں کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورہ واقعہ پڑھا کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا. ❶

ترجمہ: جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

شہید کے کٹے ہوئے سر کا تلاوت کرنا

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کو بلادِ روم میں قید کر لیا گیا، وہاں کے کافر حکمران نے مجبور کیا کہ اس کا دین اختیار کر لیں، جو انکار کرے گا اس کی گردن ماردی جائے گی، پس ان تینوں کو بادشاہ کے پاس لایا گیا، بادشاہ وقت نے بڑا اصرار کیا لیکن انہوں نے دین نہ چھوڑا، بادشاہ سے کہا جو کچھ کرنا ہے سو کر لو، ہم دین کبھی نہیں چھوڑیں گے، کبھی اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک نہیں کریں گے۔ جب بادشاہ نے اِن کی استقامت دیکھی تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کیا، تو انہوں نے کہا ایک نہر کے کنارے لے جا کر ان سب کی گردن ماردی جائے، پس جب ایک مسلمان کو شہید کیا گیا تو اس کا سر کاٹ کر ایک نہر میں ڈال دیا گیا، نہر کے کنارے بہت سے نصاریٰ موجود تھے، کٹا ہوا سر نہر میں ڈوب کر ابھرا اور ان کے سامنے کھڑا ہوا، اور اُن کی طرف رخ کر کے سورہ فجر کی آیت نمبر ۲۷ تا ۳۰ تلاوت کیں، جب سب رومیوں نے یہ منظر دیکھا کہ کٹا ہوا سر جو دھڑ سے الگ ہے وہ تلاوت کر رہا ہے تو سب گھبرا کر وہاں سے بھاگ گئے۔ ❷

---

❶ تاریخ مدینة دمشق لابن عساكر: ترجمة: عبد الله بن مسعود، ج۳۳ ص ۱۸۶ / أسد الغابة: ج۳ص ۳۸۱/ تهذيب الأسماء واللغات: ج ا ص ۲۹۰/ تفسير ابن كثير: ج۷ص ۵۱۲

❷ من عاش بعد الموت: ص ۳۸، الرقم: ۳۹/ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: فصل فيه فوائد، ص ۲۱۹، الرقم: ۷۵

چارسوسال تک مسلسل تلاوت قرآن

۱۰ویں ہجری میں جب سلطان سلیم کو خلافت ملی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب تبرکات کو مصر سے استنبول لے آئے اور یہ اہتمام کیا کہ ''توپ کاپے سرائے'' میں ان کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک مستقل کمرہ تعمیر کیا اور اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے تھے، اسکے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفاظ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں، حفاظ کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آ کر تلاوت شروع کر دیتی تھی۔ اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا، اس طرح دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے جہاں چارسوسال تک مسلسل تلاوت قرآن ہوتی رہی ہے اور اس دوران ایک لمحے کیلئے بھی بند نہیں ہوئی۔ خلافت کے خاتمے کے بعد یہ مبارک سلسلہ بھی موقوف ہو گیا۔ ❶

قرآن سننے اور سنانے میں عمر کا گزر جانا

حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمہ اللہ روزانہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے بلکہ ایک قرآن مجید تہجد میں شروع فرماتے، روزانہ کچھ پارے پڑھتے، تمام دن ویسے بھی قرآن مجید کا مشغلہ رہتا، کسی کا سن رہے ہیں اور کسی کا امتحان لے رہے ہیں، اسی طرح اپنے سے اصلاحی تعلق رکھنے والوں کو بھی روزانہ قرآن کا حکم فرماتے۔ الغرض آپ کو تلاوت قرآن مجید سے بہت عشق تھا، صحت میں جس وقت کوئی قرآن مجید سننے کی خواہش کا اظہار کرتا آپ فوراً شروع فرماتے، اسی طرح اگر کوئی اپنا سنانے کے لیے عرض کرتا تو آپ فوراً سننے کے لیے آمادہ ہو جاتے، غرض یہ کہ آپ کی زندگی کا اہم مشغلہ قرآن مجید کا سننا اور سنانا تھا۔ ❷

❶ جہانِ دیدہ: سلطان محمد فاتح کے شہر میں، ص ۳۳۸، ۳۳۹

❷ ہمارے اسلاف: ص ۲۰۶

ایک شخص کا قبر میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا

بعض گورکن ثقات سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شہر میں کسی کی قبر کھودی، دیکھا کہ اس میں ایک شخص تخت پر بیٹھے قرآن شریف تلاوت کررہے ہیں، یہ بھی کہتا تھا کہ اس تخت کے نیچے ایک نہر جاری تھی، یہ دیکھ کر اس پر غشی (بے ہوشی) طاری ہوگئی، لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا لیکن کسی کو اس کے بے ہوش ہونے کی وجہ معلوم نہ ہوئی، اس شخص کو دوسری یا تیسرے روز ہوش آیا، تو اپنا قصہ لوگوں سے بیان کیا، ایک شخص نے اصرار کیا کہ اسے اس قبر کا پتہ دے، اس کا ارادہ ہوا لیکن خواب دیکھا کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ اگر تو نے میری قبر کسی کو بتلائی تو فلاں فلاں مصائب (مصیبتوں) میں مبتلا ہوگا جب خواب سے بیدار (جاگا) ہوا تو اپنے ارادہ سے توبہ کی اور ان کی قبر چھپادی، پھر کسی کو نہ معلوم ہوسکا کہ وہ قبر کہاں ہے۔ ❶

ہم نے مالٹا کی زندگی میں دو سبق سیکھے

حضرت شیخ الہند ؒ جب مالٹا کی قید میں تھے، اِس دوران آپ کو ایک روز بہت مغموم دیکھ کر بعض رفقاء نے کچھ تسلی کے الفاظ کہنا چاہے تو، فرمایا:

''اس تکلیف کا کیا غم ہے جو ایک دن ختم ہو جانے والی ہے، غم اس کا ہے کہ یہ تکلیف و محنت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبول ہے یا نہیں۔

مالٹا کی قید سے واپس آنے کے بعد ایک رات بعد عشاء دار العلوم میں تشریف فرما تھے، علماء کا بڑا مجمع سامنے تھا۔ اس وقت فرمایا کہ:

''ہم نے تو مالٹا کی زندگی میں دو سبق سیکھے ہیں۔''

یہ الفاظ سن کر سارا مجمع ہمہ تن گوش ہوگیا کہ اس استاذ العلماء اور درویش نے برسوں درس دینے کے بعد آخر عمر میں جو سبق سیکھے ہیں وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ:

❶ روض الریاحین: الحکایة الثانیة والستون بعد المائة، ص: ۱۸۰

''میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پرغور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی و دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہورہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے، ایک اُن کا قرآن کو چھوڑ دنیا، دوسرے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔''

اس لئے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اسی کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے۔ بچوں کے لئے لفظی تعلیم قرآن کے مکاتب ہر بستی بستی میں قائم کئے جائیں، بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لئے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگِ جدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے۔'' ❶

ف: آج بھی مسلمان جن بلاؤں میں مبتلا اور جن حوادث و آفات سے دوچار ہیں اگر بصیرت سے کام لیا جائے تو اُن کے سب سے بڑے سبب یہی دو ثابت ہوں گے۔ قرآن کو چھوڑنا اور آپس میں لڑنا۔ غور کیا جائے تو یہ آپس کی لڑائی بھی قرآن کو چھوڑنے ہی کا لازمی نتیجہ ہیں۔

قرآنِ کریم کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت

حضرت پیر حافظ غلام حبیب رحمہ اللہ مرشد عالم کہلائے جاتے تھے، یہ مرشد عالم کیسے بنے؟ قرآن کی محبت کی وجہ سے، اتنا عشق تھا انکو قرآن سے کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت تھکے ہوئے آتے تھے اور قرآن سن کر بالکل فریش ہو جاتے، فرماتے تھے کہ قرآن سننے سے میری تھکن دور ہو جاتی ہے، ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک دفعہ مری میں حضرت کے ساتھ رمضان المبارک میں کچھ وقت گزارنے کا موقع ملا، رمضان کا مہینہ تھا اور وہ ایک ایسی رات تھی کہ وہاں مسجد والوں نے پورے ملک سے قراء کو بلایا

---

❶ وحدتِ امت: ص ۵۰

ہوا تھا اور انہوں نے اپنا قرآن سنانا تھا، وہ امام صاحب بتانے لگے کہ اس مصلے پر چھتیس سال سے ہم یہ رات گزارتے ہیں اور چھتیس سال میں ایک بھی قاری کو بھی لقمہ دینے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ایسے قاریوں کو بلاتے تھے کہ جن کو قرآن مجید اس طرح یاد ہوتا تھا جس طرح کہ لوگوں کو سورہ فاتحہ یاد ہوتی ہے، ایسے لوگ آتے تھے، حضرت بھی وہیں تھے اور حضرت کو شوگر کی بیماری تھی، عمر نوے سال کے قریب تھی، حضرت نے مغرب کے بعد افطاری کی، وضو فرمایا اور وضو کر کے مسجد میں تشریف لے آئے، عشاء کی نماز ہوئی، تراویح شروع ہوگئی، تراویح مکمل ہونے کے بعد قراء کی اپنی تراویح کچھ رہتی تھیں، دو دو رکعت کر کے چھوڑی ہوئی تھیں، انہوں نے تراویح کی نیت کرنی تھی اور پیچھے والوں نے نفل کی نیت کرنی تھی، چنانچہ انہوں نے قرآن سنانا شروع کر دیا، میں نے پوچھا کہ حضرت! آپ وضو تازہ کرنے کے لئے کمرے میں جائیں گے، مغرب کا وضو اور اب تراویح وغیرہ بھی ہوگئی، حضرت نے فرمایا: نہیں، قرآن سنوں گا، حضرت نے نیت باندھ لی، ساری رات قرآن مجید سنتے رہے حتی کہ سحری سے ایک گھنٹہ پہلے مسجد والوں نے سحری کا انتظام وہیں پر کیا ہوا تھا، چنانچہ حضرت نے سحری بھی وہیں کی، اب جب سحری کر لی اذان ہوگئی تو نماز میں تھوڑا وقفہ تھا، میں پھر قریب ہوا اور پوچھا کہ حضرت آپ کمرے میں تشریف لے جائیں گے وضو تازہ کرنا ہوگا؟ سحری کے بعد تو اچھے بھلے بندے کو بھی واش روم استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جب میں نے کہا کہ حضرت وضو کرتا ہے؟ تو فرمایا کہ میرا وضو کوئی کچا دھاگا ہے؟ حضرت نے آگے سے یہ الفاظ کہے تو میں خاموش ہوگیا۔ شوگر کے مریض ہیں، تقریباً نوے سال کی عمر ہے اور مغرب کا وضو کرایا اور فرماتے ہیں کہ میرا وضو کوئی کچا دھاگا ہے۔ حضرت نے فجر کی نماز پڑھی اور فجر کی نماز پڑھنے کے بعد

درس قرآن میں بیٹھ گئے، حضرت نے ایک گھنٹے کا درس قرآن دیا، اس کے بعد اشراق کی نماز پڑھی اور اشراق پڑھنے کے بعد آئے اور آکر نیا وضو کیا۔

لوگ امام اعظم پہ باتیں کرتے تھے کہ وہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے تھے، اللہ کے بندو! ہم نے مغرب کے وضو سے اشراق کی نماز پڑھتے ہوئے ایک اللہ والے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

چنانچہ حضرت جب گفتگو فرماتے تھے تو عام گفتگو میں قرآن مجید کی آیتیں بیان کرتے تھے، حضرت کے صاحبزادے مولانا عبدالرحمٰن قاسمی رحمہ اللہ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ ابا جی! پورے دن کی گفتگو میں جتنی آیتیں پڑھتے تھے، اگر میں ان کو اکٹھا کروں تو میرے اندازے میں تین سے چار پارے قرآن مجید کی تلاوت مکمل ہو جاتی ہے۔

اس عشق قرآن کا اللہ نے ان کو کیا اجر دیا کہ آج پوری دنیا میں حضرت کا فیض پھیلا ہوا ہے، یہ بات ذہن میں رکھئے کہ جس کو بھی اللہ نے اٹھایا آپ دیکھیں گے کہ وہ بندہ کوئی عاشق قرآن ہوگا، جس کی دعاؤں نے اس کو اٹھا کے عزتوں کے تاج پہنائے ہوئے ہوں گے۔

اللہ رب العزت ہمیں قرآن مجید کے ساتھ سچی پکی محبت نصیب فرمائے۔ ہماری زندگی کا کوئی دن قرآن مجید کی تلاوت کے بغیر نہ گزرے۔ (۱)

یہ تھے اسلافِ امت جنہوں نے اپنے زندگی میں قرآن مجید کی تلاوت کا اتنا اہتمام کیا، اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کو زندگی کا حصہ بنائیں، اور سفر وحضر میں اس کا اہتمام کریں۔

روزانہ کچھ وقت نکال کر، ترتیل اور تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی تلاوت کرنے کا اہتمام کریں، اور اِس کیلئے حسبِ توفیق کوئی مناسب مقدار (پارہ یا ڈیڑھ

(۱) خطبات فقیر: اکابرین امت اور عشق قرآن، ج۲۹ ص ۱۸۵

پارہ) مقرر کر کے اس پر مواظبت اور پابندی اختیار کریں۔ یہ وہ مبارک عمل ہے جس کے ذریعہ قرآن کریم کیساتھ تعلّق قائم ہوتا ہے۔ مال و اولاد اور گھر بار میں بے پناہ برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ہدایت کے دروزے کھلتے ہیں، شرور وفتن، آفات و بلّیات اور طرح طرح کی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے، اجر وثواب کے ذخیرے اور نیکیوں کے خزانے جمع ہوتے ہیں اور دنیا وآخرت کی دائمی عزّتوں اور کامیابیوں کا حصول ہوتا ہے۔

تو تلاوت کا بھرپور اہتمام کریں، جس دن قرآن مجید کی تلاوت ہوگی اس دن برکت اپنے آنکھوں سے دیکھو گے، دیکھیں! جس چیز کیساتھ قرآن مجید کا تعلق بن جائے وہ عظیم بن جاتی ہے، مثال کے طور پر ایک عام کپڑا جب قرآن مجید پر چڑھایا جائے تو غلاف بن جاتا ہے، قرآن مجید جس ماہ میں اترا وہ ماہ تمام مہینوں کا سردار بن گیا، قرآن مجید جس شب میں اترا وہ شبِ تمام شبوں کی سردار لیلۃ القدر بن گئی، لہٰذا جس دن تلاوت قرآن مجید ہوگی وہ دن دیگر ایام سے جدا نظر آئے گا، ہم میں سے ہر ایک کوشش کرے کہ وہ روزانہ کم از کم ایک سپارہ تلاوت کرے تاکہ مہینے میں ایک قرآنِ کریم مکمل ہوجائے، اس کے لئے نظام الاوقات بھی بنائیں اور اللہ رب العزت سے توفیق بھی طلب کریں، قرآن سے عشق ومحبت ہوگا تو اللہ رب العزت ہماری اولادوں کو بھی نوازے گا، اور انہیں بھی معاشرے میں رفعت ومنزلت قرآن کے ذریعے ملے گی، اور وہ آنے والے وقت میں معاشرے کے بہترین اور نامور فرد ہوں گے ۔ قرآن قبر میں انسان کے حق میں سفارشی ہوگا اور عذاب سے نجات دلائے گا۔ قرآن کی دوستی ہمیشہ کی اور دائمی ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو قرآنِ کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۱۱......توبہ واستغفار کی ضرورت واہمیت اوراسلاف امت کے توبہ کے ایمان آفروز واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہُ وَنَسْتَعِینُہُ وَنَسْتَغْفِرُہُ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ یَهْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہُ،وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَہُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِیکَ لَہُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ.

أمّابعد:فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ:

﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَی اللّٰہِ تَوْبَةً نَصُوحًاعَسَی رَبُّکُمْ أَنْ یُکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِی مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِینَ آمَنُوا مَعَہُ نُورُهُمْ یَسْعَی بَیْنَ أَیْدِیهِمْ وَبِأَیْمَانِهِمْ یَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَاإِنَّکَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ﴾ (التحریم:۸)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّکُمْ إِنَّہُ کَانَ غَفَّارًا.یُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا.وَیُمْدِدْکُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِینَ وَیَجْعَلْ لَکُمْ جَنَّاتٍ وَیَجْعَلْ لَکُمْ أَنْهَارًا﴾(النوح:۱۰ تا ۱۲)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَہُ بِاللَّیْلِ لِیَتُوبَ مُسِیءُ النَّهَارِ،وَیَبْسُطُ یَدَہُ بِالنَّهَارِ لِیَتُوبَ مُسِیءُ اللَّیْلِ،حَتَّی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. ❶

❶صحیح مسلم: کتاب التوبة:باب قبول التوبة من الذنوب وإن تکررت الذنوب والتوبة،رقم الحدیث: ۲۷۵۹

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. ❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں توبہ واستغفار کی ترغیب دی گئی ہے، دنیا میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ کوئی انسان معصوم نہیں ہے، ہر انسان سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں، شیطان جو انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے، انسان میں خون کی طرح دوڑتا ہے، تو انسان گناہ کر جاتا ہے، لیکن اُس ارحم الراحمین کا بڑا احسان ہے کہ اپنی پاک کتاب میں اعلان فرما دیا:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (الزمر: ۵۳)

ترجمہ: کہہ دو کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

لیکن اسکا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ انسان گناہ کرتا جائے بلکہ گناہوں سے بچے، اگر انسان چاہتا ہے کہ جہنم کے عذاب سے بچ کر جنت میں جائے تو گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے اور ایسے اعمال اختیار کرے جو گناہوں کو مٹانے والے ہیں، ان اعمال میں ایک عمل ہے توبہ واستغفار کرنا ہے۔ قرآن وحدیث میں متعدد جگہ توبہ واستغفار کی ترغیب دی گئی اور اسکے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

---

❶ سنن أبی داود: كتاب الصلاة: باب فی الاستغفار، رقم الحدیث: ۱۵۱۸

قرآنِ کریم کی روشنی میں توبہ واستغفار کی اہمیت وفضیلت

توبہ کس وقت تک کر سکتے ہیں؟

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا. وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾(النساء:۱۷،۱۸)

ترجمہ:اللہ نے توبہ قبول کرنے کی جو ذمہ داری لی ہے وہ ان لوگوں کے لیے جو نادانی سے کوئی برائی کرڈالتے ہیں، پھر جلدی ہی توبہ کرلیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ ان کی توبہ قبول کرلیتا ہے،اوراللہ ہر بات کوخوب جاننے والا بھی ہے،حکمت والابھی۔توبہ کی قبولیت ان کے لیےنہیں جو برے کام کیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت کا وقت آ کھڑا ہوتا ہےتو وہ کہتا ہے کہ میں نے اب توبہ کرلی ہے،اورنہ ان کے لیے ہے جو کفر ہی کی حالت میں مرجاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لیےتو ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کررکھا ہے۔

شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف ہوتا ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا﴾(النساء:۴۸)

ترجمہ: بیشک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا

جائے، اوراس سے کمتر ہر بات کو جس کے لیے چاہے معاف کر دیتا ہے۔اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا بہتان باندھتا ہے جو بڑا زبردست گناہ ہے۔

استغفار پر گناہوں کی مغفرت اور رحمت

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (النساء: ۱۱۰)

ترجمہ: اور جو شخص کوئی برائی کر گزرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے، پھر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان پائے گا۔

عذاب الٰہی کو روکنے والی دو چیزیں

اللہ رب العزت کے عذاب کو روکنے والی دو چیزیں ہیں: نمبر ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ اقدس، نمبر دو استغفار کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے پردہ فرما گئے، اب عذابِ الٰہی کو روکنے والی صرف ایک چیز ہے یعنی استغفار کرنا:

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الأنفال: ۳۳)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو، اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔

اپنے رب سے گناہوں کی بخشش طلب کرو

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الر. كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ. أَلَّا تَعْبُدُوا

إِلَّا اللَّـهَ إِنَّنِي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ. وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ﴾(ھود: ۱ تا ۳)

ترجمہ: الر، یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتوں کو (دلائل سے) مضبوط کیا گیا ہے، پھر ایک ایسی ذات کی طرف سے ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو حکمت کی مالک اور ہر بات سے باخبر ہے۔ (یہ کتاب پیغمبر کو حکم دیتی ہے کہ وہ لوگوں سے یہ کہیں) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، میں اس کی طرف سے تمہیں آگاہ کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔ اور یہ (ہدایت دیتا) کہ: اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک مقرر وقت تک (زندگی سے) اچھا لطف اٹھانے کا موقع دے گا، اور ہر اس شخص کو جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا، اپنی طرف سے زیادہ اجر دے گا۔ اور اگر تم نے منہ موڑا تو مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

استغفار بارانِ رحم اور جسمانی قوت کا ذریعہ ہے

حضرت ہود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو استغفار اور توبہ کی ترغیب دی:

﴿وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾(ھود: ۵۲)

ترجمہ: اے میری قوم! اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارشیں برسائے گا، اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا، اور مجرم بن کر منہ نہ موڑو۔

یعنی توبہ و استغفار کرنے سے انسان میں روحانی طور پر قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ واستغفار کی خوب ترغیب دی ہے اوراس کے کثرت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔

توبہ فلاح کا سبب ہے

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾(النور: ۳۱)

ترجمہ: اوراے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔

استغفار کے دنیاوی فوائدوثمرات

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے قوم کوتوبہ واستغفار کی ترغیب دی:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا. يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا. وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾(النوح: ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ: چناچہ میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ اورتمہارے مال اوراولاد میں ترقی دے گا، اورتمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اورتمہاری خاطر نہریں مہیا کردے گا۔

یعنی توبہ واستغفار کرنے سے اللہ تعالی بارشیں برسائے گا، مال بڑھائے گا اورنرینہ اولاد عطا کرے گا اورباغات عطا کرے گا اورنہریں جاری کردے گا۔

اے ایمان والو اللہ کے حضور سچی توبہ کرو

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا

يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾(التحریم: ۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو، کچھ بعید نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری برائیاں تم سے جھاڑ دے، اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس دن جب اللہ نبی کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کو رسوا نہیں کرے گا، ان کا نوران کے آگے اور ان کی دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔ وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے اس نور کو مکمل کردیجیے اور ہماری مغفرت فرمادیجیے۔ یقیناً آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ کو قبول کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں

اللہ رب العزت اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں، جب انسان صدقِ دل سے دعا کرتا ہے، رب العالمین اُس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتے اور جھولی کو بھر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِى يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّاتِ.﴾(الشوریٰ: ۲۵)

ترجمہ: اور اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ﴾(غافر: ۳)

ترجمہ: گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتے ہے، ظاہر ہے کہ خوشی قبولیت کے بعد ہوتی ہے، اور درج ذیل حدیث بھی قبولیت توبہ پر دلالت کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِالتَّوْبَةِ لِمُسِنِ اللَّيْلِ إِلَى النَّهَارِ وَلِمُسِيِ النَّهَارِ إِلَى اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ کے لیے ہاتھ پھیلائے رکھتا ہے جو رات سے دن تک اور دن سے رات تک گناہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

ہاتھ پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ان بندوں سے جو سرتا پا گناہوں میں آلودہ رہتے ہیں، توبہ کا طالب رہتا ہے، طلب کا درجہ قبول کے بعد ہے، یہ ممکن ہے کہ قبول کرنے والا طالب نہ ہو لیکن طالب قبول کرنے والا ضرور ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے:

لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ، لَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ. ❷

ترجمہ: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر ان پر نادم ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں توبہ استغفار کی اہمیت وفضیلت

نیک بختی کی علامت

حضرت عبداللہ بن یسر رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا. ❸

ترجمہ: (قیامت کے روز) جو شخص اپنے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت پائے، اس کے لیے خوش خبری ہے۔

---

❶ صحيح مسلم : كتاب التوبه، باب قبول التوبة من الذنوب، رقم الحديث: ٢٧٥٩

❷ سنن ابن ماجة: كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم الحديث: ٤٢٤٨

❸ سنن ابن ماجه: كتاب الأدب، باب في الإستغفار، رقم الحديث: ٣٨١٨

گنہگار کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کس قدر خوش ہوتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ، مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلِكَةٍ، مَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ، فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ، ثُمَّ قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک سنسان اور ہلاکت خیز میدان میں ہو، اور اس کے ساتھ اس کی سواری وہ جس پر اس کا کھانا پینا ہو اور پھر وہ سو جائے جب بیدار ہو تو دیکھے کہ اس کی سواری جا چکی ہے، وہ اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگے پھر وہ کہے میں اپنی جگہ پر سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں، پس اس نے اپنے سر کو اپنی کلائی پر مرنے کے لئے رکھا، پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس ہی کھڑی ہو اور اس پر اس کا زادراہ اور کھانا پینا ہو، تو اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی کی سواری اور زادراہ ملنے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

اس ارشاد کا مقصد اس بات کو بیان کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے اور اس کی توبہ کو قبول فرما کر اپنی رحمت سے نواز دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی

❶ صحیح مسلم: کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوبة والفرح بها، رقم الحدیث: ۲۷۴۴

اس خوشی کو اس شخص کی خوشی کے ساتھ مشابہت دی ہے جس کی سواری جنگل بیابان میں گم ہو جائے اور پھر اچانک اُسے مل جائے۔

میری عزت کی قسم میں معاف کرتا رہوں گا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان نے (حق تعالیٰ سے) کہا تھا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا، جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں موجود رہیں گی۔ (جواب میں) اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

فَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي. ❶

ترجمہ: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے، میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ گنہگاروں کی توبہ کا منتظر رہتا ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رات میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے، اور دن میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے، یہاں تک کہ سورج مغرب کی سمت سے نکلے۔

---

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبي سعيد الخدري، ج۱۷ ص ۳۴۴، رقم الحديث، ۱۱۲۴۴

❷ صحيح مسلم: كتاب التوبة، باب قبول التوبة من الذنوب، رقم الحديث: ۲۷۵۹

ہاتھ پھیلانا دراصل کنایہ ہے طلب کرنے سے، چنانچہ جب کوئی شخص کسی سے کچھ مانگتا ہے تو اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ رات میں ہاتھ پھیلاتا ہے، اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو توبہ کی طرف بلاتا ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ پھیلانا اس کی رحمت ومغفرت سے کنایہ ہے۔

حدیث کے آخری الفاظ یہاں تک کہ سورج مغرب کی سمت سے نکلے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں سے طلبِ توبہ کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ قربِ قیامت میں سورج مشرق کے بجائے مغرب سے نکلے، کیونکہ جب آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اس کے بعد پھر کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

استغفار سے آسانی، کشادگی اور رزق میں برکت ہوتی ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. (1)

ترجمہ: جو کوئی استغفار کو لازم پکڑے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی میں آسانی، ہر غم سے دوری (کا سامان) پیدا فرمائیں گے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق نصیب فرمائیں گے، جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

اللہ رب العزت کے ہاں محبوب عمل توبہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(1) سنن أبی داود: كتاب الصلاة: باب فی الإستغفار، رقم الحديث: ۱۵۱۸

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِکُمْ،وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُونَ، فَیَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ. ❶

ترجمہ:اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے،اگرتم لوگ گناہ نہ کروتو اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھالے اورتمہاری جگہ ایسے لوگ پیدا کردے جو گناہ کریں اور اللہ سے بخشش ومغفرت چاہیں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخشے۔

اس ارشادِ گرامی کا مقصد مغفرت اوررحمتِ باری تعالیٰ کی وسعت کو بیان کرنا اور یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اسم پاک ’’غفور‘‘ کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے اتنا بخشش کرنے والا ہے، اس لئے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ خدانخواستہ اس حدیث کے ذریعہ گناہ کی ترغیب مقصودنہیں ہے، کیونکہ گناہ سے بچنے کا حکم خوداللہ تعالیٰ نے دیا ہے اوراپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کواس دنیامیں اس لئے بھیجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کوگناہ ومعصیت کی زندگی سے نکال کراطاعت وعبادت کی راہ پرلگائیں۔

اللہ رب العزت فرشتوں کے سامنے تذکرہ کرکے بندے کی مغفرت کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ:رَبِّ أَذْنَبْتُ فَاغْفِرْ لِی،فَقَالَ رَبُّهُ:أَعَلِمَ عَبْدِی أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِی،ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا،أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا،فَقَالَ:رَبِّ أَذْنَبْتُ آخَرَ،فَاغْفِرْهُ؟فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِی أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِهِ؟غَفَرْتُ لِعَبْدِی،ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ،ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا،قَالَ:رَبِّ أَصَبْتُ آخَرَ،فَاغْفِرْهُ لِی،فَقَالَ:أَعَلِمَ عَبْدِی

---

❶ صحیح مسلم: کتاب التوبة، باب سقوط الذنوب بالاستغفار توبة،رقم الحدیث: ۲۷۴۹

أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلاثًا،فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ. ❶

ترجمہ: اسی امت میں سے یا گزشتہ امتوں میں سے ایک بندے نے گناہ کیا اور پھر کہنے لگا اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے، تو میرے اس گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو جس کو چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کے گناہ بخشتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کے گناہ پر مواخذہ کرتا ہے، تو جان لو! میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا۔ وہ بندہ اس مدت تک کہ اللہ نے چاہا گناہ کرنے سے باز رہا، اس کے بعد اس نے پھر گناہ کیا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے تو میرے اس گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا یہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اس بندہ کو بخش دیا۔ وہ بندہ ایک مدت تک کہ اللہ نے چاہا گناہ سے باز رہا اور اس کے بعد پھر اس نے گناہ کیا اور اس کے بعد پھر اس نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے، تو میرے اس گناہ کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اس بندہ کو تین مرتبہ بخش دیا، پس جب تک وہ استغفار کرتا رہے جو چاہے کرے۔

حدیث کے آخری الفاظ پس جو چاہے کرے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ جب تک گناہ کرتا رہے گا اور استغفار کرتا رہے گا اس کے گناہ بخشتا رہوں گا، اس جملہ سے خدانخواستہ گناہ کی طرف رغبت دلانا مقصود نہیں ہے، بلکہ استغفار کی فضیلت اور گناہوں کی بخشش میں استغفار کی تاثیر کو بیان کرنا مقصود ہے۔

❶ صحیح البخاری: کتاب التوحید: باب قول الله تعالى يريدون أن يبدلوا كلام الله، رقم الحديث: ۷۵۰۷

بہترین خطا کار وہ ہے جو توبہ کرتا رہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. ❶

ترجمہ: ہر انسان خطا کار ہے (یعنی ہر انسان گناہ کرتا ہے سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے کیونکہ وہ معصوم عن الخطا ہیں) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

گناہوں کا اعتراف اور ندامت کرنے والے کی توبہ قبول ہوئی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ واقعہ افک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مجھ سے فرمایا اے عائشہ!

وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. ❷

ترجمہ: اگر تم سے گناہ کا ارادہ ہو گیا ہو تو اللہ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو، جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کرے پھر توبہ کرے تو اللہ رب العزت اُس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

توبہ کا دروازہ ستر سال کی مسافت تک کھلا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ لَبَابًا مَسِيرَةُ عَرْضُهُ سَبْعُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ عَامًا، فَتَحَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَلَا يُغْلِقُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ. ❸

---

❶ سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق، باب ماجاء في صفة أواني الحوض، باب، رقم الحديث: ٢٤٩٩

❷ صحيح البخاری: كتاب الشهادات، باب تعديل النساء بعضهن بعضا، رقم الحديث: ٢٦٦١

❸ مسند أحمد: مسند الكوفيين، ج ٣٠ ص ١٩، ٢٠ رقم الحديث: ١٨٠٩٥

ترجمہ: مغرب میں ایک دروازہ ہے جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اس کی مسافت ستر سال پر محیط ہے، اللہ نے اسے آسمان وزمین کی تخلیق کے دن کھولا تھا، وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے۔

گناہ سے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لا ذَنْبَ لَهُ. ❶

ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

استغفار کرنے والا گناہوں پر اصرار کرنے والا نہیں ہے

انسان سے بوجہ بشریت گناہ کا صدور ممکن ہے، لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ گناہ ہوجانا اور چیز ہے اور گناہ کرتے رہنا اور چیز ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

ترجمہ: اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔

قابلِ ملامت اصرار علی المعصیت ہے، یعنی گناہ کرتے رہنا بُرا ہے، لیکن گناہ کے بعد اگر کوئی استغفار بھی کررہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ گناہوں پر اصرار کرنے والا نہیں، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ، وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةٍ. ❷

❶ سنن ابن ماجه: كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم الحديث: ۴۲۵۰

❷ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب في الإستغفار، رقم الحديث: ۱۵۱۴/قال الزيلعي فی تخريج أحاديث الكشاف (۱/۲۲۷) فالحديث حسن/قال الحافظ ابن كثير فی تفسيره (۲/۱۵۲) فهو حديث حسن/قال المحقق شعيب الأرنؤوط فی تعليق سنن أبی داؤد (۲/۲۲۵) حديث حسن

ترجمہ: جو شخص استغفار کرتا رہے، وہ ان لوگوں میں شمار نہیں جو گناہوں پر اصرار کرنے والے ہیں، اگرچہ ایک دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

اللہ کی اس رحمت ومغفرت سے ہم فائدہ نہ اٹھائیں تو اس میں کسی کا کیا نقصان ہے، اپنی ہی کم نصیبی ہے، اگر گناہ نہیں چھوڑتے تو کم ازکم سچے دل سے استغفار یعنی اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی تو مانگتے رہیں، وہ تو اتنا رحیم ہے کہ جب بھی معافی مانگی جائے فوراً معاف فرما دیتا ہے، لیکن ہم استغفار اور معافی مانگنے میں بھی غفلت کرتے ہیں۔

تو ان احادیث اور آیات سے اندازہ لگائیں کہ توبہ واستغفار کتنی اہم چیز ہے، اللہ تعالی گناہوں کو ضرور معاف فرماتے ہیں، ہم میں سے کوئی معصوم نہیں ہے، ہر انسان سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں، بعض سے چھوٹے گناہ، بعض سے بڑے گناہ، ہر انسان سے گناہ ہوتے ہیں، تو گناہ کے فوراً بعد توبہ واستغفار کریں، اللہ تعالی کو توبہ استغفار بہت پسند ہے، جب تک مرض الموت نہ ہو رب العالمین توبہ کی دروازہ بند نہیں کرتے۔

مرض الموت تک توبہ کا وقت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. (1)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ غرغرہ کی کیفیت نہ شروع ہو جائے۔

غرغرہ انسانی زندگی کا وہ آخری درجہ ہے، جب جسم وروح کا تعلق اپنے انقطاع کے انتہائی نقطہ کے بالکل قریب ہوتا ہے، جان پورے بدن سے کھنچ کر حلق میں آجاتی

(1) سنن ابن ماجة: كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم الحديث: ۴۲۵۳

ہے، سانس اکھڑ کر صرف غرغر کی سی آواز میں تبدیل ہو جاتا ہے اور زندگی کی بالکل آخری امید بھی یاس و نا امیدی کے درجہ یقین پر پہنچ جاتی ہے۔

لہٰذا اس ارشاد گرامی میں ''جب تک کہ غرغرہ کی کیفیت شروع نہ ہو جائے'' کا مطلب یہ ہے کہ جب تک موت کا یقین نہیں ہوتا اس وقت تک توبہ قبول کی جاتی ہے، مگر جب موت کا بالکل یقین ہو جائے یعنی مذکورہ بالا کیفیت شروع ہو جائے تو اس وقت توبہ قبول نہیں ہوتی۔

قبولیتِ توبہ کی شرائط

۱......گزشتہ پر ندامت۔ ۲......آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ۔ ۳......فی الحال گناہ سے بچنا۔ ۴......لفظوں میں استغفار کہہ کر معافی مانگنا۔ ۵......موت کے وقت سے پہلے پہلے توبہ ہو، اگر غرغرے کی حالت میں توبہ کی تو وہ توبہ قبول نہیں۔

اَلْأَوَّلُ: اَلنَّدَمُ عَلٰی مَا مَضٰی.

اَلثَّانِیُ: اَلْعَزْمُ عَلٰی أَلَّا یَعُوْدُ فِی الْمُسْتَقْبِلِ إِلَیْهِ.

اَلثَّالِثُ: اَلْإِقْلَاعُ عَنِ الذَّنْبِ فِی الْحَالِ.

اَلرَّابِعُ: اَلْإِسْتِغْفَارُ لَفْظًا.

اَلْخَامِسُ: وُقُوْعُ التَّوْبَةِ فِیْ وَقْتِهَا وَهُوَ مَا قَبْلَ الْغَرْغَرَةِ. ❶

۹۹ آدمیوں کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوگئی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے ننانوے جانوں کو قتل کیا، پھر اس نے اہلِ زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا، پس اس کی ایک

❶ الزواجر عن اقتراف الكبائر: الكبيرة الثالثة والستون بعد الأربع مائة: ترك التوبة من الكبيرة، ج ۲ ص ۳۶۰ تا ۳۶۵

راہب کی طرف راہنمائی کی گئی، وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا: میں نے ننانوے جانوں کوقتل کیا ہے، کیا اس کے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں، پس اس نے اس راہب کوقتل کر کے سو پورے کر دیئے، پھر زمین والوں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا، تو ایک عالم کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی، اس نے کہا: میں نے سو آدمیوں کوقتل کیا ہے میرے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ تو اس نے کہا: جی ہاں! اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے، تم اس جگہ کی طرف جاؤ وہاں پر موجود کچھ لوگ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جا اور اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر نہ آنا کیونکہ وہ بری جگہ ہے، پس وہ چل دیا یہاں تک کہ جب آدھے راستے پر پہنچا تو اس کی موت واقع ہوگئی، پس اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑ پڑے، رحمت کے فرشتوں نے کہا: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ'' یہ توبہ کرتا ہوا اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوا آیا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ'' اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا، پس پھر ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا اسے انہوں نے اپنے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کرلیا، تو اس نے کہا: قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ، فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ'' دونوں زمینوں کی پیمائش کرلو، پس وہ دونوں میں سے جس زمین سے زیادہ قریب ہو وہی اس کا حکم ہوگا، پس انہوں نے زمین کو ناپا تو اسی زمین کو کم پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا، پس پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ (صدقِ دل سے توبہ کی وجہ سے گناہ معاف ہوگئے اور رحمتِ الٰہی کے طفیل مغفرت ہوگئی۔) ❶

❶ صحيح مسلم: كتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، رقم الحديث: ٢٧٦٦

توبہ کے سبب ذوالکفل کی مغفرت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ذو الکفل کسی گناہ کے ارتکاب سے نہ شرماتا تھا، ایک مرتبہ اس کے پاس ایک عورت آئی، اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے، اس بات پر کہ وہ اس سے بدکاری کرے، جب وہ بدکاری کرنے لگا تو عورت کانپنے لگی اور رونا شروع کر دیا، اس نے کہا کیا بات ہے کیوں روتی ہو؟ کیا میں تجھے برا لگا ہوں؟ اس نے کہا نہیں؟ بلکہ یہ عمل میں نے پہلے کبھی نہیں کیا اور مجھے اپنی ضرورت نے اس پر مجبور کیا ہے، ذوالکفل نے کہا تو یہ عمل اب کر رہی ہے حالانکہ تو نے پہلے کبھی یہ عمل نہیں کیا تو چلی جا، یہ دینار بھی تیرے ہوئے اور کہا اللہ کی قسم! ذوالکفل کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا، پھر اسی رات ان کا انتقال ہو گیا، صبح کو ان کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا، '' إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ'' ذوالکفل کو اللہ نے معاف کر دیا ہے۔ (۱)

توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت سے متعلق حضراتِ صحاب کرام کے زریں اقوال

بدبخت ہے وہ جس کا گناہ موت کے بعد باقی رہے

۱......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے لیکن گناہ سے بچنا واجب تر ہے، جوان آدمی کا گناہ کرنا اگرچہ برا ہے لیکن بوڑھے آدمی کا گناہ کرنا تو بہت ہی برا ہے، بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے لیکن اُس کا گناہ نہ مرے۔

(۱) سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه، رقم الحديث: ۲۴۹۶/قال الترمذی: هذا حديث حسن/المستدرک على الصحيحين: كتاب التوبة والإنابة، ج۴ ص۲۷۳، رقم الحديث: ۷۶۵۱.قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبی

سچی توبہ کرنے والا گناہ کی طرف نہیں لوٹتا

۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا،قَال:هُوَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الذَّنْبَ ثُمَّ يَتُوبُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ وَلَا يَعُودُ.❶

ترجمہ:اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرو، پھر فرمایا(سچی توبہ کرنے والا وہ آدمی ہوتا ہے)جو گناہ کرے پھر توبہ کرے اور دوبارہ گناہ کرنے کا ارادہ بھی نہ ہو اور نہ ہی گناہ کی طرف لوٹے۔

توبہ کرنے والوں کی صحبت سے دل نرم ہوتے ہیں

۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِجْلِسُوا إِلَى التَّوَّابِينَ فَإِنَّهُمْ أَرَقُ أَفْئِدَةً.❷

ترجمہ:توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو،اس لیے کہ وہ نرم خو اور نرم دل ہوتے ہیں۔

توبہ ٹوٹ جائے پھر توبہ کرو

۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خِيَارُكُمْ كُلُّ مُفْتَنٍ تَوَّابٍ،قِيلَ :فَإِنْ عَادَ؟قَالَ :يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتُوبُ،قِيلَ : فَإِنْ عَادَ؟قَالَ :يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتُوبُ ،قِيلَ :حَتَّى مَتَى؟ قَالَ:حَتَّى يَكُونَ الشَّيْطَانُ هُوَ الْمَحْسُورَ.❸

ترجمہ:تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جسکو آزمائش میں ڈالا جائے اور توبہ کرنے والا ہو، کہا گیا کہ اگر دوبارہ گناہ کرے تو؟ فرمایا:اللہ سے بخشش مانگے اور توبہ کرے، پھر کہا

❶شعب الإيمان :معالجة كل ذنب بالتوبة ،ج۹ ص ۲۶۳ ،الرقم : ۶۶۳۴

❷إحياء علوم الدين :كتاب التوبة،الركن الأول فى نفس التوبة،ج۴ص ۱۴، ۱۵

❸التوبة لابن أبى الدنيا :ص ۱۳۴ ،الرقم :۱۷۷

گیا کہ اگر دوبارہ گناہ کرے تو؟ فرمایا: اللہ سے بخشش مانگے اور توبہ کرے، کہا گیا: کب تک؟ فرمایا: جب تک کہ شیطان مایوس ہو کر حسرت میں نہ پڑ جائے۔

توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا

۵......ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گناہ کیا ہے، اگر میں توبہ کروں تو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو جائے گی یا نہیں؟ پہلے آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، پھر آنسو بہاتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ كُلُّهَاتُفْتَحَ وَتُغْلَقُ إِلَّابَابِ التَّوْبَةِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مَلَكاً مُؤَّكَلاً بِهِ لَايُغْلَقُ فَاعْمَلْ وَلَاتَيْأَسُ. ❶

ترجمہ: جنت کے آٹھ دروازے ہیں جو کبھی بند ہوتے ہیں اور کبھی کھول دیے جاتے ہیں، صرف توبہ کا ایک دروازہ ایسا ہے جو بند نہیں ہوتا، تم عمل کرتے رہو اور اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔

توبہ کے بعد گناہ کی طرف کبھی نہ لوٹو

۶......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلتَّوْبَةُ النَّصُوْحُ أَنْ يَتُوبَ الْعَبْدُ مِنَ الذَّنْبِ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا. ❷

ترجمہ: سچی توبہ یہ ہے کہ بندہ گناہ سے توبہ کرے پھر اس کی طرف کبھی نہ لوٹے۔

استغفار وندامت سے نامہ اعمال دھل جاتا

۷......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَنْ ذَكَرَ خَطِيئَةَ أَلَمَ بِهَافَوَجَلَ مِنْهَاقَلْبُهُ مُحِيَتْ عَنْهُ فِيْ أُمِّ الْكِتَابِ. ❸

---

❶إحياء علوم الدين : كتاب التوبة،الركن الأول فى نفس التوبة، ج۴ص ۱۴، ۱۵

❷شعب الإيمان:معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ص ۲۶۴ ،رقم الحديث: ۶۶۳۵

❸إحياء علوم الدين : كتاب التوبة،الركن الأول فى نفس التوبة، ج۴ص ۱۴، ۱۵

ترجمہ: جو بندہ اپنے گناہ کو یاد کرتا ہے اور اس کا دل خوف زدہ ہو جاتا ہے تو نامہ اعمال سے اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

مایوس مت ہوں کہ میری توبہ قبول نہیں ہوگی

۸......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اس آیت "وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ)(البقرة:۱۹۵)" کے بارے میں فرماتے ہیں:

إِذَا أَذْنَبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُلْقِيَنَّ بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ،وَلَا يَقُولَنَّ :لَا تَوْبَةَ لِي، وَلَكِنْ لِيَسْتَغْفِرَ اللَّهَ وَلْيَتُبْ إِلَيْهِ،فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ .❶

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی توبہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالے اور یہ ہرگز نہ کہے کہ میرے لیے توبہ نہیں ہے، بلکہ اللہ سے استغفار کرے اور اس کی طرف متوجہ ہو،اس لیے کہ اللہ تعالی بڑا بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ندامت اور استغفار نہ کرنے سے چھوٹا گناہ بھی پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے

۹......حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ الصَّغِيرَ فَيَحْقِرُهُ وَلَا يَنْدَمُ عَلَيْهِ،وَلَا يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ، فَيَعْظُمُ عِنْدَ اللَّهِ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الطَّوْدِ،وَيَعْمَلُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ فَيَنْدَمُ عَلَيْهِ، وَيَسْتَغْفِرُ مِنْهُ، فَيَصْغُرُ عِنْدَ اللَّهِعَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ.❷

ترجمہ: بے شک بندہ چھوٹا گناہ کرتا ہے اسکو حقیر سمجھتا ہے اور اس پر نادم نہیں ہوتا اور استغفار نہیں کرتا تو یہ گناہ اللہ کے ہاں اتنا بڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ پہاڑ۔ایک بندہ بڑا گناہ کرتا ہے پھر اس پر نادم ہوتا ہے اور اللہ سے معافی مانگتا ہے تو وہ گناہ اللہ کے ہاں چھوٹا ہو جاتا ہے حتی کہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

❶شعب الإيمان:معالجة كل ذنب بالتوبة،ج۹ص۳۰۵،الرقم: ۶۶۹۰

❷التوبة لابن أبي الدنيا: ج ۱ ص ۱۴۶،الرقم :۲۰۷

صرف زبانی توبہ کافی نہیں

۱۰......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَمْ مِنْ تَائِبٍ يَرِدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَظُنُّ أَنَّهُ تَائِبٌ وَلَيْسَ بِتَائِبٍ، لِأَنَّهُ لَمْ يُحْكِمْ أَبْوَابَ التَّوْبَةِ. ❶

ترجمہ: کتنے ہی توبہ کرنے والے قیامت کے دن آئیں گے وہ گمان کریں گے کہ یہ توبہ کرنے والے ہیں حالانکہ وہ توبہ کرنے والے نہیں، اس لیے کہ انہوں توبہ کے دروازوں کو محکم نہیں کیا۔

توبہ واستغفار کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے زریں اقوال

اللہ رب العزت بار بار توبہ قبول کرنے والا ہے

۱......حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اس آیت ’’فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا‘‘(الإسراء: ۲۵) کے بارے میں فرماتے ہیں:

هُوَ الَّذِي يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ، ثُمَّ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ، ثُمَّ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ. ❷

ترجمہ: وہ شخص ہے جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے۔

استغفار کرنے والوں کے لئے مغفرت کی بشارت

۲......حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أُنْزِلَ قَوْلَهُ تَعَالَى إِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُوراً فِي الرَّجُلِ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ ثُمَّ

---

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص۳۶۳، الرقم: ۶۷۸۱

❷ تفسیر الطبری: سورۃ الإسراء آیت نمبر ۲۵ کے تحت، ج۱۷ ص۴۲۳

يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ. ❶

ترجمہ: قرآن کریم کی یہ آیت ''إِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا'' ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو گناہ کرتے ہیں، توبہ کرتے ہیں، پھر گناہ کرتے ہیں پھر توبہ کرتے ہیں۔

گناہ جتنا چھوٹا سمجھو گے عنداللہ اتنا بڑا ہوگا

۳......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِقَدْرِ مَا يَصْغُرُ الذَّنْبُ عِنْدَكَ، كَذَا يَعْظُمُ عِنْدَ اللّٰهِ، وَبِقَدْرِ مَا يَعْظُمُ عِنْدَكَ، كَذَا يَصْغُرُ عِنْدَ اللّٰهِ. ❷

ترجمہ: جس قدر تیرے ہاں گناہ چھوٹا ہوتا جائے گا اللہ کے ہاں اتنا ہی بڑا ہوتا جائے گا، اور جس قدر تیرے ہاں گناہ بڑا ہوتا جائے گا اللہ کے ہاں اتنا ہی چھوٹا ہوتا جائے گا۔

گناہ گاروں کو قبولیت توبہ کی بشارت دو

۴......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ بِأَنَّهُمْ إِنْ تَابُوا قَبِلْتُ مِنْهُمْ وَحَذِّرِ الصِّدِّيقِينَ أَنِّي إِنْ وَضَعْتُ عَلَيْهِمْ عَدْلِي عَذَّبْتُهُمْ. ❸

ترجمہ: گناہ گاروں کو خوشخبری سناؤ کہ اگر انہوں نے توبہ کی تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا، اور صدیقین کو تنبیہ کردو کہ اگر میں نے ان پر عدل کیا تو میں انہیں عذاب دوں گا۔

توبہ وندامت سے ہر گناہ معاف ہوجاتا ہے

۵......ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ سے اس گناہ کے بارے میں پوچھا گیا جو اللہ معاف نہیں کرتا، انہوں نے فرمایا:

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول فى نفس التوبة، ج۴ ص ۱۴، ۱۵

❷ التوبة لابن أبى الدنيا: ج ۱ ص ۴۷، الرقم: ۶۴

❸ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول فى نفس التوبة، ج۴ ص ۱۴، ۱۵

مَا مِنْ عَمَلٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَعْمَلُهُ الْعَبْدُ ثُمَّ يَتُوبُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ إِلَّا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. ❶

ترجمہ: آسمان اور زمین کے درمیان کوئی عمل نہیں جو بندہ کرے پھر مرنے سے پہلے توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔

بغیر توبہ کی حقوق کی ادائیگی دشوار ہے

٦ ...... حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ حُقُوقَ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَّقُوْمَ بِهَا الْعَبْدُ وَلَكِنْ أَصْبِحُوْا تَائِبِيْنَ وَأَمْسُوْا تَائِبِيْنَ. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے حقوق ایسے عظیم ہیں کہ لوگ انہیں ادا نہیں کر پاتے، بلکہ گناہ گار ہوتے ہیں، اگر وہ صبح وشام توبہ نہ کریں تو معاملہ دشوار ہو جائے۔

سچی توبہ کرنے والے پر ابلیس کو ندامت

٧ ...... ایک بزرگ کا قول ہے کہ:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبِ فَلَا يَزَالُ نَادِمًا حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ إِبْلِيْس لَيْتَنِيْ لَمْ أُوْقَعَهُ فِي الذَّنْبِّ. ❸

ترجمہ: بندہ گناہ کرتا ہے اور زندگی بھر اس گناہ پر نادم رہتا ہے یہاں تک کہ وہ موت کے بعد جنت میں داخل ہو جاتا ہے، اس وقت شیطان کہے گا: کاش! میں اسے اس گناہ میں مبتلا ہی نہ کرتا۔

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۳۹، الرقم: ٦٧٣٤

❷ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول فى نفس التوبة، ج ۴ ص ۱۴، ۱۵

❸ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول فى نفس التوبة، ج ۴ ص ۱۴، ۱۵

مغفرت کب ہوگی

۸......ایک بزرگ نے کہا کہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ میری مغفرت اللہ کب کرے گا؟ کسی نے پوچھا: کب کرے گا: فرمایا: جب وہ میری توبہ قبول کرے گا۔

سچی توبہ کی چار علامات

۹......حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ سے توبہ کی علامات کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا:

إِدْمَانُ الْبُكَاءِ عَلَى مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوبِ، وَالْخَوْفُ الْمُتَعَلِّقُ مِنَ الْوُقُوعِ فِيهَا، وَهِجْرَانَ إِخْوَانِ السُّوءِ، وَمُلَازَمَةُ أَهْلِ الْخَيْرِ. ❶

ترجمہ: سابقہ گناہوں پر ہمیشہ روتے رہنا، اس گناہ میں واقع رہنے سے ڈرتے رہنا، برے دوستوں کو چھوڑ دینا اور اہلِ خیر کے ساتھ لگ جانا۔

خشیتِ الٰہی کے سبب گناہوں کی معافی

۱۰......حبیب بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تُعْرَضُ عَلَى الرَّجُلِ ذُنُوبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَمُرُّ بِالذَّنْبِ فَيَقُولُ أَمَا إِنِّي قَدْ كُنْتُ مُشْفِقًا مِنْهُ فَيَغْفِرُ لَهُ. ❷

ترجمہ: قیامت کے دن بندے پر اس کے گناہ پیش ہوں گے، اس کے سامنے جب بھی کوئی گناہ آئے گا وہ کہے گا کہ میں اس سے خوف زدہ تھا، اس کے کہنے سے وہ قصور معاف کر دیا جائے گا۔

گناہ کے وقت احساس کرو کس ذات کی نافرنی کر رہے ہو؟

۱۱......حضرت بلال بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ تاریخ الإسلام: الطبقة العشرون، ج۱۳ ص ۲۳۰، رقم الترجمة: ۱۳۳

❷ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول في نفس التوبة، ج۴ ص ۱۴، ۱۵

لَا تَنْظُرُ إِلَى صِغَرِ الْخَطِيئَةِ وَلَكِنِ انْظُرُ مَنْ عَصَيْتَ. ❶

ترجمہ: گناہ کے چھوٹے ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس کی کر رہے ہو؟

توبہ سے محروم مغفرت سے محروم رہتا ہے

۱۲......ایک بزرگ کا قول ہے:

أَنَامِنُ أَنْ أَحْرَمَ التَّوْبَةَ أَخْوَفُ مِنْ أَنْ أَحْرُمَ الْمَغْفِرَةَ أَيِ الْمَغْفِرَةَمِنْ لَوَازِمِ التَّوْبَةِ وَتَوَابِعِهَالَامَحَالَةَ. ❷

ترجمہ: میں توبہ سے محروم رہوں اس سے زیادہ خوفناک بات یہ ہے کہ میں مغفرت سے محروم رہوں، اس لیے کہ مغفرت توبہ کے لیے لازم ہے، اگر توبہ نہ ہوگی تو مغفرت بھی نہ ہوگی۔

گناہ کے وقت خوشی عذاب کے وقت رونے کا سبب ہے

۱۳......امام بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهُ مَنْ يَأْتِي الْخَطِيئَةَ وَهُوَ يَضْحَكُ يَدْخُلُ النَّارَ وَهُوَ يَبْكِي. ❸

ترجمہ: جو شخص گناہ کا ارتکاب کرے اس حال میں ہنس رہا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اس حال میں کہ وہ رو رہا ہوگا۔

گناہ کی بیماری کے لئے استغفار دواء ہے

۱۴......حضرت سلام بن مسکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْقُرْآنَ يَدُلُّكُمْ عَلَى دَائِكُمْ وَدَوَائِكُمْ، أَمَّا دَاؤُكُمْ فَذُنُوبُكُمْ، وَأَمَّا دَوَاؤُكُمْ فَالِاسْتِغْفَارُ. ❹

❶ الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۱۳۱، الرقم: ۲۲۶۷

❷ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول في نفس التوبة، ج۴ ص ۱۴، ۱۵

❸ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۳۵۱، الرقم: ۶۷۵۷

❹ التوبة لابن أبي الدنيا: ج ۱ ص ۸۹، الرقم: ۹۱

ترجمہ: بے شک قرآن تمہیں تمہاری بیماری اور اسکی دواء بتاتا ہے، رہی تمہاری بیماری تو وہ تمہارے گناہ ہے، اور تمہاری دواء استغفار کرنا ہے۔

لمحہ بھر کی توبہ بھی معافی کا سبب ہے

۱۵......عبدالرحمٰن بن ابوالقاسم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کی مجلس میں کافر کی توبہ کا ذکر ہوا اور اس آیت پر بھی گفتگو ہوئی۔ ''اِنْ یَنْتَھُوْا یُغْفَرُ لَھُمْ مَّا قَد سَلَفَ'' انہوں نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ مسلمان کا حال اللہ کے نزدیک زیادہ اچھا ہوگا۔ اس لیے کہ بندہ گناہ کرنے کے بعد ایک لمحہ کے لیے توبہ کر لیتا ہے تو اس سے کم عرصے میں وہ گناہ اس سے ساقط ہو جاتا ہے۔ ❶

گناہ پر خوشی گناہ کے ارتکاب سے زیادہ بھیانک ہے

۱۶......حضرت عوام بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يُقَالُ: اِلابْتِهَاجُ بِالذَّنْبِ أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِهِ. ❷

ترجمہ: پہلے کہا جاتا تھا کہ گناہ کر کے خوش ہونا گناہ کا ارتکاب کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

توبہ اللہ کی طرف سے عطیہ ہے

۱۷......حضرت ابوحفص حداد رحمہ اللہ سے توبہ کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے فرمایا:

لَيْسَ لِلْعَبْدِ فِي التَّوْبَةِ شَيْءٌ، لِأَنَّ التَّوْبَةَ إِلَيْهِ لَا مِنْهُ. ❸

ترجمہ: توبہ میں بندے کا کوئی دخل نہیں، کیونکہ یہ اللہ تعالی کا عطیہ ہے نہ کہ بندوں کی طرف سے۔

❶إحياء علوم الدين : كتاب التوبة، الركن الأول فى نفس التوبة، ج۴ ص ۱۴، ۱۵

❷شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۵۱، الرقم: ۶۷۵۶

❸الرسالة القشيرية: باب التوبة، ج ۱ ص ۲۱۴

گناہ چھوڑے بغیر توبہ نہیں ہوتی

۱۸......حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْاِسْتِغْفَارُ مِنْ غَیْرِ إِقْلَاعٍ تَوْبَةُ الْکَذَّابِینَ. ❶

ترجمہ: گناہ کو چھوڑے بغیر استغفار کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔

گناہ کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں

۱۹......حضرت ابن سماک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَصْبَحْتُ الْخَلِیفَةَ عَلَی ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ مِنَ الذَّنْبِ تَائِبٌ مُوَطِّنٌ نَفْسَهُ عَلَی هُجْرَانِ ذَنْبِهِ لَا یُرِیدُ أَنْ یَرْجِعَ إِلَی شَیْءٍ مِنْ سَیِّئَةٍ هَذَا الْمَبْرُورُ، وَصِنْفٌ یُذْنِبُ، ثُمَّ یَنْدَمُ، وَیُذْنِبُ وَیَبْکِی، هَذَا یُرْجَی لَهُ، وَیُخَافُ عَلَیْهِ، وَصِنْفٌ یُذْنِبُ، وَلَا یَنْدَمُ، وَیُذْنِبُ وَلَا یَحْزَنُ، وَیُذْنِبُ وَلَا یَبْکِی، فَهَذَا الْخَائِنُ الْجَائِرُ عَنْ طَرِیقِ الْجَنَّةِ إِلَی النَّارِ. ❷

ترجمہ: میں مخلوق کی تین قسمیں کرتا ہوں: ایک قسم گناہ سے توبہ کرنے والی ہے اور ترک گناہ پر نفس کو پکا رکھنے والی ہے، یہ گناہ کی طرف لوٹنا نہیں چاہتے اور مقابلہ کرنے والی ہے۔ دوسری قسم وہ جو گناہ کرے پھر نادم ہو، گناہ کرے اور روئے، یہ ایسی قسم ہے کہ ان کے لیے امید کی جاتی ہے اور ڈرا بھی جاتا ہے۔ تیسری قسم وہ جو گناہ کرے اور نادم نہ ہو، گناہ کرے غمگین نہ ہو، گناہ کرے اور روئے نہیں، یہ ایسی قسم ہے جو جنت کی راستے سے جہنم کی طرف دور پڑی ہے۔

ہر لمحے اپنے گناہوں پر ندامت کرتے رہیں

۲۰......حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ شعب الإیمان: معالجة کل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۳۶۲، رقم الحدیث: ۶۷۷۷

❷ التوبة لابن أبی الدنیا: ص ۷۴، الرقم: ۶۵

التَّائِبُ هُوَ الَّذِی یَتُوبُ عَنْ غَفْلَتِهِ فِی کُلِّ لَمْحَةٍ وَلَحْظَةٍ. ❶

ترجمہ: توبہ کرنے والا وہ ہے جو ہر لمحے اور ہر لحظے میں اپنی غفلت سے توبہ کرے۔

مناجات سے زیادہ توبہ محبوب ہے

۲۱......حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَوْبَةُ الْمُذْنِبِیْنَ أَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ مُنَاجَاتِ الصِّدِّیْقِیْنَ.

ترجمہ: گناہگاروں کی توبہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے بہ نسبت صدیقین کے مناجات کے۔

بدترین شخص توبہ کی امید پر گناہ کرنے والا ہے

۲۲......حضرت شفیق بلخی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے:

بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے اور زندگی کی امید پر توبہ نہ کرے۔

استغفار ندامت کے بعد ہے

۲۳......امام ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَدَّمَ الِاسْتِغْفَارَ عَلَی النَّدَمِ کَانَ مُسْتَهْزِئًا وَلَا یَعْلَمُ. ❷

ترجمہ: جو شخص گناہ پر ندامت سے پہلے استغفار کرے وہ استہزاء کرتا ہے اور جانتا بھی نہیں ہے۔

توبہ دائمی استغفار کا نام ہے

۲۴......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

التَّوْبَةُ طُولُ النَّدَمِ، وَدَوَامُ الِاسْتِغْفَارِ. ❸

ترجمہ: توبہ نام ہے لمبی ندامت کا اور ہمیشہ استغفار کرتے رہنے کا۔

---

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۷۳، الرقم: ۶۸۰۷

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۶۲، رقم الحديث: ۶۷۷۸

❸ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۶۲، رقم الحديث: ۶۷۷۹

توبہ کے چار ستون ہیں

۲۵......حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

التَّوْبَةُ عَلَى أَرْبَعَةِ دَعَائِمَ :اِسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ،وَنَدَمٌ بِالْقَلْبِ،وَتَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ،وإِضْمَارُ أَنْ لَا يَعُودَ فِيهِ .❶

ترجمہ: توبہ کے چار ستون ہیں(جن پروہ قائم ہوتی ہے۔)زبان سے استغفار کرنا، دل سے ندامت کرنا،اعضاء سے گناہ چھوڑنا،دل سے یہ ارادہ کرنا دوبارہ نہیں کروں گا۔

دل کی سختی گناہوں کے کثرت کے سبب ہے

۲۶......امام یحیی بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا جَفَّتِ الدُّمُوعُ إِلَّا لِقَسَاوَةِ الْقُلُوبِ،وَمَا قَسَتِ الْقُلُوبُ إِلَّا لِكَثْرَةِ الذُّنُوبِ،وَمَا كَثُرَتِ الذُّنُوبُ إِلَّا مِنْ كَثْرَةِ الْعُيُوبِ.❷

ترجمہ:نہیں خشک ہوتے آنسوں مگر دلوں کی سختی کی وجہ سے،اورنہیں سخت ہوتے دل مگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے،اورنہیں کثیر ہوتے گناہ مگر عیبوں کی کثرت کی وجہ سے۔

اسباب گناہ کے ہوتے ہوئے گناہوں سے بچنا

۲۷......حضرت سید علی ہجویری رحمہ اللہ کا قول ہے:

اللہ تعالی کی پہچان انسان کے لیے بڑی مشکل ہے،اسکی راہ پر چلنے والوں کا پہلا مقام توبہ ہے۔مزید فرمایا کہ ارادہ گناہ اوراسباب گناہ ہونے کے باوجوداگر گناہ سے پرہیز کیا جائے تو یہ بہت بڑی بات ہے۔

توبہ اور نیک عمل کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۸......امام ابوالحسن مزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶شعب الإيمان:معالجة كل ذنب بالتوبة،ج۹ص ۳۶۴،رقم الحديث : ۶۷۸۴

❷شعب الإيمان:معالجة كل ذنب بالتوبة،ج۹ص ۳۸۳،رقم الحديث :۶۸۲۸

الذَّنبُ بَعدَ الذَّنبِ عُقُوبَةُ الذَّنبِ،وَالْحَسَنَةُ بَعدَ الْحَسَنَةِ ثَوَابُ الْحَسَنَةِ. ❶

ترجمہ: گناہ کے بعد گناہ کرنا پہلے گناہ کی سزا ہوتی ہے۔اور نیکی کے بعد نیکی کرنا پہلی نیکی کا اجر وثواب ہوتا ہے۔

گناہ کے آثار چہرے پر باقی رہتے ہیں

۲۹......امام خطاب بن عابد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعَبْدُ لَيُذْنِبُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،فَيَجِيءُ إِلَى إِخْوَانِهِ فَيَعْرِفُونَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. ❷

ترجمہ: جب انسان گناہ کرتا ہے اس چیز میں جو اللہ کے اور اس کے بندے کے درمیان ہے مگر وہ جب اپنے دوستوں کے سامنے آتا ہے تو وہ گناہ کو اس کے چہرے پر پہچان لیتے ہیں۔

تائب کون ہے؟

۳۰......حضرت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ تائب کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو شخص جوانی میں توبہ کرے پھر اس پر قائم رہے کہ اسے موت آجائے، بوڑھوں کی توبہ توبہ نہیں، کیونکہ انکے نفسانی جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہوتے ہیں، مگر بڑھاپے میں بھی جو کوئی توبہ کرتا ہے اللہ قبول کر لیتا ہے۔

گناہوں کی سیاہی چہرے کی بدصورتی کا سبب ہے

۳۱......حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّكَ إِنْ أَدَمْتَ النَّظَرَ فِي مِرْآةِ التَّوْبَةِ بَانَ لَكَ قَبِيحُ شَيْنِ الْمَعْصِيَةِ. ❸

---

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۸۳،رقم الحديث : ٦٨٢٩

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۹۴،رقم الحديث : ٦٨٥٤

❸ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۹۴،رقم الحديث : ٦٨٥٦

ترجمہ: اگر آپ توبہ کے آئینے میں ہمیشہ نظر ٹکا کر رکھیں تو آپ کو گناہوں کے عیب کی بدصورتی ظاہر ہو کر نظر آجائے گی۔

گناہوں سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں

۳۲......امام زہیر البابی رحمہ اللہ کسی آدمی سے کہہ رہے تھے کہ میرے بعد تم کیسے رہے؟ اس نے کہا کہ خیریت سے اور عافیت سے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

إِنْ كُنْتَ سَلِمْتَ مِنَ الْمَعَاصِي فَإِنْ كُنْتَ فِي عَافِيَةٍ، وَإِلَّا فَلَا دَاءَ أَدْوَى مِنَ الذُّنُوبِ. ❶

ترجمہ: اگر آپ گناہوں سے بچتے رہے تب تو تم عافیت میں رہے اور اگر گناہوں سے نہیں بچے تو پھر گناہوں سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے۔

دن خیر سے کب گزرتا ہے

۳۳......ایک آدمی نے حاتم اصم رحمہ اللہ سے کہا: آپ کس چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں صبح سے شام تک خیریت کی خواہش کرتا ہوں، اس نے کہا کہ کیا سارے دن خیریت نہیں ہے؟ فرمایا کہ:

إِنَّ عَافِيَةَ يَوْمِي أَنْ لَا أَعْصِي اللَّهَ فِيهِ. ❷

ترجمہ: میرے دن کی خیریت وہ ہوتی ہے کہ میں اس میں کوئی اللہ کی نافرمانی نہ کروں۔

گناہوں کو دل سے چھوڑیں نہ کہ لوگوں کی ملامت سے

۳۴......حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الذُّنُوبَ ظَرْفًا لَا خَوْفًا. ❸

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۹۵، رقم الحديث: ۶۸۵۷

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۹۵، رقم الحديث: ۶۸۵۸

❸ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۹۵، رقم الحديث: ۶۸۶۰

ترجمہ: سب لوگوں سے افضل وہ ہے جو گناہوں کو دل سے چھوڑ دے خوف سے نہیں۔

اَسرار کی حفاظت توبہ کے ذریعے ہوتی ہے

۳۵......امام ربیع بن خثیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلسَّرَائِرَ السَّرَائِرَ، اللَّآئِی یَخْفَیْنَ عَلَی النَّاسِ، وَمَنْ لِلّٰهِ بَوَادِرُهُنَّ بُدُوٌّ لَهُنَّ ثُمَّ یَقُولُ: وَمَا دَوَاهُنَّ أَنْ یَتُوبَ فَلَا یَعُودَ. ❶

ترجمہ: مخفی سے مخفی باتیں جو لوگوں سے مخفی رکھی جاتی ہیں کون چھپائے گا ان کو اللہ سے، ان کا سوچنا اور خیال آنا ہی اس کے آگے ظاہر ہوتا ہے، اس کے بعد وہ کہتے تھے کہ ان کا علاج صرف یہ ہے کہ توبہ کرے پھر دوبارہ وہ غلطی نہ کرے۔

اگر ساری زمین گناہوں سے بھر جائے تو توبہ سب کو مٹا دیتی ہے، دیکھیں بارود ذراسی ہوتی ہے مگر بڑے بڑے پہاڑوں کو اڑا دیتی ہے۔

اطاعت ومعصیت اور توبہ کے اثرات

یہ ایک حقیقت ہے کہ قلب پر معصیت اور اطاعت کے اثرات بڑے مختلف ہیں، ان میں سے معصیت کے اثرات کو مجازاً ظلم کہہ سکتے ہیں اور اطاعت کو نور سے تعبیر کر سکتے ہیں، جیسے جہالت کو بطورِ مجاز تاریکی اور علم کو روشنی کہتے ہیں، ظاہر ہے کہ نور اور ظلمت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں، جو شخص اس حقیقت سے واقف نہیں وہ گویا صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہے، مغز سے جو اصل دین ہے واقف نہیں ہے، بلکہ دین کی طرف سے عقل پر دبیز پردہ پڑا ہوا ہے، اگر غور کیا جائے تو ایسا شخص اپنے نفس کی حقیقت اور اس کی صفات کا علم بھی نہیں رکھتا، جو شخص اپنے نفس سے واقف نہ ہو وہ کسی دوسری چیز سے کیا واقف ہوگا؟ کیوں کہ نفس سے ہی دوسری چیز کی معرفت حاصل

❶ شعب الإیمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۴۱۳، رقم الحدیث: ۶۸۹۷

ہوتی ہے، جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ توبہ اگر درست اور صحیح ہو تب بھی قبول نہیں ہوتی وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص یہ وہم کرے کہ آفتاب کی روشنی سے اندھیرا دور نہیں ہوتا، یا صابون سے کپڑے کی نجاست زائل نہیں ہوتی، البتہ اگر میل اتنا تہ بہ تہ ہو جائے کہ کپڑے میں اور اس میں کوئی فرق ہی نہ رہے تو وہ صابون سے بھی نہیں دھلتا، اسی طرح اگر گناہ پے در پے ہوں تو دل پر اتنا گہرا زنگ ہو جائے گا کہ اس سے دور نہ ہو سکے گا، بلکہ بدبختی کی مہر لگ جائے گی۔ ایسا دل نہ کبھی توبہ کر سکے گا اور نہ رجوع الی اللہ کی طرف مائل ہوگا، زبان سے ہزار بار توبہ توبہ کرے تب بھی کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ❶

محض زبان سے توبہ کرنے کی مثال

امام غزالی رحمہ اللہ صرف زبان سے توبہ کرنا جب کہ صدقِ دل سے نہ ہو اس کی مثال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ ایسا ہی ہے جیسے دھوبی زبان سے یہ کہے کہ میں نے کپڑا دھویا، کیا زبان سے کہنے سے کپڑا دھل جائے گا؟ ہرگز نہیں، جب تک کپڑے کا میل کچیل دور کرنے کے لیے تدبیر نہ کی جائے اور اسے پانی اور صابون کے ذریعے دور کرنے کی کوشش نہ کی جائے، اس وقت تک میل بدستور باقی رہے گا، یہی حال ان لوگوں کا ہے جو اصل توبہ سے باز رہتے ہیں بلکہ اکثر لوگوں کا جو دنیا پر کتوں کی طرح گرے ہوئے ہیں اور باری تعالیٰ سے بالکل منحرف ہیں، یہی حال ہے کہ ان کے دل کا میل دور نہیں ہوتا کیوں کہ وہ محض زبان سے توبہ کرتے ہیں دل سے نہیں کرتے۔ ❷

ہر حاجت کا حل استغفار ہے

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کسی نے قحط سالی کی شکایت کی، یعنی بارش نہ ہونے

❶ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول، ج۴ ص ۱۳

❷ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول، ج۴ ص ۱۳

کی، تو انہوں نے فرمایا: استغفار کرو، دوسرے نے تنگدستی کی شکایت کی، تو اس کو بھی فرمایا کہ استغفار کرو، تیسرے آدمی نے اولاد نہ ہونی کی شکایت کی، تو اس کو بھی فرمایا کہ استغفار کرو، چوتھے نے شکایت کی کہ پیداوار میں کمی ہے، تو ان کو بھی فرمایا کہ استغفار کرو، پس کہا گیا کہ آپ نے ہر شکایت کا ایک ہی علاج تجویز فرمایا؟ تو انہوں یہ آیات تلاوت فرمائی:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ (نوح: ۱۰ اتا ۱۲)

ترجمہ: چنانچہ میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور تمہاری خاطر نہریں مہیا کردے گا۔❶

اسلافِ امت کے توبہ واستغفار سے متعلق پرتاثیر واقعات

حضرت ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ کی توبہ کا واقعہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام میں جعرانہ سے واپس آنے کے بعد مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ہبار سامنے آئے تو صحابہ کرام نے انہیں دیکھ کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ ہبار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے دیکھ لیا ہے، کچھ لوگوں نے ان کی طرف کھڑا ہونے کا ارادہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے انہیں بٹھالیا، ہبار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور کہا:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ

❶ تفسیر القرطبي: سورہ نوح آیت نمبر ۱۰ کے تحت، ج ۹ ص ۳۰۲

أَنَّکَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَلَقَدْ هَرَبْتُ مِنْکَ فِي الْبِلَادِ، وَأَرَدْتُ اللُّحُوقَ بِالْأَعَاجِمِ، ثُمَّ ذَکَرْتُکَ وَعَائِذَتَکَ وَفَضْلَکَ وَبِرَّکَ وَصَفْحَکَ عَمَّنْ جَهِلَ عَلَيْکَ، وَكُنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَهْلَ شِرْکٍ، فَهَدَانَا اللّٰهُ بِکَ وَتَنَقَّذَنَا بِکَ مِنَ الْهَلَكَةِ،فَاصْفَحْ عَنْ جَهْلِي وَعَمَّا كَانَ يَبْلُغُکَ عَنِّي، فَإِنِّي مُقِرٌّ بِسُوأَتِي، مُعْتَرِفٌ بِذَنْبِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ أَحْسَنَ اللّٰهُ بِکَ حَيْثُ هَدَاکَ لِلْإِسْلَامِ، وَالْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا كَانَ قَبْلَهُ.❶

ترجمہ: السلام علیک یارسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ میں آپ سے ڈر کر مختلف شہروں کی طرف بھاگ گیا تھا اور میں نے عجموں کے ساتھ مل جانے کا ارادہ کرلیا تھا، پھر مجھے آپ کی شفقت، آپ کا فضل، آپ کی نیکی اور اپنے پر زیادتی کرنے والے کو درگزر کرنا یاد آیا، اے اللہ کے رسول! ہم مشرک تھے، اللہ نے آپ کے ذریعے سے ہمیں ہدایت دی اور آپ کے ذریعے ہمیں ہلاکت سے بچایا، لہذا میری جہالت کی بناء پر جو آپ کو تکلیف پہنچی ہو اس سے درگزر فرمائیں، میں اپنی غلطیوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا اور دین اسلام کی طرف ہدایت دی، اور اسلام سے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

ایسی توبہ کہ لسانِ نبوت سے اُن کے لیے منقبت

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے:

❶ الطبقات الكبرى: الطبقة الرابعة، ترجمة: هبار بن الأسود، ج ١ ص ٢٤٩، الرقم: ١٠٨ / تاريخ مدينة دمشق: ترجمة هبار بن الأسود، ج ٧٣ ص ٣٥٧

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ: وَيْحَكَ، ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ، ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهِّرْنِي.

ترجمہ: اورعرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پاک کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو واپس جا، اللہ سے معافی مانگ اور اس کی طرف رجوع کر۔ تو وہ تھوڑی دور ہی جا کر لوٹ آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم!) مجھے پاک کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاکت ہو تیرے لئے۔ لوٹ جا، اللہ سے معافی مانگ اور اس کی طرف رجوع کر۔ وہ تھوڑی دور جا کر لوٹا، پھر آ کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول مجھے پاک کریں۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا: یہاں تک کہ چوتھی دفعہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے کس بارے میں پاک کروں؟ اس نے عرض کیا زنا سے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ دیوانہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ وہ دیوانہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک آدمی نے اٹھ کر اسے سونگھا اور اس سے شراب کی بدبو نہ پائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے زنا کیا؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اُسے رجم کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ. ❶

ترجمہ: اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ ایک امت (اور جماعت) کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو وہ اُس سے وسیع (اور زیادہ) ہوگی۔

❶ صحیح مسلم: کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی، رقم الحدیث: ۱۶۹۵

غامدیہ خاتون کی سچی توبہ پر اِن کے لئے بشارت

غامدیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو گناہ سے پاک کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا، لیکن اگلے دن وہ پھر چلی آئی اور عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجھے اسی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ ماعز رضی اللہ عنہ کو واپس کرنا چاہا تھا۔ خدا کی قسم! میں حاملہ ہو چکی (یعنی نشانی موجود ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی جلدی نہ کر یہاں تک کہ وضع حمل ہو جائے۔

اگلی دفعہ جب وہ آئیں تو ہاتھ میں بچہ اٹھا رکھا تھا اور وہی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر واپس بھیج دیا کہ ابھی دودھ پلا، مدتِ رضاعت پوری ہونے پر وہ پھر دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں، اب بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا بھی تھا۔ عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں اس کا دودھ چھڑا چکی اور اب یہ کھانا کھا لیتا ہے، یہ سن کر ان سے بچہ لے کر ایک مسلمان کو دیدیا گیا، چنانچہ ایک گڑھا ان کے سینے تک کھودا گیا اور لوگوں کو حکم دیا گیا کہ انہیں رجم کر دیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ایک پتھر ان کے سر پر مارا تو کچھ خون کے قطرے اچھل کر ان کے چہرے پر پڑے، اس پر انہوں نے خاتون کو برا بھلا کہہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

مَهْلًا يَا خَالِدُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ. ❶

ترجمہ: اے خالد! ذرا ٹھہر جا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے بلاشبہ

❶ صحيح مسلم: كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، رقم الحديث: ١٦٩٥

وہ ایسی توبہ کرچکی ہے کہ اگر ایسی توبہ صاحب مکس (ٹیکس وصول کرنے والا) کرے تو اس کی بھی ضرور بخشش ہوجائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط سالی میں استغفار کے ذریعے بارش طلب کی

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے قوم سے کہا تھا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا. يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا. وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ (النوح: ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ: چنانچہ میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور تمہاری خاطر نہریں مہیا کردے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ بارش طلب کرنے نکلے، انہوں صرف استغفار کیا، باقی کچھ نہیں کیا، تو لوگوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو بارش طلب کرتے نہیں دیکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لقد طلبت المطر بمجاديح السماء التى يستنزل بها المطر، ثم قرأ. ❶

ترجمہ: میں نے آسمان سے موسلا دھار بارش برسانے والے رب سے بارش طلب کی، پھر اسی آیت کی تلاوت کی۔

اللہ کے ہاں محبوب کلام استغفار ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❶ تفسير الطبری: سورہ نوح آیت نمبر ۱۰ کے تحت، ج ۲۳ ص ۶۳۲

إِنَّ مِنْ أَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اعْتَرَفْتُ بِالذَّنْبِ، وَأَبُوءُ بِالنِّعْمَةِ، فَاغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ. ❶

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین کلام یہ ہے کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! میں نے گناہ کا اقرار کیا ہے اور نعمت کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ پس بخش دے تو مجھ کو، بے شک نہیں بخشتا گناہوں کو مگر صرف تو ہی۔

صحابیِ رسول ابو محجن رضی اللہ عنہ کی توبہ

حضرت ابنِ سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محجن ثقفی رضی اللہ عنہ کو شراب پینے کی وجہ سے کوڑے لگا کرتے تھے، جب بہت زیادہ پینے لگے تو مسلمانوں نے انھیں باندھ کر قید کر دیا۔ جب جنگِ قادسیّہ کے دن یہ مسلمانوں کو دشمن سے لڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے تو انھیں یہ محسوس ہوا کہ مشرکوں نے مسلمانوں کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ تو انھوں نے (مسلمانوں کے امیر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اُمّ ولد یا اُن کی بیوی کے پاس پیغام بھیجا کہ ابو محجن یہ کہہ رہا ہے کہ اسے جیل خانہ میں سے رہا کر دو اور اسے یہ گھوڑا اور یہ ہتھیار دے دو۔ وہ جا کر دشمن سے جنگ کرے گا اور پھر وہ تمام مسلمانوں سے پہلے تمہارے پاس واپس آ جائے گا، تم اسے پھر جیل خانہ میں باندھ دینا۔ ہاں! اگر ابو محجن وہاں شہید ہو گیا تو پھر اور بات ہے۔ اور یہ اَشعار پڑھنے لگے:

كَفٰى حُزْنًا اَنْ تَلْتَقِيَ الْخَيْلُ بِالْقَنَا
وَاُتْرَكَ مَشْدُوْدًا عَلَيَّ وَثَاقِيَا

ترجمہ: رنج وغم کے لیے اتنا کافی ہے کہ سوار تو نیزے لے کر لڑ رہے ہیں اور مجھے بیڑیوں میں باندھ کر جیل خانہ میں چھوڑ دیا گیا ہے۔

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۵۹، رقم الحديث: ۶۷۷۱

إِذَا قُمْتُ عَنَّانِيَ الْحَدِيْدُ وَغُلِّقَتْ
مَصَارِعُ دُوْنِيْ قَدْ تُصِمُّ الْمُنَادِيَا

ترجمہ: جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو لوہے کی بیڑیاں میرے قدم روک لیتی ہیں، اور میرے شہید ہونے کے تمام دروازے بند کر دیے گئے ہیں، اور میری طرف سے پکارنے والے کو بہرا کر دیا گیا ہے۔

اس باندی نے جا کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ساری بات بتائی۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اُن کی بیڑیاں کھول دیں اور گھر میں ایک گھوڑا تھا وہ اُن کو دے دیا اور ہتھیار بھی دے دیے۔ تو گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے نکلے اور مسلمانوں سے جا ملے۔ وہ جس آدمی پر بھی حملہ کرتے اسے قتل کر دیتے اور اس کی کمر توڑ دیتے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن کو دیکھا تو ان کو بڑی حیرانی ہوئی اور وہ پوچھنے لگا: یہ سوار کون ہے؟ بس تھوڑی ہی دیر میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو شکست دے دی اور حضرت ابو محجن واپس آ کر ہتھیار واپس کر دیے اور اپنے پیروں میں پہلے کی طرح بیڑیاں ڈال لیں۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ پر واپس آئے تو اُن کی بیوی یا اُن کی اُمّ ولد نے کہا: آپ کی لڑائی کیسی رہی؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ لڑائی کی تفصیل بتانے لگے اور کہنے لگے: ہمیں ایسے ایسے شکست ہونے لگی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سفید سیاہ گھوڑے پر ایک آدمی کو بھیج دیا۔ اگر میں ابو محجن کو بیڑیوں میں بندھا ہوا چھوڑ کر نہ گیا ہوتا تو میں یقین کر لیتا کہ یہ ابو محجن کا کارنامہ ہے۔ تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ ابو محجن ہی تھے۔ اور پھر اُن کا سارا واقعہ سنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو محجن کو بلا کر اُن کی بیڑیاں کھول دیں اور اُن سے فرمایا کہ (تم نے آج مسلمانوں کی شکست کو فتح میں بدل دیا ہے، اس لیے

اب) آئندہ تمہیں شراب پینے کی وجہ سے کبھی کوڑے نہیں ماریں گے۔اس پر حضرت ابومحجن نے کہا: **وأنا والله لا أشربها أبدًا، كنت آنف أن أدعها من أجل جلدكم**'' اللہ کی قسم! میں بھی اب آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا، چوں کہ آپ مجھے کوڑے مار لیتے تھے اس لیے میں شراب چھوڑنا پسند نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت ابومحجن نے کبھی شراب نہ پی۔ ❶

کاش یہ اس خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دن کوفہ میں ایک مقام سے گزر رہے تھے، انہوں نے چند نوجوان دیکھے، اِن میں ایک زاذان تھا، وہ بانسری بجا کر گانا گا رہا تھا، جس کی آواز بہت اچھی تھی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی آواز سن کر فرمانے لگے کہ کیا ہی خوبصورت آواز ہے اگر اس سے قرآن پڑھا جاتا اور اپنے سر پر چادر اوڑھ کر چلے گئے۔زاذان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات سن لی اور پوچھنے لگا یہ کون تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے،اس نے پوچھا کہ انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ کیا ہی اچھی آواز ہے! اگر اس سے اللہ کی کتاب پڑھی جاتی، وہ کھڑا ہوا اور بانسری زمین پر مار کر توڑ دی اور جلدی سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے گیا اور اپنی گردن میں رومال ڈال لیا،ان سے مل کر ان کے سامنے رونے لگا،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سے معانقہ کیا اور وہ بھی رونے لگے اور فرمانے لگے:

---

❶ سیلاب مغفرت:ص۱۷۰، ۱۷۱/ الاستيعاب في معرفة الأصحاب: باب الميم، ترجمة: ابو محجن الثقفى رضى الله عنه، ج۴ ص۱۷۴۸، رقم الترجمة: ۳۱۶۱

قد أحبه اللّٰه عز وجل فتاب إلى اللّٰه عز وجل من ذنوبه. ولازم عبد اللّٰه بن مسعود حتى تعلم القرآن وأخذ حظا من العلم حتى صار إماما فى العلم وروى عن عبد اللّٰه بن مسعود وسلمان وغيرهما. ❶

ترجمہ: جس شخص سے اللہ محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہ کر قرآن پڑھا اور علم سیکھا۔ یہاں تک کہ علم میں امامت کا درجہ حاصل کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے حدیثیں روایت کیں۔

ایک گناہگار خاتون کا اسلام لاتے ہی اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت تھی جو اسلام سے قبل زانیہ تھی، ایک دن ایک آدمی گزرا یا وہ عورت کسی آدمی کے پاس سے گزری، تو اس آدمی نے اس عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا، تو اس نے کہا: ہٹ اللہ نے اسلام کے ساتھ شرک ختم کر دیا، اسلام آچکا ہے، اس آدمی نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور اس کی طرف دیکھتا جا رہا تھا، اس کا منہ دیوار سے جا لگا، پھر وہ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ساری بات سنائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنتَ عَبْدٌ أَرَادَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا، إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❷

---

❶ سیلاب مغفرت: ص ۲۲۹، ۲۳۰/التوابين لابن قدامة: ذكر سبب توبة جماعة من الأسم، توبة زازن الكندى، ص ۱۲۴

❷ شعب الإيمان: باب في الصبر على المصائب، ج ۱۲ ص ۲۵۴، رقم الحديث: ۹۳۵۹/المستدرك على الصحيحين: ج ۴ ص ۴۱۸، رقم الحديث: ۸۱۳۳. قال الحكام والذهبى: هذاحديث صحيح

ترجمہ: تو ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے، بیشک جب اللہ بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو جلد سزا دیتا ہے (اوراس کو جلد اپنی حرکت کی سزا ملی کہ منہ دیوار سے جالگا) اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو گناہ کے بعد اس کی سزا میں تاخیر کردیتا ہے اور قیامت کے دن اس کا بدلہ دے گا۔

صدقِ دل سے توبہ پر چالیس سال کے گناہوں کی معافی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل میں قحط واقع ہوا، لوگوں نے جمع ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! اپنے پروردگار سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسا دے، آپ ان کے ہمراہ جنگل کو چلے، وہ ستّر ہزار آدمی تھے بلکہ زیادہ، آپ نے دعا فرمائی کہ الٰہی ہم پر بارش نازل فرما اور ہم پر اپنی رحمت پھیلا دے، اور دودھ پینے والے بچوں اور چرنے والے جانوروں اور نمازی بوڑھوں کے طفیل ہم پر رحم فرما، مگر آسمان پہلے سے بھی زیادہ صاف اور آفتاب پہلے سے بھی زیادہ گرم ہوگیا۔ آپ نے اس وقت عرض کی کہ الٰہی اگر میری وجاہت آپ کے سامنے گھٹ گئی ہے تو حضرت نبی امی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے التجاء کرتا ہوں جنھیں آخر زمانہ میں آپ مبعوث فرمائیں گے ان کے طفیل ہم پر بارش برسا۔

وحی آئی کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) تمہارا رتبہ میرے نزدیک گھٹا نہیں ہے اور نہ تمہاری وجاہت کم ہوئی ہے لیکن تم میں ایک بندہ ہے جو چالیس برس سے گناہوں کے ساتھ میرا مقابلہ کررہا ہے، تم لوگوں میں منادی کردو تا کہ وہ شخص تم میں سے نکل جائے، میں نے اسی کے سبب بارش روک رکھی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! میں کمزور بندہ اپنی کمزور آواز سے ان سب کو کیسے مطلع کروں گا حالانکہ لوگ کم بیش ستّر ہزار ہیں، حکم ہوا تم آواز دو، ہم پہنچادیں گے۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہوکر ندا کی:

فقام منادیا وقال: یا أیها العبد العاصی الذی یبارز الله منذ أربعین سنة! اخرج من بین أظهرنا فبک منعنا المطر. فقام العبد العاصی فنظر ذات الیمین وذات الشمال فلم یر أحدا خرج فعلم أنه المطلوب فقال فی نفسه: إن أنا خرجت من بین هذا الخلق افتضحت علی رؤوس بنی إسرائیل وإن قعدت معهم منعوا لأجلی فأدخل رأسه فی ثیابه نادما علی فعاله وقال: إلهی وسیدی! عصیتک أربعین سنة وأمهلتنی وقد أتیتک طائعا فاقبلنی. ❶

ترجمہ: اے وہ گناہ گار بندے جو چالیس سال سے گناہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کررہا ہے ہمارے درمیان سے نکل جا کیوں کہ تیری ہی وجہ سے ہم سے بارش روکی گئی ہے، یہ سن کر وہ بندہ گناہ گار کھڑا ہوا اور چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا تو کوئی نکلتا ہوا نظر نہ آیا، اس وقت وہ سمجھ گیا کہ میں ہی مطلوب ہوں اور جی میں سوچنے لگا کہ اگر میں لوگوں میں سے نکلوں گا تو سب کے سامنے میری رسوائی ہوگی، اور اگر ان کے ساتھ ٹھہرا رہوں تو میری وجہ سے سب لوگ بارش سے محروم ہوجائیں گے، اس خیال کے آتے ہی اُس نے اُسی وقت اپنے چہرے پر کپڑا ڈالا تا کہ کوئی دیکھ نہ لے اور دعا کی کہ اے اللہ! میں نے چالیس سال تیری نافرمانی کی، میرا دن بھی تیری نافرمانی میں گزرا میری رات بھی تیری نافرمانی میں گزری، تو نے مجھے مہلت دی اب میں فرماں بردار بن کر آیا ہوں مجھے قبول فرمالے۔

ابھی یہ دعا پوری بھی نہ کرنے پایا تھا کہ ایک سفید اَبر کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور اس تیزی سے برسا کہ گویا مشک کے دہانے کھل گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی

❶ کتاب التوابین لابن قدامة: ذکر التوابین من آحاد یالأمم الماضیة، توبة العبد العاصی، ص۵۵، ۵۶

ابھی تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں نکلا پھر کیسے آپ نے ہم پر بارش نازل فرمائی؟ارشاد ہوا اے موسیٰ! جس کی وجہ سے بارش روکی تھی اب اس کی وجہ سے برسا رہا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے الٰہی! اس بندہ کو مجھے دکھا دے، فرمایا اے موسیٰ! میں نے نافرمانی کے زمانہ میں اسے رسوا نہ کیا اب فرماں برداری کے وقت اسے کیونکر رسوا کروں گا۔

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی نصیحت سے ایک حسین عورت کا توبہ کرنا

چند فساق نے ایک حسین عورت کو تیار کیا کہ تو حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو فتنہ میں ڈال دے تو تجھے ایک ہزار درہم دیں گے، تو اس نے نہایت عمدہ لباس پہنا، زیبائش وآرائش کر کے گھر سے نکلی، حضرت ربیع رحمہ اللہ جب مسجد سے نکلنے لگے تو یہ سامنے گئی، حضرت ربیع رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھا اور اُس کے غلط ارادے کو سمجھ گئے، تو آپ نے اُسے مخاطب کر کے کہا:

كيف بك لو قد نزلت الحمى بجسمك فغيرت ما أرى من لونك وبهجتك؟ أم كيف بك لو قد نزل بك ملك الموت فقطع منك حبل الوتين؟ أم كيف بك لو قد ساء لك منكر ونكير؟ فصرخت صرخة فسقطت مغشيا عليها. ❶

ترجمہ: اگر تجھے بخار ہو جائے تو میں دیکھتا ہوں کہ تیرا یہ حسن وجمال تبدیل ہو کر یہ رنگت، تروتازگی اور خوبصورتی ختم ہو جائے گی، اُس وقت تیری کیا حالت ہوگی جب ملک الموت تیری شہ رگ کو کاٹ دے گا، اُس وقت کے بارے میں سوچ جب منکر نکیر تجھ سے سوال کریں گے، یہ باتیں سن کر اُس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئی۔

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العابدات الكوفيات مجهولات الأسماء، ج ٢ ص ١١٢

جب ہوش آیا تو اپنی سابقہ حالت سے توبہ تائب ہوگئی، پھر اس کثرت سے عبادت وریاضت میں لگ گئی کہ جب موت کا وقت آیا تو جسم تنکے کی طرح سوکھ چکا تھا۔

ایک عابد کے خوفِ خدا کے سبب بنی اسرائیل کی حسین عورت کا توبہ کرنا

حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ عورت تھی، جونہایت حسین وجمیل تھی، جب تک سو دینار نہ لے لیتی کسی کو اپنے پاس نہ آنے دیتی۔ اُسے ایک عابد نے دیکھا اور اس کا عاشق ہوگیا اور محنت مزدوری کر کے سو دینار جمع کئے، پھر اس عورت کے پاس آیا اور کہا تیرے حسن نے مجھے فریفتہ کر دیا، میں نے محنت مزدوری کر کے سو دینار جمع کر لئے ہیں، اس نے کہا لے آؤ۔ وہ شخص اس کے یہاں پہنچا، اس کا ایک سونے کا تخت تھا جس پر وہ بیٹھا کرتی تھی، اسے بھی اس نے اپنے پاس بلایا، جب عابد آمادہ ہوا اور اس کے پاس جا بیٹھا، تو اچانک اُسے اللہ کے سامنے قیامت کے دن کھڑا ہونا یاد آ گیا، اور فوراً اس کے بدن میں رعشہ پڑ گیا اور کہا مجھے جانے دو سو دینار تیرے ہی ہیں۔ اس نے کہا تجھے کیا ہوگیا؟ تو نے تو کہا تھا میں تجھے پسند آ گئی، اور تو نے محنت مزدوری کر کے دینار جمع کئے، جب مجھ پر قادر ہوا تو یہ حرکت کی عابد نے کہا:

خوفاً من اللّٰہ ومن مقامی بین یدیه، وقد بغّضک إلیّ، فأنت أبغض الناس إلیّ، فقالت: إن کنت صادقاً فمالی زوج غیرک، فقال: دعینی أخرج، فقالت: لا، إلا أن تجعل لی أنک تتزوج بی، قال: عسی أن یکون ذلک فتقنع بثوبه، ثم خرج إلی بلده فارتحلت بعده نادمة علی ما کان منها حتی قَدِمَت بلده، فسألت عن اسمه ومنزله، فدُلّت علیه، وکانت تُعرَف بالملکة، فقیل له: إن الملکة قد جاء تک، فلما رآها شهق شهقة

فمات رحمه الله ،قال:فسقط في يدها،فقات:أماهذه فقد فاتني،فهل له من قريب ،قالوا:أخوه رجل فقير،فقالت:أناأتزوج به حباًلأخيه،فتزوجته،فيسّر الله منهاسبعة أبناء كلهم صالحون.❶

ترجمہ:مجھ پراللہ کا خوف طاری ہوگیا اوراللہ تعالی کے سامنے جانے کا اندیشہ غالب آگیا،میرے دل میں تیری عداوت پیدا ہوگئی،اب تو میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ مبغوض ہے،اس نے کہا اگر تو سچا ہے تو میرا شوہر بھی تیرے سوا کوئی نہیں ہو سکتا،اس نے کہا مجھے نکل جانے دو،اس عورت نے کہا مجھ سے نکاح کرنے کا وعدہ کر جاؤ،کہا عنقریب ہوجائے گا،پھرسر پر چادر ڈالی اوراپنے شہر کو چلا گیا،وہ عورت بھی توبہ کر کے اس کے پیچھے شہر کو روانہ ہوئی،اس شہر میں پہنچ کر لوگوں سے عابد کا حال دریافت کیا،لوگوں نے اُسے بتایا،اس عورت کو''ملکہ'' کہتے تھے،عابد سے بھی کسی نے کہا کہ تمہیں''ملکہ'' تلاش کرتی پھرتی ہے،انہوں نے جب اسے دیکھا تو ایک چیخ ماری اور وہیں انتقال ہوگیا۔جاں بحق تسلیم کی۔وہ عورت ناامید ہوگئی،پھراس نے کہا یہ تو مرگیا،کیااس کا کوئی رشتہ دار بھی ہے؟لوگوں نے کہااس کا بھائی بھی فقیر آدمی ہے،کہنے لگی اس کے بھائی سے محبت کی وجہ سے اس فقیر سے نکاح کروں گی،چنانچہ اس سے نکاح کیا جس سے سات لڑکے پیدا ہوئے اورسب کے سب نہایت نیک صالح متقی تھے۔

توبہ کی وجہ سے سابقہ گناہوں کی معافی اور جنت کی بشارت

بنی اسرائیل میں ایک آدمی کسی گناہ کو نہ چھوڑتا تھا،ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں اس کے خاندان والے قحط کا شکار ہوگئے،انہوں نے اپنی باندی کواس کے پاس بھیجا کہ وہ اس سے کچھ مانگ کر لائے،اس نے کہا جب تک تو میرے ساتھ بے آبرو نہ ہو میں کچھ نہ

❶روض الرياحين في حكايات الصالحين:الحكاية الرابعة والخمسون بعد الثلاث مائة، ص ٢٩١

دوں گا۔لڑکی سن کر واپس چلی گئی، جب قحط مزید شدید ہوا تو وہ دوبارہ اس کے پاس آئی، اس نے پھر وہی بات کی، لیکن لڑکی نے انکار کیا اور واپس چلی گئی، جب قحط بہت زیادہ پھیل گیا تو ان لوگوں نے دوبارہ اسے اس آدمی کے پاس بھیجا۔اس نے پھر اسی بات کا اظہار کیا، اس مرتبہ لڑکی نے بھی رضامندی ظاہر کردی، لیکن جب اس آدمی نے اس سے خلوت اختیار کی تو وہ لڑکی کانپنے لگی، اس نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگی:

قالت انی أخاف اللّٰه رب العالمين هذاشئی لم أضعه قط،قالأنت تخافين اللّٰه ولم تصنعيه وأفعله أعاهد اللّٰه أنی لا أرجع إلى شیء مما كنت فيه فأوحى اللّٰه إلى نبی من أنبيائهم أن فلانا أصبح فی كتب أهل الجنة. ❶

ترجمہ: میں اللہ رب العالمین سے ڈر رہی ہوں، کیوں کہ میں نے پہلے کبھی ایسا کام نہیں کیا، اس آدمی نے کہا تو اللہ سے ڈر رہی ہے جبکہ تو نے یہ گناہ کبھی نہیں کیا (اور میرے دل میں اس قدر ڈر نہیں) حالاں کہ میں یہ گناہ کرتا ہوں، میں اللہ سے وعدہ کرتا ہوں دوبارہ میں کوئی گناہ نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کے سبب وقت کے نبی کی طرف وحی فرمائی فلاں اہل جنت میں سے لکھ دیا گیا ہے۔

سچی توبہ پر جنازے میں شرکت کرنے والوں کے لیے مغفرت کا اعلان

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک سرکش نوجوان تھا، اس کے بدکردار ہونے کی وجہ سے بستی والوں نے اسے بستی سے نکال دیا، شہر کے باہر ایک بے آباد میدان میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرے ایک ولی کا انتقال ہوگیا ہے، وہاں پہنچ کر اس کو غسل دیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور یہ اعلان

❶ روضة المحبين ونزهة المشتاقين: الباب السابع والعشرون، ص ۴۵۳

کردیں جس شخص کے گناہ زیادہ ہوں وہ اس کے جنازے میں شریک ہوتا کہ میں اس کے گناہ کو بخشش دوں اوراس کو میرے پاس اٹھا کرلاؤ (یعنی اس کوجلدی دفناؤ) تا کہ میں اس کا اکرام کروں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں اعلان کیا، بہت سے لوگ جمع ہوکراس کے پاس گئے تو اسے پہچان لیا، انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ تو وہی فاسق ہے جس کو ہم نے بستی سے نکالا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ بات سن کر تعجب میں پڑ گئے ، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ یہ لوگ سچ کہتے ہیں ، لیکن جب اس بیابان میں اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے دائیں بائیں دیکھا اسے کوئی دوست اور کوئی رشتہ دار نظر نہ آیا اور یہ خیال کیا کہ میں اس بیابان میں اکیلا اجنبی اور ذلیل پڑا ہوا ہوں ،اس نے میری طرف آنکھ اٹھائی اور کہا:

اِلٰهِیْ عَبْدٌمِنْ عِبَادِکَ،غَرِیْبٌ فِیْ بِلَادِکَ، لَوْعَلِمْتُ اَنْ عَذَا بِیْ یَزِیْدُفِیْ مِلْکِکَ وَعَفْوَکَ عَنِّیْ یَنْقَصُ مِنْ مُلْکِکَ لَمَاسَئَلْتُکَ الْمَغْفِرَةَ وَلَیْسَ لِیْ مَلْجَأٌوَلَارَجَاءً اِلَّااَنْتَ وَقَدْسَمِعْتُ فِیْ مَااَنْزَلْتَ اَنَّکَ قُلْتَ اِنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُالرَّحِیْمُ فَلَا تُخِیْبُ رَجَائِیْ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں، تیری سلطنت میں اجنبی ہوں ، اگر میں یہ جان لیتا کہ مجھے عذاب دینا تیری بادشاہت کو گھٹا دے گا تو میں تجھ سے بخشش کا سوال نہ کرتا، تیرے سوا میرا کوئی ٹھکانہ اور جائے امید نہیں اور جو تو نے اپنی نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے کہ بیشک میں بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہوں، یہ میں سن چکا ہوں لہٰذا مجھے ناامید نہ کر۔

---

❶ سیلاب مغفرت: ص۱۲۵، ۱۲۶/التوابین لابن قدامة: ذکر التوابین من آحاد الأمم الماضية، توبة شاب مسرف علی نفسه، ص ٥٦

اے موسیٰ! کیا مجھے یہ اچھا لگتا تھا کہ اس کی دعا کورد کردیتا جبکہ یہ اس حال میں اجنبی تھا، اس نے میری طرف مجھے ہی وسیلہ بنایا اور میرے سامنے آہ وزاری کی، میری عزت کی قسم! اگر یہ روئے زمین کے تمام گناہگاروں کے لئے مجھ سے بخشش کا سوال کرتا تو میں انہیں بخشش دیتا، اس کی اجنبیت کی ذلت کی وجہ سے، اے موسیٰ! میں بے گانے کا ٹھکانہ ہوں اور اس کا حبیب ہوں اور اس کا طبیب ہوں اور اس پر شفقت کرتا ہوں۔

احنف بن قیس رحمہ اللہ کا قرآنی آیات میں غوروفکر اور آیت توبہ پر فرحت

ایک دن احنف بن قیس رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ذہن میں یہ بات آئی:

﴿لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (الأنبياء: ۱۰)

ترجمہ: ہم نے تمہارے پاس ایک ایسی کتاب اتاری ہے جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے، کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے؟

اس سے ایک عجیب سا احساس دل میں منڈلانے لگا، بالآخر سوچا کہ میں دیکھوں تو قرآن مجید میں میرا تذکرہ کس انداز میں ہے؟ میں کون ہوں؟ اور کن لوگوں میں سے ہوں؟

قرآن پاک منگوایا اور اس میں غور کرنا شروع کردیا...... ایک قوم کا تذکرہ ان الفاظ میں پایا:

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ (الذاریات: ۱۷ تا ۱۹)

ترجمہ: وہ رات کے وقت کم سوتے تھے اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے اور ان کے مال ودولت میں سائلوں اور محروم لوگوں کا (باقاعدہ) حق ہوتا تھا۔

کچھ اور لوگوں کا تذکرہ ان الفاظ میں موجود پایا:

﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾(السجدة:١٦)

ترجمہ:ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پھر کچھ سوچا تو ان لوگوں کا تذکرہ سامنے آیا جو ذوقِ عبادت میں رات گزارتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾(الفرقان:۶۴)

ترجمہ:اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں،اور (کبھی) قیام میں۔

کچھ اور اوراق پلٹے تو یہ صفات سامنے آئیں:

﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾(آل عمران:۱۳۴)

ترجمہ: جو خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی (اللہ کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں، اور جو غصے کو پی جانے اور لوگوں کو معاف کر دینے کے عادی ہیں۔اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

ایسے ہی چند لوگوں کا تذکرہ دیکھا پڑھا تو بے ساختہ پکار اٹھے:

اے میرے اللہ! یہ تو کاملین کا تذکرہ ہے اور اونچی صفات والے ہیں اہلِ ایمان کا پُر رونق بیان ہے میں تو ایسوں میں سے نہیں ہوں۔

پھر ایک اور انداز سے اوراقِ قرآنی پر نظر ڈالنے لگا تو ایک قوم کا تذکرہ یوں سامنے آیا:

﴿إِذَا قِيلَ لَهُمْ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ. وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ﴾ (الصافات: ۳۶،۳۵)

ترجمہ: جب ان سے یہ کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ اکڑ دکھاتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایسے ہیں کہ ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں؟

دوسری قوم کا تذکرہ کچھ اس طرح پایا:

﴿وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾ (الزمر: ۴۵)

ترجمہ: اور جب کبھی تنہا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل بیزار ہو جاتے ہیں اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ لوگ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔

پھر کچھ لوگوں کا بہت برا حال دیکھا کہ ان سے پوچھا جائے گا:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ. قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ. وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ. وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ. وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ. حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ﴾ (المدثر: ۴۲ تا ۴۷)

ترجمہ: تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور جو لوگ بیہودہ باتوں میں گھستے، ہم بھی ان کے ساتھ گھس جایا کرتے تھے اور ہم روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ وہ یقینی بات ہمارے پاس آ ہی گئی۔

یہاں پہنچ کر احنف بن قیس رحمہ اللہ رک گئے اور کہا:

اے میرے اللہ! میں ان برے لوگوں سے بیزار ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں۔

پھر کچھ اور تلاوت جاری رکھی، غور وفکر بھی کرتے رہے، اپنے خیال وجستجو کو قرآنی افکار کے تابع کر کے تدبّر کرتے رہے یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے:

﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(التوبة: ۱۰۲)

ترجمہ: اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرلیا ہے۔ انہوں نے ملے جلے عمل کیے ہیں، کچھ نیک کام، اور کچھ برے امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرلے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

مطالعہ قرآنی میں یہاں آکر احنف بن قیس رحمہ اللہ کہنے لگے: بس میں ان لوگوں میں ہوں۔ میرے پاس بھی کچھ نیک اعمال ہیں اور خطاؤں کے ڈھیر بھی بہت ہو گئے ہیں، بس مجھے اس ذات کی جانب متوجہ ہو کر توبہ کرنی چاہیے پس وہ رحیم وکریم اللہ مجھے معاف کر ہی دے گا، چنانچہ آہ وزاری کرنے لگے۔

ہم میں سے ہر ایک کتاب اللہ میں اپنے مقام کے متعلق غور وفکر کر کے دیکھ لے کہ وہ کون سے طبقہ میں شامل ہے اور اس بات سے ڈرے کہیں ان لوگوں میں سے نہ ہو جائے جن کے لیے اللہ کی رحمت سے دوری ہمیشہ کے لیے لکھ دی گئی ہے یا جو لوگ عذابِ الیم کا شکار ہونے والے ہیں، یا جن کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے۔ (۱)

گناہ کے ارادے پر نفس کو سزا

زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرئیل میں ایک عابد اپنے عبادت خانے میں طویل زمانہ تک عبادت کرتا رہا، ایک دن اس نے نیچے جھانک

(۱) مختصر قیام اللیل للمروزی: ذکر من قال التجافی عن المضاجع، ص ۴۴، ۴۵

کر ایک عورت کو دیکھا، عورت کی محبت دل میں بیٹھ گئی اور اس سے گناہ کرنے کے ارادے سے نیچے اترنے کے لئے اپنی ٹانگ نکالی، اللہ تعالیٰ نے اسے گزشتہ عبادت کی وجہ سے بچالیا، اس نے دل میں سوچا کہ میں نے کیا کام کرنے کے کا ارادہ کیا؟

هيهات!هيهات!رجل خرجت تريد أن تعصى اللّٰه تعود معى فى صومعتى؟ لا يكون واللّٰه ذلك أبدا!فتركها واللّٰه معلقة من الصومعة تصيبها الرياح والأمطار والشمس والثلج حتى تقطعت فسقطت. فشكر اللّٰه عز وجل له فأنزل فى بعض الكتب: وذو الرجل يذكره بذلك. ❶

ترجمہ: ہائے افسوس! یہ وہ ٹانگ ہے جو اللہ کی نافرمانی کے ارادے سے نکلی، اب یہ میرے گرجے میں میرے ساتھ واپس آئے گی، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا، اسے گرجے کے باہر ہی چھوڑ دیا، ٹانگ گرجے سے باہر لٹکی رہی اسے ہوائیں اور بارش اور سردی گرمی لگتی رہی یہاں تک کہ کٹ کر نیچے گر گئی۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور بعض کتابوں میں ”ذوالرّجل“ کے لقب سے اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

توبہ کی وجہ سے چور کی مغفرت اور عابد کے اعمال کا ضیاع

حضرت وہیب بن الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں میں سے ایک آدمی ایک چور کے پاس سے گزرے جو اپنے قلعہ میں تھا، جب چور نے انہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں توبہ کا شوق پیدا کر دیا، اس نے اپنے دل میں سوچا یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں اور یہ ان کا حواری ہے اور اے بدبخت! تو کون ہے؟ تو بنی

---

❶ سیلاب مغفرت: ص۱۲۲/التوابين لابن قدامة: ذكر التوابين من آحاد الأمم الماضية، توبة ذى الرجل، ص ۵۴

اسرائیل کا ایک چور ہے جو ڈکیتی کرتا ہے اور مال چھینتا ہے اور خون بہاتا ہے، پھر وہ اپنے افعال پر شرمندہ ہوکر تائب ہوکر ان کی طرف اتر آیا، جب ان سے مل گیا تو اپنے جی میں سوچا کہ تو ان دونوں کے ساتھ چلنا چاہتا ہے، تو ان کے ساتھ ساتھ چلنے کا اہل نہیں تو مجرم اور گناہگار کی طرح ان کے پیچھے چل۔

راوی کہتے ہیں حواری نے اسے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پہچان لیا اور اپنے جی میں کہا کہ اس بدبخت خبیث کو دیکھو اور ہمارے پیچھے اس کے چلنے کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے ان کے مافی الضمیر کو جان کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ:

أن مر الحواری ولص بنی إسرائیل أن یستأنف العمل جمیعا أما اللص فقد غفرت له ما قد مضی لندامته وتوبته وأما الحواری فقد حبط عمله لعجبه بنفسه وازدرائه هذا التواب. ❶

ترجمہ: حواری اور چور کو حکم دیں کہ دونوں اپنا عمل نئے سرے سے شروع کریں، چور کی تو میں نے مغفرت کردی ہے اس کی توبہ اور ندامت کی وجہ سے اور حواری کے اعمال ضائع ہوگئے ہیں اس کی خود پسندی کی وجہ سے۔

حضرت لقمان کی حکمت وبرکت سے نافرمانوں کو توبہ کرنا

حضرت لقمان رحمہ اللہ ایک شخص کے غلام تھے، وہ شخص آپ کو فروخت کے لیے بازار لے گیا، جب کوئی خریدار آتا تھا تو آپ دریافت کرتے تھے کہ تم مجھے خرید کر کیا کروگے؟ جب وہ کوئی ضرورت اپنی بیان کرتا تو آپ فرماتے میری حاجت یہ ہے کہ تم مجھے نہ خریدو، حتی کہ ایک خریدار نے آپ کے جواب میں یہ کہا کہ میں تم کو دربان بناؤں گا، آپ نے فرمایا: تو خرید لے، چنانچہ: وہ آپ کو خرید کر اپنے گھر لے

❶ صفوة الصفوة: الطبقة الثالثة من اهل مكة ،ترجمة: وهيب بن الورد، ج ا ص ۴۲۱

آیا،اس مالک کے تین فاحشہ لڑکیاں تھیں، جو بدکاری کیا کرتی تھیں، مالک کو اتفاقاً اپنی جائیداد کی جانب جانے کی ضرورت ہوئی تو آپ سے کہہ گیا کہ میں نے کھانا پانی اور ساری ضرورت کی چیزیں ان کے پاس پہنچادی ہیں، جب میں نکل جاؤں تو دروازہ بند کر کے باہر بیٹھا رہےاور میرے واپس آنے تک دروازہ نہ کھولیے، چنانچہ: جب مالک باہر چلا گیا تو آپ نے حکم کی تعمیل کی،لڑکیوں نے کہا: دروازہ کھول دے۔ آپ نے انکار کیا،ان لڑکیوں نے آپ کو مار کر زخمی کیا اور واپس لوٹ گئیں۔آپ خون دھو کر وہیں بیٹھ گئے، جب مالک آیا تو آپ نے اسے اس واقعہ کی خبر نہ کی، پھر دوسری مرتبہ بعینہ یہی واقعہ پیش آیا،اب بڑی لڑکی نے کہا:

مابال هذاالعبدالحبشيّ أولى بطاعة اللّٰه عزّوجلّ مني؟واللّٰه لأتوبنّ،فتابت؛فقالت الصغرى:مابال هذاالعبدالحبشيّ وهذه الكبرى أولى بطاعة اللّٰه عزّوجلّ مني؟واللّٰه لأتوبنّ،فتابت؛فقالت الوسطى:مابال هذاالعبدالحبشي وهاتين الأُختين أولى بطاعة اللّٰه عزّوجلّ مني،واللّٰه لأتوبنّ،فتابت ،فقالت غُواة القرية:مابال هذاالعبدالحبشي وبنات فلان أولى بطاعة اللّٰه تعالى منّا؟واللّٰه لنتوبنّ، فتاب الجميع إلى اللّٰه سبحانه وتعالى،وصاروا عبّاد القرية. (1)

ترجمہ: یہ غلام حبشی کیسا اچھا آدمی ہے، باوجود غلام ہونے کے اللہ کی عبادت میں مجھ سے اولی (بہتر) ہے، میں بھی ضرور ہی توبہ کروں گی، چنانچہ: اس نے توبہ کی پھر چھوٹی نے کہا: یہ غلام حبشی اور بڑی لڑکی دونوں مجھ سے زیادہ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں، میں بھی ضرور توبہ کروں گی ،اس نے بھی توبہ کی، درمیانی لڑکی نے کہا: یہ حبشی غلام اور دونوں

(1) روض الرياحين :الحكاية الخامسة والستون بعد الثلاث مئة،ص ۲۹۸

بہنیں خدا کی اطاعت میں مجھ سے بہتر ہیں، میں بھی ضرور توبہ کروں گی، اس نے بھی توبہ کی، جب شہر کے بدمعاشوں اورآوارہ لوگوں نے یہ خبرسنی تو کہنے لگے کہ یہ حبشی غلام اور فلاں شخص کی لڑکیاں ہم سے زیادہ خدا پرست ہوگئے ہیں ہےتواب ہم بھی یہ کریں گے، چنانچہ ان سب نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی اور یہ شہر نیک لوگوں کی بستی میں تبدیل ہوگیا۔

توبہ کی وجہ سے نیک نامی واعزاز

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی فاحشہ عورت سے زنا کرکے نہر میں نہانے کے لئے داخل ہوا، تو پانی نے اسے آواز دی اے فلاں! کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ کیا تو اس گناہ سے توبہ نہیں کرتا؟ کیا تو یہ ارادہ نہیں کرتا کہ یہ گناہ دوبارہ نہیں کروں گا؟ وہ پانی سے خوفزدہ ہوکر نکل آیا اور کہنے لگا: میں کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا، چنانچہ یہ ایک پہاڑ کی طرف آئے وہاں بارہ آدمی تھے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے وہ ان کی صحبت میں رہنے لگا، جب وہاں پر قحط نازل ہوا تو وہ پہاڑ سے نیچے اترے گھاس وغیرہ کو تلاش کرنے کے لئے، وہ اس نہر کے پاس سے گزرے، تو اس آدمی نے انہیں کہا میں تمہارے ساتھ نہیں جاتا، انہوں نے پوچھا کیوں؟ وہ کہنے لگا اس لئے کہ وہاں کوئی ایسی شئی ہے جو میرے گناہ پر مطلع ہے، لہذا مجھے اس سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے دیکھ لے، وہ اسے چھوڑ کر چلے گئے تو نہر نے انہیں آواز دی اے عبادت کرنے والو! تمہارے ساتھی کا کیا ہوا! انہوں نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ یہاں کوئی ایسی شئی ہے جو میرے گناہ سے واقف ہے، لہذا میں اس کے سامنے آنے سے حیا کرتا ہوں، نہر نے کہا سبحان اللہ! جب تمہاری اولاد یا تمھارے رشتہ دار توبہ کرلیں اور اپنے محبوب چیز کی طرف لوٹ آئیں کیا تم اس پر ناراض ہوں گے؟ تمہارے ساتھی نے توبہ کرلی ہے اور جو کام مجھے پسند ہے اس کی طرف رجوع کرلیا ہے، لہذا میں بھی

اس سے محبت رکھتی ہوں ،اس کے پاس جا کر اسے اطلاع کردواور میرے کنارے پراللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو،اس کے ساتھیوں نے جا کر اسے اطلاع کی وہ ان کے ساتھ آ گیا۔کچھ زمانہ نہر کے کنارے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے، پھر اِس شخص کا انتقال ہو گیا تو نہر نے انہیں آواز دی:

یا أیها العباد والعبید الزهاد غسلوه من مائی وادفنوه علی شاطئی حتی یبعث یوم القیامة من قربی ففعلوا ذلک به وقالوا:نبیت لیلتنا هذه علی قبره نبکی فإذا أصبحنا سرنا.فباتوا علی قبره یبکون فلما جاء وجه السحر غشیهم النعاس فأصبحوا وقد أنبت اللّٰه علی قبره اثنتی عشرة سروة وکان أول سرو أنبته اللّٰه عز وجل علی وجه الأرض❶.

ترجمہ:اے عبادت کرنے والو!اے زاہد بندو!اسے میرے پانی سے غسل دواوراسے میرے کنارے پر دفن کروتا کہ یہ قیامت کے دن میرے قریب سے اٹھایا جائے۔اس کے ساتھیوں نے ایسے ہی کیااور کہنے لگے،ہم آج رات اس کی قبر پر روکر گزاریں گےاور صبح کو یہاں سے چلے جائیں گے،لہذاانہوں نے وہ رات اس کی قبر پر روتے ہوئے گزاری، سحری کے وقت انہیں اونگھ آ گئی، جب صبح کو بیدار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کے پاس سروہ کے بارہ درخت اگادیئے تھےاور یہ اس کا پہلا درخت تھا جسے اللہ نے زمین پر لگایا۔

انہوں نے یہ تعبیر نکالی کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہ درخت اس لئے اُگایا کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت پسند ہے،لہذا اس کی قبر کے پاس ہی عبادت کرتے رہے جب ان میں سے کوئی مرجاتا تو اس کے قریب اسے دفناتے یہاں تک کہ سارے کے سارے انتقال کر گئے۔

❶ سیلاب مغفرت:ص۱۳۱،۱۳۲/التوابین لابن قدامة:ذکر التوابین من آحاد الامم الماضیة،توبة صاحب فاحشه،ص ۶۱

توبہ کی وجہ سے قصاب پر بادل کا سایہ کرنا

امام ابوبکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک قصاب نے ایک باندی سے معاشقہ کیا، وہ ایک بار اپنے آقا کے گھر والوں کے کام سے کہیں جارہی تھی کہ اس نے اس کا پیچھا کیا اور اس کو پھسلانے کی کوشش کی، مگر اس باندی نے کہا کہ مجھ سے کوئی برا کام نہ کرو، تم مجھ سے جتنی محبت کرتے ہو، میں تم سے اس سے زیادہ محبت کرتی ہوں، مگر مجھے اللہ کا خوف ہے، لہٰذا میں کوئی برا کام نہیں کروں گی۔

قصاب نے کہا کہ ''فَأَنْتِ تَخَافِيْنَهِ وَأَنَالاأَخَافُهُ'' اگر تو اللہ سے ڈرتی ہے، تو میں کیوں نہ اللہ سے ڈروں! لہٰذا میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر وہاں سے وہ لوٹ رہا تھا کہ اس کو گرمی کی شدت سے شدید پیاس معلوم ہوئی، یہاں تک کہ ہلاکت کے قریب ہوگیا۔ پس اس نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر کے ایک قاصد وہاں سے گزر رہے ہیں، انہوں نے اس سے حال پوچھا، اس نے پیاس کا حال بتایا، انھوں نے کہا کہ چلو ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں ایک بادل کا ٹھنڈا سایہ عطا کردے۔

اس قصاب نے کہا کہ ''مَالِيْ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَادْعُ أَنْتَ'' میرا کوئی ایسا عمل نہیں کہ میری دعا قبول ہو، آپ ہی دعا کیجیے! اس قاصد نے کہا کہ اچھا میں دعا کرتا ہوں اور تم آمین کہو۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی اور اس نے آمین کہی اور اللہ نے دعا قبول کر کے ان کو ایک بادل کا سایہ عطا کردیا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں اس سایہ میں چل کر اپنے قریہ کو پہنچ گئے اور جب وہ قصاب اپنے گھر کی جانب چلنے لگا، تو وہ سایہ اسی کے ساتھ ہوگیا، یہ دیکھ کر اس قاصد نے کہا کہ بھائی! تم تو کہتے تھے کہ میرا کوئی عملِ صالح نہیں ہے اور یہاں تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ یہ سایہ تو تمھاری ہی وجہ سے ملا ہے۔ لہٰذا مجھے تم اپنا قصہ سناؤ کہ کیا ہے؟ تب اس نے اپنی توبہ کا قصہ سنایا، تو اس قاصد نے کہا:

إِنَّ التَّائِبَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى بِمَكَانٍ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ بِمَكَانِهِ. ❶

ترجمہ: جو توبہ کرتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے، جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچتا۔

نیک لوگوں کی صحبت اور صدقہ کے سبب ستر سالہ عابد کی مغفرت

بنی اسرائیل کے ایک عابد نے ستر سال اللہ تعالی کی اطاعت و بندگی میں بسر کیے۔ ایک رات وہ اپنے عبادت خانے میں عبادت گزاری میں مشغول تھا کہ اچانک ایک خوبصورت عورت عبادت خانے کے دروازے پر پہنچی، دستک دی اور عابد سے دروازہ کھلوانا چاہا۔ وہ رات بڑی سرد تھی، پھر بھی عابد نے اس عورت کو نا قابل توجہ سمجھا، ذرا بھی التفات نہ کیا، بس عبادت میں مگن رہا۔

عورت مجبور ہو کر واپس جانے لگی، عابد نے درواز کھول کر دیکھا تو اس عورت پر نگاہ پڑی۔ اس کا حسن اس غضب کا تھا کہ وہ اسے جی جان سے بھا گئی، اسے بڑا جھٹکا لگا۔ بس اب کیا تھا جوں جوں وہ عورت کو واپس جاتا دیکھ رہا تھا اس کا دل اس کے دام محبت میں گرفتار ہوتا جاتا تھا۔ اس کا دماغ عورت کے آنچل کی مہک سے معطر ہونے کے لیے بے تاب ہو گیا۔ عبادت و ریاضت کو بالائے طاق رکھا اور جھٹ اس عورت کے پیچھے چل دیا۔ عورت کے قریب پہنچ کر دھیرے سے پوچھا: کہاں جا رہی ہو؟ عورت نے جواب دیا: جہاں مرضی چلی جاؤں۔ عابد بولا: چھوڑ وہ اب کہاں جانا اور کیسا جانا؟ تم جس کی طلب میں آئی تھیں، وہ تو تمھارا دلدادہ ہو چکا، اب وہ آزاد ہوتے ہوئے بھی تمھاری غلامی قبول کرنے کو تیار ہے۔

❶ سیلاب مغفرت: ص ۱۳۱، ۱۳۲/التوابین لابن قدامة: ذكر التوابين من آحاد الامم الماضية، توبة صاحب فاحشه، ص ٦١

عابداس عورت کو بالآ خر اپنے معبد میں لے گیا۔ وہ عورت اس کے ساتھ سات دن تک مقیم رہی۔ اب عابد کو ہوش آیا کہ اس نے کس طرح ستر برس کی عبادت کو صرف سات دن میں غارت کر دیا اور کس قدر گھناؤنے گناہ میں ملوث رہا، چنانچہ زاروقطار رونے لگا یہاں تک کہ اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور وہ غش کھا کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو عورت نے کہا: اے عابد! اللہ کی قسم! تو نے میرے علاوہ کسی اور سے ایسا کام نہیں کیا جسے اللہ کی نافرمانی کہا جائے۔ یہ تیری پہلی غلطی ہے اور میرا معاملہ بھی یہ ہے کہ میں نے بھی تیرے علاوہ کسی اور کے ساتھ کسی گناہ کا ارتکاب کر کے اللہ کی نافرمانی مول نہیں لی۔ میں تیرے چہرے پر نیکی و صلاح کا اثر دیکھتی ہوں۔ اگر تجھے تیرے پروردگار نے پناہ دی تو میرے لیے بھی معافی کی درخواست کرنا۔

اس کے بعد وہ عابد اپنے معبد سے نکل گیا۔ ادھرادھر سرگرداں پھرنے لگا، رات کو ایک کھنڈر میں پہنچا۔ وہاں بارہ مسکین رہتے تھے۔ ان کے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا جو ہر رات ان مسکینوں کے پاس بارہ روٹیاں بھیجا کرتا تھا، چنانچہ اس رات بھی راہب کا غلام حسب معمول مسکینوں کے لیے دس روٹیاں لایا۔ وہ روٹیاں تقسیم کرنے لگا تو اس گناہ گار عابد نے بھی ہاتھ بڑھا دیا۔ ایک روٹی اسے بھی مل گئی۔ جب ایک مسکین کی روٹی کم پڑ گئی تو اس نے پوچھا: میری روٹی کدھر ہے؟ غلام بولا: میں نے تو روٹیاں تمھارے درمیان تقسیم کر دیں۔ اس نے کہا: واہ جی واہ کیا اب میں بھوکے پیٹ ہی رات گزاروں گا؟

یہ سن کر عابد رونے لگا اور جو روٹی اس نے لے رکھی تھی، فوراً اس مسکین کے حوالے کر دی اور کہنے لگا: میں بھوکے پیٹ رات گزارنے کا زیادہ مستحق ہوں کیونکہ میں گناہ گار ہوں اور یہ اندھا اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہے۔ پھر وہ بھوکے پیٹ ہی سو گیا۔ اس رات اس کی اجل آن پہنچی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت کو

بھیجا اور وہ موت کے منہ میں چلا گیا۔(اب اس عابد کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اورعذاب کےفرشتوں کے مابین اختلاف پیدا ہوگیا کہ اس شخص کوکہاں جانا چاہیے؟ جہنم میں یا جنت میں؟ رحمت کےفرشتوں نے کہا یہ آدمی اپنے گناہ سے فرار ہوکراللہ تعالی کی اطاعت کی جستجو میں آیا ہے۔عذاب کےفرشتوں نے کہانہیں، یہ تو بڑا گناہ گارآدمی ہے۔)اللہ تعالی نے ان فرشتوں کے پاس اسی وقت وحی بھیجی کہ تم اس عابدکی ستر برس کی عبادت اورسات راتوں کے گناہوں کا وزن کرو۔فرشتوں نے تعمیل کی ،اس عابد کی ستر سالہ عبادت کو سات دن کی معصیت کے مقابلے میں تولا تو معصیت کا پلڑا عبادت کے پلڑے سے بھاری نکلا۔اب اللہ تعالی نے فرشتوں سے فرمایا:اس کی وہ نیکی میری بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کر چکی ہے جب اس نے روٹی مسکین کے حوالے کی اورخودبھوکا سویا۔اس کی ستر سالہ عبادت کا وزن جب سات راتوں کے ساتھ کیا گیاتوسات راتوں کا پلڑا بھاری ہوگیااورپھر جب اس کی اس روٹی کا وزن سات راتوں کے ساتھ کیاتوروٹی کا پلڑا بھاری ہوگیا۔تواس کی صدقِ دل سےتوبہ،نیک لوگوں کی صحبت اورصدقہ کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس کی مغفرت کر دی۔❶

حضرت بشرحافی رحمہ اللہ کی توبہ کا واقعہ

حضرت بشرحافی رحمہ اللہ ایک بڑےاللہ والےگزرے ہیں،زاہدین وعارفین میں ان کا شمار ہوتا ہے،اللہ نے بے پناہ مقبولیت سےنوازا تھا،جب ان کاانتقال ہواتوفجر کے وقت جنازہ اٹھایا گیااورلوگوں کی کثرت کی وجہ سےقبرستان کوپہنچتے پہنچتے عشاءکا وقت ہوگیا،یہ عجیب وروح پرورمنظر دیکھ کرامام علی المدائنی رحمہ اللہ اوردیگر ائمہ حدیث نے

❶حلية الأولياء:ترجمة:أبوموسى الأشعرى،ج ا ص ۲۶۳/صفة الصفوة:ترجمة:أبوموسى الأشعرى،ج ا ص ۲۱۳،۲۱۴/البروالصلة: لإبن الجوزى:الباب السابع والأربعون ،ص ۲۲۱

فرمایا:

هَـذَا وَاللَّـهِ شَرَفُ الدُّنيَا قَبْلَ شَرَفِ الآخِرَةِ. وَقَدْ رُوِىَ أَنَّ الْجِنَّ كَانَتْ تَنُوحُ عَلَيْهِ فِى بَيْتِهِ الَّذِىْ كَانَ يَسْكُنُهُ. ❶

ترجمہ: یہ آخرت کے شرف سے پہلے دنیا کا شرف ہے، اور کہا گیا ہے کہ جنات بھی ان کی وفات پر رو رہے تھے۔

ان کی توبہ کا عجیب واقعہ لکھا ہے کہ وہ پہلے لہولہب میں مبتلا رہتے تھے، شراب وکباب کی مجلسیں چلتی تھیں، ایک بار اپنے دوست احباب کے ساتھ اپنے ہی گھر میں شراب وکباب اور گانے بجانے میں مست تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی، بشر حافی رحمہ اللہ کی ایک باندی دروازے پر دیکھنے گئی، تو نے آنے والے شخص نے اس سے پوچھا کہ:

صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟

ترجمہ: اس گھر کا مالک آزاد ہے یا غلام؟

باندی نے کہا کہ حر یعنی آزاد ہے (کیوں کہ گھر کا مالک تو آزاد ہی ہوسکتا ہے، کوئی غلام کہاں ہوسکتا ہے؟)

صَدَقْتِ لَوْ كَانَ عَبْدًا لَاسْتَعْمَلَ أَدَبَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَتَرَكَ اللَّهْوَ وَالطَّرْبَ.

ترجمہ: اس شخص نے کہا کہ ہاں تم نے سچ کہا، اگر وہ غلام ہوتا تو عبودیت وغلامی کے آداب کا لحاظ بھی کرتا ہے اور لہو ولعب چھوڑ دیتا۔

یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا اور بشر رحمہ اللہ جو وہاں نشہ میں مست پڑے تھے، اس شخص کی اور باندی کی یہ گفتگو سن رہے تھے، وہ جلدی سے دروازے کی جانب آئے، مگر وہ شخص

❶ البداية والنهاية: سنة سبع وعشرين ومائتين، ج ۱۰ ص ۳۲۷

جا چکا تھا۔

باندی سے پوچھا کہ وہ آدمی کس طرف کو گیا؟ باندی نے بتایا کہ اس طرف، تو وہ اس کی تلاش میں نکلے اور ایک جگہ اس کو پالیا اور پوچھا کہ کیا آپ ہی نے دروازے پر باندی سے اس طرح گفتگو کی تھی؟

اس نے کہا کہ ہاں، تو بشر رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک بار پھر اپنی بات دہرائیے، جب اس نے کہا کہ یہ گھر والا اگر اللہ کا غلام ہوتا تو غلامی کا انداز اختیار کرتا اور لہو ولعب میں شراب وکباب میں زندگی نہ گزارتا۔

یہ سن کر بشر حافی رحمہ اللہ تڑپنے لگے اور اپنے گال زمین پر رکھ دیے اور کہنے لگے کہ نہیں، میں آزاد نہیں، بلکہ غلام ہوں، یعنی اللہ کا غلام، اور اسی دن سے تمام بدکاریوں اور گناہوں سے توبہ کرلی اور کہا کہ اللہ سے عہد وپیمان کے وقت (یعنی توبہ کے وقت) چوں کہ پیروں میں جوتے یا چپل نہیں تھے، اس لیے اب عمر بھر اسی حال سے رہوں گا اور اسی لیے ان کا نام ''حافی'' پڑ گیا۔ ❶

ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے تین جملوں سے بدکار عورت کی زندگی بدل گئی

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بڑے اللہ والے تھے، کچھ حاسدوں نے ایک عورت کو ایک ہزار درہم دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو فتنہ میں مبتلا کرے، چنانچہ اس نے نہایت عمدہ لباس زیب تن کیا، خوشبو لگائی اور زیور سے آراستہ ہوکر اپنے حسن وجمال پر فریفتہ کرنے کے لیے حضرت ربیع رحمہ اللہ کے سامنے آئی، تو آپ نے صرف تین جملے ایسے ادا کیے کہ اس کی زندگی بدل گئی اور مرنے سے پہلے اللہ نے اس کو عابدہ بنالیا۔

---

❶ كتاب التوابين لابن قدامة،توبة بشر بن الحارث الحافي:ص ١٢٨، الناشر:دار ابن حزم

۱......آپ نے فرمایا: بہن آج تجھے جس حسن پر ناز ہے اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرا چہرہ کسی بیماری کے سبب بگڑ جائے، اس کی رونق ختم ہو جائے اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے۔

۲......آپ نے فرمایا: اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے قبر میں ڈالا جائے گا اور تیرے جسم پر کیڑے چلیں گے جو تیرے گالوں اور تیری ہڈیوں کو نوچ لیں گے اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے گی۔

۳......آپ نے فرمایا: وہ دن یاد کر جب قبر میں منکر نکیر آئیں گے اور تجھ سے سوال کریں گے، آپ نے یہ تین جملے اس درد کے ساتھ ادا فرمائے کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، جب ہوش آیا تو اپنے گناہوں پر سچی توبہ کی، اللہ نے اسے بہت بڑی عابدہ بنا دیا۔ پھر یہ عورت اتنی کثرت سے عبادت کرتی تھی کہ جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس کا جسم نہایت لاغر ہو کر خشک ٹہنی کی مانند ہو گیا تھا۔ ❶

ایک حدیث سن کر سابقہ زندگی سے توبہ کر لی

قعنبی رحمہ اللہ کے ایک بیٹے کہتے ہیں کہ میرا والد نبیذ پی کر نوجوانوں کی صحبت اختیار کرتا تھا، ایک دن انہیں بلوا کر خود ان کی انتظار میں دروازے پر بیٹھ گیا، امام شعبہ رحمہ اللہ اپنے گھر سے گزرے، لوگ ان کے پیچھے تیز تیز چل رہے تھے، میرے والد نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ امام شعبہ رحمہ اللہ ہیں، اس نے پوچھا ''شعبہ'' کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ بہت بڑے محدث ہیں، حضرت شعبہ رحمہ اللہ پر سرخ رنگ کی چادر تھی، وہ ان کی طرف کھڑا ہو کر ان سے کہنے لگا: مجھے حدیث سنائیں، انہوں نے فرمایا تو حدیث سنانے کے لائق نہیں، میرے والد نے ان کی سواری

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العابدات الكوفيات مجهولات الأسماء، ج۲ ص ۱۲

کو کھڑا کر دیا اور کہنے لگا یا آپ مجھے حدیث سنائیں یا میں آپ کو زخمی کر دوں گا، حضرت شعبہ رحمہ اللہ نے اسے یہ حدیث سنائی:

حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ رِبعِیْ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْ لِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ. ❶

ترجمہ: ہمیں منصور نے اور انہوں نے ربعی سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے حضرت ابو مسعود سے روایت نقل کی انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

تو میرے والد نے چھری پھینک دی اور گھر واپس آگئے، ان کے پاس لہوولعب کی چیزیں تھی سب کو پھینک دیا اور شراب اٹھا کے گرادی اور میری والدہ سے کہا کہ ابھی میرے دوست آئیں گے انہیں بٹھا کے کھانا کھلا دینا، جب وہ کھانا کھالیں تو شراب کے ساتھ جو کچھ میں نے کیا اس کی اطلاع انہیں کر دینا تا کہ وہ واپس چلے جائیں قعنبی اُسی وقت مدینے کی طرف چل پڑے (مدینہ پہنچ کر) حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی صحبت اختیار کی اور ان سے احادیث لیں، پھر بصرہ واپس آئے، اس وقت امام شعبہ رحمہ اللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ لہذا قعنبی نے امام شعبہ رحمہ اللہ سے اس مذکور حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث نہیں سنی۔

غیبی رزق کی فراہمی دیکھ کر اہلیہ کی توبہ

حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ کی بی بی بد خلق تھی، اور ایک دن شوہر سے کہنے لگی اگر خدا تعالیٰ تمہارے پاس کوئی فتوحات نہیں بھیجتا ہے تو مزدوری کرو اور کسی مزدوری

❶ سیلاب مغفرت: ص ۲۴۲، ۲۴۳/ کتاب التوابین لابن قدامة: ذکر سبب توبة جماعة من الأمة، توبة القعنبی، ص ۱۳۳

دینے والے کی خدمت کرو، حضرت جنگل میں تشریف لے گئے اور دن بھر عبادت میں مشغول رہے، پھر گھر لوٹے اور بی بی کے ڈر سے شرمندہ اور پریشان خاطر تھے، آتے ہی بی بی نے پوچھا کہ مزدوری کہاں ہے؟ فرمایا جس کی میں نے مزدوری کی ہے وہ شخص بہت سخی ہے، میں نے مزدوری مانگنے میں جلدی نہ کی اور مجھے شرم آئی، اسی طرح کئی دن گزرے کہ جنگل میں جا کر عبادت کرتے اور رات کو گھر آتے، جب بی بی دریافت کرتیں تو کہتے مجھے اجرت میں جلدی کرتے شرم آتی ہے، جب بہت دن گزرے تو بی بی نے کہا یا تو ان سے اجرت اپنی لے آؤ یا اور کسی کی مزدوری کرو، چنانچہ ان سے وعدہ کیا کہ آج ضرور اجرت طلب کروں گا اور موافق عادت کے جنگل کی طرف چلے، جب شام ہوئی تو گھر آئے لیکن بی بی کی بدمزاجی سے ڈرے ہوئے تھے، جب دروازہ پر پہنچے تو دیکھا دھواں اٹھ رہا تھا اور دستر خوان بچھا ہوا تھا اور بی بی خوش خوش پھر رہی تھی، دیکھتے ہی کہنے لگی تمہارے مستاجر (مزدوری پر لینے والے) نے سخیوں کی سی اجرت روانہ کی اور اس کے قاصد نے مجھ سے کہا:

قولي لحبيب يجد في العمل، وليعلم أنا لم نؤخر أجرته بخلا ولا عدماً، فقير عينا ويطيب نفساً، ثم أرته أكياساً مملوءة دنانير، فبكى حبيب وقال لزوجته: هذه الأُجرة من كريم بيده خزائن السمٰوات والأرض، فلما سمعت ذلك تابت اللّٰه تعالى، وأقسمت أنها لا تعود إلى ما كانت عليه. ❶

ترجمہ: حبیب سے کہو کہ عمل میں زیادہ کوشش کرے اور یہ سمجھ لے کہ ہم نہ ہونے کی وجہ سے اجرت میں تاخیر نہیں کرتے ہیں نہ بخیلی کی وجہ سے، اپنی آنکھیں ٹھنڈی اور دل

❶ روض الرياحين :الحكاية الخامسة والخمسون بعد المئتين ،ص: ۲۲۹

خوش رکھے، پھرانہیں چندتوڑے دیناروں کے بھرے ہوئے دکھائے، یہ دیکھ کر حضرت بہت روئے اورفرمانے لگے یہ اجرت اس نے بھیجی ہے جس کے ہاتھ میں آسمان وزمین کے خزانے ہیں، یہ سن کر بی بی نے بھی توبہ کی اورقسم کھائی پھرکبھی انہیں ایسی تکلیف نہ دیں گی۔

باندی نے دنیا کی آگ کے ذریعہ آقا کوآخرت کی طرف متوجہ کردیا

ابوسعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ دنیا کی وسعت میں خلیفہ مہدی کے برابرتھا۔ایک دن اس نے لہولعب اورناچ گانے کی مجلس میں شراب پی، جس کی وجہ سے ظہر، عصراورمغرب کی نمازنہ پڑھ سکا، ان تمام اوقات میں باندی اسے بیدارکرتی رہی، ایک مرتبہ اسے بیدارکرتی رہی جب عشاء کاوقت گزرگیاتووہ باندی ایک چنگاری لے کرآئی اوراسے عبداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ کی ٹانگ پررکھ دیا، جس سے وہ بیقرار ہوکر کہنے لگا یہ کیا ہے؟ باندھی نے کہا یہ دنیا کی آگ کی ایک چنگاری ہے، تو آخرت کی آگ کوکیسے برداشت کرے گا؟ اسے سن کرعبداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ بہت روئے، پھرنمازکے لئے کھڑے ہوئے اورباندی کی بات اس کے دل میں گھرکرگئی، اس نے پوچھا کہ مال کی جدائی ہی اس سے نجات دلاسکتی ہے، لہذا اپنی باندیوں کوآزادکرنے کے لئے کھڑے ہوئے اوراپنے معاملات درست کئے اورجومال باقی رہا اسے صدقہ کردیا، یہاں تک کہ سبزی بیچتے تھااورباندی نے بھی اس میں اِن کی پیروی کی۔حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اورفضیل بن عیاض رحمہ اللہ ان کے پاس آئے، انہوں نے سرکے نیچے کچی اینٹ رکھی ہوئی تھی اورنیچے کوئی بچھونانہیں تھا، سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے ان سے کہا:

إنه لم يدع أحد للّٰه شيئا إلا عوضه اللّٰه منه بدلا فما عوضك مما

تركت له؟قال: الرضى بما أنا فيه. ❶

ترجمہ: جوآدمی اللہ کے لئے کوئی چیز قربان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ضروراس کا بدلہ عطا فرماتے ہیں، آپ کی قربانی کا اللہ نے آپ کو کیا بدلہ دیا؟ عبداللہ بن مرزوق نے کہا: جس حال میں میں ہوں اس حال میں اپنی رضا مجھے عطا کی ہے۔

مردہ عورت کی گفتگو سن کر کفن چور کی توبہ

امام قشیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک کفن چور تھا، چنانچہ ایک عورت کا انتقال ہوا، جب اس کو کفنا کر لوگ قبر تک لے گئے، تو کفن چور نے بھی شرکت کی، اس کی شرکت کی وجہ یہ تھی کہ قبر کی شناخت کر کے رات میں قبر کھود کر کفن چرانے میں آسانی ہو، جب لوگ دفن کر کے واپس آ گئے اور رات ہوئی، تو کفن چور نے قبر کو کھودا، جب لاش نظر آئی تو اچانک عورت بول پڑی:

سبحان اللّٰه رجل مغفور لَهُ يأخذ كفن امْرَأَة مغفورة. قَالَ: هبى أنک مغفور لَک فأنا من أين؟ فَقَالَتْ: إِن اللّٰه تَعَالَى غفر لی ولجميع من صلى عَلِى وأنت قَدْ صليت عَلَىّ فتركتها ورددت التراب عَلَيْهَا. ❷

ترجمہ: سبحان اللہ، ایک بخشا ہوا شخص بخشی ہوئی عورت کا کفن چرا رہا ہے، کفن چور چونک پڑا، اور کہنے لگا اے عورت! یہ تسلیم ہے کہ تیری مغفرت ہوئی ہے لیکن میں کیسے مغفور ہو گیا؟ عورت نے کہ اللہ تعالی نے میری مغفرت فرمائی اوران لوگوں کی بھی مغفرت فرمائی جن لوگوں نے مجھ پر نماز جنازہ ادا کی تھی، تو بھی نماز جنازہ میں شریک تھا، یہ سن کر کفن چور نے ارادہ ترک کر کے مٹی برابر کر دی۔

❶ سیلاب مغفرت: ص ۱۹۸/التوابين لابن قدامة: التوبين من ملوک هذه الأمة، عبداللّٰه بن مرزوق، ص ۱۵۱

❷ الرسالة القشرية: باب الزهد، ج ۲ ص ۵۵۶

اور پھر ایسی توبہ کی کہ صالحین کے گروہ میں اس کا شمار ہونے لگا اور لوگوں کی عبرت کے لئے یہ واقعہ خود اس نے اپنی زبان سے لوگوں کو سنایا۔

فضل الٰہی سے ایک فاحشہ اور رئیس شخص کی توبہ

حضرت شیخ کبیر عارف عیسیٰ الہتار یمنی رحمہ اللہ کا ایک دن ایک فاحشہ عورت پر سے گزر ہوا، آپ نے فرمایا: ہم بعد عشاء کے تیرے پاس آویں گے، وہ سن کر بہت خوش ہوئی اور خوب بناؤ سنگار کر کے شیخ کے انتظار میں بیٹھی، جن لوگوں نے یہ سنا بہت تعجب ہوا، بعد عشاء کے آپ حسب وعدہ اس کے یہاں تشریف لائے اور دو رکعت نماز اس کے مکان میں ادا کر کے نکل کھڑے ہوئے، اس فاحشہ عورت نے کہا آپ تو جا رہے ہیں، فرمایا: میرا مقصود حاصل ہو گیا، چنانچہ اسی وقت اس کی حالت بدل گئی اور شیخ کے ہاتھ پر توبہ کی اور کل مال واسباب اپنا چھوڑ دیا، حضرت نے اس کا ایک فقیر کے ساتھ نکاح کر دیا اور فرمایا ولیمہ میں صرف روٹیاں پکواؤ، سالن کی ضرورت نہیں ہے، انہوں نے حسب الارشاد روٹی پکوا کر شیخ کے پاس حاضر کی، اس فاحشہ کا امیر یار تھا، اس سے ایک شخص نے جا کر کہا: فلاں فاحشہ نے توبہ کر لی، اس نے کہا کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: واللہ اس نے توبہ کر لی ہے اور اس کا ایک کے ساتھ نکاح بھی ہو گیا ہے اور اس کا اس وقت ولیمہ ہے جس میں صرف روٹیاں ہیں، سالن نہیں ہے۔ اس امیر نے دو شراب کی بوتلیں اس کی حوالہ کیں اور کہا تو جا کر شیخ کو میرا اسلام کہو، اس کے بعد یہ کہو کہ میں نے یہ واقعہ سنا، جس سے بہت خوشی ہوئی اور معلوم ہوا ہے کہ ولیمہ میں سالن نہیں ہے، اس وجہ سے یہ روانہ کرتا ہوں اس کا سالن بنالو، مقصود اس کا فقراء سے مذاق اور انہیں شرمندہ کرنا تھا، وہ قاصد جب شیخ کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے فرمایا تو نے بہت دیر لگائی، پھر ان میں سے ایک بوتل لے کر خوب ہلایا اور پیالہ میں

ڈالا پھر دوسری بوتل کو بھی ایسا ہی کیا، پھر اس شخص سے کہا تو بھی بیٹھ کر کھالے ،وہ قاصد بھی کہتا ہے کہ میں نے بھی بیٹھ کر کھایا تو وہ ایسا عمدہ گھی بن گیا تھا کہ میں نے کبھی ویسا نہیں کھایا اور سارا قصہ اس نے جا کر اس امیر کو سنایا، اس امیر نے آ کر سارا قصہ دیکھا اور حیران ہو گیا، یہ دیکھ کر اس نے بھی حضرت کے ہاتھ پر توبہ کی ، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمادے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔ ❶

فائدہ: اللہ رب العزت نے محض اپنے فضل وکرم سے اور اپنی قدرت سے شراب کو گھی میں تبدیل کر دیا، یہ اس بزرگ کی کرامت تھی جس کے ذریعے اللہ تعالی نے اُس رئیس شخص کو توبہ کی توفیق عطا فرمادی۔

اندھے سانپ کے رزق کا انتظام دیکھ کر ڈاکوں نے توبہ کر لی

بشر بن الحارث حافی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عکبر کردی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تمہارے اللہ کی طرف رجوع کرنے کا سبب کیا بنا؟ انہوں نے کہا میں ایک ویرانے میں بیٹھ کر لوٹ مار کرتا تھا، اس جگہ میں کھجور کے تین درخت تھے اور ایک درخت بغیر شاخوں کے تھا، ایک چڑیا پھل دار درخت سے کھجور لے کر غیر پھل دار درخت میں لے آئی ، یہاں تک کہ دس سے زائد مرتبہ آئی ، میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا کہ اے بندے تو اُٹھ کر تو دیکھ، میں نے اُٹھ کر دیکھا اس درخت کی جڑیں میں ایک اندھا سانپ پڑا ہوا ہے ،وہ چڑیا کھجوریں اس کے منہ میں آ کر ڈالتیں تھیں،(یہ منظر دیکھ کر) میں رویا، میں نے کہا اے میرے سردار! یہ سانپ ہے، تیرے نبی نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے،تو نے اسے اندھا بنایا ہے اور اس کی روزی کے بندوبست کے لئے تو نے چڑیا مقرر کی ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ اقرار کرتا ہوں کہ تو اکیلا ہے،

❶ روض الرياحين :الحكاية السابعة عشرة بعد الثلاثة مئة ،ص ۲۶۹

تو نے مجھے لوٹ مار کرنے کے لئے اور لوگوں کو ڈرانے کے لئے مقرر کر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ اے عکبر میرا دروازہ کھلا ہوا ہے، لہٰذا میں نے اپنی تلوار توڑی اور اپنے سر پر مٹی ڈالی اور میں چیخنے لگا کہ اے اللہ لغزش! سے درگزر فرما، لغزش سے درگزر فرما، تو ایک آواز آئی ہم نے تیری لغزش سے درگزر کر دیا۔ میرے ساتھی بیدار ہوگئے اور کہنے لگے تجھے کیا ہوگیا؟ تو نے ہمیں ڈرا دیا، میں نے کہا کہ میں دھتکارا ہوا تھا، اب مجھ سے صلح کر لی گئی، وہ کہنے لگے ہم بھی دھتکارے ہوئے تھے ہم سے بھی صلح کر لی گئی، ہم نے اپنے کپڑے پھینک دیئے اور سب نے احرام باندھ لیا اور تین دن توبہ اور ندامت میں گزارے، اور ہم مدہوش اور حیران تھے، تیسرے دن ہم ایک بستی میں آئے، بستی کے شروع میں ایک اندھی عورت بیٹھی ہوئی تھی، اس نے پوچھا:

فیکم عکبر الکردی؟ فقال أحدنا: نعم لک حاجة؟ قالت: نعم لی ثلاث لیال أری النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی النوم وهو یقول: أعط عکبر الکردی ما خلفه ولدک فأخرجت لنا ستین شقة فائتزرنا ببعضها ودخلنا البادیة إلی أن أتینا البیت. ❶

ترجمہ: کیا تمہارے اندر عکبر کردی ہے؟ ہم میں سے کسی نے کہا جی ہاں! کیا تجھے ان سے کوئی کام ہے؟ اس عورت نے کہا جی ہاں، تین دن ہوگئے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، آپ فرمارہے تھے کہ تمہارا بیٹا جو کچھ پیچھے چھوڑ گیا ہے وہ عکبر کردی کو دے دو۔ اس نے ساٹھ کپڑے ہمیں دیئے، ان میں سے کچھ کی ہم نے چادریں بنالیں، ہم جنگل میں داخل ہوگئے یہاں تک کہ بیت اللہ میں

❶ سیلاب مغفرت: ص ۲۴۳، ۲۴۴/ التوابین لابن قدامة: ذکر سبب توبة جماعة من الأمة، توبة عکبر الکردی، ص ۱۳۳، ۱۳۴

پہنچ گئے۔

رب العالمین جب سانپ اندھا ہوجائے تو اُس کے رزق کا انتظام کرتا ہے تو اشرف المخلوق انسان کے رزق بھلا کیوں انتظام نہیں کرے گا، انسان جب تقوی کی زندگی اختیار کرتا ہے تو رب العالمین رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔

توبہ کی وجہ سے شراب کا سرکہ میں بدل جانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ ایک بار مدینہ کی گلیوں سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سامنے آیا، اس نے کپڑوں کے نیچے بوتل چھپا رکھی تھی جسمیں شراب تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟ نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی، اس نے دل میں دعا کی، یا اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرمانا، انکے ہاں میری پردہ پوشی فرمانا، میں کبھی بھی شراب نہیں پیوں گا، اسکے بعد نوجوان نے عرض کیا:

”اے امیر المؤمنین! میں سرکہ (کی بوتل) اٹھائے ہوئے ہوں“

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ اور انکے سامنے کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ واقعی سرکہ تھا۔ ❶

اب دیکھئے! مخلوق نے مخلوق کے ڈر سے توبہ کی تو اللہ نے شراب کو سرکہ بنا دیا، اس لئے کہ اللہ تعالی نے اسکی توبہ میں اخلاص دیکھا، جب انسان صدقِ دل سے توبہ کرتا ہے تو رب العالمین بڑے قدردان ہیں توبہ بھی قبول کرتے ہیں اور دعا بھی۔

گناہوں سے بچنے والے کی قوت وطاقت

امام ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک جانور نکلا جو کہ لوگوں کو قتل کر دیتا تھا جو بھی اس

---

❶ مکاشفۃ القلوب مترجم: باب فی التوبۃ، ص ٦٠

کے قریب جاتا، ہاں مگر وہ ایک انسان کے تابع ہو گیا تھا جس نے اس کو مار دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک لڑکی آئی، اس نے کہا: مجھے اس کے پاس جانے دو، وہ گئی جیسے قریب ہوئی جانور نے اسے مار دیا، اتنے میں ایک کانا آدمی آیا، اس نے کہا کہ مجھے اس کے قریب جانے دو، وہ جیسے ہی قریب گیا تو جانور نے اپنا سر رکھ دیا حتی کہ آدمی نے جانور کو مار دیا، لوگوں نے پوچھا کہ بتائیے تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے بتایا کہ:

مَا أَصَبْتُ ذَنْبًا قَطُّ إِلَّا ذَنْبًا يَعْنِي فَأَخَذْتُ سَهْمًا فَفَقَأْتُهَا بِهِ. ❶

ترجمہ: میں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا ہے، مگر صرف ایک گناہ (یعنی بے محل نگا اٹھی تھی) میں نے اس پر آنکھ کو بھی نکال دیا تھا۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید یہ بنی اسرائیل میں تھا اور ہم سے پہلے کی شریعت میں۔ مگر ہماری شریعت میں آنکھ پھوڑ دینا جائز نہیں ہے، جب وہ ایسی جگہ دیکھے جہاں دیکھنا حلال نہیں تو اس گناہ سے توبہ واستغفار کرے اور دوبارہ غلطی نہ کرے۔

اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے والوں کا حساب آسان ہوگا

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آسان حساب والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کیا ہوگا اور حساب لیا ہوگا اور اپنے گناہ کے خیالوں کے وقت رک گئے ہوں گے اور سوچا ہوگا اور اپنے اعمال سے پہلے بھی رک کر سوچا ہوگا، اگر ان کے اعمال ان کے فائدے کے تھے تو ان کو جاری رکھا تھا اور اگر وہ ان کے نقصان والے تھے تو ان سے رک گئے تھے۔

سوائے اس کے نہیں کہ قیامت کے دن معاملہ ان لوگوں پر مشکل اور ثقیل ہوگا جنہوں نے معاملے کا تخمینہ کیا ہوگا دنیا میں اور بغیر محاسبہ کے اسے لیا ہوگا، وہ لوگ پائیں گے

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۵۵، الرقم: ٦٧٦٤

اللہ تعالیٰ کو کہ اس نے تو ان کے ذرے ذرے برابر کو بھی گن کر محفوظ کر رکھا ہوگا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

﴿مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا﴾(الکھف: ۴۹)

ترجمہ: کیا ہوا اس تحریر نامے کو کہ یہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتا ہے نہ بڑی کو مگر سب کو اس نے محفوظ کر رکھا ہے۔ ❶

اللہ رب العزت کسی لمحے انسان سے بے خبر نہیں

امام ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ اشعار کہتے ہوئے سنا:

إِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ خَلَوْتُ وَلَكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيبُ
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ يَغْفُلُ سَاعَةً وَلَا أَنَّ مَا يَخْفَى عَلَيْهِ يَغِيبُ
غَفَلْنَا الْعُمْرَ وَاللَّهِ حَتَّى تَدَارَكَتْ عَلَيْنَا ذُنُوبٌ بَعْدَهُنَّ ذُنُوبُ
فَيَا لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ مَا مَضَى وَيَأْذَنُ فِي تَوْبَاتِنَا فَنَتُوبُ

ترجمہ: جب تم کسی دن کچھ دیر کے لئے خلوت میں جاؤ تو یہ مت کہنا کہ میں اکیلا ہوں بلکہ یہ کہنا کہ مجھ پر نگران موجود ہے۔ اور مت گمان کرنا اللہ کو کہ وہ کسی لمحے بھی بے خبر ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ کوئی مخفی چیز اس سے پوشیدہ ہے۔ ہم نے عمر بھر غفلت میں گزاری حتیٰ کہ ہمارے اوپر گناہ در گناہ جمع ہو گئے۔ کاش کہ جو گناہ گزر چکے ہیں اور ہمیں توبہ کرنے کا حکم دے پس ہم توبہ کریں۔ ❷

صغیرہ گناہوں سے بھی بچیں

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے ابن المعتز کے لیے یہ اشعار کہے تھے:

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۴۱۲، رقم الحديث: ۶۸۹۶

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۴۱۷، رقم الحديث: ۶۹۰۹

خَلِّ الذُّنُوبَ حَقِيرَهَا ...... وَ كَثِيرَهَا فَهُوَ التُّقَى

كُنْ مِثْلَ مَاشٍ فَوْقَ أَرْضٍ...... الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرَى

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيرَةً ......إِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصَى

ترجمہ: معمولی گناہوں کو بھی چھوڑ دیجئے اور بڑے گناہوں کو بھی یہی تقوی کا تقاضا ہے۔ایسے ہوجائیے جیسے ننگے پاؤں چلنے والا کانٹوں والی زمین پر بچ بچ کر چلتا ہے اس چیز سے جس کو وہ دیکھتا ہے۔اور چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھ (کیا تم نہیں دیکھتے کہ) پہاڑ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے مل کر بنتے ہیں۔❶

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی توبہ کا سبب

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی ابتدائی زندگی فسق وفجور میں گزری، مقام ابیورد اور سرخس کے درمیان راہ گیروں کو لوٹتے تھے۔ان کی توبہ کا سبب یہ بنا تھا کہ وہ کسی لڑکی پر عاشق ہوگئے تھے، ایک مرتبہ وہ اس کی طرف جانے کے لئے دیوار پھلانگ رہے تھے کہ اچانک آواز ان کے کان میں پڑی کہ کوئی تلاوت کرنے والا تلاوت کرر ہا تھا:

﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ.﴾(الحديد: ١٦)

ترجمہ: جولوگ ایمان لے آئے ہیں، کیا ان کے لیے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لیے جھک جائیں۔

جب انہوں نے یہ آیت سنی تو کہا: جی ہاں! میرے مالک وہ وقت آ گیا، لہذا وہی سے واپس لوٹے، رات کو کسی ویرانے میں پہنچے، وہاں بارش سے چھپ کر کچھ لوگ بھی تھے، کچھ کہہ رہے تھے کہ ابھی نکل جاتے ہیں اور کچھ کہہ رہے تھے کہ صبح کو چلیں گے، ورنہ فضیل ہمیں ڈاکہ مار کر لوٹ لے گا۔فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں

❶شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۴۲۳، رقم الحديث: ۶۹۱۹

رات بھر گناہوں میں دوڑتا ہوتا ہوں ،اور یہاں مسلمان لوگ مجھ سے خوف زدہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے مجھے ان لوگوں تک اسی لئے پہنچادیا کہ میں (اپنے کانوں سے سنوں)اور میں اب باز آجاؤں، پھر دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی قَدْ تُبْتُ اِلَیْکَ، وَجَعَلْتُ تَوْبَتِی مُجَاوَرَةَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ. ❶

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے بارگاہ میں توبہ کرلی ہے اور میں نے اپنی توبہ بیت اللہ کے پڑوس میں گزارنے کو بنایا ہے۔

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے ہاتھ پر ایک گناہ گار کی توبہ

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادتی کی ہے، مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے کہ میں گناہوں سے باز آجاؤں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تو پانچ چیزوں کو قبول کرلے اور اُن پر قادر ہو جائے تو تجھے کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا اور کوئی لذت ہلاک نہیں کرے گی۔اس نے کہا: بتایئے، آپ نے فرمایا:

ا......پہلی بات یہ ہے: ’’اِذَا اَردتَ أَنْ تَعْصِی اللّٰہَ فَلاَ تَأْکُلُ رِزْقَهٗ‘‘ جب تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارادہ کرے تو اُس کا رزق نہ کھا۔اُس نے کہا: تو میں کہاں سے کھاؤں؟ زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا رزق ہے، آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے کہ تم اُس کا رزق بھی کھاؤ اور نافرمانی بھی کرو۔اُس نے کہا: نہیں۔

۲......دوسری بات یہ ہے ’’ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْصِیَةَ فَلَا تَسْکُنُ شَیْئاً مِّنْ بِلادِہٖ‘‘ جب تو اللہ کی نافرمانی کرنا چاہے تو اُس کے ملک میں نہ رہ۔اُس نے کہا یہ بات تو پہلی سے بھی بڑی ہے، آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے کہ تم اُس کا رزق

❶شعب الإیمان: معالجة کل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۴۲۹،رقم الحدیث : ۶۹۳۵

بھی کھاؤاور اُس کے ملک میں بھی رہواور نافرمانی بھی کرو، اس نے کہا: نہیں۔

۳......تیسری بات یہ ہے ''اِذَااَرَدْتَّ أَنْ تَعْصِيَهٗ وَاَنْتَ تَحْتَ رِزْقِهٖ وَفِي بَلَادِهٖ فَانْظُرْ مَوْضِعًا لَّا يَرَاکَ فِيهِ مُبَارِزًا لَهٗ فَاعْصِهٖ فِيهِ '' جب تو اللہ کی نافرمانی کرنا چاہے حالانکہ تو اُس کا رزق بھی کھاتا ہے اُس کے شہر میں بھی رہتا تو ایسی جگہ تلاش کر جہاں وہ تجھے دیکھتا نہ ہو۔ نوجوان نے کہا: یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ وہ پوشیدہ چیزوں کا بھی جاننے اور دیکھنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے کہ تم اُس کا رزق بھی کھاؤ اُس کے ملک میں بھی رہو اور تم اُس کے سامنے ہی نافرمانی بھی کرو اُس نے کہا: نہیں۔

۴......چوتھی بات یہ ہے ''إِذَا جَاءَکَ مَلَکُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوحَکَ فَقُلْ لَهٗ اَخِّرْنِیْ حَتّٰی أَتُوبَ تَوْبَةً نَصُوحاً وَاعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا'' جب ملک الموت تیری روح قبض کرنے کے لئے آئے تو اُس سے کہنا مجھے تھوڑی مہلت دے تا کہ میں توبۃ النصوح کرلوں اور نیک اعمال کرلوں۔ نوجوان نے کہا: وہ میری بات نہیں مانے گا، آپ نے فرمایا: اے نوجوان! جب تو اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ توبہ کرنے کے لئے موت کو اپنے سے دور کر سکے اور تجھے یقین ہے کہ جب موت کا وقت آجائے گا تو تاخیر ناممکن ہے، تو پھر بتا تیرے لیے خلاصی کی کیا صورت ہے؟ اُس نے کہا: کوئی نہیں۔

۵......پانچویں بات یہ ہے '' اِذَا جَاءَکَ الزَّبَانِيَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَاخُذُوکَ إِلَى النَّارِ فَلَا تَذْهَبْ مَعَهُمْ'' جب قیامت کے دن جہنم کے فرشتے زبانیہ تیرے پاس آئیں تا کہ تمہیں پکڑ کے آگ میں لے جائیں تو اُن کے ساتھ نہ جانا۔ نوجوان نے کہا: وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے اور میری بات نہیں مانیں گے، آپ نے فرمایا: تو پھر تو

نجات کی اُمید کیسے رکھتا ہے؟ نوجوان نے کہا" یَا اِبْرَاهِیمَ حَسْبِی أَنَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَیْهِ" اے ابراہیم! مجھے یہ نصیحت کافی ہے، میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور اُس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ پھر وہ شخص سچے دل سے اور پورے یقین سے اللہ کی عبادت میں لگا رہا یہاں تک موت نے اُن کے درمیان جدائی ڈال دی۔ ❶

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی توبہ کا ایمان آفروز واقعہ

حسین بن حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اے ابوحاضر! ہمیں بتایئے آپ اس مقام پر کیسے آئے؟ بتایا کہ ایک دن میں ایک باغ میں اپنے ہم عمروں کے ساتھ بیٹھا تھا، اور میں جوان آدمی تھا، باغ میں پھل پکنے کا زمانہ تھا، ہم نے خوب کھایا پیا اور میں طبلہ، سارنگی اور بانسری بجانے کا بڑا شوقین تھا، میں رات کے بعض حصے میں اٹھا، اچانک دیکھا تو ایک ٹہنی میرے سر کے پاس حرکت کررہی ہے، میں نے سارنگی اٹھائی تاکہ میں اس کے ساتھ طبلہ بجاؤں گا، میں نے سارنگی اٹھائی ہی تھی کہ اس سے مجھے یہ آواز محسوس ہوئی: "أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ." (کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا اہل ایمان کے لئے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے جھک جائیں۔) کہتے کہ میں نے سارنگی کو زمین پر مار کر توڑ دیا اور وہ تمام امور جو اللہ سے غافل کرتے تھے جن میں پھنسا ہوا تھا سب چھوڑ چھاڑ دیئے اور اللہ کی طرف سے توفیق عطا ہوگئی اور اللہ نے جو ہمارے لئے خیر آسان فرمائی ہے وہ محض اس کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہے۔ ❷

سچی توبہ پر بادشاہ وقت کا اعزاز واکرام

بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سابقہ دور کے بادشاہوں میں سے ایک

❶ كتاب التوابين لابن قدامة: توبة شاب مسرف على نفسه على يد ابراهيم بن أدهم، ص ١٦٩

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ٩ ص ٤٣١، رقم الحديث: ٦٩٣٦

بادشاہ اپنے رب کے خلاف سرکش تھا، مسلمانوں نے اس سے جہاد کیا، انہوں نے اس کو زندہ پکڑ لیا اور بولے کہ ہم اس کو کون سے قتل کے بدلے میں قتل کریں؟ یعنی اس نے تو بہت خون خرابہ کیا ہے، پھر سب کی رائے اس بات پر متفق ہوگئی کہ ایک بہت بڑا گھڑا اور برتن بناؤ اور اس کو زندہ اسی میں کھڑا کر کے نیچے سے آگ جلا دو، اس کو قتل نہ کرو تا کہ اس کو زیادہ سے زیادہ عذاب دیا جا سکے۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، نیچے سے انہوں نے آگ جلائی، تو وہ اپنے اپنے معبودوں کو پکارنے لگا:

يَا فُلَانُ أَلَمْ أَكُنْ أَعْبُدُكَ وَأُصَلِّي لَكَ، وَأَمْسَحُ وَجْهَكَ وَأَفْعَلُ بِكَ وَأَفْعَلُ؟ فَأَنْقِذْنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ.

ترجمہ: اے فلاں! کیا میں تیری عبادت نہیں کرتا اور تیرے لئے نماز پڑھتا اور برائے تبرک تیرے چہرے پر ہاتھ پھیرتا تھا، اور تیرے ساتھ ایسے ایسے کرتا تھا، یعنی تمہاری خدمت کرتا تھا اب مجھے مصیبت سے چھڑالو۔

جب اس نے دیکھ لیا کہ یہ معبود اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بولا: ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه'' اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں ہے۔ اس نے خالص اللہ کو پکارا، اور دل سے توبہ کی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی کا ایک بادل انڈیل دیا جس نے اس آگ کو بجھا دیا اور ہوا آئی وہ اس مٹکے کو اٹھا کر لے گئی اور وہ فضاء میں گھومنے لگا اور وہ مسلسل یہ کہہ رہا تھا ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه'' یہاں تک کہ جب وہ نیچے آیا، تو لوگوں نے اس کو باہر نکالا اور کہا کہ تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ اور کیا ماجرا ہے تیرا؟ اس نے کہا کہ میں فلاں قوم کا بادشاہ تھا، میرے ساتھ ایسے ایسے ہوا، میرا یہ ماجرا ہے، اس نے اپنا پورا واقعہ سنایا اور اپنے ایمان کا اور اللہ رب العزت کی غیبی مدد کا ذکر

کیا تو اس کو دیکھ اور اس کی گفتگو سن کر بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ ❶

اولادِ آدم کے لیے بڑی بشارت

حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو فرشتوں نے انھیں مبارک باد پیش کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی توبہ قبول فرمائی، اور آپ کے دل کو سکون بخشا، حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس توبہ کے بعد بھی قیامت کے روز مجھ سے سوال ہوا تو کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

یاآدم ورثت ذویک التعب والنصب وورثتهم التوبة فمن دعانی منهم لبیته کما لبیتک ومن سألنی المغفرة لم أبخل علیه لأنی قریب مجیب یا آدم وأحشر التائبین من القبور مستبشرین ضاحکین ودعاؤهم مستجاب. ❷

ترجمہ: اے آدم! تیری اولاد کو تجھ سے معصیتیں بھی وراثت میں ملی ہیں اور توبہ بھی، ان میں سے جو شخص مجھے پکارے گا میں اس کی پکار سنوں گا جس طرح تیری پکار سنی ہے اور جو شخص مجھ سے مغفرت کا خواستگار ہوگا میں اس کی مغفرت کرنے میں بخل نہیں کروں گا، اس لیے کہ میں قریب ہوں، مجیب ہوں۔ اے آدم! میں توبہ کرنے والوں کو ان کی قبروں سے ہنستے ہوئے بشارت سنتے ہوئے اٹھاؤں گا، ان کی دعا قبول ہوگی۔

توبہ کی وجہ سے اولیاء میں شامل ہوا

مالک بن دینار رحمہ اللہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی تھا جو بہت ہی

❶ شعب الإیمان: معالجة کل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۳۲۳، الرقم: ۶۷۱۱/روض الریاحین: الحکایة العاشرة بعدالمیتین، ص: ۱۲۰

❷ إحیاء علوالدین: کتاب التوبة، الرکن الأول، ج۴ ص ۵

فحاشی کیا کرتا تھا، محلے کے لوگ میرے پاس اسکی شکایت کرنے آ گئے، ہم سب مل کر اس کے گھر کے پاس آئے تو میں نے کہا: محلے کے لوگوں نے آپ کی شکایت کی لہذا آپ محلّہ چھوڑ کر نکل جائے، اس نے کہا: آج کے بعد میں گھر سے نہیں نکلوں گا، مالک بن دینار نے کہا: اپنا گھر فروخت کردو اور نکل جاؤ، اس نے کہا: میں اپنی ملکیت نہیں بھیج سکتا، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے کہا: ہم بادشاہ کو شکایت کریں گے، اس نے کہا: میں بادشاہ ہی کا بندہ ہوں، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے کہا: ہم اللہ سے آپ کیلئے بددعا کریں گے، اس نے کہا: اللہ تم سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم واپس آئے، جب شام ہوئے میں اٹھا اور نماز پڑھنے لگا اور اسکو بددعا کرنے لگا تو ایک غیبی آواز آئی کہ "**لا تدع عليه فإنه من أولياء الله تعالى**" فلاں کو بددعا مت دو وہ اللہ کے اولیاء میں سے ہیں۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں پھر اسکے گھر آیا اور دروازہ کھٹکٹایا، وہ نکلا اور اس نے گمان کیا کہ پھر محلے سے نکلنے کی بات کرنے آیا ہے تو اس نے معذور لوگوں کی طرح بات کی، میں نے کہا: میں اس لئے نہیں آیا ہوں بلکہ میں نے یہ دیکھا ہے، (ساراقصہ سنایا) وہ شخص رونے لگا اور کہا: **إني تبت بعد ما كان هذا**" اس کے بعد میں نے توبہ کی تھی۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ وہ بعد شہر سے نکل گیا پھر میں نے کبھی نہیں دیکھا، اتفاق سے میں حج کیلئے گیا، میں نے مسجد الحرام میں ایک مجمع دیکھا میں بھی آگے بڑھا، دیکھا کہ وہی شخص بیمار پڑا ہے، میں تھوڑی دیر ٹھہرا تو لوگوں نے کہا: یہ نوجوان مر چکا ہے۔ (۱)

---

(۱) كتاب التوابين: أخبار جماعة من التابين، توبة رجل من أعوان السلطان عن الفواحش، ج ا ص ۱۴۸، ۱۴۹

حضرت لقمان نے فرمایا بیٹا توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرنا

حضرت لقمان رحمہ اللہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یا بنی لا تؤخر التوبة فإن الموت یأتی بغتة وَمَنْ تَرَكَ الْمُبَادَرَةَ إِلَى التَّوْبَةِ بِالتَّسْوِيفِ كَانَ بَيْنَ خَطَرَيْنِ عَظِيمَيْنِ (أَحَدُهُمَا) أَنْ تَتَرَاكَمَ الظُّلْمَةُ عَلَى قَلْبِهِ مِنَ الْمَعَاصِي حَتَّى يَصِيرَ رَيْنًا وَطَبْعًا فَلَا يَقْبَلُ الْمَحْوَ الثَّانِي أَنْ يُعَاجِلَهُ الْمَرَضُ أَوِ الْمَوْتُ فَلَا يَجِدُ مُهْلَةً. ❶

ترجمہ: اے بیٹے! توبہ کرنے میں تاخیر نہ کر، اس لیے کہ موت اچانک آتی ہے، جو شخص ٹال مٹول سے کام لیتا ہے اور توبہ کی طرف سبقت نہیں کرتا وہ دو عظیم خطروں کے درمیان ہے، ایک تو یہ کہ معاصی کی ظلمت دل پر چھا جاتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ زنگ کی صورت اختیار کر لیتی ہے، اور طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے، پھر مٹانے کی کوشش کامیاب نہیں ہوتی، دوسرے یہ کہ بعض اوقات مرض یا موت اچانک نرغے میں لے لیتی ہے اور آدمی کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ اپنے دل سے گناہوں کا زنگ دور کر سکے۔

اکثر لوگوں کی ہلاکت کا سبب یہی ہے کہ وہ نیک کاموں، یا گناہوں سے توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں، گناہوں سے دلوں کا سیاہ ہو جانا نقد ہے، اور انہیں نیک اعمال یا توبہ کے ذریعہ جلاء دینا ادھار ہے، یہاں تک کہ موت آ جاتی ہے اور سیاہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یہاں پیش ہونا پڑتا ہے، حالانکہ نجات کے اصل مستحق وہی لوگ ہیں جن کے دل گناہوں کی سیاہی سے خالی ہوں۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوکر عورت نے توبہ کرلی

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ دجلہ کے کنارہ سے گزرے اور وضو کے واسطے بیٹھے اور

❶ إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول، ج ۴ ص ۱۲

اپنا قرآن شریف اور چادر کنارہ پر رکھی، ایک عورت آئی اور انہیں اٹھا کر لے چلی، حضرت معروف بھی اس کے پیچھے گئے اور اسے خالی تنہا جگہ پر جا پکڑا تا کہ اس کی ہتک نہ ہو، اور فرمایا: تو مت ڈر، اے عورت! میں معروف کرخی ہوں، اے بہن تیرا کوئی بیٹا ہے؟ جو قرآن پڑھے، اس نے کہا: نہیں، کہا خاوند ہے؟ اس نے کہا: نہیں، کہا کوئی بھائی ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: تو قرآن شریف مجھے دیدے اور چادر لے جا، تیرے لیے حلال ہے، دنیا اور آخرت میں تجھ میں میری طرف سے کوئی گرفت نہیں۔ ہوگی اس بات سے عورت کو بہت حیاء آئی، پھر کہا:

أنا تائبة إِلى اللّٰه عزّوجلّ لاأعود إِلى مثلها أبداً، ففرح معروف بتوبتها وخصّها بدعوة .❶

ترجمہ: میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں، پھر کبھی ایسا نہ کروں گی۔ حضرت معروف رحمہ اللہ اس کی توبہ سے بہت خوش ہوئے اور اس کے واسطے خصوصی دعا فرمائی۔ اور ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور اس عورت پر حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے اخلاق و کردار اور تقوی کا بڑا اثر ہوا۔

سارنگی بجانے والے کی توبہ پر غیبی رزق کا انتظام

مولانا روم رحمہ اللہ نے اپنے مثنوی میں یہ واقعہ نقل کیا کہ ایک خوش الحان آدمی سارنگی بجایا کرتا تھا۔ اس کی آواز پر مرد وعورت بچے سبھی قربان تھے۔ کبھی مست ہو کر گا تا ہوا جنگل سے گزرتا تو چرند پرند اس کی آواز سننے کے لئے جمع ہو جاتے۔ ان بھول بھلیوں میں جب یہ عمر گزار بیٹھا اور بڑھاپے کے آثار نمودار ہو گئے تو آواز پیری کے سبب بھدی ہوگئی، تو عشاق آواز بھی رفتہ رفتہ کنارہ کش ہو گئے، اور نہ ہی اس کی سارنگی میں

❶ روض الرياحين :الحكاية الثانية والثمانون بعدالأربع مئة، ص ٣٨٤

وہ سوز رہا، اب وہ جدھر سے گزرتا کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا۔

نام وشہرت سب رخصت ہو گئے، ویرانی اور گمنامی میں فاقے پر فاقے گزرنے لگے۔ اس پر بے کسی کا عالم تھا، خلق کی اس خودغرضی کو دیکھ کر ایک دن بہت مغموم ہوا اور دل میں کہنے لگا: یا اللہ جب میں خوش آواز تھا تو مخلوق مجھ پر پروانہ وار کرتی تھی اور ہر طرف میری تواضع ہوتی تھی، اب بڑھاپے کی وجہ سے آواز خراب ہوگئی ہے تو یہ ہوا پرست اور خودغرض لوگ میرے سائے سے بھی گریزاں ہو گئے ہیں۔ ہائے !ایسی بے وفا مخلوق سے میں نے دل لگایا۔ یہ تعلق کس درجہ پرفریب تھا، کاش! میں آپ کی طرف رجوع ہوا ہوتا، اپنے شب وروز تیری ہی یاد میں گزارتا اور تجھی سے ہی امیدیں وابستہ رکھتا تو آج یہ دن نہ دیکھتا۔

سارنگی بجانے والا دل ہی دل میں نادم ہورہا تھا، اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے ایک آہ بھری اور خلق خدا سے منہ موڑ کر دیوانہ وار مدینہ منورہ کے قبرستان کی طرف روانہ ہوگیا اور ایک پرانے غارنما گڑھے میں جا بیٹھا۔ روتے ہوئے اس نے عرض کیا: اے اللہ! آج میں تیرا مہمان ہوں ساری مخلوق نے مجھے چھوڑ دیا ہے تو اب بجز تیری بارگاہ کے میرے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں۔ اے اللہ آشنا بیگانے ہو چکے، اپنے پرائے ہو چکے، اب سوائے تیرے میرا کوئی آسرا نہیں۔ سارنگی بجانے والا اس طرح آہ وزاری میں مشغول تھا اور اس کا دل خون کے آنسو رورہا تھا۔ بارگاہِ الٰہی میں اس کے یہ ندامت کے آنسو قبول ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے خواب میں دکھایا کہ میرا فلاں بندہ جو اپنی خوش آوازی کے سبب زندگی بھر مخلوق میں مقبول ومحبوب رہا، اور اب بوجہ پیری آواز خراب ہو جانے سے ساری خلقت نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اس کی یہ ناکامی میری طرف

رجوع کا سبب بن گئی ہے، اس کے پاس جا کر اس کی ضرورت کو پورا کریں۔ ہم نے اپنے فضل کو اس کے لئے خاص کر دیا ہے۔ اب اسے مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور ضرورت کا سامان لے کر اس کی طرف چل دیئے، قبرستان کے نزدیک شکستہ غار نما گڑھے میں ایک بزرگ انہیں سوئے ہوئے نظر آئے جن کا چہرہ اور داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔ اسی اشک ندامت سے ان کو یہ مقام ملا تھا۔ حضرت عمر اس غار کے سامنے کھڑے ہوگئے، تاکہ بزرگ بیدار ہوں تو ان سے ملاقات کروں۔ اسی اثنا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھینک آ گئی جس سے ان کی آنکھ کھل گئی۔ خلیفۃ المسلمین رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر غلبہ ہیبت سے وہ کانپنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ بزرگ لرزہ براندام ہیں تو ارشاد فرمایا کہ خوف مت کرو، میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے بہت بڑی خوشخبری لایا ہوں۔ سارنگی والے کو جب آپ کی زبان مبارک سے حق تعالیٰ کے الطاف وعنایات کا علم ہوا تو اس مشاہدہ رحمت الٰہی سے اس پر شکر وندامت کا حال طاری ہوگیا۔ اپنے ہاتھ کو ندامت سے چبانے لگا اور اپنے اوپر غصہ ہونے لگا، اپنی غفلت اور حق تعالیٰ کی رحمت کا خیال کر کے ایک چیخ ماری اور کہا کہ اے میرے آقائے بینظیر! میں اپنی نالائقی اور غفلت کے باوجود آپ کی رحمت بے مثال کو دیکھ کر مارے شرم کے پانی پانی ہو رہا ہوں۔ جب سارنگی والا بزرگ خوب رو چکا اور اس کا درد حد سے گزر گیا تو اپنی سارنگی کو غصے سے زمین پر پٹخ کر ریزہ ریزہ کر دیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا کہ تو نے ہی مجھے حق تعالیٰ کی محبت ورحمت سے دور رکھا تھا۔ تو نے سبیلِ حق سے میری رہزنی کی تھی، تو نے ہی ستر سال تک میرا خون جگر پیا یعنی تیری ہی وجہ سے لہو ولعب اور نافرمانی کرتے

کرتے بوڑھا ہوگیا۔اس مرد پیر کی گریہ وزاری اورآہ وبکا سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھی اشکبار ہوگئیں۔آپ نے فرمایا اے شخص تیری یہ گریہ وزاری اب تیرے قلب وباطن کی صفائی کی دلیل ہے۔تیری جان اب حق تعالی کے قرب سے زندہ اور روشن ہوگئی ہے۔اللہ عزوجل کے حضور گنہگار کے آنسوؤں کی بڑی قدر وقیمت ہے۔ ❶

عورتوں کا حلیہ اختیار کر کے شاہی عورتوں کی مالش کرنے والے کی توبہ

نصوح ایک عورت نما آدمی تھا، باریک آواز، بغیر داڑھی اور نازک اندام مرد، وہ اپنی ظاہری شکل وصورت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زنانہ حمام میں عورتوں کا مساج کرتا اور مالش کرتا تھا،کوئی بھی اسکی حقیقت نہیں جانتا تھا سبھی اسے عورت سمجھتے تھے۔

یہ طریقہ اسکے لئے ذریعہ معاش بھی تھا اور عورتوں کے جسم سے لذت بھی لیتا تھا، کئی بار ضمیر کے ملامت کرنے پر اس نے اس کام سے توبہ بھی کرلی لیکن ہمیشہ توبہ توڑتا رہا۔

ایک دن بادشاہ کی بیٹی حمام گئی۔حمام اور مساج کرنے کے بعد پتہ چلا کہ اسکا قیمتی ہیرا گم ہوگیا ہے، بادشاہ کی بیٹی نے حکم دیا کہ سب کی تلاشی لی جائے،سب کی تلاشی لی گئی لیکن ہیرا نہیں ملا،نصوح رسوائی کے ڈر سے ایک جگہ چھپ گیا۔

جب اس نے دیکھا کہ شہزادی کی کنیزیں اسے ڈھونڈ رہی ہیں تو سچے دل سے خدا کو پکارا اور خدا کی بارگاہ میں دل سے توبہ کی اور وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی بھی یہ کام نہیں کروں گا، میری لاج رکھ لے مولا۔

دعا مانگ ہی رہا تھا کہ اچانک باہر سے آواز سنائی دی کہ نصوح کو چھوڑ دو، ہیرا مل گیا ہے۔نصوح نم آنکھوں سے شہزادی سے رخصت لے کر گھر آ گیا۔

---

❶ معارف مثنوی از حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ: ص ۸۱ تا ۸۶

نصوح نے قدرت کا کرشمہ دیکھ لیا تھا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کام سے توبہ کرلی۔

کئی دنوں سے حمام نہ جانے پر ایک دن شہزادی نے بلاوا بھیجا کہ حمام آ کر میرا مساج کرے لیکن نصوح نے بہانہ بنایا کہ میرے ہاتھ میں درد ہے میں مساج نہیں کرسکتا ہوں۔نصوح نے دیکھا کہ اس شہر میں رہنا اس کے لئے مناسب نہیں ہے سبھی عورتیں اس کو چاہتی ہیں اور اس کے ہاتھ سے مساج لینا پسند کرتی ہیں، جتنا بھی غلط طریقے سے مال کمایا تھا سب غریبوں میں بانٹ دیا اور شہر سے نکل کر کئی میل دور ایک پہاڑی پر ڈیرہ ڈال کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو گیا۔

با دل خود گفت کز حد رفت جُرم ازدل من کے رود آں ترس و کُرم

ترجمہ: منصوح نے اپنے دل میں کہا کہ میرا جُرم حد سے گزر گیا اب میرے دِل سے وہ خوف اور غم کیسے نکل سکتا ہے۔

توبہ کردم حقیقت با خدا نشکنم تا جاں شود از تن جُدا

ترجمہ: نصوح نے کہا میں نے حقیقی توبہ اپنے مولیٰ سے کی ہے میں اب اس توبہ کو ہرگز نہ توڑوں گا خواہ جان ہی میرے تن سے جُدا ہو جاوے۔ ❶

رونے کی بدولت بشارت ملی ہے

ایک پتھر کی حکایت لکھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس پر گزر ہوا، دیکھا زار زار رو رہا ہے، پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ کہا: جب سے میں نے یہ آیت سنی ہے ”وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ“ کہ جہنم کا ایندھن اور پتھر ہیں، اس وقت سے مارے خوف کے رو رہا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یا اللہ! اس پتھر کو جہنم میں نہ ڈال۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو تسلی دی، بہت خوش ہوا ور رونا موقوف کر دیا۔

❶ معارف مثنوی: حکایت توبہ صادقہ حضرت نصوح، ص ۲۲۸ تا ۲۳۳

حضرت موسی علیہ السلام آگے بڑھ گئے۔ایک مدت کے بعد حضرت موسی علیہ السلام پھراس مقام سے گزرے تو دیکھا پھر رورہا ہے۔پوچھا اب کیوں روتا ہے؟ جبکہ تیری تسلی کر دی گئی اور تجھ کو بشارت مل گئی۔کہا: اے موسیٰ! وہ بشارت تو رونے ہی کی بدولت ملی تھی۔تو اب رونے کو کیوں چھوڑوں جس کی بدولت اتنی بڑی دولت ملی ہے۔

فائدہ: ایسا ہی انسان کو بھی چاہیے کہ اگر توبہ واستغفار اور دعا کر کے مصائب سے نجات پا جائے تو اس سبق کو چھوڑے نہیں تا کہ نعمت زائل نہ ہو جائے۔

ایک بزرگ کی بددعا کا اثر اور چور کی توبہ

ایک بادشاہ کی باندی بنت ہشام بن حسان کہتی ہیں کہ عطاء ازرق رات کو صحرا میں جا کر نماز پڑھتے تھے،ایک چور نے ان کا پیچھا کیا،انہوں نے کہا:اے اللہ! تو میری طرف سے اس کو کافی ہو جا،تو اس چور کے ہاتھ پاؤں خشک ہو گئے اور وہ چور رونے اور چیخنے لگا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم! آئندہ کبھی چوری نہیں کروں گا۔عطاء ازرق نے اس کے لئے دعا کی اور چلے گئے،چور ان کے پیچھے آ کر کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں عطاء ہوں۔وہ چور صبح کو لوگوں سے پوچھنے لگا، کیا تم ایسے نیک آدمی کو پہچانتے ہو جو رات کو صحرا کی طرف نکل کر نماز پڑھتا ہے،لوگوں نے کہا: جی ہاں! وہ عطاء سلمی ہیں،وہ چور ایک بے آباد جگہ میں عطاء سلمی کے پاس پہنچ گیا اور ان سے کہنے لگا: میں آپ کے پاس اپنی چوری سے توبہ کر کے آیا ہوں،آپ میرے لئے دعا کریں،عطاء سلمی نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اور اس چور سے کہا: تیرا بھلا ہو،وہ عطاء میں نہیں ہوں، وہ عطاء ازرق ہیں۔ ❶

❶ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۱۹۴

ایک ایسے گناہ گار کی بخشش کا واقعہ جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا تھا

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں کچھ لوگ دیکھے جو جنازہ لئے جا رہے تھے اور سوائے جنازہ اٹھانے والے کے اور کوئی شخص جنازہ کے ہمراہ نہ تھا، میں نے ان لوگوں سے اس کی وجہ دریافت کی، کہنے لگے کہ یہ شخص بہت ہی گنہگار تھا، مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور قبر میں اتارا اور وہاں سے آگے ایک جگہ سایہ میں لیٹ گیا، خواب میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے آسمان سے نازل ہوئے اور اس کی قبر شق کی اور ایک ان میں سے اندر داخل ہوا اور اپنے ساتھی سے کہنے لگا کہ اس کو اہل نار میں لکھ لیجئے کیونکہ اس کا کوئی عضو گناہ سے محفوظ نہیں ہے، اس ساتھی نے کہا بھائی جلدی نہ کرو، ساتھی نے کہا: اس کی آنکھوں کو دیکھو، وہ بدنظری سے پُر ہیں، فرشتے نے کہا امید ہے کہ رب العالمین ایمان اور اپنی رحمت کے بدولت اس کی خطاؤں سے درگزر فرمائے اور کانوں کو دیکھو، وہ بھی فواحش ومنکرات کے سننے سے پُر ہیں، کہا اس کی زبان کو دیکھو وہ بھی خلافِ شرع کاموں سے پُر ہے، کہا اس کے ہاتھوں کو دیکھ وہ بھی تناول حرام اور شہوات سے پرُ ہیں، کہا اس کے پاؤں کو دیکھو وہ بھی حرام کاموں کی طرف دوڑنے سے پُر ہیں، لہذا یہ سراپا گناہوں سے بھرا ہوا ہے۔ دوسرے فرشتے نے کہا: تھوڑی دیر ٹھہرو، میں اس کے دل کی حالت دیکھوں، جب دوسرے فرشتے نے دیکھا تو وہ ایمان سے پُر تھا۔

گناہوں کو دھودے گا اور دو شعر پڑھے:

لَمَّا رَاَوْہُ مُبْعَداً عَنْ طَاعَتِیْ ۔۔۔ حَکَمُوْا بِاَنِّی لَا اَجُوْدُ بِرَحْمَتِیْ

حِلْمِیْ اَجَلُّ وَلَنْ یَّضِیْقَ عَلَی الْوَرَی ۔۔۔ مَنْ ذَیحداًوْ اَمْرِیْ وَمَشِیْتِیْ

ترجمہ: جب لوگوں نے بندہ کو میری عبادت سے دور رہتے دیکھا تو حکم لگا دیا کہ میں

اپنی رحمت سے اسے نہ بخشوں گا، حلم میرا بہت بڑا ہے اور مخلوق پر حلم کا دروازہ تنگ نہیں ہے، میرے احکام اور مرضیات کو کون پورا کرسکتا ہے۔

علامہ یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کیفیت اس شخص کو عنایتِ خداوندی سے حاصل ہوئی، یہ ہر ایک کے لئے نہیں ہے، نہ ہی سب گنہگاروں کو یہ بات حاصل ہے، گنہگار اس خطرہ سے بالکل محفوظ نہیں ہیں کہ مشیت الٰہی میں اُن کے لئے کیا فیصلہ ہے، بلکہ ہر ایک صالح اور نیک شخص کو بھی سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے کہ اس کا خاتمہ کیسا ہو؟ ہم اللہ تعالیٰ سے حسنِ خاتمہ اور دنیا وآخرت کی عافیت اور مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ❶

تو اللہ کے حضور سچی توبہ کرنے سے اللہ تعالی تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں، اس لئے اگر انسان کی زندگی گناہوں میں گزر رہی ہے تو مرنے سے پہلے اللہ کے حضور توبہ کرلیں، اللہ گناہوں کو معاف کردے گا، ہوسکے تو دو رکعت صلاۃ التوبۃ پڑھ لیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ. ❷

ترجمہ: کسی بندے سے جب گناہ ہوجائے پھر وہ وضو کرے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچائے (یعنی مسنون طریقے کے مطابق وضو کرے) پھر وہ دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے گناہوں کی مغفرت چاہے تو اللہ رب العزت اُس کی مغفرت فرمادیں گے۔

تو دو رکعت پڑھیں اور اللہ تعالی سے گناہوں کی معافی طلب کریں، تو رب العالمین

❶ سیلاب مغفرت: ص۲۹۳/التوابين لابن قدامة: أخبار جماعة من التوابين، ص ١٦٦، ١٦٧

❷ روض الرياحين: الحكاية الستون بعد المائة، ص: ١٧٨، ١٧٩

وسیع رحمت والے ہیں، محض اپنے فضل وکرم سے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے تمام دریاؤں اور سمندروں کو پیدا کیا ہے لیکن آنسوؤں کے دو قطروں سے بڑی محبت فرماتے ہیں، گناہوں کو معاف فرما لیتے ہیں۔

اللہ رب العزت کے صفاتی ناموں میں ''اَلتَّوَّابُ، اَلْغَفُوْرُ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلرَّحِیْمُ، اَلْغَفَّارُ، اَلْعَفُوُّ، الرَّءُ وْفُ، اَلْوَدُوْدُ'' سب میں مخلوق سے محبت اور معافی کا تذکرہ ہے، اس لئے بندہ کو ہمیشہ توبہ تائب رہنا چاہیے اور اللہ رب العزت کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

•••••••••••••••••••••••••••••

❶ مسند أحمد: مسند أبی بکر الصدیق، ج ا ص ۱۷۹، رقم الحدیث: ۲

۱۲......اخلاص کی اہمیت وفضیلت اوراسلاف امت کے ایمان افروز واقعات

اَلْحَمْدُلِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

أمّابعد:فَأَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ﴾ (البقرة: ۱۳۹)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾(البقرة:۲۷۲)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ﴾(الزمر: ۲)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللهَ لا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ،وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. ❶

❶ صحيح مسلم: كتاب البر والصلة والآداب،بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ،وَخَذْلِهِ، وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ،وَعِرْضِهِ،وَمَالِهِ،رقم الحديث: ۲۵۶۴

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا. ❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ. ❷

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةٌ لَخَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ. ❸

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا اسمیں اخلاص کی اہمیت اور اسکی ترغیب دی گئی ہے، تمام اعمال کیلئے اخلاص ایک ضروری چیز ہے، اگر اخلاص نہ ہوتو اعمال قبول نہیں ہوتے، تو اخلاص اس قدر ضروری امر ہے۔

اخلاص کی اہمیت وحقیقت

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ ہر اچھا کام یا کسی کے ساتھ اچھا سلوک صرف اس لیے اور اس نیت سے کیا جائے کہ ہمارا خالق و پروردگار ہم سے راضی ہو، ہم پر رحمت فرمائے اوراس کی ناراضگی اور غضب سے ہم محفوظ رہیں، تمام اچھے اعمال واخلاق کی روح یہی اخلاصِ نیت ہے، اگر اچھے سے اچھے اعمال واخلاق اخلاص سے خالی ہوں اوران کا مقصد رضاءِ الٰہی نہ ہو بلکہ نام ونمود ریا اور دکھلا وا اور کوئی ایسا ہی جذبہ ان کا محرک اور

❶ صحيح البخاری: كتاب الإيمان، باب ما جاء إنما الأعمال بالنية، رقم الحديث: ٥٦

❷ سنن النسائی: كتاب الجهاد، باب الاستنصار با لضعيف، رقم الحديث: ٣١٧٨

❸ المستدرک على الصحيحين: كتاب الرقاق، رقم الحديث: ٧٨٧٧، قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبي

باعث ہوتو اللہ کے نزدیک ان کی کوئی قیمت نہیں اور ثواب بھی نہیں ملتا، لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا ثواب، جو اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کا اصل صلہ اور نتیجہ ہے وہ صرف اعمال و اخلاق پر نہیں ملتا، بلکہ یہ تب ملتا ہے جب ان اعمال واخلاق میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اُخروی ثواب کا ارادہ بھی کیا گیا ہو۔ اپنے معاملات میں خود ہمارا بھی یہی اصول ہے، فرض کیجئے کوئی شخص آپ کی بڑی خدمت کرتا ہے، آپ کو ہر طرح آرام پہنچانے اور خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن پھر کسی ذریعہ سے آپ کو معلوم ہو جائے کہ اُسے آپ کے ساتھ کوئی خلوص نہیں بلکہ اس نے یہ سب کچھ اپنی ذاتی غرض کے لیے کیا ہے یا آپ کے کسی دوست یا رشتہ دار سے اپنا کوئی کام نکلوانا چاہتا ہے، تو پھر آپ کے دل میں اس شخص کی اور اس کے برتاؤ کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی۔ بس یہی معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے، فرق اتنا ہے کہ ہم دوسروں کے دلوں کا حال نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ سب کے دلوں اور ان کی نیتوں کا حال جانتا ہے، پس اس کے جن بندوں کا یہ حال ہے کہ وہ اس کی خوشنودی اور رحمت کی طلب میں اچھے کام کرتے ہیں وہ ان کے اعمال کو قبول کر کے ان سے راضی ہوتا ہے اور ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور دارالجزاء یعنی آخرت میں اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔

اخلاص کی قرآن وحدیث میں بڑی ترغیب آئی اور اِسے نہایت اہتمام اور تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں اخلاص کی اہمیت وفضیلت

بندگی اور عبادت صرف اللہ کے لیے ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ

وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ﴾ (البقرة: ۱۳۹)

ترجمہ: کہہ دو کہ کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں حجت کرتے ہو؟ حالانکہ وہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار (یہ) اور (بات ہے کہ) ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں، اور تمہارے عمل تمہارے لیے، اور ہم نے تو اپنی بندگی اسی کے لیے خالص کرلی ہے۔

رضائے الٰہی کے لئے خرچ کئے گئے مال کا ثمرہ

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری ہے:

﴿وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾ (البقرة: ۲۷۲)

ترجمہ: اور جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو وہ خود تمہارے فائدے کے لیے ہوتا ہے جبکہ تم اللہ کی خوشنودی طلب کرنے کے سوا کسی اور غرض سے خرچ نہیں کرتے اور جو مال بھی تم خرچ کروگے تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔

ہر ایک کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا

ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ﴾ (آل عمران: ۱۴۵)

ترجمہ: اور جو شخص دنیا کا بدلہ چاہے گا ہم اُسے اس کا حصہ دے دیں گے اور جو آخرت کا ثواب چاہے گا ہم اسے اس کا حصہ عطا کردیں گے اور جو لوگ شکرگزار ہیں ان کو ہم جلد ہی ان کا اجر عطا کریں گے۔

اخلاص اختیار کرنا مؤمنین کی علامت ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ١٤٥، ١٤٦)

ترجمہ: یقین جانو کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے، اور ان کے لیے تم کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔ البتہ جو لوگ توبہ کرلیں گے، اپنی اصلاح کرلیں گے، اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیں گے اور اپنے دین کو خالص اللہ کے لیے بنالیں گے تو ایسے لوگ مؤمنوں کے ساتھ شامل ہوجائیں گے، اور اللہ مؤمنوں کو ضرور اجر عظیم عطا کرے گا۔

اطاعت وبندگی خالص اللہ کے لئے ہو

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ﴾ (الأعراف: ٢٩)

ترجمہ: کہو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور (یہ حکم دیا ہے کہ) جب کہیں سجدہ کرو، اپنا رخ ٹھیک ٹھیک رکھو، اور اس یقین کے ساتھ اس کو پکارو کہ اطاعت خالص اسی کا حق ہے۔ جس طرح اس نے تمہیں ابتداء میں پیدا کیا تھا، اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہوگے۔

اللہ رب العزت نیتوں کو دیکھتا ہے

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ﴾ (الحج: ٣٧)

ترجمہ: اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون، لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

رضائے الٰہی کے لئے خرچ کیا گیا مال بڑھ جاتا ہے

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ﴾ (الروم : ۳۹)

ترجمہ: اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے ارادے سے دیتے ہو، تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔

میں تم سے اجرت کا مطالبہ نہیں کرتا

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الشعراء: ۱۴۵)

ترجمہ: (حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) اور میں تم سے اس کام پر کسی قسم کی کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف اس ذات نے اپنے ذمے لے رکھا ہے جو سارے دنیا جہان کی پرورش کرتا ہے۔

عبادت اخلاص کے ساتھ ہو

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ﴾ (الزمر: ۲)

ترجمہ: (اے پیغمبر) بیشک یہ کتاب ہم نے تم پر برحق نازل کی ہے، اسلئے اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ بندگی خالص اُسی کے لیے ہو۔

مجھے حکم ہے کہ خالص بندگی اللہ ہی کی کروں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنِّی أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّینَ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَکُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِینَ﴾(الزمر: ۱۱، ۱۲)

ترجمہ: کہہ دو کہ مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ میری بندگی خالص اسی کے لیے ہو۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلا فرمانبردار میں بنوں۔

اللہ کو اخلاص کیساتھ پکارو

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿هُوَ الْحَیُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِینَ لَهُ الدِّینَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ﴾(الغافر: ۶۵)

ترجمہ: وہی سدا زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لیے اس کو اس طرح پکارو کہ تمہاری تابع داری خالص اسی کے لیے ہو۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

بندگی اور فرمابرداری صرف ذاتِ باری تعالی کی

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِیَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِینَ لَهُ الدِّینَ حُنَفَاءَ وَیُقِیمُوا الصَّلَاةَ وَیُؤْتُوا الزَّکَاةَ وَذَلِکَ دِینُ الْقَیِّمَةِ﴾(البینة: ۵)

ترجمہ: اور انہیں اس کے سوا کوئی اور حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ بندگی کو بالکل یکسو ہو کر صرف اسی کے لیے خاص رکھیں، اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں، اور یہی سیدھی سچی امت کا دین ہے۔

اللہ کی رضا کے لیے مال خرچ کرنا

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى. الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى) (وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَى. إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى) (وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ (اللیل: ۱۷ تا ۲۱)

ترجمہ: اور اس سے ایسے پرہیزگار شخص کو دور رکھا جائے گا جو اپنا مال پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے (اللہ کے راستے میں) دیتا ہے۔ حالانکہ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں تھا جس کا بدلہ دیا جاتا۔ البتہ وہ صرف اپنے اس پروردگار کی خوشنودی چاہتا ہے جس کی شان سب سے اونچی ہے۔ یقین رکھو ایسا شخص عنقریب خوش ہو جائے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو کچھ خرچ کرتا ہے اس میں دکھاوا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہوتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے خرچ کرنے سے انسان کو اخلاقی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق کی تعریف میں نازل ہوئی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہت خرچ کرتے تھے، تاہم الفاظ عام ہیں، اور ہر اس شخص کے لئے خوشخبری پر مشتمل ہیں جو ان صفات کا حامل ہے۔ ❶

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اخلاص کی اہمیت وفضیلت اور ریا کی مذمت

اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. ❷

---

❶ آسان ترجمہ قرآن: ۱۲۹۴، ۱۲۹۵

❷ صحیح مسلم: كتاب البر والصلة والآداب، بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ، وَخَذْلِهِ، وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ، وَعِرْضِهِ، وَمَالِهِ، رقم الحديث: ۲۵۶۴

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی تمھاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمھارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

خالص اللہ کی رضا کے لئے کیا ہوا عمل مقبول ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا:

أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ، مَالَهُ؟

ترجمہ: مجھے بتاؤ کہ اگر کوئی آدمی جہاد کرے مزدوری کے لالچ میں (کہ دولت حاصل ہوگی) اور نام آوری کے واسطے جہاد کرے، تو اسکا کیا بدلہ ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا شَيْءَ لَهُ.

ترجمہ: اس کو کسی قسم کا ثواب نہ ملے گا۔

پھر اس آدمی نے متعدد نیتوں کے بارے میں سوال پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ. (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ عمل قبول نہیں فرماتا مگر وہ عمل جو کہ خالص اسی کے واسطے ہو اور اس کے کرنے سے خالص رضاءِ الٰہی کی مقصود ہو۔

یعنی کہ جہاد جیسی عظیم عبادت میں بھی اگر اخلاص نہ ہو تو اللہ کے ہاں قبول نہیں۔

تین چیزوں میں مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی کے

(۱) سنن النسائی: کتاب الجهاد: باب من غزا يلتمس الأجر والذكر، رقم الحديث: ۳۱۴۰

خیف مقام پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور یہ بھی فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ، تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. ❶

ترجمہ: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت (کوتاہی) نہیں کرتا، اعمال صرف اللہ کے لئے کرنا، مسلمان حکام کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کا ہمیشہ ساتھ دینا کیونکہ مسلمانوں کی دعا پیچھے سے بھی انہیں گھیر لیتی ہے (اور شیطان کسی بھی طرف سے حملہ آور نہیں ہوسکتا)۔

اخلاص کے ساتھ کلمہ توحید کے اقرار کرنے پر جہنم کی آگ حرام

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ. ❷

ترجمہ: جس بندے نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کہا، قیامت کے دن اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی۔

جہنم کو کن تین اشخاص سے بھڑکایا جائے گا

حضرت شُفَیّ اصبحی رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں بھی ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا، وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا: میں

❶ سنن ابن ماجة: كتاب المناسك، باب الخطبة يوم النحر، رقم الحديث: ٣٠٥٦

❷ صحيح البخاري: كتاب الرقاق، باب العمل الذي يبتغى به وجه الله، رقم الحديث: ٦٤٢٣

آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضرور بیان کروں گا، پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوتو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس گھر میں بیان کی تھی، اس وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا، پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائے گا، اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی، پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ تین شخص ہوں گے، ایک قاری قرآن، دوسرا شہید اور تیسرا دولت مند شخص۔ اللہ تعالی قاری سے پوچھے گا کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی۔ عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ! اللہ تعالی پوچھے گا تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالی فرمائے گا تم جھوٹ بولتے ہو، اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے۔ پھر اللہ تعالی فرمائے گا کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے، چنانچہ وہ کہہ دیا گیا، پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالی اس سے پوچھے گا کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا؟ وہ عرض کرے گا جی اے اللہ! اللہ تعالی فرمائے گا: میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں قرابت داروں سے صلہ رحمی کرتا

اور خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالی فرمائے گا: تو جھوٹا ہے، فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالی فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے، تو یہ کہا جا چکا۔ پھر شہید کو لایا جائے گا، اللہ تعالی فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا؟ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ میں شہید ہوا۔ اللہ تعالی فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے، پس یہ بات کہی گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رُکْبَتِی فَقَالَ: یَا أَبَا هُرَیْرَةَ، أُولٰئِکَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰہِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (۱)

ترجمہ: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے زانوں پر مارتے ہوئے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اللہ تعالی کی مخلوق میں سب سے پہلے انہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔

ولید ابو عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے حضرت عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جلاد تھا۔ کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث بتائی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تینوں کا یہ حشر ہے، تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ اب فوت ہو جائیں گے اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے، پھر جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو آپ نے چہرہ صاف کیا اور فرمایا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر یہ آیت پڑھی:

---

(۱) سنن الترمذی: أبواب الذهد، باب ماجاء الریاء والسمعة، رقم الحدیث: ۲۳۸۲

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. (هود:۱۵،۱۶)

ترجمہ: جو لوگ (صرف) دنیوی زندگی اور اس کی سج دھج چاہتے ہیں، ہم ان کے اعمال کا پورا پورا صلہ اسی دنیا میں بھگتا دیں گے، اور یہاں ان کے حق میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں ہے، اور جو کچھ کارگزاری انہوں نے کی تھی وہ آخرت میں بیکار ہو جائے گی، اور جو عمل وہ کر رہے ہیں، (آخرت کے لحاظ سے) کالعدم ہیں۔

کامیاب شخص کی علامات

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا، وَلِسَانَهُ صَادِقًا، وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً. ❶

ترجمہ: وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے ایمان کے لئے اپنے دل کو خالص کرلیا اور اپنے دل کو (عیوب ونقائص) سے محفوظ کیا اور اپنی زبان کو سچا بنایا اور اپنے نفس کو اطمینان بخش بنالیا اور اپنی طبیعت کو حسن خلق کے سانچے میں ڈھال لیا۔

ہر ایک کے ساتھ معاملہ نیت کے مطابق ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ مسند احمد، ج:۳۵ ص ۲۳۹، رقم الحديث: ۲۱۳۱۰/شعب الإيمان : ج ۱ ص ۲۶۵، رقم الحديث: ۱۰۷/قال المنذرى فى الترغيب والترهيب: (۱/۲۴) رواه أحمد والبيهقى وفى اسناده أحمد احتمال للتحسين/قال الهيثمى فى جمع الزوائد: (۱۰/۲۳۲) رواه أحمد وإسناده حسن

إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ. ❶

ترجمہ: (قیامت کے دن) لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ (یعنی ہر ایک کے ساتھ انکے نیتوں کے مطابق معاملہ ہوگا۔)

نیکی اور برائی کا بدلہ نیت کے مطابق ملتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں (یعنی فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ لوحِ محفوظ میں نیکیوں اور برائیوں کے بارہ میں یہ تفصیل لکھ دیں کہ) جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ اس پر عمل نہ کر سکے (یعنی ارادہ کے باوجود وہ کسی عذر کی بناء پر اس نیکی کو کرنے پر قادر نہ ہو سکے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں اس ارادہ ہی کو ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے اور جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر اس نیکی کو کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ لیتا ہے (یعنی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے اللہ چاہتا ہے اپنے فضل وکرم سے بحسب اخلاص اور ادائیگی شرائط وآداب اس سے بھی زیادہ ثواب لکھتا ہے۔) اور جو شخص کسی

❶ سنن ابن ماجه: كتاب الزهد، باب النية، رقم الحديث: ۴۲۲۹

❷ صحيح البخارى: كتاب الرقاق، باب من همّ بحسنة أو بسيئة، رقم الحديث: ۶۴۹۱

برائی کا ارادہ کرے (اور پھر اللہ کے خوف کی وجہ سے) اس برائی میں بھی مبتلا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے، اور جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا تو پھر اس برائی میں مبتلا بھی ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہی برائی لکھتا ہے۔

رضائے الٰہی کا طلب گار معاشرے میں معزز ہو جاتا ہے

مدینہ منورہ کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھ کو کوئی نصیحت لکھ کر بھیج دیں جو مختصر ہو زیادہ لمبی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سلام مسنون اور حمد وصلوٰۃ کے بعد لکھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

مَنِ التَمَسَ رِضَاءَ اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ التَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ. ❶

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا، اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرمادیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا اللہ تعالی اسے لوگوں کے حوالے کردیں گے۔

اللہ کی مدد اخلاص کے سبب ہوتی ہے

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ. ❷

ترجمہ: اللہ تعالی اس امت کی مدد (اسکی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر نہیں فرماتے

❶ سنن الترمذی: أبواب الزهد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، باب منه، رقم الحدیث: ۲۴۱۴

❷ سنن النسائی: كتاب الجهاد، باب الاستنصار با لضعیف، رقم الحدیث: ۳۱۷۸

بلکہ) کمزور اور خستہ حال لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور انکی اخلاص کی وجہ سے فرماتے ہیں۔

اخلاص کیساتھ کلمہ طیبہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، حَتَّى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ، مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. ❶

ترجمہ: کوئی بندہ خالص اخلاص کیساتھ کلمہ توحید نہیں کہتا مگر اسکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتی کہ عرش تک پہنچ جائے جب تک کبائر سے اجتناب کرے۔

لوگوں کے دکھلاوے کے لئے عمل کرنے والے کی سزا

حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ. ❷

ترجمہ: جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لئے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی دکھلاوے کے لئے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں لوگوں کو دکھلائے گا۔

تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ

---

❶ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب دعاء أم سلمة، رقم الحديث: ۳۵۹۰

❷ صحيح مسلم: كتاب الزهد والرقاق، باب من أشرك في عمله غير الله، رقم الحديث: ۲۹۸۷

وَرَسُولِهِ،فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ،وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا،فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَاهَاجَرَ إِلَيْهِ. ❶

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر موقوف ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، چنانچہ جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو کہ وہ اسے پائے گا، یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف شمار ہوگی جس کے لئے ہجرت کی ہو۔

جو دنیا کے لئے عمل کرے اُس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ،وَالرِّفْعَةِ،وَالنَّصْرِ،وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ،فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا،لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ. ❷

ترجمہ: اس امت کو عظمت ورفعت، دین ونصرت اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، سو جو ان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

دنیا کی نیت کا وبال

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ،فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ،وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ،وَلَمْ

❶ صحيح البخاري: كتاب الأيمان والنذور،باب النية في الأيمان،رقم الحديث: ٦٦٨٩

❷ مسند أحمد: مسند الأنصار، ج٣٥ ص١٤٦،رقم الحديث: ٢١٢٢٢

يَأْتِهِ مِنَ الدُّنيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ. ❶

ترجمہ: جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کام منتشر کر دے گا اور اس کی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا اور دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے، اور جس کی نیت آخرت کی طرف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سب کام درست کر دے گا اور اس کے دل میں دنیا سے بے رغبتی ڈال دے گا اور دنیا اُس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔

اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے محبت کرتے ہیں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ. ❷

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند فرماتے ہیں جو متقی ہو، مخلوق سے بے نیاز اور گمنام بندہ ہو۔

اخلاص والا عمل ظاہر ہو کر رہتا ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ. ❸

ترجمہ: اگر کوئی شخص ایسی چٹان کے اندر بیٹھ کر جسمیں نہ کوئی دروازہ ہو اور نہ کوئی سوراخ

❶ سنن ابن ماجه: كتاب الزهد، باب الهمّ بالدنيا، رقم الحديث: ۴۱۰۵

❷ صحيح مسلم: كتاب الزهد والرقاق، رقم الحديث: ۲۹۶۵

❸ شعب الإيمان: اخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترک الرياء، ج۹ ص۲۰۸، رقم الحديث: ۶۵۴۱

ہو، کوئی بھی عمل کرے تو وہ لوگوں پر ظاہر ہو کر رہے گا چاہے وہ عمل اچھا ہو یا بُرا۔

تو ان آیات اور احادیث میں ہر کام اخلاص کیساتھ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اس لئے ریا کاری سے انسان بچے ورنہ اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ریا کاری اعمال کو برباد کرتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (البقرة: ۲۶۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح ضائع مت کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنی چٹان پر مٹی جمی ہو، پھر اس پر زور کی بارش پڑے اور اس (مٹی کو بہا کر چٹان) کو (دوبارہ) چکنی بنا چھوڑے۔ ایسے لوگوں نے جو کمائی کی ہوتی ہے وہ ذرا بھی ان کے ہاتھ نہیں لگتی، اور اللہ (ایسے) کافروں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا۔

چٹان پر اگر مٹی جمی ہو تو یہ امید ہو سکتی ہے کہ اس پر کوئی چیز کاشت کر لی جائے، لیکن اگر بارش مٹی کو بہا لے جائے تو چٹان کے چکنے پتھر کاشت کے قابل نہیں رہتے۔ اسی طرح صدقہ خیرات سے آخرت کے ثواب کی امید ہوتی ہے، لیکن اگر اس کے ساتھ ریا کاری یا احسان جتانے کی خرابی لگ جائے تو وہ صدقے کو بہا لے جاتی ہے اور ثواب کی کوئی امید نہیں رہتی۔

ریاشرک اصغر ہے

محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ.

ترجمہ: وہ چیز جس پر مجھے تمام چیزوں سے زیادہ خوف ہے وہ شرکِ اصغر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ''وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ'' اے اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الرِّيَاءُ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: إِذَاجُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ: اِذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً. ❶

ترجمہ: وہ ریاء ہے، قیامت کے دن جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اس وقت اللہ پاک اعلان فرمائینگے کہ تم لوگ ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھلانے کے لیے عمل کرتے تھے پس دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس عمل کا بدلہ ہے؟

ریاوالوں سے اللہ پاک بیزار ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ:

أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ. ❷

ترجمہ: میں شریکوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں، جس نے کوئی ایسا عمل کیا اور اس

❶ مسند أحمد: مسند محمود بن لبيد، ج ۳۹ ص ۳۹، رقم الحديث: ۲۳۶۳۰

❷ صحيح مسلم: كتاب الزهد، باب من اشرك فى عمله، رقم الحديث: ۲۹۸۵

میں کسی دوسرے کو میرے ساتھ شریک کیا تو میں اس کو بھی چھوڑ دیتا ہوں اور اس کے شرک کو بھی چھوڑ دیتا ہوں۔

جس کے لیے عمل کیا اس کا ثواب بھی اُسی سے لو

حضرت ابوسعد بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ، نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ. ❶

ترجمہ: جب اللہ پاک قیامت کے دن جس کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں لوگوں کو جمع فرمائینگے، تو ایک منادی اعلان کریگا کہ جو جس کے لیے عمل کرتا تھا، وہ اپنے اس عمل کا ثواب بھی اُسی سے طلب کرے، اس لیے کہ اللہ شریکوں کے شرک سے بیزار ہے۔

دنیاوی اغراض کیلئے علم حاصل کرنے والا جنت کی بو بھی نہیں پائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا. ❷

ترجمہ: جس علم کے ذریعہ اللہ تعالی کی رضا تلاش کی جاتی ہے، ایسے علم کو جس نے دنیا کا کچھ بھی سامان ملنے کے لئے حاصل کیا تو یہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پائیگا (جنت میں جانا تو دور کی بات ہے۔)

---

❶ سنن الترمذی: أبوب تفسیر القرآن، باب سورة الکهف، رقم الحدیث: ۳۱۵۴

❷ سنن أبی داود: کتاب العلم، باب فی طلب العلم لغیر اللّٰہ تعالی، رقم الحدیث: ۳۶۶۴

ریا کار شہید، مولوی اور سخی کا انجام

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

قیامت کے دن جس آدمی کا سب سے پہلے حساب ہوگا، وہ ایک شہید ہوگا جس کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، تو اللہ رب العزت اس آدمی کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جان لے گا، تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا بتا؟ تو نے میری نعمتوں کو کیسے استعمال کیا؟ وہ آدمی کہے گا:

قَاتَلْتُ فِيْکَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُّ.

ترجمہ: میں نے تیری راہ میں قتال کیا، حتی کہ لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

تو اللہ رب العزت فرمائیں گے:

كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ.

ترجمہ: تو جھوٹ بول رہا ہے، تو تو صرف اس لئے (میدانِ جہاد میں) لڑتا رہا کہ تجھے بہادر کہا جائے، تو یہ بات تجھے (دنیا میں ہی) کہہ دی گئی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم پر اس آدمی کو اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اس کے بعد اس آدمی کو بارگاہِ رب العالمین میں پیش کیا جائے گا، جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا، اور قرآن کی تلاوت کی، اس کو بھی اللہ تعالی کی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی، جب وہ اللہ کی نعمتوں کو جان جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تو نے ان کو کیسے استعمال کیا؟ تو جواب میں وہ آدمی کہے گا کہ میں نے علم سیکھا، دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن کی تلاوت کرتا رہا، تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ

قَارِئٌ فَقَدُ قِيُلَ.

ترجمہ: تو جھوٹ بول رہا ہے، بلکہ علم حاصل کرتے اور قرآن کی تلاوت کرتے وقت تیری نیت یہ تھی کہ تجھے عالم اور قاری کہا جائے، تو یہ تجھے دنیا میں ہی کہہ دیا گیا۔

اللہ کے حکم پر اس کو بھی جہنم میں اوندھے منہ پھینک دیا جائے گا، اس کے بعد ایک سخی آدمی کو لایا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی یہی معاملہ کرے گا اور پوچھے گا کہ تو نے میری نعمتوں کو کیسے استعمال کیا؟ تو وہ آدمی کہے گا:

مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تَحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ.

ترجمہ: میں تیری مرضی کے مطابق تیری ہر راہ پر خرچ کرتا رہا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيلَ. ❶

ترجمہ: تو جھوٹ بولتا ہے، تو اس لئے مال خرچ کرتا رہا کہ تجھے سخی کہا جائے، وہ تجھے (دنیا میں ہی) کہہ دیا گیا۔

اس آدمی کو بھی اللہ کے حکم پر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

دیکھیں شہادت، حصولِ علم اور سخاوت بڑے عظیم الشان کام ہیں، لیکن اگر یہ رب العالمین کی رضا کے لئے نہ کیے جائیں تو یہی اعمال جہنم میں جانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں، اس لئے انسان ہمیشہ ہر کام رب العالمین کی رضا کے لئے کرے، اللہ رب العزت اُس کا بہترین بدلہ دنیا اور آخرت میں عطا فرماتے ہیں۔

اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

❶ صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، رقم الحديث: ١٩٠٥

إِذَا كَانَ يَوْمُ يَصُومُ أَحَدُكُمْ فَلْيَدَّهِنْ لِحْيَتَهُ،وَيَمْسَحْ شَفَتَيْهِ،وَلْيَخْرُجْ إِلَى النَّاسِ حَتَّى كَأَنَّهُ لَيْسَ بِصَائِمٍ،فَإِذَا أَعْطَى بِيَمِينِهِ فَلْيُخْفِهِ بِشِمَالِهِ،وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُدْلِ سِتْرَ بَابِهِ. ❶

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے اسے چاہیے کہ اپنی داڑھی کو تیل لگائے ،اور اپنے ہونٹوں پر بھی ہاتھ پھیر لے،اسکے بعد لوگوں کی طرف نکلے گویا کہ روزہ دار نہیں ہے۔اور جب دائیں ہاتھ سے چیز دینے لگے تو بائیں ہاتھ کو چھپالے،اور جب نماز پڑھنے لگے تو اپنے دروازے کا پردہ ڈال دیں۔

عمل پر لوگوں کی تعریف کی تمنا نہ ہونا اخلاص کی علامت ہے

۱۳......حواریوں نے حضرت عیسی علیہ السلام سے پوچھا: اللہ کے لیے خالص عمل کرنے والا کون ہوتا ہے؟ حضرت عیسی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِي يَعْمَلُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ،لَا يُحِبُّ أَنْ يَحْمَدَهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. ❷

ترجمہ: جو اللہ کے لیے عمل کرے اور وہ یہ پسند نہ کرے کہ لوگ اس عمل پر اس کی تعریف کریں۔

اخلاص کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے زریں اقوال

اعمال میں اخلاص کی اہمیت کے پیش نظر حضرات سلف حسنِ نیت بڑے اہتمام اور تاکید کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

لوگوں کو مت دکھاؤ کہ میں پرہیزگار ہوں

ا......حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا:

❶ شعب الإيمان: اخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترک الريا، ج۹ ص ۱۹۴،الرقم:۶۴۹۸

❷ الزهد لأحمد بن حنبل: من موعظ عيسى عليه السلام ،ص ۴۹،الرقم:۳۰۸

يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللَّهَ، لَا تُرِ أَنَّكَ تَخْشَى يُكْرِمُوكَ، وَقَلْبُكَ فَاجِرٌ . ❶

ترجمہ: اے بیٹے! اللہ سے ڈرنا، یہ مت دکھانا کہ تم ہی اللہ سے ڈرتے ہوتا کہ لوگ تیرا اکرام کریں حالانکہ تیرا دل فاجر ہو۔

آپ نے مجھے آزاد کس کے لئے کیا

۲...... حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب جمعہ کے دن ممبر پر تشریف فرما ہوئے، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ''أَعْتَقْتَنِي لِلّٰهِ أَوْ لِنَفْسِكَ؟ آپ نے مجھے اپنا غلام بنانے کے لیے آزاد کیا تھا یا رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی رضا کی خاطر۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''فَائْذَنْ لِي فِي الْغَزْوِ'' پھر مجھے غزوہ میں جانے کی اجازت دے دیں۔ چنانچہ انھوں نے اجازت دے دی، پس وہ ملک شام کو روانہ ہوگئے اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ ❷

حسنِ نیت کے ذریعے لوگوں کے معاملات درست ہوجاتے ہیں

۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:

مَنْ خَلُصَتْ نِيَّتُهُ كَفَاهُ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ. ❸

ترجمہ: جس کی نیت خالص ہوتی ہے اللہ تعالی اس کے لیے ان امور میں کافی ہوجاتا ہے جو اس کے اور لوگوں کے درمیان ہو۔

❶ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترك الريا، ج ۹ ص ۲۲۹، الرقم: ۶۵۸۸

❷ سير أعلام النبلاء، ترجمة: بلال بن رباح، ج ۱ ص ۳۵۷، رقم الترجمة: ۷۶

❸ الزهد لهناد بن السرى: باب الريا، ج ۲ ص ۴۳۶

برائیوں کی طرح اپنے نیک اعمال بھی چھپاؤ

۴......امام ابوحازم رحمہ اللہ فرمایا کرتے کہ تم جس طرح اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو اسی طرح اپنی نیکیوں کو بھی چھپا کر رکھا کرو:

اُكْتُمْ حَسنَاتِكَ كَمَا تَكْتُمُ سَيِّئَاتِكَ. ❶

حسن نیت سے حاصل کیے گئے علم سے افضل کوئی چیز نہیں

۵......امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں "مَا نَعْلَمُ شَيْئاً أَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ بِنِيَّةٍ" جو علم خلوص نیت کے ساتھ حاصل کیا جائے، اس سے افضل اور اعلیٰ عمل کوئی نہیں ہے۔ ❷

اخلاص کے سبب زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹ جاتے ہیں

۶......امام مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ قَطُّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ. ❸

ترجمہ: بندہ چالیس دن تک مخلص نہیں ہوتا لیکن اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

عمل میں اخلاص ہو تو زبان بھی شفاف ہوتی ہے

۷......حضرت مطرف بن شخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ صَفَا عَمَلُهُ صَفَا لَهُ اللِّسَانُ الصَّالِحُ،وَمَنْ خَلَطَ خُلِطَ لَهُ. ❹

❶ سير أعلام النبلاء، ترجمة: أبو حازم سلمة بن دينار، ج٦ ص ١٠٠، رقم الترجمة: ٢٤

❷ سير أعلام النبلاء، ترجمة: سفيان بن سعيد بن مسروق الثورى، ج٧ ص ٢٤٤، رقم الترجمة: ٨٢

❸ مدارج السالكين: فصل: منزلة الاخلاص، ج٢ ص ٩٢

❹ شعب الإيمان: إخلاص العمل لله عز وجلّ وترك الريا، ج٩ ص ٢٠٣، الرقم: ٦٥٢٤

ترجمہ: جسکا عمل خالص اور شفاف ہوتا ہے اسکی زبان بھی صالح اور شفاف ہوتی ہے، اور جو عمل میں ملاوٹ کرتا ہے اسکی زبان میں بھی ملاوٹ ہوتی ہے۔

اللہ کے لئے کیا گیا کام باقی رہتا ہے

۸......امام ربیع بن خثیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں " **كُلُّ مَا لاَ يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ يَضْمَحِلُّ** " جو کام رضائے الٰہی کی خاطر نہ کیا جائے، بلکہ ریاکاری کی خاطر کیا جائے تو وہ ناپید ہوجاتا ہے (اور ایک وقت آتا ہے ختم ہوجاتا ہے، اور جو کام اللہ کے لئے کیا جائے وہ باقی رہتا ہے۔) ❶

علم نافع کی علامت

۹......امام معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں " **إِنَّ الرَّجُلَ يَطلُبُ العِلْمَ لِغَيرِ اللّٰهِ، فَيَأْبَى عَلَيهِ العِلْمُ حَتَّى يَكُونَ للّٰه** " انسان غیر اللہ کی خاطر علم حاصل کرنا چاہے تو علم انکار کردیتا ہے اور علم تب حاصل ہوتا ہے جب رضائے الٰہی کی خاطر حاصل کیا جائے۔ ❷

اعمال میں وزن کس چیز سے پیدا ہوتا ہے

۱۰......حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **رُبَّ عَمَلٍ صَغِيرٍ تُكَثِّرُهُ النِّيَّةُ، وَرُبَّ عَمَلٍ كَثِيرٍ تُصَغِّرُهُ النِّيَّةُ** " کتنے ہی اعمال بہت چھوٹے ہوتے ہیں لیکن (اخلاص) نیت ان کو بڑا کردیتا ہے اور کتنے ہی اعمال بڑے ہوتے ہیں لیکن نیت (میں عدم اخلاص) ان کو حقیر بنادیتا ہے۔ ❸

مخلوق کی مدح ومذمت کی پرواہ نہ ہونا اخلاص کی علامت ہے

۱۱ ......حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ سير أعلام النبلاء، ترجمة: الربيع بن خثيم بن عائذ، ج۴ ص ۲۵۹، رقم الترجمة: ۷۶

❷ سير أعلام النبلاء، ترجمة: معمر بن راشد، ج۷ ص ۱۷

❸ سير أعلام النبلاء، ترجمة: عبد الله بن المبارك، ج۸ ص ۴۰۰، رقم الترجمة: ۱۱۲

إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي عَمَلِكَ حُبُّ حَمْدِ الْمَخْلُوقِينَ وَلَا مَخَافَةُ ذَمِّهِمْ فَأَنْتَ حَكِيمٌ مُخْلِصٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. ❶

ترجمہ: جب تیرے عمل میں مخلوق کے تعریف کرنے کی محبت بالکل نہ ہو اور انکی طرف سے مذمت کرنے سے ڈر نہ ہو تو دانا اور مخلص ہوگا۔

حسن نیت بندے کو معزز بنادیتی ہے

۱۲......امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا:

اے میری قوم! اپنے علم کی غایت اللہ تعالی کی رضا جوئی کو بناؤ، اس لئے کہ میں کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھا مگر میں نے تواضع کی نیت کی ہے، اس مجلس سے جب کھڑا ہوا تو مجلس میں سب سے زیادہ باعزت تھا اور جب میں غلو کی نیت کر کے بیٹھا تو سب سے زیادہ ذلیل تھا، اس لئے کہ علم ایک عبادت ہے، اللہ تعالی کی بندگی اور قربت کا ذریعہ ہے، اس کو دنیا کے لئے استعمال کیا جائے تو سوائے ذلت کے کچھ حاصل نہ ہوگا، اس لئے دین سے دنیا کمانے کی نیت نہیں ہونی چاہیے۔ ❷

اخلاص سے وسوسے اور ریاکاری ختم ہوجاتی ہے

۱۳......حضرت ابو سلیمان درانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَخْلَصَ الْعَبْدُ انْقَطَعَتْ عَنْهُ كَثْرَةُ الْوَسَاوِسِ وَالرِّيَاءِ. ❸

ترجمہ: جب بندہ مخلص ہوتا ہے تو زیادہ وسوسے اور ریاکاری اس سے ختم ہوجاتی ہے۔

اخلاص پر اللہ کے علاوہ کوئی مطلع نہیں ہوتا

۱۴......حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترک الريا، ج۹ ص۱۹۷، الرقم: ۶۵۰۶

❷ تذكرة السامع والمتكلم: الباب الثالث، النوع الثاني، ص ۶۹

❸ مدارج السالكين: فصل: منزلة الإخلاص، ج۲ ص ۹۲

الْإِخْلَاصُ سِرٌّ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ الْعَبْدِ، لَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ فَيَكْتُبُهُ، وَلَا شَيْطَانٌ فَيُفْسِدُهُ، وَلَا هَوًى فَيَمِيلُهُ. ❶

ترجمہ: اخلاص اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے، کوئی فرشتہ نہیں جانتا کہ اسے لکھ لے، اور نہ کوئی شیطان جانتا ہے کہ اُسے خراب کرے، اور نہ کوئی خواہش کہ اُسے مائل کرے۔

مخلص آدمیوں اپنے نیک اعمال کو پوشیدہ رکھتا ہے

۱۵......امام یعقوب مکفوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْمُخْلِصُ مَنْ يَكْتُمُ حَسَنَاتِهِ كَمَا يَكْتُمُ سَيِّئَاتِهِ. ❷

ترجمہ: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو بھی اسی طرح چھپائے جسطرح اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔

فیصلے اعمال کے مطابق ہوتے ہیں

۱۶......حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ صَفَا صُفِيَ لَهُ وَمَنْ خَلَطَ خُلِطَ عَلَيْهِ. ❸

ترجمہ: جو شخص صاف ہوتا ہے اس کے لیے صفائی کی جاتی ہے اور جو شخص خلط ملط کرتا ہے اس کے لیے خلط ملط کیا جاتا ہے۔

نیک اعمال پر لوگوں کی تعریف چاہنا عمل کو ضائع کر دیتا ہے

۱۷......حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ مدارج السالکین: فصل: منزلة الإخلاص، ج۲ ص ۹۲

❷ إحياء علوم الدين: كتاب النية والإخلاص والصدق، الباب الثانی، ج۴ ص ۳۷۸

❸ إحياء علوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق، الباب الثانی، ج۴ ص ۳۷۸

بَلَغَنِی أَنَّ الْعَبْدَ، يَعْمَلُ الْعَمَلَ سِرًّا فَلا يَزَالُ بِهِ الشَّيْطَانُ حَتَّى يَغْلِبَهُ فَيُكْتَبَ فِي الْعَلَانِيَةِ،ثُمَّ يَزَالُ الشَّيْطَانُ بِهِ حَتَّى يُحِبَّ أَنْ يُحْمَدَ عَلَيْهِ فَيُنْسَخَ مِنَ الْعَلَانِيَةِ فَيُثْبَتَ فِي الرِّيَاءِ. ❶

ترجمہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ جب چھپ کر کوئی عمل کرتا ہے تو شیطان مسلسل اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے حتی کہ اس پر غالب آتا ہے، پس اسکو اعمال ظاہر کرنے والوں میں لکھ لیا جاتا ہے، پھر شیطان مسلسل اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے حتی کہ بندہ چاہتا کہ اس عمل پر اس کی تعریف کی جائے، پس شہرت کی وجہ سے عمل مٹ جاتا ہے اور ریا کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

ریا کاری مختلف انداز وطوار سے آتی ہے

۱۸......حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَعَزُّ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا :الْإِخْلَاصُ،وَكَمْ أَجْتَهِدُ فِي إِسْقَاطِ الرِّيَاءِ عَنْ قَلْبِي فَكَأَنَّهُ يَنْبُتُ عَلَى لَوْنٍ آخَرَ. ❷

ترجمہ: دنیا میں سب سے زیادہ معزز چیز اخلاص ہے، میں اپنے دل سے ریا کاری کو ختم کرنے کی بڑی کوشش کرتا ہوں، لیکن وہ دوسرے رنگ وانداز میں پیدا ہو جاتی ہے۔

اخلاص پر مبنی عمل کتنا ہی مخفی ہو اللہ ظاہر کر دیتا ہے

۱۹......حضرت ابن مسیّب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا مِنْ رَجُلٍ يَعْمَلُ حَسَنَةً فِي سَبْعِ أَبْيَاتٍ إِلَّا أَظْهَرَهَا اللَّهُ. ❸

❶ حلية الأولياء: ذكر طوائف من جماهير النساك والعباد، ترجمة: سفيان الثوری، ج۷ ص ۳۰

❷ مدارج السالكين: فصل: منزلة الإخلاص، ج ۲ ص ۹۲

❸ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترک الريا، ج ۹ ص ۲۱۰، الرقم: ۶۵۴۶

ترجمہ: جوبھی بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے خواہ وہ سات کمروں میں چھپ کر کرے، بے شک اللہ تعالی اسکو ظاہر کرنے والے ہیں۔

اے نفس اخلاص کرتا کہ خلاصی ملے

۲۰ ...... بندہ شیطان سے اخلاص کے ذریعہ ہی چھٹکارا پاتا ہے، اسی لیے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ اپنے آپ کو پیٹتے تھے اور کہتے تھے کہ "یَانَفْسُ أَخْلِصِیْ تَتَخَلَّصِیْ" اے نفس! اخلاص کرتا کہ مجھے خلاصی (رہائی) ملے۔ ❶

اعمال اخلاص کے بغیر بے حیثت ہے

۲۱ ...... حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ مَوْتَى إِلَّا الْعُلَمَاءَ،وَالْعُلَمَاءُ كُلُّهُمْ نِيَامٌ إِلَّا الْعَامِلُونَ، وَالْعَامِلُونَ كُلُّهُمْ يَغْتَرُّونَ إِلَّا الْمُخْلَصِينَ،وَالْمُخْلِصُونَ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ. ❷

ترجمہ: سب کے سب لوگ مردہ ہیں سوائے علماء کے،اور علماء سب کے سب نیند میں ہیں سوائے عمل کرنے والوں کے،اور عمل کرنے والے سب کے سب فریب خوردہ ہیں سوائے مخلصین کے،اور مخلصین بھی بڑے خطرے میں ہیں۔

پوشیدہ معصیتی زندگی گزارنے والا بھی رسوا ہو جاتا ہے

۲۲ ...... حضرت یحیی بن معاذ الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ خَانَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ هَتَكَ اللّٰهُ سِتْرَهُ فِي الْعَلَانِيَةِ. ❸

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق، ج۴ ص ۳۷۸

❷ تاريخ مدينة دمشق: حرف الذال، ترجمة: ذوالنون بن ابراهيم، ج۱۷ ص ۴۲۹، ۴۳۰، الرقم: ۲۱۱۱

❸ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترك الريا، ج۹ ص ۲۳۰، الرقم: ۲۵۹۲

ترجمہ: جو شخص خفیہ حالت میں اللہ کی خیانت کرے اللہ تعالی ظاہر حالت میں اسکا پردہ چاک کردیتے ہیں۔

عمل اخلاص کے بغیر بے حیثیت ہے

۲۳......حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الدُّنيَا كُلُّهَا جَهلٌ مَوَاتٌ إِلَّا الْعِلْمَ مِنهَا،وَالْعِلْمُ كُلُّهُ حُجَّةٌ عَلَى الْخَلْقِ إِلَّا الْعَمَلَ بِهِ،وَالْعَمَلُ كُلُّهُ هَبَاءٌ إِلَّا الْإِخْلَاصَ مِنْهُ،وَالْإِخْلَاصُ خَطْبٌ عَظِيمٌ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَصِلَ الْإِخْلَاصُ بِالْمَوْتِ. ❶

ترجمہ: ساری دنیا جاہل ہے مردہ ہے سوائے علم کے،اور علم سب مخلوق کے خلاف حجت ہے سوائے اس کے ساتھ عمل کے،اور عمل سب مثل غبار کے ہے سوائے اخلاص کے ساتھ،اور اخلاص امر عظیم ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا حتی کہ اخلاص موت سے ملا دے۔

اعمال کی قبولیت اخلاص اور اتباعِ سنت پر ہے

۲۴......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا،وَلَا يَقْبَلُهُ إِذَا كَانَ خَالِصًا لَهُ إِلَّا عَلَى السُّنَّةِ. ❷

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی کوئی عمل قبول نہیں کرتا سوائے اس کے جو اخلاص کے ساتھ ہو،اور خالص عمل کو بھی اسوقت قبول کرتا ہے جب کہ سنت کے مطابق ہو۔

---

❶ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترك الرياء، ج۹ ص ۱۸۰ ،الرقم: ۶۴۵۴

❷ تاريخ مدينة دمشق: حرف الفاء،ترجمة: فضيل بن عياض، ج۴۸ ص ۴۲۸ ،رقم الترجمة: ۵۶۳۰

تمام حرکات وسکنات میں اضافہ الٰہی مطلوب ہو

۲۵......حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نَظَرَ الْأَكْيَاسُ فِي تَفْسِيرِ الْإِخْلَاصِ، فَلَمْ يَجِدُوا غَيْرَ هَذَا أَنْ يَكُونَ حَرَكَاتُهُ وَسُكُوتُهُ فِي سِرِّهِ وَعَلَانِيَتِهِ لِلَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا يُمَازِجُهُ شَيْءٌ نَفْسٌ، وَلَا هَوًى، وَلَا دُنْيَا. ❶

ترجمہ: عقلمندوں نے اخلاص کی تفسیر میں غور کیا تو انہوں نے اس کے سوا نہیں پایا کہ بندے کی تمام حرکات وسکنات خواہ خلوت میں ہو یا جلوت میں صرف اللہ وحدہ لاشریک کے لیے ہو، جس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہو، نہ نفس کی، نہ خواہشات کی اور نہ ہی دنیا کی۔

لوگوں کی وجہ سے نہ عمل کریں اور نہ چھوڑیں

۲۶......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرْكُ الْعَمَلِ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ رِيَاءٌ وَالْعَمَلُ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ شِرْكٌ وَالْإِخْلَاصُ أَنْ يُعَافِيَكَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ❷

ترجمہ: لوگوں کی وجہ سے عمل کو چھوڑ دینا ریا کاری ہے اور لوگوں کی وجہ سے عمل کرنا شرک ہے، اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں سے بچائے۔

اخلاص اعمال کو عیوب سے پاک کردیتا ہے

۲۷......حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶شعب الإيمان: إخلاص العمل لله عزوجل وترك الرياء، ج۹ ص ۱۸۴، رقم الحديث: ۶۴۶۸/الأذكار للنووي: مقدمة المؤلف، ص۷

❷الرسالة القشيرية: باب الرضا، ج۲ ص ۳۶۱

اَلْإِخْلَاصُ يُمَيِّزُ الْعَمَلَ مِنَ الْعُيُوْبِ كَتَمْيِيْزِ اللَّبَنِ مِنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ. ❶

ترجمہ: اخلاص عمل کو عیوب سے اس طرح صاف کرتا ہے جیسے دودھ گوبر کی بدبو اور خون کی رنگت سے بالکل صاف ہوتا ہے۔

تنہائی کی دو رکعتیں عالی سند کی ستر روایات سے بہتر ہیں

۲۸......حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَأَنْ تُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ خِلْوَةٍ تَخْلُصُهُمَا خَيْرٌ لَّکَ مِن أَنْ تُكْتَبَ سَبْعِيْنَ حَدِيْثاًأَوْ سَبْعُمَائِةٍ بِعُلُوٍّ. ❷

ترجمہ: تنہائی میں اخلاص کیساتھ دو رکعت نماز پڑھنا عالی اسناد کی حامل ستر یا سات سو روایات نقل کرنے سے افضل ہے۔

کامیاب اخلاص اور حسنِ اعمال پر ہے

۲۹......محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ الْفَوْزُ هُنَاکَ بِكَثْرَةِ الْأَعْمَالِ،إِنَّمَا الْفَوْزُ هُنَاکَ بِإِخْلَاصِ الْعَمَلِ وَتَحْسِينُهُ. ❸

ترجمہ: وہاں کامیابی کثرتِ اعمال کے ساتھ نہیں ہوگی، وہاں کامیابی عمل کے اخلاص اور اچھے عمل کے ساتھ ہوگی۔

مؤمن کی نیت عمل سے بہتر ہے

۳۰......امام ابن الاعرابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶إحياء علوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق ،الباب الثانى ، ج۴ص ۳۷۸

❷إحياء علوم الدين: كتاب النية والإخلاص والصدق ،الباب الثانى ، ج۴ص ۳۷۸

❸شعب الإيمان:إخلاص العمل للّٰه عزوجل وترک الرياء،ج۹ص ۱۸۲ ،رقم الحديث: ۶۴۶۰/طبقات الصوفية:الطبقة الثانية من أئمة الصوفية ،ج ۱ص ۱۷۶

نِيَّةُ الْـمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، لِأَنَّ النِّيَّةَ لا يَدْخُلُهَا الْفَسَادُ، وَالْعَمَلَ يَدْخُلُهُ الْفَسَادُ، وَإِنَّمَا أَرَادَ بِالْفَسَادِ بِالرِّيَاءِ. ❶

ترجمہ: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اس لیے کہ نیت میں فساد داخل نہیں ہوتا اور عمل میں فساد داخل ہوتا ہے، فساد سے مراد ریاء ہے۔

عقلمند انسان اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہے

۳۱......حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا عَقَلُوا فَلَمَّا عَقَلُوا عَمِلُوا فَلَمَّا عَمِلُوا أَخْلَصُوا فَاسْتَدْعَاهُمُ الْإِخْلَاصُ إِلَى أَبْوَابِ الْبِرِّ أَجْمَعَ. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ عاقل ہوتے ہیں اور جب عاقل ہوتے ہیں تو عمل کرتے ہیں اور جب عمل کرتے ہیں تو اخلاص اختیار کرتے ہیں اور اخلاص انہیں نیکیوں کی تمام قسموں کی طرف بلاتا ہے۔

اپنے نفس کو چار چیزوں میں تلاش کرو

۳۲......حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اُطْلُبْ نَفْسَكَ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ: اَلْعَمَلِ الصَّالِحِ بِغَيْرِ رِيَاءٍ، وَالْأَخْذِ بِغَيْرِ طَمَعٍ، وَالْعَطَاءِ بِغَيْرِ مِنَّةٍ، وَالْإِمْسَاكِ بِغَيْرِ بُخْلٍ. ❸

ترجمہ: اپنے نفس کو چار چیزوں میں تلاش کرو، نیک عمل بغیر دکھلاوے کے، بغیر لالچ کے لینا، بغیر احسان کے دینا اور بغیر بخل کے روکنا۔

---

❶ شعب الإيمان: إخلاص العمل لله عز وجل وترك الرياء، ج ۹ ص ۱۷۶، الرقم: ۶۴۴۷

❷ إحياء علوم الدين: كتاب النية والإخلاص والصدق، الباب الثاني، ج ۴ ص ۳۷۹

❸ حلية الأولياء: ترجمة: حاتم الأصم، ج ۸ س ۸۳ / طبقات الصوفية: الطبقة الأولى، ج ۱ ص ۸۸

عمل صدقِ دل سے ہواور ہر شبہ سے خالی ہو

۳۳......ابن فرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْإِخْلَاصُ فِيهِ ثَلَاثَةُ أَقَاوِيلَ: أَحَدُهَا صِدْقُ الْقَلْبِ فِي طَلَبِ الثَّوَابِ، وَالثَّانِي إِرَادَةُ إِخْرَاجِ الْعَمَلِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ، وَالثَّالِثُ لَا يُحِبُّ حَمْدَ الْمَخْلُوقِينَ وَلَا ذَمَّهُمْ. ❶

ترجمہ: اخلاص کے بارے میں تین قول ہیں: پہلا یہ کہ ثواب کی اُمید میں میں دل کی سچائی ہو، دوسرا یہ کہ ہر شبہ سے عمل کو نکالنے کا ارادہ ہو، تیسرا یہ کہ مخلوق کی تعریف اور مذمت نہ چاہتا ہو۔

شیطانی وساوس کی وجہ سے عبادت ترک نہ کرو

۳۴......حضرت حارث بن قیس جعفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا كُنْتَ فِي أَمْرِ الْآخِرَةِ فَتَمَكَّثْ وَإِذَا كُنْتَ فِي أَمْرِ الدُّنْيَا فَتَوَخَّ وَإِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَلَا تُؤَخِّرْهُ وَإِذَا أَتَاكَ الشَّيْطَانُ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَقَالَ: إِنَّكَ تُرَائِي فَزِدْهَا طُولًا. ❷

ترجمہ: جب تم آخرت کے معاملے میں ہو تو پس ٹھہرے رہو، اور جب تم دنیا کے معاملے میں ہو تو جلدی کرو، اور جب خیر کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو، اور جب شیطان تمہارے پاس آجائے اس حال میں تم نماز پڑھ رہے ہو اور وہ کہے: تو ریاکاری کر رہا ہے، تو تم اور زیادہ کرو اور عبادت طویل کرو۔

---

❶ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترك الرياء، ج ۹ ص ۱۸۴، الرقم: ۶۴۶۷

❷ الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۲۹۱، الرقم: ۲۰۹۲

وساوس کے سبب نیک اعمال میں تاخیر نہ کرو

۳۵......امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَرَادَ رَجُلٌ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا إِلَّا سَارَ فِي قَلْبِهِ سَوْرَاتُهُ فَإِذَا كَانَتِ الْأُولَى فَلَا تَهِيدَنَّكَ الْآخِرَةُ. ❶

ترجمہ: جب بھی کوئی خیر میں سے کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں خفیہ وسوسے آنے لگتے ہیں، لہذا تجھے پہلا آجائے تو آخری تجھے سست اور ڈھیلا نہ کردے۔

ریا کو مخلص اور سعت کو فرمابردار جانتا ہے

۳۶......حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَعْرِفُ الرِّيَاءَ إِلَّا مُخْلِصٌ، وَلَا يَعْرِفُ النِّفَاقَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَعْرِفُ الْجَهْلَ إِلَّا عَالِمٌ، وَلَا يَعْرِفُ الْمَعْصِيَةَ إِلَّا مُطِيعٌ. ❷

ترجمہ: ریا کاری کو مخلص ہی جانتا ہے اور نفاق کو مؤمن ہی جانتا ہے اور جہل کو عالم ہی جانتا ہے اور معصیت کو فرمانبردار ہی جانتا ہے۔

تمام معاملات کی اصل دو چیزیں ہیں

۳۷......امام محمد سعید المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَمْرُ كُلُّهُ يَرْجِعُ إِلٰى أَصْلَيْنِ فِعْلٌ مِنْهُ بِكَ وَفِعْلٌ مِنْكَ لَهُ فَتَرْضَى مَا فَعَلَ وَتَخْلُصُ فِيمَا تَعْمَلُ فَإِذَنْ أَنْتَ سَعِدْتَ بِهٰذَيْنِ وَفُزْتَ فِي الدَّارَيْنِ. ❸

ترجمہ: تمام معاملات کی دو اصل ہیں: ایک اس کا فعل تیرے ساتھ، دوسرا تیرا فعل اس

---

❶ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترك الرياء، ج۹ ص ۱۸۶، الرقم: ۶۴۷۳

❷ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترك الرياء، ج۹ ص ۱۸۸، الرقم: ۶۴۸۰

❸ إحياء علوم الدين: كتاب النية والإخلاص والصدق، الباب الثاني، ج۴ ص ۳۷۹

کے لیے، جو فعل وہ تیرے ساتھ کرے تجھے اس پر راضی رہنا چاہیے،اور جو فعل تو کرے تجھے اسمیں مخلص رہنا چاہیے،اگر تو نے ایسا کیا تو ان دونوں اصلوں میں کامیاب رہے گا اور دارین کی سعادت حاصل کرے گا۔

عمل کرنے والوں کے لئے سب سے دشوار اخلاص ہے

۳۸......امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَخْلِيصُ النِّيَّاتِ عَلَى الْعُمَّالِ أَشَدُّ عَلَيْهِمِ مِنْ جَمِيعِ الْأَعْمَالِ. ❶

ترجمہ: عمل والوں کے لیے سب سے زیادہ دشوار عمل نیتوں کا خالص کرنا ہے۔

ہر کام میں حسنِ نیت رکھیں

۳۹......حضرت زید سفیان بن زبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَسُرُّنِى أَنْ يَكُونَ لِى فِى كُلِّ شَىْءٍ نِيَّةٌ حَتَّى فِى الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ. ❷

ترجمہ: یہ بات مجھے خوش کرتی ہے کہ میرے لیے ہر چیز میں نیت ہو حتی کہ کھانے اور سونے میں بھی۔

ہر قول، فعل اور نیت صرف اللہ کے لئے

۴۰......حضرت حسن رحمہ اللہ اللہ تعالی کے اس قول ''إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

كَانَ إِذَا قَالَ:قَالَ لِلَّهِ،وَإِذَا عَمِلَ عَمِلَ لِلَّهِ،وَإِذَا نَوَى نَوَى لِلَّهِ . ❸

ترجمہ: جب وہ کہتے تو اللہ ہی کے لیے کہتے ،اور جب عمل کرتے تو اللہ ہی کے لیے کرتے اور جب کسی کام کی نیت کرتے تو اللہ ہی کے لیے کرتے۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب النية والإخلاص والصدق، ج۴ ص۳۷۸

❷ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عزوجل وترک الريا، ج۹ ص ۱۹۱، رقم الحديث: ۶۴۸۹

❸ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترک الرياء، ج۹ ص ۱۹۰، الرقم: ۶۴۸۵

بہترین عمل کی تین نشانیاں ہیں

۴۱......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خَيْرُ الْعَمَلِ أَخْفَاهُ،أَمْنَعُهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَأَبْعَدُهُ مِنَ الرِّيَاءِ.❶

ترجمہ: بہترین عمل وہ ہے جو سب سے زیادہ مخفی ہو اور شیطان سے محفوظ ہو اور ریاء سے دور ہو۔

بغیر اخلاص کے تمام اخلاقِ حمیدہ بھی قبول نہیں

۴۲......حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ عَبْدًا أَتَى بِافْتِقَارِ آدَمَ،وَزُهْدِ عِيسَى،وَجَهْدِ أَيُّوبَ،وَطَاعَةِ يَحْيَى،وَاسْتِقَامَةِ إِدْرِيسَ،وَوُدِّ الْخَلِيلِ،وَخُلُقِ الْحَبِيبِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ لِغَيْرِ اللَّهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ .❷

ترجمہ: اگر کوئی شخص آدم علیہ السلام جیسا فقر لائے، عیسیٰ علیہ السلام جیسا زہد لائے، ایوب علیہ السلام جیسی مشقت لائے، یحییٰ علیہ السلام جیسی اطاعت لائے، ادریس علیہ السلام جیسی استقامت لائے، ابراہیم علیہ السلام جیسی دوستی لائے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اخلاق لائے اور اس کے دل میں اللہ کے علاوہ کے لیے کچھ ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

دو کاموں کو نا چاہتے ہوئے بھی اختیار کرو

۴۳......حضرت ابو بشر عبداللہ بن محمد خیاط رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِجْتَهِدْ فِي اثْنَيْنِ كَارِهًا،اَلصِّدْقِ فِي الْأَقْوَالِ وَالْإِخْلَاصِ فِي

❶الإخلاص والنية لابن أبي الدنيا: ص ٥٦،الرقم: ٣٠

❷شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترك الرياء، ج ٩ ص ١٩٠،الرقم: ٦٤٨٦

الْأَعْمَالِ. ❶

ترجمہ: دو کاموں میں جبراً کوشش کرو، اقوال میں سچائی اور اعمال میں اخلاص۔

اخلاص کے بغیر اعمال کی کوئی حیثیت نہیں

۴۴...... امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعَمَلُ بِغَيْرِ إِخْلَاصٍ وَلَا اقْتِدَاءٍ كَالْمُسَافِرِ يَمْلأُجَرَابَهُ رَمَلاً يُثْقِلُهُ وَلَا يَنْفَعُهُ. ❷

ترجمہ: بغیر اخلاص اور عمل کے کام کرنا اس مسافر کی مانند ہے جو اپنا تھیلا ریت سے بھرتا ہے جو اسے وزنی کردیتا ہے اور اسے کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

دینی علوم کا دنیاوی اغراض کے لئے حصول بدبختی کی علامت ہے

۴۵...... محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ طلباء کرام کو حسنِ نیت بڑے اہتمام کے ساتھ بیان فرماتے تھے کہ علوم قرآن وحدیث کا مقصد صرف وصرف رضائے الٰہی اور اشاعتِ دین ہونا چاہیے، ورنہ آج ہی اس مدرسہ سے رخصت ہو جایئے، کیونکہ دینی علوم کو دنیاوی اغراض کے لئے حاصل کرنے والے بدبختوں کی فہرست میں پہلے نمبر پر ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان کا اسی سالہ زندگی کا نچوڑ

۴۶...... مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے تھے:

تم شروع سال ہی سے اپنی نیت کو درست کرلو، اپنی نیت یہ رکھو کہ ہم جو کچھ پڑھ لکھ رہے ہیں، اس سے رضائے الٰہی حاصل کرنا ہے، اگر اس مقصد کو مدنظر رکھ کر تم نے تعلیم کی

❶ شعب الإيمان: إخلاص العمل للّٰه عز وجلّ وترك الرياء، ج ۹ ص ۱۹۱، الرقم: ۶۴۸۸

❷ الفوائد لابن قيم: ج ۱ ص ۴۹

ابتداء کی تو ان شاء اللہ تم کو پڑھنے کا پورا ثواب ملے گا، اگر خدانخواستہ یہ علم پڑھنے کا کوئی اور ارادہ ہے، مثلاً یہ کہ لوگ تمہاری عزت کریں، تمہیں مفتی صاحب کہیں اور تمہارے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیں، اگر یہ نیت ہے تو فوراً توبہ کرلو اور اپنی نیت کو فوراً صحیح کرو۔

اسی طرح ایک مرتبہ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں اپنی اسی سالہ زندگی کا نچوڑ اور حاصل آپ کو بتلا رہا ہوں اس کو توجہ سے سنو! یہ خلاصہ ساری دنیا دیکھ کر اور دنیا داروں اور دینداروں کا تجربہ کر کے اور زندگی کے تمام اتار چڑھاؤ دیکھ کر بیان کر رہا ہوں:

''وہ یہ ہے کہ آپ جس کام میں لگے ہو (یعنی تعلیم وتعلم) اگر یہ خلوص کے ساتھ محض حق تعالی شانہ کی رضا کے لئے ہے، تب تو یہ ایسا عظیم الشان کام ہے کہ دنیا کا کوئی کام اس کے برابر نہیں، یہ سب سے بہتر اور افضل ہے اور اگر خدانخواستہ مقصود اس سے رضائے الٰہی نہیں دنیا کمانا پیش نظر ہے، جیسا کہ آج کل یہ کام صرف ایک پیشہ بن کر رہ گیا ہے، تو میرے عزیزو! پھر دنیا میں اس سے بدتر کوئی کام نہیں۔

شیطان پر اخلاص سے زیادہ کوئی چیز گراں اور شاق نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ اخلاص کی وجہ سے شیطان کو اس عمل میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا ہے، اس لئے اس کی گرانی کا سبب ہوتا ہے۔

تو ان سب آیات اور احادیث اور سلف کے اقوال سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے بغیر کوئی بھی عمل اللہ کے ہاں قبول نہیں ہے، اس لئے ہر انسان کو چاہیے کہ جو بھی عمل کرے اسمیں اخلاص کو اپنائے، اسلافِ امت کی زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے کہ انہوں نے جو عمل کیا وہ محض اللہ کی رضا کے لئے کیا۔

اخلاص کے دس فوائد

۱......اخلاص اعمال اور اقوال کی قبولیت کی جڑ ہے۔

۲......اخلاص قبولیتِ دعا کی بنیاد ہے۔

۳......اخلاص ہی کی وجہ سے انسان دنیا اور آخرت میں مقام حاصل کرتا ہے۔

۴......اخلاص انسان کو وسوسوں اور اوہام سے دور کر دیتا ہے۔

۵......اخلاص انسان کو غیر اللہ کی بندگی سے بچاتا ہے۔

٦......اخلاص ہی کی وجہ سے اجتماعی قوت بڑھتی ہے اور اس کے ذریعے سے اللہ امت کی مدد کرتا ہے۔

۷......اخلاص انسان کے دل میں طمانینت پیدا کرتا ہے۔

۸......اخلاص انسان کے اندر ایمان کی قوت پیدا کرتا ہے اور فسوق وعصیان سے نفرت دلاتا ہے۔

۹......اخلاص انسان کے عزم کو پختہ کرتا ہے۔

۱۰......اخلاص ہی سے کامل امن اور دنیا وآخرت میں درست راہ ملتی ہے۔ (1)

اخلاص کے اہمیت وفضیلت کے متعلق اسلافِ امت کے ایمان افروز واقعات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اخلاص

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک نابینا بڑھیا کا جو مدینہ طیبہ کے قرب وجوار میں رہتی تھی رات کو پانی بھر دیا کرتے تھے، اور دوسرے تمام کام بھی کر دیا کرتے تھے، اور اس کی پوری پوری خبر گیری کرتے تھے، ایک روز جب آپ اس کے یہاں تشریف لے

(1) نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسول الكريم: الإخلاص، ج ۲ ص ۱۳۹

گئے تو اس کے روزمرہ کے تمام کام نپٹے ہوئے پائے، آپ کو بڑی حیرت ہوئی، آپ اس کی تلاش میں لگ گئے آخر یہ کون؟ ایک دن دیکھ لیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، یہ وہ زمانہ تھا جب کہ آپ امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین تھے، آپ کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "أَنْتَ هُوَ لَعَمْرِيْ" میری جان کی قسم آپ کے سوا اور کون ہوسکتا ہے؟ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اخلاص

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی کو قتل کرنے کے لئے نیچے لٹایا، جب قتل کرنے لگے تو اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کی طرف تھوک دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فوراً ہٹ گئے، اس نے کہا: پہلے تو آپ قتل کررہے تھے، اب میں نے آپ کے چہرے پر تھوکا، آپ فوراً پیچھے ہٹ گئے، آپ کو تو زیادہ غصہ آنا چاہیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا: پہلے تو میں اللہ کی رضا کے لئے قتل کررہا تھا، جب تم نے میرے چہرے پر تھوکا تو میرے نفس کا غصہ بھی شامل ہوگیا، اب اللہ کی رضا کم ہے، نفس کا غصہ زیادہ ہے، پہلے تمہیں قتل کررہا تھا تم دین کے دشمن تھے، اب میرے دل میں آیا تمہیں قتل کروں کیونکہ تم نے میرے چہرے پر تھوکا ہے۔ ❷

حضرت زین العابدین رحمہ اللہ کا خفیہ تعاون کرنا

حضرت زین العابدین رحمہ اللہ کا ساری زندگی یہ معمول تھا کہ کندھے پر سامان اٹھاتے یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کے گھروں میں پہنچادیتے، کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا کہ رات کے اندھیرے میں سامان لانے والا کون ہے، دروازے پر رکھتے، دستک دیکر چلے جاتے، انتقال کے بعد جب ان کی کمر دیکھی گئی، تو اس پر بوریوں کے

❶ تاریخ الخلفاء: ترجمة: أبوبكر الصديق، ج ١ ص ٦٥

❷ معارف مثنوی: حکایت اخلاص حضرت علی رضی اللہ عنہ، ص ٢١٦، ٢١٧/حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات: ص ٢٥٩

نشانات تھے، انکے خادم سے پوچھا گیا؟ توانہوں نے کہا: سو سے زائد گھروں کا خرچہ برداشت کرنے والا زین العابدین دنیا سے جاچکے ہیں۔ ❶

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا بے مثال اخلاص

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ علیہ بڑے مشہور محدث تھے۔ شام کے شہر طرسوس میں ان کا آنا جانا لگا رہتا تھا، عموماً رقہ نامی جگہ پر قیام ہوتا۔ وہاں ایک نوجوان ان کے پاس آتا، ان کی خدمت کرتا، ان کے ضروری کام نمٹاتا، اوران سے حدیث کا درس لیتا۔ اس طرح اس سے انہیں خاصا انس ہوگیا۔ ایک دفعہ تشریف لائے تو خلافِ معمول وہ نوجوان نظر نہ آیا۔ جلدی میں تھے، قافلے کے ساتھ نکل گئے۔ کچھ دنوں کے بعد واپس آئے تو آتے ہی لوگوں سے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا: لوگوں نے بتایا کہ نوجوان مقروض تھا، جب قرض واپس نہ کرسکا تو قرض خواہوں نے اس پر مقدمہ کردیا، چنانچہ اب وہ جیل میں ہے۔ سوال کیا کہ نوجوان پر کتنا قرض تھا؟ بتایا گیا کہ دس ہزار درہم تھا۔ اب حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اس آدمی کو تلاش کرنا شروع کیا، جس کا اس نوجوان کے اوپر قرض تھا۔ رات گئے اس آدمی سے رابطہ ہوسکا اس کو بلوایا، علیحدگی میں لے گئے اور کہنے لگے: میں تمہیں اس نوجوان کا قرض واپس کرنا چاہتا ہوں، مگر اس کے لیے ایک شرط ہے۔ اس نے پوچھا: کیا شرط ہے؟ کہا: جب تک میں زندہ ہوں اس نوجوان کو پتا نہیں چلنا چاہیے کہ اس کا قرض کس نے واپس کیا ہے؟ اس نے کہا: مجھے کیا اعتراض ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اس کو دس ہزار درہم ادا کردیے۔ چونکہ رات کا وقت تھا اس لیے اس نوجوان کی قید سے رہائی کے امکانات اگلے دن ہی ممکن تھے۔ خود حضرت

❶ حلیة الأولیاء: فمن الطبقة الأولی من التابعین، ترجمة: زین العابدین علی بن الحسین، ج۳ ص ۱۳۶

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اسی رات اس شہر سے اگلے سفر پر تشریف لے گئے۔

اگلے دن اس نوجوان کو قید خانے سے رہا کر دیا گیا۔ اسے جب معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ادھر ہی تھے اور اس کے بارے میں پوچھ رہے تھے، تو ان کی محبت نے جوش مارا اور وہ لگا اپنے استاد کو تلاش کرنے۔ پوچھتا ہوا اگلی بستی میں ان سے جا ملا۔ انھوں نے پوچھا: اے نوجوان، تم کہاں تھے؟ میں تمہاری بستی میں تھا نظر نہیں آئے۔ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں قرض کی مصیبت میں پھنس گیا تھا، اس لیے مجھے جیل جانا پڑا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے پوچھا، مگر یہ تو بتاؤ کہ تم جیل سے کیسے رہا ہوئے؟ نوجوان نے تفصیل بتائی:

جَاءَ رَجُلٌ فَقَضٰى دَيْنِي، وَلَمْ أَدْرِ. ❶

کوئی اللہ کا نیک بندہ تھا، میں اسے نہیں جانتا۔ اس نے میرا قرض ادا کر دیا تو میرا مقدمہ واپس ہو گیا اور مجھے جیل سے رہائی ہو گئی۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہی کہنے لگے: میرے عزیز اس شخص کے لیے دعا کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں جیل سے رہا کیا ہے۔ اس نوجوان کو انھوں نے احساس تک نہ ہونے دیا کہ اس کا قرض انھوں نے ادا کیا ہے۔ اسے قید خانے سے اپنی رہائی کی وجہ کا علم اس وقت ہوا جب عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

علامہ ماوردی رحمہ اللہ کا اخلاص

علامہ ماوردی بہت بڑے عالم ہیں، شروع میں انھوں نے کچھ کتابیں لکھیں جو تفسیر اور فقہ اور دوسرے فنون کے متعلق تھیں، انھوں نے اپنی زندگی میں ان کتابوں کو منظر عام

❶ سیر أعلام النبلاء: الطبعة الثامنة، ترجمة: عبداللّٰه بن المبارک بن واضح، ج۸ ص ۳۸۶

پر نہ لایا، انہوں نے اپنے قابل اعتماد ساتھی سے کہا: میری فلاں مقام پر کچھ کتابیں ہیں، میں نے اسکا اظہار اب تک نہیں کیا، کیونکہ میں اپنے دل میں اخلاص نہیں پا رہا ہوں، تم ایسا کرنا کہ جب مجھ پر نزع کی حالت ہو تو اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دینا، اگر میں نے آپ کے ہاتھ کو پکڑ کر مٹھی بند کر دی تو سمجھ لو یہ تصانیف اللہ کے ہاں قبول نہیں، تو آپ جا کر ان کتابوں کو دریا میں ڈال دینا اور اگر میں نے ہاتھ پھیلایا تو سمجھ لینا یہ تصانیف اللہ کے ہاں قبول ہیں، تو انکو منظر عام پر لانا۔

اب یہ شخص کہتا ہے کہ جب امام ماوردی رحمہ اللہ مرض الموت میں تھے تو میں نے ایسا ہی کیا:

فبسطها ولم يقبض على يدى، فعلمت أنها علامة القبول، فأظهرت كتبه بعده. ❶

ترجمہ: تو انہوں اپنا ہاتھ پھیلایا اور میرے ہاتھ کو پکڑا نہیں، تو میں سمجھ گیا کہ انکی تصانیف اللہ کے ہاں قبول ہیں، تو انکے مرنے کے بعد میں نے ہی انکی تصانیف کو منظر عام پر لایا۔

رضائے الٰہی کی خاطر بادشاہ وقت کے شراب کے مٹکے توڑ دیئے

ابو حسین احمد بن محمد خراسانی نوری رحمہ اللہ ایک مرتبہ بغداد میں دریائے دجلہ کے کنارے چل رہے تھے کہ قریب سے ایک کشتی گزری، دیکھا کہ ملاح بہت سارے شراب کے مٹکوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ ابو حسین نوری رحمہ اللہ اس پر چڑھ گئے اور پوچھا: یہ کیا ہے اور کس کے لیے ہے؟

❶ وفيات الاعيان: حرف العين، ترجمة: الماوردى، ج۳ ص ۲۸۳ / طبقات الشافعية الكبرى: الطبقة الرابعة، ترجمة: على بن محمد، ج۵ ص ۲٦۸

ملاح نے کہا: آپ کو اس سے کیا لینا دینا؟

ابوحسین نے اصرار کے ساتھ ملاح سے پوچھا: بتاؤ یہ کیا ہے؟

ملاح نے کہا: **أَنْتَ وَاللّٰهِ! كَثِيْرُ الْفُضُوْلِ، هٰذَا خَمْرٌ لِلْمُعْتَضِدِ.**

اللہ کی قسم! آپ بڑے فضول گو آدمی ہیں، یہ خلیفہ معتضد باللہ کی شراب ہے۔

ابوحسین کو بڑا سخت غصہ آیا، ہاتھ میں لاٹھی تھی، مٹکوں کو یکے بعد دیگرے توڑنا شروع کر دیا۔ ملاح اس دوران ان کو منع کرتا رہا، مگر وہ کب باز آنے والے تھے۔ چنانچہ ملاح نے خوب چیخ و پکار کی، لوگوں نے پولیس کو بلایا، اس دوران ایک مٹکے کے علاوہ سارے مٹکے ٹوٹ چکے تھے۔ پولیس نے ان کو پکڑا اور معتضد کے سامنے پیش کر دیا۔

خلیفہ معتضد نے پوچھا: "مَنْ أَنْتَ وَيْلٌ لَكَ؟" (تمہاری بربادی ہو! آخر تم ہو کون؟)

جواب دیا: میں محتسب ہوں (یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے والا)۔

معتضد نے پوچھا: اس کام پر تمہیں کس نے متعین کیا ہے؟

کہنے لگے: امیر المومنین! جس ہستی نے آپ کو خلیفہ بنایا ہے، اس نے مجھے اس کام کا حکم دیا ہے۔

معتضد نے اپنے سر کو جھکایا اور بولا: یہ کام کرنے کی تمہیں جرأت کیسے ہوئی اور تم نے یہ کیوں کیا؟

جواب میں کہنے لگے: تمہارے ساتھ محبت اور پیار کی وجہ سے کہ یہ تمہارے لئے نہایت غیر مفید، مکروہ اور نقصان دہ چیز تھی۔

خلیفہ نے پھر اپنے سر کو جھکایا، ذرا سا سوچا اور کہا: اچھا بتاؤ! تم نے سارے مٹکوں کو توڑ دیا ایک جو باقی رہ گیا ہے، اس کو کیوں نہیں توڑا؟

فرمانے لگے: دراصل جب میں نے مٹکوں کو توڑنا شروع کیا تو میرے دل میں محض رب کی رضا کی نیت تھی اور میں نے اس کی جلالت کی خاطر یہ کام کیا، مگر آخری مٹکا توڑنے سے پہلے میرے دل میں اپنے تئیں عُجب آ گیا کہ میں نے اتنا بڑا کام کردیا ہے، باوجود یہ جاننے کے کہ یہ مال خلیفہ کا ہے، کوئی پروانہیں کی۔ جب یہ خیال میرے دل میں آیا تو پھر یہ کام رضائے الٰہی کے لیے نہیں رہا تھا۔ لہٰذا میں نے آخری مٹکا چھوڑ دیا۔

معتضد کہنے لگا: جاؤ! ہم نے تمہیں محتسب مقرر کر دیا ہے اور اب جو بھی تمہیں منکر نظر آئے اسے تبدیل کردو۔

ابوحسین نوری رحمہ اللہ نے فرمایا: جناب! اب میرا ارادہ اس کام کو کرنے کا نہیں رہا۔

معتضد نے پوچھا: کیوں، کیا وجہ ہے؟

جواب دیا: پہلے یہ کام رب کی رضا کے لیے اور اس کی مدد کے ساتھ کرتا تھا۔

اور اب تمہیں راضی کرنے کے لیے پولیس کی مدد سے کروں گا۔

معتضد کہنے لگا: اگر آپ کی کوئی حاجت ہے تو پیش کریں۔

فرمانے لگے: مجھے اس دربار سے بغیر کسی ضرر کے نکلنے کی اجازت دے دیں اور میرے راستے میں تمہارا کوئی آدمی رکاوٹ نہ بنے۔

معتضد نے حکم جاری کیا کہ ان سے کوئی اعراض نہ کیا جائے۔

ابوحسین نوری رحمہ اللہ بغداد سے نکل کر بصرہ میں قیام پذیر ہو گئے اور حتی الامکان کوشش کی کہ اپنے آپ کو چھپائے رکھیں تا کہ معتضد کے لیے کوئی سفارش طلب کرنے والا نہ آ جائے۔

جب معتضد نے وفات پائی تو پھر یہ بغداد واپس آ گئے۔ (۱)

---

(۱) سیر أعلام النبلاء: الطبقة السادسة عشرة، ترجمة: أبی الحسین النوری الخراسانی، ج ۱۴ ص ۷۶، رقم الترجمة: ۳۵

اخلاص کے سبب برادہ آٹے میں تبدیل ہو گیا

عطاء ازرق رحمہ اللہ کو ان کی اہلیہ نے دو درہم دیئے تا کہ اس کا آٹا خرید لادیں، جب آپ بازار کو چلے تو راستے میں ایک غلام کو دیکھا کہ کھڑا رو رہا ہے، اس سے وجہ دریافت کی، اس نے کہا کہ مجھے مولیٰ نے دو درہم دیئے تھے سودے کے لئے اور وہ مجھ سے گم ہو گئے، اب وہ مجھے مارے گا، حضرت نے دونوں درہم اسے دے دیئے اور شام تک نماز میں مشغول رہے اور گھر والے منتظر تھے کہ کچھ میسر نہ ہوا، جب شام ہوئی تو اپنے ایک دوست بڑھئی کی دکان پر بیٹھ گئے، اس نے کہا یہ بُرادہ لے جاؤ کہ تنور گرم کرنے میں آجائے گا اور کچھ میرے پاس نہیں جو آپ کی خدمت کروں، آپ وہ ایک تھیلے میں ڈال کر گھر تشریف لے گئے اور نماز پڑھ کر بہت دیر تک بیٹھے رہے تا کہ گھر والے سو جاویں اور ان سے الجھنا نہ پڑھے، پھر گھر آئے تو دیکھا کہ گھر والے لوگ روٹی پکا رہے تھے، فرمایا تمہیں آٹا کہاں سے ملا؟ کہنے لگے وہی ہے جو آپ تھیلے میں لائے تھے، ہمیشہ اسی شخص سے آٹا خرید لایا کیجئے، جس سے آج خریدا ہے فرمایا انشاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ [1]

ایک بہادر مجاہد کے اخلاص کا ایمان افروز واقعہ

امام اصمعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلیفہ وقت مسلمہ بن عبد الملک نے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا، انہیں بڑی مشقت سے دوچار کیا گیا، چنانچہ اس نے لوگوں کو قلعہ کا دروازہ کھولنے کے لیے یا دیوار میں نقب لگا کر اندر داخل ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمادی۔ پھر خلیفہ وقت کے منادی نے آواز لگائی: نقب لگا کر داخل ہونے والا شخص کون ہے؟ لیکن کوئی نہ آیا، یہاں تک کہ اس نے دو، تین یا چار بار پکارا، پھر بار ہاں

---

[1] روض الریاحین: الحکایۃ السادسۃ والخمسون بعد المئتین، ص: ۲۲۹

اصرار کے بعد شخص آیا، اور اس نے کہا:

أيها الأمير صاحب النقب آخذ عهودا ومواثيقا ثلاثا لا تسودوا اسمی فی صحيفة ولا تأمروا لی بشیٔ ولا تشغلونی عن أمری .

ترجمہ: اے امیر المؤمنین! میں نقب لگانے والا ہوں، لیکن میں تم سے تین عہد لیتا ہوں، نمبر ایک میرا تحریری تذکرہ کہیں نہ کریں، نمبر دو میرے لئے (انعام کے طور پر) کسی چیز کا حکم نہ دیں، نمبر تین مجھے (جہاد سے) کسی اور معاملے میں مشغول نہ کریں، (یعنی حکومتی کوئی ذمہ داری میرے اوپر ڈال کر مجھے جہاد جیسی عظیم عبادت سے محروم نہ کریں۔)

خلیفہ وقت مسلمہ نے اس سے کہا کہ تم نے جو کہا وہی کریں گے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ شخص غائب ہوا اور کبھی نہیں دیکھا گیا اور خلیفہ وقت مسلمہ ہر نماز کے بعد دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مَعَ صَاحِبَ النَّقْبِ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! نقب لگانے والے (مخلص انسان کے ساتھ) میرا معاملہ فرما۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی اخلاص بھری عبادات

محمد بن قاسم فرماتے ہیں کہ میں بیس سال سے زیادہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے پاس رہا، سوائے جمعہ کے دن کبھی بھی میں نے ان کو نفل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے:

لَوْ قَدَرْتُ أَنْ أَتَطَوَّعَ حَيْثُ لَا يَرَانِی مَلَكَای، لَفَعَلْتُ خَوْفاً مِنَ الرِّيَاءِ.

ترجمہ: اگر مجھے قدرت ہوتی کہ میں ایسی جگہ نفل پڑھو جہاں میرے فرشتے بھی مجھے نہ

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: مسلمة بن عبد الملك، ج٥٨ ص ٣٦، رقم الترجمة: ٧٣٩٦

دیکھ سکیں تو میں ایسا ریا کے خوف سے کرلیتا۔

راوی فرماتے ہیں کہ جب محمد بن اسلم گھر میں داخل ہوتے تو کمرے کا دروازہ بند کر دیتے، ہمیں معلوم نہیں ہوتا تھا کہ کیا کرتے ہیں، انکا چھوٹا بچہ انکے رونے کی آواز سن کر روتا تھا، انکی ماں انکو منع کرتی، میں نے انکی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟

قَالَتْ: إِنَّ أَبَاالحَسَنِ يَدْخُلُ هَذَاالبَيْتَ، فَيَقْرَأُ، وَيَبْكِي، فَيَسْمَعُهُ الصَّبِيُّ، فَيَحْكِيهِ. ❶

ترجمہ: وہ کہتی گھر کے کہ اندر ابوالحسن قرأت کرکے روتے ہیں تو انکی آواز سن کر یہ بچہ بھی روتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی اخلاص بھری عبادات

محمد بن اعین یہ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے سفروں میں اکثر ساتھ ہوتے تھے، فرماتے ہیں کہ ہم رومیوں پر حملہ کرنے والوں میں شامل تھے، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ مجھے یہ دکھانے کے لیے سر نیچے کیا کہ گویا وہ سورہے ہیں، تو میں نے بھی اپنے ہاتھ میں نیزہ لیا اور اسے پکڑ کر اپنا سر نیزے پر رکھا، گویا میں سورہا ہوں۔ انہوں نے گمان کیا کہ میں سو گیا ہوں، چنانچہ وہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے حتی کہ صبح ہوگئی، جب مجھے جگانے آیا اور اس نے یہ سوچا کہ میں سویا ہوا ہوں، اس نے کہا: اے محمد! میں نے کہا: میں تو نہیں سویا

فلما سمعها مني ما رأيته بعد ذلك يكلمني ولا ينبسط إلى في شئ من غزاته كلها كأنه لم يعجبه ذاك مني ولم أر رجلا قط أسر بالخير منه. ❷

❶سير أعلام النبلاء: ترجمة: محمد بن أسلم بن سالم بن يزيدالكندي، ج ١٢ ص ٢٠٠، ٢٠١، رقم الترجمة: ٧٠

❷الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: باب ما ذكر في ابن المبارك أنه كان إمام أهل زمانه، ج ١ ص ٢٦٦، ٢٦٧

ترجمہ: جب اس نے مجھ سے یہ سنا تو میں نے اسے اس کے بعد مجھ سے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور وہ اپنی کسی فتوحات میں مجھ سے خوش نہیں تھا، گویا اسے میری طرف سے یہ بات پسند نہیں تھی۔ (کہ میں نے اپنے آپ کو سویا ہو ظاہر کیا حالانکہ میں جاگ کر اُن کے رات کے معمولات دیکھ رہا تھا، تو انہیں اخلاص کی وجہ سے یہ پسند نہیں تھا کہ میری عبادت پر کوئی مطلع ہو۔) میں نے اُن سے زیادہ خفیہ خیر کے کام کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

بغیر اخلاص والے اعمال کا ثواب نہیں ملا

کسی شخص نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا اوران سے دریافت کیا: آپ نے اپنے اعمال کو کیسا پایا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے ہر اس عمل کا بدلہ مل گیا جو میں نے اللہ کے لیے کیا تھا، یہاں تک کہ انار کے اس دانے کا بھی جو میں نے راہ گزر سے اٹھایا تھا، اور میں نے اپنی مردہ بلی کو بھی نیکیوں کے پلڑے میں دیکھا، میری ٹوپی میں ریشم کا ایک دھاگا تھا وہ مجھے برائیوں کے پلڑے میں ملا، مجھے اپنے ایک گدھے کا جس کی قیمت سو دینار تھی ثواب نہیں ملا، خواب دیکھنے والے نے عرض کیا کہ آپ نے بلی کو تو نیکیوں کے پلڑے میں دیکھا اور گدھے کو نہیں دیکھا؟ فرمایا: مجھ سے فرمایا گیا تیرا گدھا وہاں ہے جہاں تو نے اسے بھیجا تھا، میں نے گدھے کے مرنے کی خبر سن کر کہا تھا خدا کی لعنت میں گیا، اس لیے مجھ سے کہا گیا کہ گدھے میں تیرا ثواب ضائع ہو گیا، اگر تو یہ کہتا: اللہ کی راہ میں گیا تو تجھے تیرا ثواب ملتا، میں نے ایک مرتبہ لوگوں کے سامنے صدقہ دیا تھا، اس وقت لوگوں کو دیکھنا مجھے اچھا لگا تھا، اس صدقے کا نہ مجھے ثواب ملا اور نہ عذاب۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے یہ واقعہ سن کر فرمایا: وہ خوش قسمت ہے کہ اس صدقے

کی سزا نہیں ملی، بلکہ یہ تو اس پر بڑا احسان ہوا۔ ❶

ہدایہ کی مقبولیت کی ایک اہم وجہ اخلاص ہے

ہدایہ کی عظمت ومقبولیت کی ایک اہم وجہ یہ ہے جس کو علامہ طاش کبری زادہ رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

إنه بقي في تصنيف كتاب الهداية ثلاث عشرة سنة، كان صائما في تلك المدة لا يفطر أصلا، وكان يجتهد أن لا يطلع علىٰ صومه أحد، فإذا أتى خادمه بطعام يوم كان يقول له خل وراح، فإذا راح كان يطعمه أحد الطلبة أو غيرهم، فإذا أتى الخادم وجد الإناء فارغا يظن أنه أكله بنفسه. ❷

ترجمہ: صاحب ہدایہ تیرہ سال کی طویل مدت تک اس کی تالیف میں مشغول تھے اور برابر اس دوران میں روزہ رکھتے تھے، بالکل افطار نہیں کرتے تھے، اوراس بات کی بھرپور کوشش کرتے تھے کہ ان روزوں کی کسی کو اطلاع نہ ہو، جب خادم کھانا لے کر آتا تو رکھوا دیتے، پھر کسی طالب علم یا کسی اور کو کھلا دیتے، جب خادم آتا برتن خالی پاتا تو یہی سمجھتا کہ انہوں نے خود کھایا ہے۔

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہدایہ جیسی کتاب مذاہب اربعہ میں نہیں لکھی گئی، بلکہ ایک شیعہ فاضل کا مقولہ ہے کہ اسلامی لٹریچر میں بخاری شریف اور ہدایہ کے ہم پلہ کوئی کتاب نہیں۔ نیز فرماتے تھے صاحب ہدایہ کے مرتبہ کو کوئی بڑے سے بڑا فقیہ نہیں پہنچ سکتا، کیوں کہ ان کا علم سینہ کا علم تھا اور دوسروں کا علم کتابوں سے ماخوذ ہے۔

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب النية والإخلاص والصدق، الباب الثانی، ج۴ ص۳۷۸

❷ مفتاح السعادة: من الكتب المعتبرة، ج۲ ص۲۳۸

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے دریافت کیا، کیا آپ ''فتح القدیر'' جیسی کتاب تالیف فرما سکتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں، اور جب پوچھا گیا کہ ہدایہ کی طرح بھی تو آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں اگرچہ چند سطر ہی لکھنا پڑے۔

اخلاص کے ساتھ صدقہ کی وجہ سے جنت میں محل

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں جہاد میں نکلا، میرے پاس امیر جیش نے کچھ نفقہ روانہ کیا، میں نے اسے لینا پسند نہ کیا اور حاجت مندوں پر وہ چیز تقسیم کردی، ایک دن میں نماز ظہر پڑھ کر متفکر بیٹھا تھا کہ میں نے وہ مال قبول کر کے لوگوں پر کیوں تقسیم کیا، قبول ہی نہ کرتا، ناگاہ میری آنکھ لگ گئی، میں نے خواب میں بہت سے محل آراستہ بنتے ہوئے دیکھا جن میں بہت سی نعمتیں بھی تھیں، میں نے سوال کیا کہ یہ کس کے محلات ہیں؟ جواب آیا کہ یہ ان لوگوں کے محل ہیں جن کا مال تم نے لے کر غازیوں (جہاد کرنے والوں) پر تقسیم کیا ہے، میں نے کہا اس کے ساتھ میرا کچھ بھی حصہ نہیں؟ کہا تمہارا وہ محل ہے اور ایک بہت بڑے محل کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا مجھے ان سے زیادہ اور بہتر کیوں ملا، ارشاد ہوا کہ ان لوگوں نے ثواب کی امید پر مال نکالا تھا جس کے وہ ابھی امیدوار ہیں اور تم نے اسے ایسی حالت میں مال خرچ کیا تھا کہ تمہیں اُس کی ضرورت بھی تھی، نفس کا محاسبہ بھی تھا اور ندامت بھی تھی، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارا ثواب تمہارے اخلاص اور ضرورت کی وجہ سے دُگنا کردیا۔ [1]

اخلاص سے محنت مزدوری کے سبب نئی زندگی مل گئی

ایک شخص کسی عمارت میں کام کرتا تھا، وہ جو بھی کام کرتا تھا اخلاص کے ساتھ کرتا تھا اور اس میں ہمہ تن مصروف رہتا تھا۔ سو کسی ہنر کا ہاتھ میں ہونا مفلسی سے نجات حاصل کرنے

[1] روض الرياحين: الحكاية السادسة والعشرون بعد الثلاثة مئة، ص: ۲۷۴

کا ذریعہ ہوتا ہے۔

چنانچہ وہ ایک اونچی عمارت میں کام کرنے آیا جو کہ کئی منزلہ تھی، اس نے دیوار میں تختے رکھنے شروع کیے یہاں تک کہ اسے ان تختوں پر ٹھرنے اور کھڑے ہو کر کام کرنے کا پورا یقین ہو گیا، جب وہ گیارہویں منزل پر پہنچا تو اچانک اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ اس اونچائی سے ایک لمحہ میں زمین پر آ کر گرا، لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اس کو گھیر لیا، اس طرح کہ گرنے کے بعد وہ اپنے قدموں پر کھڑا کا کھڑا رہ گیا اور اس کو صرف معمولی سی خراش آئی۔ یہ بات لوگوں کے درمیان ''لبنان'' میں بہت مشہور ہو گئی۔ ❶

امام ابوعبید تستری رحمہ اللہ کا اخلاص

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں عرفے کے دن عصر کی نماز کے بعد ابوعبید امام تستری رحمہ اللہ کے ہمراہ ان کے کھیت میں کھڑا ہوا تھا، ابوعبید رحمہ اللہ اس وقت اپنے کھیت میں ہل چلا رہے تھے، اچانک ایک ابدال وہاں آئے اور ان سے آہستہ سے کچھ کہنے لگے، ابوعبید رحمہ اللہ نے جواب میں کہا: نہیں، وہ یہ جواب سن کر بادل کی طرح اڑے اور ہوا میں تحلیل ہو گئے، میں نے ابوعبید رحمہ اللہ سے پوچھا: یہ بزرگ آپ سے کیا کہہ رہے تھے؟ ابوعبید رحمہ اللہ نے کہا: یہ کہہ رہے تھے میرے ساتھ حج کو چلو، میں نے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: آپ نے حج کیوں نہ کر لیا؟ فرمایا:

لیس لی فی الحج نیة وقد نویت أن أتمم هذه الأرض العشية فأخاف إن حججت معه لأجله تعرضت لمقت اللّٰه تعالی لأنی أدخل فی عمل اللّٰه شيئا غيره فيكون ما أنا فيه أعظم عندی من سبعين حجة. ❷

❶ الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب الثامن، ج۴ ص ۱۰۲

❷ إحياء علوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق، الباب الثانی، ج۴ ص ۳۷۸

ترجمہ: میری نیت حج کی نہیں تھی، بلکہ میں نے یہ نیت کی تھی کہ میں آج رات تک اس زمین میں ہل چلاؤں گا اور یہ کام مکمل کروں گا، مجھے یہ ڈر ہوا کہ اگر میں ان کے ساتھ حج کو چلا گیا تو کہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ نہ بن جاؤں اور مجھ سے یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ تو نے اللہ کے عمل میں غیر کا اختلاط کیوں کیا تھا، میں اس وقت جس کام میں مشغول ہوں اس میں میرے نزدیک ستر حج سے بھی زیادہ کا ثواب ہے(کیوں کہ اس عمل میں میری نیت اللہ کے لیے خالص ہے۔)

خالد بن عبداللہ رحمہ اللہ کا بے مثال اخلاص

اشعب بن جبیر رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں شہر کی گلی سے گزر رہا تھا، ایک آدمی سے میری ملاقات ہوئی، اس نے پوچھا: کیا آپ کی اولاد ہے؟ میں نے اس کو بتایا: میرے اتنے بچے ہیں، وہ گویا ہوا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک زندہ رہوں تیری اور تیرے بال بچوں کی ضروریات کا بندوبست کرتا رہوں۔ میں نے پوچھا: تم کو کس نے حکم دیا ہے؟ اللہ تعالی تمہیں برکت سے نوازے۔ اس نے کہا: اس بارے میں تجھے نہیں بتا سکتا۔ میں نے عرض کیا: احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کیا جانا ضروری ہے۔ اس نے کہا: جس نے مجھے تیری اور تیرے بال بچوں کی کفالت کی ذمہ داری دی ہے وہ تیرا شکریہ نہیں چاہتا۔ اشعب بن جبیر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں اپنا اور اپنے بال بچوں کا وظیفہ اور ہدیہ وصول کرتا رہا۔ ایک عرصے کے بعد خالد بن عبداللہ بن عمر بن عثمان رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا، میں بھی لوگوں کے ساتھ تعزیت میں شریک ہوا۔ اس مجلس میں میری اس آدمی سے ملاقات ہوئی جس کے ذریعے سے مجھ تک یہ عطایا پہنچتے تھے، اس نے آنسو پوچھتے ہوئے مجھ سے کہا:

يَا اَشْعَبُ !هٰذَا هُوَ صَاحِبُكَ الَّذِىْ كَانَ يَجْرِىْ عَلَيْكَ مَا كُنْتُ

أُعْطِيْکَ. ❶

ترجمہ: اے اشعب، اللہ کی قسم! یہی وہ تمہارا محسن تھا تم پر خرچ کرتا تھا اور میں تجھ تک پہنچاتا تھا۔

محض حسنِ نیت پر پہاڑ برابر ثواب

ایک دفعہ بنی اسرائیل پر قحط آیا، تو بنی اسرائیل کے عابدوں میں سے ایک عابد کا ایک ریت کے ٹیلے پر گذر ہوا، اس نے دل ہی دل میں تمنا کی کہ کاش کہ اس کے پاس اس ٹیلے کے بقدر آٹا ہوتا تو اس قحط کے زمانے میں بنی اسرائیل میں تقسیم کرتا، تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی کی طرف وحی فرمائی:

قُلْ لِفُلَانٍ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَوْجَبَ لَکَ مِنَ الْأَجْرِ مَا لَوْ کَانَ دَقِيْقًا فَتَصَدَّقْتَ بِهِ. ❷

ترجمہ: فلاں سے کہیں کہ بیشک اللہ نے آپ کو اتنے آٹے کے صدقے کے بقدر ثواب عطا فرمایا ہے۔

یعنی جب اس نے خوبصورت نیت کی تو اللہ پاک نے اس کے اخلاص کی وجہ سے صرف نیت پر اتنا اجر وثواب عطا کر دیا۔

جہاد میں شرکت کرنے والوں کا شمار فرشتے نیت کے مطابق کر رہے تھے

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ مجھے بحری راستے سے جہاد میں شرکت کا موقع ملا، راستے میں ایک شخص نے اپنا توشہ دان فروخت کرنے کا ارادہ کیا، میں نے سوچا کہ یہ توشہ دان خرید لینا چاہیے، راستے میں بھی کام دے گا اور ضرورت پر فلاں شہر میں آسانی سے

❶ نوادر من التاریخ: ج ۱ ص ۱۴۹

❷ تنبیہ الغافلین: باب الاحتکار، ج ۱ ص ۱۹۲، ۱۹۳

زیادہ قیمت پر فروخت بھی کیا جا سکے گا۔ چنانچہ میں نے اسے خرید لیا، اس دن رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آسمان سے اترے، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ جہاد میں شرکت کرنے والوں کے بارے میں لکھ لو، میں تمہیں بتلاتا ہوں، فلاں شخص تفریح کے لیے، فلاں شخص ریا کے لیے شریک ہوا، فلاں تجارت کی غرض سے جہاد میں شامل ہوا، فلاں شخص اللہ کی راہ میں ہے، پھر میری طرف دیکھ کر کہا: یہ شخص تجارت کے لیے آیا ہے، میں نے کہا: میرے بارے میں ایسا کہتے ہوئے اللہ کا خوف کھاؤ میں تجارت کے لیے نہیں نکلا ہوں اور نہ میرے پاس کوئی ایسا سامان ہے جس میں تجارت کروں گا، وہ شخص بولا: بڑے میاں! تم نے کل ایک توشہ دان نفع اٹھانے کے لیے خریدا ہے، میں یہ سن کر رونے لگا اور میں نے اس سے کہا کہ وہ میرا نام تاجروں میں نہ لکھیں، لکھنے والے نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھ کر پوچھا: بولو کیا کہتے ہو لکھوں یا نہ لکھوں؟ اس نے کہا: اس شخص کے بارے میں یوں لکھو کہ یہ شخص غزوے کے لیے گھر سے چلا، مگر اس نے راستے میں ایک توشہ دان خریدا ہے جس کے ذریعے وہ نفع کمانے کے امید رکھتا ہے، تو اللہ تعالی اس بارے میں فیصلہ کر لے گا۔ ❶

محض اللہ کے لئے عبادت کرنے کا دنیوی انعام

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ دمشق میں رہتے تھے، خوبصورتی اور مالداری میں شہرہ آفاق تھے، جامع دمشق میں جس کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعمیر کروایا تھا، اس خیال سے معتکف تھے کہ مسجد مذکور کی تولیت ان کو مل جائے، چنانچہ ایک سال تک آپ عبادت کرتے رہے، جس کسی نے آپ کو دیکھا ہر وقت نماز ہی میں مصروف پایا، لیکن آپ اپنے آپ کو دل میں منافق کہتے تھے، ایک سال کے بعد ایک رات مسجد

❶ إحياء علوم الدين: كتاب النية والإخلاص والصدق، الباب الثاني، ج۴ ص ۳۷۸

سے باہر نکلے تو آواز سنائی دی اے مالک! تو کیوں نہیں توبہ کرتا؟ اس آواز کو سنا تو حیران ہوکر مسجد میں واپس آگئے اور تولیت کے خیال کو دل سے نکال کر عبادت الٰہی میں مصروف ہوگئے اور ایک سال کی ریا کی عبادت پر نہایت شرمندہ تھے، صبح کو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ مسجد کے لیے ایک متولی کی ضرورت ہے اور آپ سے بڑھ کر کوئی شخص ہم کو بہتر نظر نہیں آتا۔ حضرت مالک رحمہ اللہ نے دل ہی دل میں کہا: خداوندا ایک سال کی سخت ریاضت کے باوجود مالک کو کسی نے پوچھا تک نہیں، اب کہ میں نے اپنے یقین کو درست کرلیا تو تو نے اتنے آدمیوں کو بھیج دیا کہ یہ کام میرے گلے میں باندھ دیں، خدا کی قسم! اب میں مسجد سے باہر نکلنا نہیں چاہتا، یہ کہہ کر ریاضت ومجاہدہ میں مصروف ہوگئے۔ ❶

دیکھیں اللہ رب العزت نے اخلاص میں کتنی طاقت رکھی ہے کہ ادھر نیت تبدیل کی ادھر اللہ رب العزت نے عزت کے ساتھ وہ عہدہ عطا فرمادیا، لیکن پھر اخلاص اور قربِ الٰہی کے پیش نظر عہدہ قبول نہیں کیا۔ اگر عمل ریاکاری کیساتھ کیا جائے بسا اوقات اللہ رب العزت دنیا میں عبرتناک سزادیتے ہیں۔

دنیا کی خاطر علم حاصل کرنے والے کا انجام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ایک شخص تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کی باتیں لوگوں کو بتاتا تھا، اب لوگوں کے درمیان جب وہ موسیٰ علیہ السلام کی باتیں کہتا تو کہتا، موسیٰ کلیم اللہ نے یہ فرمایا اور ان کی طرف نسبت کرکر کے باتیں کہتا اور صرف اس لئے کہتا تھا تاکہ مجھے دنیا حاصل ہوجائے، مال اور دولت مجھے مل جائے، ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے اسے مجلس میں نہ پایا، ایک دو دن،

❶ تذکرۃ الاولیا: حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حالات ومناقب، ص۳۳، ۳۴

تین دن گزر گئے، مجلس میں نہ پایا، موسیٰ علیہ السلام حیرت میں تھے یہ تو میرے بہت قریب ہوتا تھا، میری باتوں کو آگے پہنچانے والا تھا، اگلے دن کیا دیکھا کہ ایک شخص موسیٰ علیہ السلام کے پاس خنزیر کو لے کر آرہا تھا اور خنزیر کے گلے میں کالا کپڑا ڈالا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں رسی تھی، جس کے ذریعہ سے اس نے خنزیر کو باندھا تھا، موسیٰ علیہ السلام اس سے کہنے لگے جو شخص میرے درس میں آتا تھا کئی دن سے نہیں آیا، موسیٰ علیہ السلام کو تو نہیں پتہ تھا کہ وہ شخص کہاں گیا، تو اس نے کہا: یہی وہ شخص ہے جو آپ کے پاس آتا تھا، اللہ نے اسے خنزیر کی صورت میں مسخ کر دیا ہے، میرے سامنے یہ مسخ ہوا ہے، موسیٰ علیہ السلام حیرت میں پڑ گئے، یہ تو دین کی باتیں آگے بتانے والا کس طرح مسخ ہو گیا؟ موسیٰ علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی، اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے؟ آخر کس گناہ کی وجہ سے یہ اس میں گرفتار ہو گیا اور اے اللہ! تو اس کو اصلی حالت میں لے آتا کہ میں اس سے پوچھوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ اگر تمام انبیاء کے واسطے سے بھی تو دعا کرے تب بھی میں اس کو اِس کی اصلی حالت میں نہیں لاؤں گا، میں اس کو اسی حالت میں رکھوں گا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ! کس گناہ کے بدولت تو نے اس کو یہ سزا دی ہے، تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

لِأَنَّهُ كَانَ يَطْلُبُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ.

یہ وہ شخص ہے جس نے مال اور دولت اور دنیا کی خاطر دین پڑھا تھا تاکہ مجھے دنیا حاصل ہو جائے، مال اور پیسہ حاصل ہو جائے۔ یہ آپ کی طرف غلط باتوں کی نسبت کرتا تھا کہ موسیٰ کلیم اللہ نے یہ فرمایا، حالانکہ آپ نے نہیں کہا ہوتا تھا۔ تو یہ دنیا طلب کرتا تھا دین کے ذریعہ دین کو آڑ بنا کر پیسہ لوگوں سے لیتا تھا، اس لئے ہم نے اس کو سزا یہ دی کہ ہماری مخلوق میں بدترین مخلوق خنزیر ہے، تو ہم نے اس کو خنزیر کی صورت

میں مسخ کر دیا۔ ❶

تو ریا کار کا ہمیشہ برا انجام ہوتا ہے، اس لئے ہر عمل اخلاص کیساتھ کیا جائے، جو کام اخلاص کیساتھ کیا جائے اسمیں طاقت ہوتی ہے۔

اللہ کے لئے اور غیر اللہ کے گئے عمل میں طاقت کا موازنہ

بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا، جو ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک جماعت اس کے پاس آئی اور کہا کہ یہاں ایک قوم ہے، جو ایک درخت کو پوجتی ہے۔ یہ سن کر اس کو غصہ آیا اور کلہاڑا کندھے پر رکھ کر اس کو کاٹنے کیلئے چل دیا، راستے میں اسے شیطان ایک پیر مرد کی صورت میں ملا، عابد سے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا فلاں درخت کو کاٹنے جا رہا ہوں۔ شیطان نے کہا: تمہیں اس درخت سے کیا غرض، تم اپنی عبادت میں مشغول رہو، تم نے اپنی عبادت کو ایک مہمل اور بے کار کام کیلئے چھوڑ دیا، عابد نے کہا: لوگوں کو شرک سے بچانا یہ بڑی عبادت ہے۔

شیطان نے کہا: میں تمہیں نہیں کاٹنے دوں گا، پھر دونوں کا مقابلہ ہوا، وہ عابد اس کے سینے پر چڑھ گیا۔ شیطان نے اپنے کو عاجز دیکھ کر خوشامد کی اور کہا کہ اچھا ایک بات سن لے۔ عابد نے اس کو چھوڑ دیا۔ شیطان نے کہا: خدا نے تجھ پر اس درخت کو کاٹنا فرض تو کیا نہیں، تیرا اس سے کوئی نقصان نہیں تو اس کی پرستش و پوجا نہیں کرتا۔ خدا کے بہت سے نبی ہیں، اگر وہ چاہتا تو کسی نبی کے ذریعے اس کو کٹوا دیتا، عابد نے کہا میں ضرور کاٹوں گا۔ پھر دونوں میں مقابلہ ہوا، وہ عابد پھر اس کے سینے پر چڑھ گیا، شیطان نے کہا اچھا سن، ایک فیصلہ کن بات جو میں تیرے نفع کی کہوں گا۔ عابد نے کہا: کہہ۔ شیطان نے کہا کہ تو غریب آدمی ہے، دنیا پر بوجھ بنا ہوا ہے تو اس کام سے باز آ۔ میں

❶ إحياء علوم الدين : كتاب العلم، الباب السادس فى آفات العلم ، ج ۱ ص ۸۲

تجھے روزانہ تین دینار دیا کروں گا، جو روزانہ تیرے سرہانے کے نیچے رکھے ہوئے ملا کریں گے۔ تیری بھی ضرورتیں پوری ہو جایا کریں گی، اپنے اعزہ واقارب پر بھی احسان کر سکے گا۔ فقیروں کی بھی مدد کر سکے گا اور بہت سے ثواب کے کام حاصل کرے گا۔ درخت کاٹنے میں تو فقط ایک ہی ثواب ہوگا اور وہ بھی رائیگاں جائے گا، وہ لوگ پھر دوسرا درخت لگالیں گے۔ عابد کو سمجھ میں آ گیا، جب اللہ ناراض ہوتا ہے تو عقل صحیح کام نہیں کرتی۔ اس عابد نے قبول کرلیا اور گھر آ گیا۔ دو دن تک دینار تکیے کے نیچے سے ملے، تیسرے دن کچھ بھی نہ ملا۔ عابد کو پھر غصہ آیا اور اسی طرح کلہاڑا لے کر چلا، راستہ میں وہ بوڑھا اسے پھر ملا، تو پوچھا جناب کہاں جا رہے ہو؟ عابد نے کہا کہ اسی درخت کو کاٹنے جا رہا ہوں۔ بوڑھے نے کہا تو اس کو نہیں کاٹ سکتا۔ دونوں میں لڑائی ہوئی اور وہ بوڑھا (یعنی شیطان) غالب آ گیا اور عابد کے سینے پر چڑھ گیا، عابد کو بڑا ہی تعجب ہوا۔ اس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ تو اس مرتبہ غالب آ گیا؟ شیطان نے کہا:

لأنک غضبت أول مرة للّٰہ وکانت نیتک الآخرۃ فسخرنی اللّٰہ لک وھذہ المرۃ غضبت لنفسک وللدنیا فصرعتک. ❶

ترجمہ: پہلی مرتبہ تیرا غصہ خالص خدا کیلئے تھا، اس لئے خدا نے مجھے مغلوب کر دیا اور تجھے غالب۔ اس مرتبہ تیرے دل میں دیناروں کا دخل تھا، خدا کی رضا اور اخلاص نہ تھا، اس لئے تو مغلوب ہوا اور میں غالب۔

امام یزید بن اسود رحمہ اللہ کے اخلاص کے سبب بارش برسنا اور شہرت سے چھٹکارے کی دعا

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن قیس رحمہ اللہ نکلے اور لوگوں کو نماز

❶ إحیاء علوم الدین: کتاب النیة والإخلاص والصدق، باب فضیلة الإِخلاص، ج۴ ص۳۷۷

استسقاء پڑھائی مگر نہ بارش ہوئی اور نہ ہی انہوں نے بادل دیکھا، حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے کہا: کہاں ہے حضرت یزید بن اسود؟ انہوں نے کہا کہ میں یہی موجود ہوں، انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے لیے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کیجئے کہ ہمارے لیے بارش برسائے۔ وہ اٹھے اور اپنے سر کو کندوں پر جھکایا اور آستین اوپر کو چڑھایا، اور دعا شروع کی:

اَللّٰھُمَّ إِنَّ عِبَادَکَ ھٰؤُلَاءِ اسْتَشْفَعُوْا بِی إِلَیْکَ.

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ان بندوں نے مجھے تیری بارگاہ میں سفارشی بنایا ہے۔

صرف تین بار ہی دعا کی تھی کہ یہاں تک کہ بارش ہوگئی، اتنی بارش ہوئی کہ قریب تھے کہ وہ ڈوب جاتے، اس کے بعد انہوں نے کہا:

إِنَّ ھٰذَا شَھَرَنِی فَأَرِحْنِی فَمَا لَبِثَ بَعْدَ ذٰلِکَ إِلَّا جُمُعَةً حَتّٰی مَاتَ. ❶

ترجمہ: اس بارش نے مجھے مشہور کردیا، لہذا اب مجھے اس شہرت سے چھٹکارا دے دے، اسکے بعد وہ صرف ایک جمعہ تک زندہ رہے پھر انتقال کر گئے۔

حسن نیت کا ثمرہ اور بدنیتی کی سزا

وہ دو بھائی تھے، ایک نہایت عبادت گزار اور دوسرا نہایت گناہ گار، دونوں ایک ہی گھر میں مقیم تھے۔ عبادت گزار اوپر والی منزل میں مقیم تھا اور وہیں اللہ کی عبادت میں مشغول رہتا، نیچے کم ہی اترتا۔ دوسرا بھائی نیچے والی منزل میں مقیم تھا، اس کے پاس سامان عیش وعشرت تھا، وہ خوب رنگ رلیاں مناتا اور موج اڑاتا۔ اس طرح دونوں کی اپنی اپنی زندگی تھی۔ ایک مرتبہ اس عابد کے نفس نے اسے اس بات پر آمادہ کیا کہ زندگی کا بیشتر حصہ اللہ تعالی کی اطاعت اور بندگی میں گزرا ہے، کیوں نہ خواہشات وشہوات سے

❶ شعب الإیمان: إخلاص العمل للّٰہ عز وجلّ وترک الریا، ج ۹ ص ۲۲۳، الرقم: ۶۵۷۷

بھی کچھ لطف اندوز ہولیا جائے اور پھر توبہ کی درخواست لے کر دربارِ خداوندی میں حاضر ہو جائیں گے، اللہ تعالی تو غفور ورحیم ہے ہی، معافی کا پروانہ جاری کردے گا۔

چنانچہ عابد نے دل میں پلان بنایا کہ گھر کی نچلی منزل میں اپنے گناہ گار بھائی کے پاس جاتا ہوں، وہاں اس کے ساتھ لذات وخواہشات سے کچھ وقت من کو بہلاؤں گا، لطف اٹھاؤں گا اور پھر بعد میں عمر کے بقیہ حصے میں اللہ کے دربار میں توبہ کرلوں گا اور معمول کے مطابق اطاعت و بندگی کرتا رہوں گا۔ اس ارادے سے وہ سیڑھی کے ذریعے اترنے لگا۔

ادھر اس کے گناہ گار بھائی کے دل میں آیا کہ میں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی میں بسر کیا ہے، جبکہ میرا بھائی بڑا عبادت گزار ہے۔ وہ تو جنت کا مستحق ہے اور میں جہنم میں ڈالا جاؤں گا۔ اللہ کی قسم! میں ضرور اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے گناہوں سے توبہ کروں گا۔ دوسری منزل پر اپنے عبادت گزار بھائی کی خدمت میں چلتا ہوں، اس کے ساتھ بقیہ عمر اللہ تعالی کی اطاعت وبندگی میں گزاروں گا، ممکن ہے اللہ تعالیٰ میری مغفرت وبخشش کا سامان کردے۔

چنانچہ یہ گناہ گار اپنی خالص نیک نیتی سے اوپر والی منزل کی طرف چڑھا تاکہ کچھ نیکیاں کمائے اور ادھر اوپر سے عابد صاحب دل میں بدنیتی لیے نیچے اترے تاکہ اپنے دل کو لذات وخواہشات سے بہلالیں۔ اتفاق کی بات کہ اس عابد کا پاؤں سیڑھیوں سے پھسل گیا اور نچلے بھائی کے اوپر دھڑام سے گرا جو اس سے ملنے کے لیے آرہا تھا، دونوں وہیں ڈھیر ہو گئے۔ ❶

پھر عابد کو معصیت کی نیت کے مطابق اٹھایا گیا اور گنہگار کو توبہ کی نیت کے مطابق اٹھایا گیا۔

❶ سنہرے اوراق: ص: ۲۷۴، ۲۷۵

صحیح مسلم میں ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَامَاتَ عَلَيْهِ. ❶

ترجمہ: ہرآدمی اس نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت ہوئی۔

ایک طالب علم کی اخلاص کی وجہ سے پورا مدرسہ بچ گیا

نظام الملک نے جب مدرسہ نظامیہ کی بنیا درکھی تو کثیر تعداد میں طلباء نے داخلہ لیا۔ چند سال تو بہت علمی ماحول رہا، مگر آہستہ آہستہ طلباء کے دینی ذوق وشوق میں کمی آتی گئی۔ کسی نے نظام الملک سے شکایت کی کہ آپ طلباء کی سہولت کے لئے اتنی کثیر رقم خرچ کررہے ہیں، مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا۔ نظام الملک نے صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لئے ایک دن بھیس بدلا اور عشاء کے بعد مدرسہ پہنچ گیا۔ دیکھا کہ طلبہ تکرار کے لئے دودو اور تین تین کی ٹولیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نظام الملک ان میں ایک طالب علم کے پاس گیا اور سلام کرنے کے بعد پوچھا: آپ یہاں کیا کررہے ہیں؟ طالب علم نے کہا۔ ہم علم حاصل کرنے آئے ہیں۔ پوچھا کس لئے علم حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ طالب علم نے کہا: میرے والد بڑے مفتی ہیں، علم حاصل کرنے کے بعد ان کی جگہ سنبھالوں گا۔ نظام الملک نے دوسرے طالب علم سے پوچھا: آپ کیوں علم حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا: میرے والد فلاں مسجد کے خطیب ہیں، میں علم حاصل کرنے کے بعد خطابت کا منصب سنبھالوں گا۔ نظام الملک مختلف طلباء کے پاس جاجا کر یہی سوال پر پوچھتا رہا۔ ہر طالب علم کا یہی جواب تھا کہ علم حاصل کرنے سے انہیں فلاں عہدہ ملے گا۔ عزت ملے گی اور لوگوں میں عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔

❶ صحیح مسلم: كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ، رقم الحديث: ۲۸۷۸

نظام الملک یہ سب سن کر بہت افسردہ ہوا کہ افسوس یہ طالب علم نہیں بلکہ طالب دنیا ہیں، ان کے لئے اتنی کثیر مقدار میں مال ودولت خرچ کرنے کا کیا فائدہ! بہتر ہے کہ مدرسے کو بند کردیا جائے اور یہی مال کسی دوسرے کار خیر میں صرف کردیا جائے۔ انہی خیالات کا تانا بانا بناتے ہوئے نظام الملک مدرسہ کے دروازے پر واپس پہنچا، تو دیکھا کہ ایک طالب علم چراغ جلائے الگ تھلگ اپنی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مشغول ہے۔ نظام الملک نے سوچا چلو اس سے بھی یہی پوچھتے ہیں، چنانچہ اس نے طالب علم کے پاس جا کر سلام کیا، طالب علم نے زبان سے سلام کا جواب دیا، مگر آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کہ یہ سلام کرنے والا کون ہے؟ نظام الملک بڑا حیران ہوا، پوچھا: میاں کیا بات ہے ہماری طرف توجہ ہی نہیں کرتے، کوئی بات تو کرو، طالب علم نے مختصر سا جواب دیا کہ جناب میں یہاں آپ سے باتیں کرنے نہیں آیا، نظام الملک نے پوچھا: آخر یہاں آپ کس مقصد کے لئے ہو؟ طالب علم نے کہا: میں اللہ تعالی کو راضی کرنا چاہتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ میں کیسے کروں؟ علم ان کتابوں میں موجود ہے۔ میں علم حاصل کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ اب آپ کی مہربانی آپ خوامخواہ سوالات پوچھ کر میرا وقت ضائع نہ کریں۔ نظام الملک یہ جواب سنا کر اتنا خوش ہوا کہ اس نے ارادہ کرلیا کہ جب تک اس جیسا ایک بھی طالب علم موجود ہے میں مدرسے کے اخراجات میں کمی نہیں کروں گا۔ یہی لڑکا بڑا ہو کر حجۃ الاسلام اور مجدد ملت امام غزالی رحمہ اللہ بنا۔ ❶

تو اسلاف میں کتنا اخلاص تھا، اس لئے ہر عمل اخلاص کیساتھ کرنا چاہیے، اللہ رب العزت نے اخلاص کی بدولت کتنا نوازا، اور دین کا بہت بڑا کام لیا۔

❶ مجالس حکیم الاسلام: نظام الملک کا واقعہ، ص۲۷، ۵/۷ باادب بانصیب: ص۱۱۴ تا ۱۱۶

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا اخلاص

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ دہلی کی جامع مسجد میں ڈیڑھ دو گھنٹے کا وعظ فرمایا۔ وعظ سے فارغ ہونے کے بعد آپ جامع مسجد کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے، اتنے میں ایک شخص بھاگتا ہوا مسجد کے اندر آیا، اور آپ ہی سے پوچھا کہ کیا مولوی اسماعیل صاحب کا وعظ ختم ہو گیا؟ آپ نے جواب دیا کہ ہاں بھائی، ختم ہو گیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بہت افسوس ہوا، اس لیے کہ میں تو بہت دور سے وعظ سننے کے لیے آیا تھا، آپ نے پوچھا کہ کہاں سے آئے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میں فلاں گاؤں سے آیا تھا اور اس خیال سے آیا تھا کہ میں ان کا وعظ سنوں گا، افسوس کہ ان کا وعظ ختم ہو گیا اور میرا آنا بیکار ہو گیا، حضرت مولانا نے فرمایا کہ تم پریشان مت ہو۔ میرا ہی نام اسماعیل ہے۔ آؤ یہاں بیٹھ جاؤ، چنانچہ اس کو وہیں سیڑھیوں پر ہی بٹھا دیا، فرمایا کہ میں نے ہی وعظ کہا تھا۔ میں تمہیں دوبارہ سنا دیتا ہوں، جو کچھ میں نے وعظ میں کہا تھا، چنانچہ سیڑھیوں پر بیٹھ کر سارا وعظ دوبارہ دہرایا دیا۔ بعد میں کسی شخص نے کہا کہ حضرت! آپ نے کمال کر دیا کہ صرف ایک آدمی کی خاطر پورا وعظ دوبارہ دہرا دیا؟ جواب میں حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی ایک ہی کے خاطر وعظ کہا تھا اور دوبارہ بھی ایک ہی کی خاطر کہا۔ یہ مجمع کوئی حقیقت نہیں رکھتا، جس ایک اللہ کے خاطر پہلی بار کہا تھا۔ دوسری مرتبہ بھی اسی ایک اللہ کے خاطر کہہ دیا۔ یہ تھے مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ، ایسا جذبہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں پیدا فرما دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اس اخلاص اور اس جذبہ اور اس بے چینی اور بیتابی کا کوئی حصہ ہمارے دلوں میں بھی پیدا فرما دے کہ ان منکرات کو دیکھ کر یہ بے چینی اور بیتابی پیدا ہو جائے کہ ان منکرات کو کس طرح ختم کیا جائے، اور کس طرح مٹایا جائے۔ (۱)

---

(۱) اصلاحی خطبات: منکرات کو روکو۔ ورنہ!! ج ۹ ص ۲۲۶، ۲۲۷

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم اول کا اخلاص وللّٰہیت

حضرت رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ تعالی اُمّی تھے، لکھنے پڑھنے کا کوئی کام خود نہیں کر سکتے تھے، دستخط کرنا نہیں جانتے تھے، جو چیز لکھنے کی ہوتی کسی آدمی کو بلا کر لکھواتے اور اس کے بعد اپنے نام کی مہر لگاتے، مولانا نانوتوی رحمہ اللہ تعالی نے جب ان کو مہتمم مقرر کیا، تو انہوں نے کہا کہ میں تو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا، میں اہتمام کا کام کیسے انجام دوں گا؟ اس کے لئے پڑھا لکھا چاہیے، تو حضرت نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ضرورت اس کی نہیں کہ پڑھا لکھا ہو، ضرورت اس کی ہے کہ دل پاک ہو، یہاں ایسے آدمی کی ضرورت ہے جس کا دل پاک ہو اور رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ تعالی پاک دل آدمی تھے۔ ❶

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ کو خواب میں حضور کی زیارت اور دودھ کی تقسیم

ایک مرتبہ اطلاع آئی کہ ایک طالب علم نے مطبخ سے جو کھانا لیا ہے اس کو ناظم مطبخ کے سامنے لاکر گرادیا اور کہا ہے کہ یہ کھانے کے سالن کا شوربہ ہے، یا پانی ہے؟

اس کے علاوہ اہانت کے کچھ کلمات بھی منہ سے نکالے، مہتمم صاحب کو جب اطلاع دی گئی، انہوں نے اس طالب علم کو طلب کیا وہ حاضر ہوا تو انہوں نے اوپر سے نیچے تک تین مرتبہ اس طالب علم کو بغور دیکھا، اور پھر فرمایا کہ یہ تو دارالعلوم کا طالب علم نہیں ہے، لوگوں نے کہا کہ طالب علم ہے۔ تحقیق کی تو پتہ چلا کہ کسی صحیح طالب علم کے نام کو اپنا نام ظاہر کر کے سالن لیتا رہا ہے، واقعی مدرسہ کا طالب علم نہیں تھا، لوگوں نے کہا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ طالب علم نہیں ہے؟ تو فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ حضور

❶ مجالس علم وذکر: ج ۲، ص ۱۲۲، ۱۲۳

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مولسری یہ ایک احاطہ ہے اس میں کنویں پر تشریف فرما ہیں، اور اس سے دودھ برآمد ہورہا ہے اور طلبہ میں سے کوئی ہاتھ میں دودھ لیتا ہے، کوئی برتن میں کوئی بالٹی میں، اور کوئی گلاس میں لیتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دودھ تقسیم کرنے میں مصروف تھے اور میں طلبہ کو دیکھتا رہا، اب وہ سارے نقشے میرے ذہن میں ہیں اور یہ طالب علم ان میں نہیں تھا۔ ❶

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے اضافی تنخواہ لینے سے انکار کردیا

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ جو دارالعلوم دیوبند کے پہلے طالب علم ہیں، جن کے ذریعہ دارالعلوم دیوبند کا آغاز ہوا، اللہ تعالیٰ نے ان کو علم وتقویٰ معرفت میں بہت اونچا مقام عطا کیا تھا۔

جس زمانے میں آپ دارالعلوم دیوبند میں شیخ الحدیث تھے، اس وقت آپ کی تنخواہ ماہانہ دس روپے تھی، پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور تجربہ بھی زیادہ ہوگیا، تو اس وقت دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ نے یہ طے کیا کہ حضرت والا کی تنخواہ بہت کم ہے۔ جبکہ آپ کی عمر زیادہ ہوگئی ہے۔ ضروریات بھی زیادہ ہیں، مشاغل بھی زیادہ ہیں، اس لئے تنخواہ بڑھانی چاہیے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ نے یہ طے کیا کہ اب آپ کی تنخواہ دس روپے کے بجائے پندرہ روپے ماہانہ کردی جائے، جب تنخواہ تقسیم ہوئی تو حضرت والا نے یہ دیکھا کہ اب دس کے بجائے پندرہ روپے ملے ہیں۔ حضرت والا نے پوچھا کہ یہ پندرہ روپے مجھے کیوں دیئے گئے؟ لوگوں نے بتایا کہ مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی تنخواہ دس روپے کے بجائے پندرہ روپے کردی جائے۔

آپ نے وہ تنخواہ لینے سے انکار کردیا اور دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب کے نام ایک

❶ ہفت روزہ خدام الدین: ۳۰ راگست ۱۹۶۲ء ص ۱۰/ مجالس علم وذکر: ج ۲، ص ۱۲۲، ۱۲۳

درخواست لکھی کہ حضرت! آپ نے میری تنخواہ دس روپے کے بجائے پندرہ روپے کر دی ہے، حالانکہ اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں، پہلے تو میں نشاط کے ساتھ تین گھنٹے سبق پڑھا لیتا تھا اور اب تو میں کم پڑھاتا ہوں، وقت کم دیتا ہوں۔ لہذا میری تنخواہ میں اضافے کا کوئی جواز نہیں، لہذا جو اضافہ آپ حضرات نے کیا ہے واپس لیا جائے اور میری تنخواہ اسی طرح دس روپے کر دی جائے۔ لوگوں نے آ کر حضرت والا سے منت سماجت شروع کر دی کہ حضرت! آپ تو اپنے تقویٰ اور ورع کی وجہ سے اضافہ واپس کر رہے ہیں لیکن دوسرے لوگوں کے لئے یہ مشکل ہو جائے گی کہ آپ کی وجہ سے ان کی ترقیاں رک جائیں گی، لہذا آپ اس کو منظور کر لیں۔ مگر انہوں نے اپنے لئے اس کو گوارا نہ کیا، کیوں؟ اس لئے کہ ہر وقت یہ فکر لگی ہوئی تھی کہ یہ دنیا تو چند روز کی ہے، خدا جانے آج ختم ہو جائے یا کل ختم ہو جائے۔ لیکن یہ پیسہ جو میرے پاس آ رہا ہے، کہیں یہ پیسہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر وہاں شرمندگی کا سبب نہ بن جائے۔

دارالعلوم دیو بند عام یونیورسٹی کی طرح نہیں تھا کہ استاذ نے سبق پڑھا دیا اور طالب علم نے سبق پڑھ لیا، بلکہ وہ ان اداؤں سے دارالعلوم دیو بند بنا ہے، اللہ تعالی کے سامنے جواب دہی کی فکر سے بنا ہے، اس ورع اور تقوی سے بنا ہے۔ لہذا یہ اوقات جو ہم نے بیچ دیئے ہیں، یہ امانت ہیں، اس میں خیانت نہ ہونی چاہیے۔ ❶

حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ کا کمال اخلاص

جس زمانہ میں مصر میں ''بذل المجھود'' کی طباعت ہو رہی تھی اور اس کی تصحیح وغیرہ کے سلسلہ میں ہزاروں روپے خرچ کر کے انتظامات کئے جا رہے تھے، تو حضرت مولانا سلیم صاحب رحمہ اللہ سابق مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ نے حضرت شیخ الحدیث

❶ اصلاحی خطبات: خیانت اور اسکی مروجہ صورتیں، ج ۳، ص ۱۸۵، ۱۸۶

صاحب قدس سرہ سے عرض کیا کہ آپ اتنا روپیہ خرچ کر کے اتنے اہتمام سے کتاب طبع کرا رہے ہیں اور اس کی رجسٹری کروائی نہیں، اگر کوئی اس کا فوٹو لے کر چھاپ لے گا تو وہ کتاب کو چوتھائی قیمت پر بیچ سکے گا اور آپ کی کتاب رہ جائے گی، حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو فوٹو کروانے کی اجرت تو میں خود پیش کردوں گا اور بعد میں یہ کتاب میری بھی بک جائے گی۔ ❶

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا اخلاص

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ ایک مرتبہ بریلی تشریف لے گئے، وہاں ایک انگریز نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے ملاقات کی اور اوّل سوال اس نے یہ کیا کہ میں نے سنا ہے آپ نے کوئی تفسیر لکھی ہے؟

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں لکھی ہے۔ اُس نے دریافت کیا۔ آپ کو اس میں کتنا روپیہ ملا؟

حضرت حکیم الامت نے جواب دیا: ایک بھی نہیں۔

وہ سُن کر بہت حیران ہوا اور دریافت کیا کہ پھر آپ نے اتنی محنت کیوں کی؟

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آخرت کے ثواب کے لئے۔

وہ انگریز کہنے لگا کیا ابھی مسلمانوں میں ایسے خیال کے لوگ موجود ہیں؟

حضرت حکیم الامت نے جواب دیا: بہت کثرت سے۔ ❷

حضرت مدنی رحمہ اللہ کے اخلاص کے سبب ہر ماہ کے لئے خوشبو کا غیبی انتظام

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ جب مدرسے میں درس حدیث پاک دینے

❶ اکابر کا تقوی: ص ۱۰۳

❷ تسہیل المواعظ: ص ۴

تشریف لے جاتے تو روزانہ نئے دھلے ہوئے کپڑے پہنتے اور خوب عطر لگاتے جس راستے سے آپ گزرتے اس راستے میں خوب خوشبو پھیلی ہوئی ہوتی، چونکہ عوام الناس بھی درس سننے آتے تھے تو خوشبو سے لوگ اندازہ کر لیتے کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ درس دینے کیلئے تشریف لے گئے ہیں، تو وہ جلدی جلدی چلنے لگتے، ایک دن آپ درس کیلئے تیار ہو رہے تھے کہ کسی ریاست کا نواب آ گیا جو آپ کو اپنے ہاں لے جانا چاہتا تھا، آپ نے فرمایا درس سے فارغ ہو کر چلیں گے، تو دورانِ تیاری جب طالب علم نے الماری سے خالص کستوری کے عطر کی شیشی نکالی اس وقت جس کی قیمت ۹۰ روپے تھی وہ نواب سمجھا شاید کچھ روئی پر کو لگا کر کان میں رکھیں گے، مگر طالب علم نے حسب معمول پوری شیشی ہاتھ پہ ڈال کر حضرت مدنی کے کپڑے اور بالوں اور داڑھی مبارک کو لگا دی نواب حیران ہوا، اس نے کہا حضرت! یہ تو اتنی قیمتی ہے۔ فرمایا: ہاں بھائی! جس کیلئے لگاتا ہوں وہ خود انتظام کر دیتا ہے، خیر نواب بھی درس میں شریک ہوا درس سے فارغ ہو کر وہ موٹر میں حضرت کو لے کر روانہ ہوا، درس حدیث کا اس کے دل پر کوئی ایسا اثر ہوا کہ دوران سفر کہتا ہے کہ حضرت! جب تک میں زندہ ہوں یہ عطر کی خدمت میرے ذمہ ہے، ہر ماہ میں شیشیاں عطر کی پیش کیا کروں گا، حضرت مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے نہیں کہا تھا کہ میاں! جس کیلئے لگاتا ہوں وہ خود انتظام فرما دیتے ہیں۔ آج میرے پاس یہ آخری شیشی تھی۔ سبحان اللہ! (۱)

حضرت مدنی اور مولانا الیاس رحمہ اللہ کے اخلاص وللّٰہیت کی ایک مثال

ایک مرتبہ کھتولی ضلع مظفر نگر میں تبلیغی جلسہ تھا۔ حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کی ہمرکابی میں وہاں پہنچے۔ اسٹیشن پر معلوم ہوا کہ داعی حضرات ہاتھی وغیرہ لے کر

(۱) ہمارے اسلاف: ص ۳۷، ۳۸

آئے ہیں، جلوس کی شکل میں لے جانا چاہتے ہیں۔ہم نے یہ کہہ کر یہ تبلیغی اصول کے خلاف ہے، جلوس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ایک معمولی سواری پر بیٹھ کر قیام گاہ پر پہنچے۔

نظام کے مطابق جلسہ شروع ہوا تو یہ معلوم ہوا کہ کانگریس کا بھی جلسہ ہو رہا ہے اور حضرت مدنی رحمہ اللہ تشریف لائے ہوئے ہیں اور یہ جلسہ اس کی مخالفت میں کیا گیا ہے۔حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ نے فوراً اپنی تقریر بند کر دی اور فرمایا کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔سب لوگ چل کر ان کی تقریر سنیں جہاں کانگریس کا جلسہ ہو رہا تھا۔

جب اس جگہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ جب حضرت مدنی رحمہ اللہ کو اس کا علم ہوا کہ تبلیغی جلسہ ہو رہا ہے اور مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ تقریر فرما رہے ہیں تو اپنی تقریر ختم کر دی اور لوگوں کو تبلیغی جلسہ میں شرکت کی ہدایت فرما کر دیوبند روانہ ہو گئے۔

جلسہ نہ یہاں ہوا، نہ وہاں۔دونوں بزرگ چل بسے مگر آنے والی نسلوں کے لیے اپنے خلوص اور للّٰہیت کی ایک مثال قائم کر گئے۔ ❶

حضراتِ اکابر کا اخلاص وتواضع

مجھے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا فرمایا ہوا واقعہ یاد آ گیا حضرت فرماتے تھے کہ جس سال ہم نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم پائی، دورہ میں کل چودہ (۱۴) طلباء تھے، مگر تھے سارے مثالی۔جب ہم دورہ سے فارغ ہوئے تو مدرسین نے فیصلہ کیا کہ دستار بندی کا جلسہ منعقد کیا جائے، جس سے ہمیں فکر ہوئی کیونکہ ہمارے اندر نہ کوئی قابلیت ہے نہ لیاقت، اور برسرِ عام ہماری دستار بندی کی جائے گی تو کہیں ہم اساتذہ کے بدنام

❶ مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ واقعات وکرامات کی روشنی میں: ص۱۰۴

کنندہ نہ ہو جائیں، ہم اس قابل ہی نہیں کہ ہمیں پگڑی دی جائے، لہذا اس جلسے کو روکنا چاہیے۔

زمانہ خیر کا تھا تواضع اور کسرِ نفسی بھری ہوئی تھی۔ حضرت فرماتے تھے کہ سب نے مجھے وکیل بنایا، چنانچہ میں مسجد کی چھت میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت! سننے میں آ رہا ہے کہ دستار بندی کا جلسہ ہوگا اور ہمیں پگڑی باندھی جائے گی، اگر یہ امر ہے تو ہم تعمیل کریں گے، لیکن اگر اس میں کچھ کہنے سننے کی گنجائش ہے تو ہم نالائق اس قابل نہیں کہ ہمیں پگڑی باندھی جائے، ہمیں ڈر ہے کہ اس سے ہم اساتذہ کی بدنامی کا باعث نہ بن جائیں، اس لئے جلسہ کو روک دیا جائے۔ حضرت فرماتے تھے کہ حضرت مولانا محمد یعقوب رحمہ اللہ میں جوش رحمت پیدا ہوا اور پہلا جملہ تو فرمایا کہ یہ تمہاری سعادت مندی ہے کہ جو تم ایسا سمجھتے ہو، بات دراصل یہ ہے کہ جب تک آدمی اپنے بڑوں کے ساتھ رہتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ میں نالائق ہوں، اور تمہیں یہی سمجھنا چاہیے۔ پھر فرمایا کہ ہم جو کر رہے ہیں وہ "مَافِیُ بَیْنَنَاوَبَیْنَ اللّٰہِ" مطمئن ہو کر کر رہے ہیں، ہمیں تمہاری استعداد پر اعتماد ہے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے ہمیں شرح صدر دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم نہ صرف پگڑی باندھیں گے، بلکہ یہ بھی اعلان کریں گے کہ جس فن میں جس کا جی چاہے ان سے مناظرہ کر لے۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کانپ گیا کہ آئے نماز کو بخشوانے، روزے بھی گلے پڑ گئے۔ اس کے بعد مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ نے ایک اور جملہ فرمایا کہ تمہاری سعادت مندی ہے کہ اپنے کو نالائق سمجھتے ہو۔ باقی عام طور سے دنیا گدھوں سے بھری ہوئی ہے جہاں جاؤ گے تم ہی تم ہو گے۔ اور واقعی پھر ہم نے دیکھا

کہ جہاں بھی گئے ہم ہی ہم نظر آئے، کسی دوسرے کی دال گلتی نہ دیکھی۔ یہ صرف ان بزرگوں کے قول کا اثر ہے اور اس حقیقت کا جو اُن کے ذریعے سے ہمارے قلوب میں پہنچی۔

اس لئے میں کہتا ہوں کہ جن کو دستار دی جائے اُن میں یہ جذبہ ہونا چاہیے کہ یہ بزرگوں کی طرف سے ایک عطیہ اور تبرک ہے، مگر ہم اس قابل نہیں کہ اس عطیے کو اپنے پاس رکھ سکیں۔ شائد اس کی برکت سے حق تعالیٰ ہمارے دل میں کوئی پاکیزگی عطا فرما دے۔ اس لئے کہ بعض دفعہ جب صورت اونچی ہوتی ہے تو حقیقت بھی اچھی آ جاتی ہے۔ جب اچھی ہیئت بنے گی تو امید ہے کہ اللہ کی طرف سے حقیقت بھی اچھی بن جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ نے ظاہری شکل، روپ وضع قطع اور تہذیب پر توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ ظاہری وضع جیسی اختیار کرو گے باطن بھی ویسا بن جائے گا۔ ❶

حضرت مولانا فخر الدین رحمہ اللہ کا کمالِ اخلاص

حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب سکھروی رحمہ اللہ سناتے تھے کہ مولانا فخر الدین شاہ صاحب گھوٹکی کے علاقہ کے زمیندار تھے اور سید ہونے کی وجہ سے عوام میں مشہور تھے، حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے اور حضرت کے ہاں آمد و رفت ہوئی، حضرت نے ان کی اصلاح کی طرف توجہ دی، جب سلوک کی منزلیں طے کر لیں اور اجازت اور خلافت کا وقت قریب آیا تو حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ حضرت فخر الدین شاہ صاحب کو آخری گھائی سے بہت سہولت سے پار لے گئے، وہ اس طرح کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ لوگوں کو مرید کرتے ہیں حالانکہ آپ کی ابھی

❶ خطبات حکیم الاسلام: ج ۳ حصہ ششم، عنوان: الہامی ادارہ اور اس کے فضلاء کی تنظیم، ص ۵۸۰، ۵۸۱، ط: بشریٰ

اصلاح نہیں ہوئی ہے، جواب دیا کہ میں تو کسی کو بیعت نہیں کرتا اور نہ ان کو مرید سمجھتا ہوں، لیکن خاندان کے اکابر سے نسبت کی وجہ سے لوگ مجھ کو اپنا پیر سمجھتے ہیں اور عقیدت رکھتے ہیں، حضرت نے فرمایا تم ان سب کو لکھ دو کہ میری اصلاح نہیں ہوئی، میں پیر بننے کے قابل نہیں، لہٰذا تم اپنا تعلق کسی اور سے قائم کرلو، حضرت نے پوچھا کیا ایسا کروگے؟ عرض کیا کہ ضرور کروں گا، چنانچہ کافی تعداد میں کارڈ منگوائے اور کارڈ پر حضرت کا فرمایا ہوا مضمون لکھنا شروع کردیا، کوئی آٹھ دس کارڈ لکھے ہوں گے کہ حضرت نے ایک خادم کو بھیجا کہ جاکر دیکھ آؤ کیا کررہے ہیں؟ اس نے دیکھ کر بتایا کہ خطوط لکھ رہے ہیں، حضرت نے بلایا اور سب خطوط لے لئے اور کارڈوں کی قیمت دیدی اور فرمایا: امتحان لینا تھا، تذلیل مقصود نہ تھی، یہ ایک اہم امتحان تھا جس سے حب جاہ کی جڑ کٹ گئی، پھر حضرت فخر الدین شاہ صاحب رحمہ اللہ حضرت کے خلیفہ مجاز ہوئے۔ ❶

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کا زہد و اخلاص

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی خاطر لاہور تشریف لائے اور حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ کی نگاہِ انتخاب نے اُن کو چن لیا۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ سے فرمایا: سوکھی روٹی کی دعوت دیتا ہوں۔

حضرت مولانا ادریس صاحب رحمہ اللہ نے بلاتامل جواب دیا کہ حضرت! خدمت دین کی خاطر مجھے منظور ہے۔ ❷

---

❶ ہمارے اسلاف: ۱۲۴، ۱۲۵

❷ خدام الدین: جلد ۲۰، شمارہ ۱۲، ص ۱۰

اخلاص کی برکت

حضرت مولانا سید تاج محمود صاحب امروٹی رحمہ اللہ کے ایک خادم ادریس صاحب تھے، ایک دفعہ انھوں نے سالن پکایا اور دل میں یہ سوچا کہ حضرت اسکی تعریف ضرور فرمائیں گے، جب سالن سامنے آیا تو حضرت امروٹی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آج سالن بڑا خراب ہے۔

دوسرے دن اس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے سالن پکایا اگر چہ سالن جل گیا تھا لیکن حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آج سالن بڑا اچھا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سالن پکایا تو بگڑ جانے پر بھی وہ ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو تو ٹھیک ہونے پر بھی بڑا خراب ہے سننے کو ملتا ہے۔ ❶

مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کا زہد واخلاص

جناب ظفر اللہ بیگ صاحب لیکچرار جامعہ اسلامیہ اسلام آباد نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ نے ان کے گاؤں پیرو (ضلع جھنگ) میں ایک جلسہ سے خطاب کرنے تشریف لانا تھا، انکے والد مولانا احمد یار صاحب (فاضل دیوبند) نے ملازم کو گھوڑی دے کر بھیجا کہ آپ کو ریلوے اسٹیشن سے لے کر آئے۔ ملازم نے ریل گاڑی کی ایک ایک سواری کو بغور دیکھا اس کا اندازہ تھا کہ مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت رواجی قسم کے امیر ہوں گے۔ عالمانہ قیمتی لباس، محبوبانہ وضع قطع، خطیبانہ چال ڈھال، بھاری بھرکم شخصیت جن کے ساتھ ایک ملازم نما طالب علم ہوگا، جوان کا بریف کیس اٹھائے آتا ہوگا، خوبصورت رنگدار قیمتی عینک انہوں نے لگا رکھی ہوگی، ان کے جسم سے تازہ تازہ چھڑ کے ہوئے

❶ خدام الدین: اپریل ۱۹۶۰ء، ص ۷

پاؤڈر کی خوشبو آ رہی ہوگی، جو انہوں نے گاڑی سے اترنے سے ذرا پہلے گاڑی کے حمام میں جا کر چھڑکا ہوگا اور وہ دور ہی سے گھوڑی والے ملازم پر برسنا شروع کر دیں گے کہ انہیں اس تک پہنچنے میں زحمت اٹھانا پڑی، وہ خود انہیں لینے اندر اسٹیشن تک کیوں نہیں آیا، سواری والے ملازم کو جب کوئی ایسی مافوق البشر شخصیت نظر نہ آئی تو وہ پریشان کھڑا رہا۔ مولانا نے علامات سے پہچان لیا کہ وہ لینے تو انہیں ہی آیا ہے، مگر اس سے یہ کہا جائے کہ آپ ہی مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ ہیں تو وہ مانے گا نہیں اگر چہ آپ اس پر سچی قسم بھی کھائیں، کیونکہ کئی روز کے مسلسل تبلیغی سفر کی بدولت آپ کے پاس ایک ہی کپڑوں کا جوڑا تھا جو میلا ہو چکا تھا بلکہ کرتہ تو پھٹ کر بوسیدہ ہو چکا تھا۔ آپ اس کے قریب گئے سلام کیا اور فرمایا: بھائی تم کہاں سے آئے ہو؟ کسے لینے آئے ہو؟ اس نے کہا: مولانا محمد علی جالندھری کو لینے آیا ہوں، انہوں نے ہمارے گاؤں پیرو میں تقریر کرنی ہے، آپ نے کہا: دیکھو مولانا تو آئے نہیں، تم مجھے لے چلو تمہیں ثواب ملے گا، میں نے بھی تقریر سننے تمہارے گاؤں جانا ہے۔

وہ کبھی آپ کے من موہنے چہرہ کو دیکھتا کبھی آپ کی فقیرانہ وضع قطع کو، آخر کار وہ آمادہ ہو گیا، مگر خود زین والے حصہ پر اور آپ کو پیچھے گھوڑی کی ننگی پیٹھ پر بٹھا لیا، جب گاؤں پہنچے تو واقعین حال اسے مارنے تک آئے ''ظالم تم نے مولانا کو پیچھے یوں بٹھایا ہوا ہے؟ اب تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی، مگر اسے اعتبار نہیں آتا تھا اور وہ بار بار کہہ رہا تھا '' مجھے تو آپ نے مولانا محمد جالندھری کو لانے بھیجا تھا، بھلا مولانا ایسے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بھائی اسکا قصور نہیں، قصور تو میرا ہے، میں نے اسے اپنا نام ہی نہیں بتایا تھا، یہ تو اسکا احسان ہے جو مجھے اجنبی سمجھ کر بھی اپنے ساتھ لایا۔ (۱)

(۱) ہمارے اسلاف: ص ۱۸۹ تا ۱۹۱

حضرت سید احمد کے کمال اخلاص پر شاہ اسماعیل شہید کا بیعت کرنا

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ سے اپنی تاریخ اعتقاد بیان کی ہے کہ میں اس وجہ سے معتقد ہوا ہوں کہ ایک روز بارش ہورہی تھی، میں نماز کے لئے مسجد میں آیا، دیکھا تو جماعت تیار ہے اور ایک جگہ سے مسجد ٹپک رہی ہے اور وہاں کیچڑ ہورہی ہے، اس جگہ پر کوئی کھڑا نہیں ہوتا، اس وجہ سے جماعت میں فصل ہورہا ہے۔

سید صاحب صف میں سے نکل کر اس جگہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ کھڑے ہو گئے، اس حالت کو دیکھتے ہی مجھے سید صاحب کے ساتھ اعتقاد پیدا ہو گیا اور یہ خیال ہوا کہ یہ بدوں اخلاص کامل کے نہیں ہوسکتا، اس پر حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں یہ معمولی بات نہیں، ہاں اب سن کر اگر کوئی ایسا کرے تو وہ دوسری بات ہے، مگر وہ حال اور یکسوئی جو مخلصین میں ہوتی ہے کہاں سے آوے گی؟ ❶

فہم قرآن کے لئے طویل پیدل سفر کرنے والے شخص کا اخلاص

حضرت ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ لکھتے ہیں غالباً دسمبر 1918ء کا واقعہ ہے کہ میں رانچی میں نظر بند تھا۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلا تو مجھے محسوس ہوا کوئی شخص پیچھے آرہا ہے۔ مڑ کر دیکھا تو ایک شخص کمبل اوڑھے کھڑا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کیا آپ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ کہا: ہاں جناب! میں بہت دور سے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا کہاں سے؟ کہا: سرحد پار سے۔ یہاں کب پہنچے؟ آج شام کو پہنچا۔ میں بہت غریب آدمی ہوں۔ قندھار سے پیدل چل کر کوئٹہ پہنچا، وہاں چند ہم وطن

❶ ارواح ثلاثہ: مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی حکایات، ص ۸۷

سوداگر مل گئے تھے۔ انہوں نے مجھے نوکر رکھ لیا اور مجھے آگرہ پہنچا دیا۔ آگرہ سے یہاں تک پیدل چل کر آیا ہوں۔ بولے! افسوس تم نے اتنی مصیبت کیوں برداشت کی؟ کہنے لگا: اس لئے کہ آپ سے قرآن مجید کے بعض مقامات سمجھ لوں۔ میں نے الہلال اور البلاغ کا ایک ایک حرف پڑھا ہے۔ یہ شخص چند دنوں تک ٹھرا اور پھر یکا یک واپس چلا گیا۔ وہ چلتے وقت اس لئے نہیں ملا کر اسے اندیشہ تھا کہ میں اسے واپسی کے مصارف کے لئے روپے دوں گا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا بار مجھ پر ڈالے۔ اس نے یقیناً واپسی میں بھی مسافت کا بڑا حصہ پیدل طے کیا ہوگا۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یا نہیں، لیکن اگر میرے حافظے نے کوتاہی نہ کی ہوئی تو میں یہ کتاب (تفسیر ترجمان القرآن) اس کے نام منسوب کرتا۔ (۱۲، ستمبر ۱۹۳۱ء)

اخلاص وللّٰہیت کی ایک بے نظیر مثال

حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کے والد مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ بستی نظام الدین میں رہتے تھے۔ ایک روز نماز کا وقت آ گیا اور کوئی دوسرا شخص موجود نہ تھا جس کے ساتھ آپ جماعت کرتے، اس لئے کسی نمازی کی تلاش میں مسجد سے باہر نکلے، کچھ لوگ میواتی میوات سے آرہے تھے اور تلاش روزگار کی خاطر دہلی جارہے تھے، آپ ان کو مسجد میں لے آئے لیکن وہ مسلمان ہونے کے باوجود دین ومذہب سے بالکل بے خبر و نا آشنا تھے، وہ چونکہ مزدوری کیلئے جارہے تھے، اس لئے جو مزدوری ان کو دہلی میں ملتی، اس پر آپ نے ان کے اپنے پاس ٹھرا لیا۔ پھر انکو دین سکھاتے اور قرآن مجید کی تعلیم دیتے اور شام کو ان کی مزدوری کے پیسے اپنے پاس سے ادا کرتے تھے۔ ❶

❶ ہمارے اسلاف: ۳۰۸، ۳۰۹

حضرت امام العصر رحمہ کا اخلاص وللّٰہیت

حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مہاجر مدنی رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے علامہ حضرت محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ علیہ صدر مدرس (دارالعلوم دیوبند) کو تنخواہ لیتے وقت روتے دیکھا ہے، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم میں اخلاص ہوتا تو (دارالعلوم دیوبند میں) بلا تنخواہ پڑھاتے۔ مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے حضرت شاہ صاحب کو دوسو روپے ماہوار تنخواہ دینے پر اصرار تھا اور ادھر شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں ڈیڑھ سو ہی لوں گا، زیادہ تنخواہ نہیں لیتا، بالآخر فیصلہ پونے دوسو پر ہوا۔ ❶

حضرت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کا اخلاص وتقوی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ اپنے وعظ میں فرماتے ہیں:

ہم نظام الدین پہنچے تو ایک نوجوان صاحب ملے، انہوں نے ہماری خیریت معلوم کرنے کے بعد بتایا کہ معالجین نے حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ پر ملاقات کرنے پر پابندی لگا رکھی ہے۔ اس پر میرے حضرت والد ماجد مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرا مقصد تو عیادت تھا سو وہ حاصل ہو گیا، اس لئے آپ ابھی مولانا کو اطلاع نہ دیں بلکہ جب موقع ملے تو میرا سلام عرض کر کے بتا دیں کہ عیادت کیلئے آیا تھا پھر ہم رخصت ہو گئے۔ ان نوجوان صاحب کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ کے صاحبزادہ محترم مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ تھے، ابھی ہم دروازے تک ہی پہنچے تھے کہ مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ دوڑتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ والد صاحب (مولانا محمد الیاس

❶ ہمارے اسلاف: ۳۱۳

کاندھلوی رحمہ اللہ) آپ کو یاد فرمارہے ہیں۔ یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ کی زیارت کی اور اتنا ہی یاد ہے کہ چار پائی پر عمامہ باندھنے لیٹے ہوئے تھے۔

جب حضرت والد صاحب وہاں پہنچے تو انہوں نے والد صاحب کو چار پائی پر ہی بٹھالیا، والد صاحب رحمہ اللہ نے تامل بھی کیا، مگر ان کے اصرار پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ فرمایا اور بچوں کی طرح بے تحاشا بلک بلک کر رونے لگے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت والد صاحب ان کو تسلی دے رہے ہیں لیکن ان کو تشفی نہیں ہو رہی، پھر حضرت والد صاحب رحمہ اللہ نے کچھ اور فرمایا تو ان کی تسلی ہوگئی۔ اس وقت تو میں نہیں سمجھا کہ کیا فرمایا؟ بعد میں حضرت والد صاحب نے ساری بات سنائی اور حضرت والد صاحب اور مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ کی یہ آخری ملاقات تھی۔ مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسا کام لیا اور اتنی مقبولیت عطا فرمائی کہ کوئی دینی تنظیم بلکہ شاید تمام مذاہب میں کوئی تنظیم اتنی پر اثر اور اتنے وسیع پیمانے پر نہیں پھیلی، جتنا کام ان کا پھیلا، یہ ان کے دل کی آہ اخلاص اور فکر تھی۔

پھر حضرت والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا سے ملاقات کے وقت میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں نے منع کیا تھا کہ ابھی آپ کو اطلاع نہ دی جائے، تو حضرت نے فرمایا کہ آپ کی تو اس وقت سخت ضرورت تھی کیونکہ میں اس وقت ایک بڑی پریشانی میں مبتلا ہوں، پھر اس طرح بلک بلک کر روئے کہ ان سے بولا بھی نہیں جارہا تھا، بڑی مشکل سے اتنا فرمایا کہ میں نے جو یہ تبلیغ کا کام شروع کیا تھا، مجھے امید نہیں تھی کہ اتنی تیزی سے اس قدر پھیل جائے گا، مجھے تو یہ ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں یہ استدراج ڈھیل نہ ہو، تو حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ حضرت! یقین کیجئے کہ یہ

استدراج نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت ہے اوراس پر میں قسم کھا سکتا ہوں اوراس کی دلیل میرے پاس ہے، وہ یہ کہ اللہ تعالی جس کے ساتھ استدراج کرتے ہیں اس کو کبھی وہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا کہ میرے ساتھ استدراج ہورہا ہے، آپ کو یہ فکر ہے کہ کہیں یہ استدراج تو نہیں، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ استدراج نہیں ہے، ان شاءاللہ بلکہ یہ مقبولیت ہے۔

ان بزرگوں کی بھی عجیب شان تھی کہ ہر وقت محاسبہ نفس اوراپنی کوتاہیوں کی طرف نظر رکھتے تھے اور ہمارا یہ حال ہے کہ تھوڑا سا کام کرنے پر اس کو اپنے کمال پر محمول کرتے ہیں۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ جو علماء دیوبند کا ڈنکا بجا اور انکا نور پورے عالم میں پھیلا، یہ صرف ان کی علمی تحقیق کا نتیجہ نہ تھا کیونکہ عالم اسلام میں اور بھی بڑے محقق علماء ہوئے ہیں لیکن ان علمائے دیوبند میں تمام کمالات کا ذریعہ اخلاص بنا ہے۔ ❶

بہر حال جو بھی نیک عمل کریں خالص اللہ کی رضا کی نیت ہو، اپنے نیتوں کو درست کرلیں، اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اگر نیت خالص نہ ہوگی تو عمل کا ثواب بھی نہیں ملے گا، اللہ تعالی اپنی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❶ اصلاحی تقریریں: اکابر کا اخلاص اور باہمی تعلق، ج ۲ ص ۲۳۵ تا ۲۳۷

۱۳......اللہ رب العزت کی غیبی نصرت ومدد کا ایمان افروز تذکرہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِىَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾(آل عمران:۱۲۶)

وَفِىْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِى يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾(آل عمران:۱۶۰)

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ.❶

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ،وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ،فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا،وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَىْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ.❷

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں اللہ تعالی کی نصرت ومدد کا ذکر

❶سنن النسائی: کتاب الجهاد،باب الاستنصار بالضعیف،رقم الحدیث:۳۱۷۸

❷صحیح البخاری: کتاب الإیمان:باب الدین یسر،رقم الحدیث: ۳۹

ہے، جب بھی کسی مسلمان پر کوئی تکلیف یا پریشانی آئی اور ایسے میں اگر وہ اللہ سے مدد ونصرت طلب کرے تو رب العالمین اسکی غیبی مدد فرماتے ہیں، قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ سے نصرت و مدد مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

قرآن کریم کی روشنی میں نصرت الٰہی کی اہمیت وفضیلت

مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَاالنَّصُرُ إِلَّا مِنُ عِندِ اللَّهِ الُعَزِيزِ الُحَكِيمِ﴾(آل عمران: ۱۲۶)

ترجمہ: مدد صرف اللہ ہی کے پاس ہے جو مکمل اقتدار کا بھی مالک ہے، تمام تر حکمت کا بھی مالک۔

نصرت الٰہی پر کوئی چیز غالب نہیں

ایک اور مقام پر فرمایا کہ اللہ کے مقابلے میں تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا:

﴿إِنُ يَنصُرُكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمُ وَإِنُ يَخُذُلُكُمُ فَمَنُ ذَا الَّذِى يَنصُرُكُمُ مِنُ بَعُدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلُيَتَوَكَّلِ الُمُؤُمِنُونَ﴾(آل عمران: ۱۶۰)

ترجمہ: اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں، اور اگر وہ تمہیں تنہا چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہیے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

تکلیف اور راحت اللہ رب العزت کے امر سے ہے

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنُ يَمُسَسُكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنُ يَمُسَسُكَ بِخَيُرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيُءٍ قَدِيرٌ. وَهُوَ الُقَاهِرُ فَوُقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الُحَكِيمُ

الْخَبِيرُ﴾(انعام:۱۷، ۱۸)

ترجمہ: اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو خود اس کے سوا اسے دور کرنے والا کوئی نہیں، اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی ہے اور وہ اپنے بندوں کے اوپر مکمل اقتدار رکھتا ہے، اور وہ حکیم بھی ہے، پوری طرح باخبر بھی۔

رب العالمین کی طرف سے بھلائی کو کوئی ٹال نہیں سکتا

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾(یونس:۱۰۷)

ترجمہ: اور اگر تمہیں اللہ کوئی تکلیف پہنچا دے تو اس کے سوا کوئی نہیں ہے جو اسے دور کردے، اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچانے کا ارادہ کرلے تو کوئی نہیں ہے جو اس کے فضل کا رخ پھیر دے۔ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے، اور وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی غیبی نصرت اور مال واولاد کا دگنا عطا ہونا

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ﴾(الأنبياء:۸۳، ۸۴)

ترجمہ: اور ایوب کو دیکھو! جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ پھر ہم نے ان کی دعا قبول کی، اور انہیں جو تکلیف لاحق تھی اسے دور کردیا اور ان کو ان کے گھر والے

بھی دیے، اور ان کے ساتھ اتنے ہی لوگ اور بھی تاکہ ہماری طرف سے رحمت کا مظاہرہ ہو اور عبادت کرنے والوں کو ایک یادگار سبق ملے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کی پیٹ میں غیبی حفاظت

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ.﴾ (الأنبياء: ۸۷،۸۸)

ترجمہ: اور مچھلی والے (پیغمبر یعنی یونس علیہ السلام) کو دیکھو! جب وہ خفا ہو کر چل کھڑے ہوئے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہم ان کی کوئی پکڑ نہیں کریں گے۔ پھر انہوں نے اندھیریوں میں سے آواز لگائی کہ: (یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں قصوروار ہوں۔ اس پر ہم نے ان کی دعا قبول کی، اور انہیں گھٹن سے نجات عطا کی۔ اور اسی طرح ہم ایمان رکھنے والوں کو نجات دیتے ہیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام کو بوڑھاپے میں اولاد کا عطا ہونا

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ (۸۹،۹۰)

ترجمہ: اور زکریا کو دیکھو! جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ: یارب! مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے، اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں۔ چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کی، اور ان کو یحییٰ (جیسا بیٹا) عطا کیا، اور ان کی خاطر ان کی بیوی کو اچھا کر دیا، یقیناً یہ

لوگ بھلائی کے کاموں میں تیزی دکھاتے تھے، اور ہمیں شوق اور رعب کے عالم میں پکارا کرتے تھے، اور ان کے دل ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے۔

مجبور اور بیقرار کی تکلیف کو اللہ ہی دور کرتا ہے

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ (النمل: ٦٢)

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بیقرار اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے، اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا (پھر بھی تم کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ نہیں! بلکہ تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں نصرت الٰہی کی اہمیت وفضیلت

نصرتِ الٰہی کو پانے والے اعمال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس امت کی امداد کمزور افراد کی دعا، نماز اور سچائی کی برکت سے فرمائیں گے۔

اللہ تعالی کی مدد اعمال سے حاصل ہوتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ. ❷

❶ سنن النسائی: کتاب الجهاد، باب الإستنصار بالضعيف، رقم الحديث: ٣١٧٨

❷ صحيح البخاری: كتاب الايمان: باب الدين يسر، رقم الحديث: ٣٩

ترجمہ: دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا وہ اس پر غالب آ جائے گا، پس تم لوگ میانہ روی کرو اور (اعتدال سے) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ (کہ تمہیں ایسا دین ملا) اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے دینی قوت حاصل کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابن عباس کو پانچ نصیحتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَاغُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، اِحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَاسَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَااسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. ❶

ترجمہ: لڑکے! اللہ تعالیٰ کے تمام احکام امر و نہی کا خیال رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا خیال رکھے گا، اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ان چیزوں پر عمل کرو گے جن پر عمل کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور ان چیزوں سے اجتناب کرو گے جن سے اجتناب کرنے کا اس نے حکم دیا۔ نیز تم ہر وقت اور ہر معاملہ میں اسی کی رضا و خوشنودی کے طالب رہو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی تمہارا خیال رکھے بایں طور کہ تمہیں دنیا میں بھی ہر طرح کی آفات اور مصیبتوں سے بچائے گا اور آخرت میں بھی ہر عذاب و سختی سے محفوظ رکے گا، جیسا کہ فرمایا گیا ہے (ومن کان للہ کان اللہ لہ) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حق کا خیال رکھو گے تو تم اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ پاؤ گے یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کو ہر لمحہ یاد رکھو گے،

❶ سنن الترمذي: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الحَوْضِ، باب رقم الحديث: ٢٥١٦

اس کے نظام قدرت میں غور وفکر کرو گے اور ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو گے تو تم اس کی بے پایاں رحمتوں اور اس کے انعامات کو اپنے سامنے پاؤ گے) جب تم سوال کا ارادہ کرو تو صرف اللہ تعالیٰ کے آگے دست سوال دراز کرو، جب تم (دنیا وآخرت کے کسی بھی معاملہ) میں مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اور یہ جان لو کہ اگر تمام مخلوق کہ خواہ عوام ہوں یا خواص، انبیاء ہوں یا اولیاء اور ائمہ دین ہوں یا سلاطین دنیا مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہیں (یعنی اگر بفرض محال یہ ساری مخلوق اس بات پر اتفاق کر لے کہ وہ سب مل کر تمہیں کسی دنیاوی یا اخروی معاملہ میں کوئی فائدہ پہنچا دے تو ہرگز تمہیں نفع نہیں پہنچا سکے گی، علاوہ صرف اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر دنیا کے تمام لوگ مل کر بھی تمہیں کسی طرح کا کوئی نقصان وضرر پہنچانا چاہیں تو وہ ہرگز تمہیں کوئی نقصان وضرر نہیں پہنچا سکیں گے علاوہ صرف اس چیز کے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے، قلم اٹھا کر رکھ دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔

ضعفاء کے ذریعے تمہاری نصرت اور مدد کی جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ. ❶

ترجمہ: تمہیں (دشمنان دین کے مقابلہ پر) مدد وسہارا اور رزق کن لوگوں کی برکت سے ملتا ہے انہی کی برکت سے جو ضعیف وناتواں اور غریب ونادار ہیں۔

اللہ رب العزت اپنے بندوں کی مدد فرماتے ہیں، اکثر جنگوں میں صحابہ کرام کی تعداد کم ہوتی ہے اور جنگی ہتھیار اور آلاتِ حرب بھی اُن کے پاس کم ہوتے تھے، لیکن رب العالمین کی غیبی مدد اُن کے ساتھ ہوتی تھی، جیسے جنگ بدر اور جنگِ احزاب وغیرہ میں۔

❶ صحيح البخاري: كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب، رقم الحديث: ٢٨٩٦

جنگِ بدر میں غیبی مدد کے لئے فرشتوں کا اترنا

جنگِ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کل تین سو تیرہ تھی اور ان کے پاس ستر اونٹ دو گھوڑے اور صرف آٹھ تلواریں تھیں، اور کفار کی تعداد تین گنا زیادہ تھی، مختصر یہ کہ شروع میں مسلمانوں کو تکلیف کا سامنا ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور آسمان سے فرشتوں کو مدد کے لئے اتارا، سورہ آل عمران میں اس امداد کا ذکر ہے:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ. بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾(آل عمران: ۱۲۳، ۱۲۴)

ترجمہ: اللہ نے تو (جنگ) بدر کے موقع پر ایسی حالت میں تمہاری مدد کی تھی جب تم بالکل بے سروسامان تھے، لہذا (صرف) اللہ کا خوف دل میں رکھو، تاکہ تم شکرگزار بن سکو۔ جب (بدر کی جنگ میں) تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ: کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کو بھیج دے؟ ہاں! بلکہ اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کرو اور وہ لوگ اپنے اسی ریلے میں اچانک تم تک پہنچ جائیں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتے تمہاری مدد کو بھیج دے گا، جنہوں نے اپنی پہچان نمایاں کی ہوئی ہوگی۔

تو صحابہ کرام نے محض اللہ رب العزت کی مدد سے جنگ بدر میں فتح پائی، اور کفار کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر قیدی بنے، اس امت کا فرعون ابوجہل بھی اسی جنگ میں مارا گیا، اس جنگ کو ''یوم الفرقان'' کہا گیا، یہ حق وباطل کے درمیان پہلا معرکہ تھا جس میں حق تعالیٰ شانہ مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما کر کفر کی کمر توڑ دی۔

جنگِ احزاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت

اس جنگ کا واقعہ مختصراً یہ ہے کہ بنونضیر کے یہودیوں کی سازش سے قریش کے بت پرستوں نے یہ طے کیا تھا کہ عرب کے مختلف قبائل کو جمع کر کے مدینہ منورہ پر اکٹھے حملہ کریں۔ چنانچہ قریش کے علاوہ بنوغطفان، بنواسلم، بنومرہ، بنواشجع، بنوکنانہ اور بنو فزارہ نے مل کر ایک زبردست لشکر تیار کیا جس کی تعداد بارہ سے پندرہ ہزار تک بتائی جاتی ہے، اور یہ لشکر جرار مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی، تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ مدینہ منورہ کے شمال میں جہاں سے حملہ آور آنے والے ہیں، ایک گہری خندق کھود دی جائے، تاکہ وہ شہر تک نہ پہنچ سکیں۔ چنانچہ تمام صحابہ نے بڑی محنت اٹھا کر صرف چھ دن میں یہ خندق کھودی، جو ساڑھے تین میل لمبی اور پانچ گز گہری تھی، یہ جنگ پچھلی تمام جنگوں کے مقابلے میں مسلمانوں کے لیے سب سے زیادہ سخت جنگ تھی۔ دشمن کی تعداد چار گنا سے بھی زائد تھی، اور نہایت تکلیف دہ امر یہ تھا بنوقریظہ کے یہودی جو مسلمانوں کی بالکل بغل میں بیٹھے تھے، ان کے بارے میں یہ اطلاع مل گئی کہ انہوں نے بھی مسلمانوں سے کیا ہوا عہد توڑ کر دشمن کی مدد کا عہد کرلیا ہے۔ سخت سردی کا موسم تھا، اتنی لمبی خندق کھودنے میں دن رات مصروفیت کی وجہ سے خوراک کا سامان کم پڑ گیا تھا۔ پھر جب دشمن نے خندق کے پار پڑاؤ ڈال دیا تو دونوں طرف سے تیروں اور پتھروں کا تبادلہ تقریباً ایک مہینے جاری رہا، اور دن رات پہرہ دینے کی وجہ سے لوگ تھکن سے نڈھال تھے۔ کڑی آزمائش کا یہ زمانہ آخر کار اس طرح ختم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کے لشکر پر برفانی ہوا کی ایک سخت آندھی مسلط فرما دی جس سے ان کے خیمے اکھڑ گئے، دیگیں الٹ گئیں، چولہے تباہ ہوگئے، اور سواری

کے جانور بدک کر بھاگنے لگے۔اس موقع پر انہیں محاصرہ ختم کر کے واپس جانا پڑا۔اور اس کے ساتھ اَن دیکھے لشکروں کا بھی جن سے مراد فرشتے ہیں جنہوں نے دشمن کے اوسان خطا کر کے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔قرآن مجید اس جنگ اور نصرتِ الٰہی کا تذکرہ سورہ احزاب میں آیا ہے،ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا. إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا﴾(الأحزاب: ۹، ۱۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! یاد کرو اللہ نے اس وقت تم پر کیسا انعام کیا، جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے تھے، پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھی بھیجی، اور ایسے لشکر بھی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اور تم جو کچھ کر رہے تھے اللہ اس کو دیکھ رہا تھا۔ یاد کرو جب وہ تم پر تمہارے اوپر سے بھی چڑھ آئے تھے اور تمہارے نیچے سے بھی اور جب آنکھیں پتھرا گئی تھیں، اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے، اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سوچنے لگے تھے۔

اسی طرح مختلف غزوات اور سرایا میں رب العالمین کی مدد مسلمانوں کے ساتھ رہی، رب العالمین پر مسلمان کی مدد فرماتے ہیں جب بھی انسان صدقِ دل سے اللہ سے مانگے تو نصرتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔رب العالمین بسا اوقات اپنی نہایت طاقت ور اور فرمابردار مخلوق فرشتوں کو اتارتے ہیں اور اُن کے آثار بندوں کو بھی نظر آتے ہیں۔

تیسرے آسمان سے غیبی نصرتِ الٰہی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن ایک مجاہد ایک

مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا، مشرک اس کے آگے آگے بھاگ رہا تھا۔اس دوران اوپر سے کوڑا پڑنے کی آواز مجاہد کے کان میں پڑی، ساتھ ہی ایک گھڑ سوار کی آواز سنائی دی۔ وہ (اپنے گھوڑے کا نام لے کر) کہہ رہا تھا، اے حیزوم! آگے بڑھ۔ اب مجاہد نے جونہی اپنے سامنے نظر دوڑائی تو وہی مشرک چاروں شانے چت گرا پڑا تھا۔ مجاہد نے اس کو دیکھا تو اس کی ناک پر کوڑے کا نشان تھا اور کوڑے کی ضرب سے اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا، چہرے کا رنگ بدل کر سبز ہو گیا تھا۔ یہ منظر دیکھنے والا انصاری مجاہد آیا اس نے سارا واقعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَدَقْتَ، ذٰلِکَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ. ❶

ترجمہ: تو نے سچ کہا ہے، یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی۔

چیل کے ذریعے عین موقع الزام پر نصرتِ الٰہی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عرب کے کسی قبیلہ کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لونڈی تھی۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا اور وہ انہی کے ساتھ رہتی تھی۔ ایک دن قبیلہ والوں کی ایک لڑکی (جو دلہن تھی) نہانے کے لئے نکلی، وہ سرخ چمڑے کا ایک ہار پہنے ہوئے تھی۔ اس نے ہار اتار کر رکھ دیا، یا اس کے بدن سے گر گیا۔ اسی دوران ایک چیل وہاں سے گزری جہاں ہار پڑا تھا، چیل اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اٹھا کر لے گئی۔ قبیلہ والوں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے بہت تلاش کیا لیکن ہار نہ مل سکا، تو ان لوگوں نے اس لونڈی پر تہمت لگائی اور اس کی تلاشی لینی شروع کر دی حتیٰ کہ شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔

❶ صحیح مسلم: کتاب الجهاد والسیر، باب الإمداد بالملائکة في غزوة بدر، رقم الحدیث: ۱۷۶۳

اس لونڈی کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے ان کا وہ ہار اوپر سے گرادیا۔ میں نے کہا: یہ وہی چیز ہے جس کی تہمت تم مجھ پر لگاتے تھے حالانکہ میں اس سے بَری تھی۔

اس لونڈی نے کہا: پھر میں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کرلیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے لئے مسجد نبوی میں ایک خیمہ لگادیا گیا اور پھر وہ لونڈی وقتاً فوقتاً میرے پاس آیا کرتی اور یہ شعر پڑھا کرتی تھی:

وَيَوْمَ الوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا   أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الكُفْرِ أَنْجَانِيْ.

ترجمہ: ہاروالا دن میرے رب کی عجیب نشانیوں میں سے ہے، خبردار ہو جاؤ بے شک اس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس سے ایک دن پوچھا: آخر کیا بات ہے تو جب بھی میرے پاس بیٹھتی ہے تو یہ بات ضرور کہتی ہے، تو اس سوال پر اس نے اپنا پورا قصہ بیان کیا۔ (1)

دیکھیں رب العالمین نے اس خاتون کی غیبی مدد کی اور فضا سے چیل نے وہی ہار پھینکا جس سے معلوم ہوا کہ اس خاتون نے ہار نہیں چوری کیا، تو اللہ تعالی کی اس غیبی سے مدد سے وہ الزام سے بری ہوگئی اور اُن کے شر سے محفوظ ہوگئی۔

حضرت سارہ کی عزت وناموس کی غیبی حفاظت

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ کو ساتھ لے کر نکلے، راستے میں ایک بستی آئی، اس بستی میں ایک ظالم بادشاہ تھا، کسی نے بادشاہ کو بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک ایسی

(1) صحیح البخاری: کتاب الماقب، باب أيام الجاهلية، رقم الحديث: ۳۸۳۵

عورت کے ساتھ یہاں آئے ہیں جو تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہے، چنانچہ بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بلایا اور ان سے پوچھا: یہ عورت آپ کے ساتھ کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری بہن ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے اور اُن سے فرمایا: (دیکھنا) مجھے جھوٹا نہ بنا دینا، میں نے ان کو بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو (مطلب یہ تھا کہ ایمان کے رشتے میں تم مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔ یہ ظالم بادشاہ اگر کسی کے ساتھ اُس کی بیٹی، بیوی، ماں، خالہ وغیرہ ہوتو دست درازی کرتا تھا لیکن اگر بہن ہوتو اپنی اس قبیح حرکت سے باز آتا تھا، اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ جملہ عزت کی حفاظت کے پیش نظر استعمال فرمایا۔) بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلایا اور اُن کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت سارہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور یہ دعا کی:

اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ. (۱)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں، اور اپنے خاوند کے ماسوا سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے، آپ اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ کیجئے۔

بادشاہ نے (برے ارادہ سے) جو اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ بری طرح پکڑا گیا (شل ہو گیا) حضرت سارہ نے پھر دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے اس کو قتل کیا ہے، چنانچہ ہاتھ کھل گیا (ٹھیک ہو گیا) وہ بادشاہ دوبارہ ان کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت سارہ نے دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھی پھر یہ دعا کی: اے اللہ! بے شک میں آپ پر اور آپ کی پیغمبر پر ایمان رکھتی ہوں اور میں نے اپنے شوہر کے

(۱) صحيح البخاري: كتاب البيوع، باب شراء المملوك من الحربي وهبة وعتقه، رقم الحديث: ۲۲۱۷

سوا سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے آپ اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ کیجئے، بادشاہ نے جب ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ بہت بری طرح پکڑا گیا، حضرت سارہ نے پھر دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مرجائے گا تو یہی کہا جائے گا کہ اسی نے اس کو قتل کیا ہے، چنانچہ اس کا ہاتھ کھل گیا، یہ معاملہ دو تین بار پیش آیا، پھر بادشاہ کہنے لگا: خدا کی قسم! تم لوگوں نے تو میرے پاس ایک شیطان کو بھیج دیا، جاؤ اس کو ابراہیم کے پاس لے جاؤ، اور ان کے حوالے کردو، اور اس نے حضرت سارہ کے اکرام میں ایک باندی دینے کا حکم دیا۔

دُعا کی برکت سے غیبی رزق کا انتظام ہوگیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اللہ کا ایک بندہ اپنے اہل وعیال کے پاس اپنے گھر گیا، مگر وہاں جا کر معلوم ہوا کہ غربت اور فقر وفاقہ کی وجہ سے بال بچے سب بھوکے ہیں اور گھر میں کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے۔ یہ حال دیکھ کر وہ صحابی اسی وقت جنگل کی طرف روانہ ہوگئے تاکہ تنہائی میں یکسوئی کے ساتھ گریہ وزاری کرکے اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ روزی طلب کرے، ادھر جب اس کی نیک بیوی نے دیکھا کہ اس کے شوہر اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لئے گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر توکل ویقین کرکے اس نے گھر میں تیاری شروع کردی، پہلے چکی کے پاس آئی اسے صاف کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کہیں سے غلہ بھجوادیں تو اسے جلدی سے پیسا جاسکے۔

پھر وہاں سے تنور کے پاس گئی اسے بھی جلا کر گرم کیا تاکہ روٹی پکانے میں دیر نہ لگے، اتنا ظاہری اسباب کرکے وہ صالحہ بیوی خود بھی دوگانہ ادا کرکے دعا میں مشغول ہوگئی، ادھر گھر میں تڑپ کر یہ دعا مانگ رہی ہے، ادھر جنگل میں بلک بلک کر شوہر دعا مانگ رہا ہے، اب دعا سے فارغ ہوکر اس عورت نے دیکھا کہ گھر میں چکی خود بخود چل رہی ہے

اور چکی کے اردگرد آٹے کے لئے جو جگہ بنی ہوئی ہوتی ہے وہ آٹے سے بھری ہوئی ہے، پھر تنور کے پاس گئی تو وہاں یہ منظر دیکھا کہ تنور بھی خود بخود روٹیوں سے بھرا ہوا ہے، جتنی روٹیاں اس میں لگ سکتی ہیں اس میں لگی ہوئی ہیں، اتنے میں اس کا شوہر بھی آ گیا اور دریافت کیا کہ میرے جانے کے بعد اللہ تعالی نے تمہیں کوئی چیز عنایت فرمائی؟ بیوی نے کہا کہ ہاں ہمیں اپنے خالق ومالک کی جانب سے (براہ راست، خزانہ غیب سے اس طرح) رزق عطا کیا گیا ہے، پھر پورا واقعہ بیان کر دیا، یہ سن کر وہ بھی مسرت وخوشی میں چکی کے پاس چلے گئے اور اس کے اوپر کے پاٹ کو اٹھا کر دیکھا پھر کھانے پینے سے فارغ ہوکر وہ صحابی مارے خوشی کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالی کی غیبی نصرت ومدد کا پورا واقعہ بیان کیا، یہ سنتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ تَرَكَهَا لَدَارَتْ أَوْ قَالَ: طَحَنَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ❶

ترجمہ: اگر تم (چکی کو) چھوڑ دیتے تو یہ چلتی رہتی، یا فرمایا کہ پیستی رہتی قیامت تک۔

یعنی اگر تم چکی کو اٹھا کر نہ دیکھتے تو یہ چکی چلتی رہتی اور آٹا نکلتا رہتا اور قیامت تک ختم نہ ہوتا۔ یہ غیبی نصرت تھی کہ اللہ رب العزت نے اِن کے لئے غیبی رزق کا انتظام فرما دیا۔

اللہ رب العزت کی غیبی نصرت ومدد سے متعلق اسلافِ امت کے پُرتاثیر واقعات

نماز اور دعا کے ذریعے سے غیبی نصرت ومدد

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے،

❶ المعجم الأوسط: ج۵ ص ۳۷۰، رقم الحديث: ۵۵۸۸/شعب الإيمان: ج۲ ص ۴۸۱، رقم الحديث: ۱۲۷۸/سلسلة الأحاديث الصحيحة: ج۶ ص ۱۰۵۱، رقم الحديث: ۲۹۳۷

ان کی کنیت ابو معلق تھی۔ وہ تجارت کرتے تھے، اپنا سامان خریدتے، اس کے علاوہ لوگوں کا مال لے کر مختلف علاقوں میں جاتے، نہایت عبادت گزار اور پرہیزگار بھی تھے۔ ایک مرتبہ سامان تجارت لے کر کسی شہر جارہے تھے کہ راستہ میں انہیں ایک ڈاکو نے روک لیا۔ کہنے لگا:

ضَعْ مَا مَعَکَ فَإِنِّي قَاتِلُکَ.

ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کو رکھ دو، کیوں کہ میں تمہیں قتل کردوں گا۔

ابو معلق نے کہا: ٹھیک ہے، تم ڈاکو ہو تمہیں میرے مال ومتاع سے غرض ہے۔ مجھے قتل کر کے تمہیں کیا ملے گا! تم میرا سامان لے لو اور مجھے جانے دو۔

ڈاکو مسکرایا اور کہنے لگا کہ دیکھو جہاں تک مال کا تعلق ہے، وہ تو میرا ہے ہی، مگر میں مال کے ساتھ صاحب مال کو قتل بھی کرتا ہوں۔

ابو معلق نے اس کو بہت سمجھایا اور قائل کرنے کی کوشش کی، مگر وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔ آخر ابو معلق اس سے کہنے لگے:

إِذْ أَبَيْتَ فَذَرْنِي أُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

ٹھیک ہے، اگر تم مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہو تو مجھے چار رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو۔

ڈاکو کہنے لگا: جتنی مرضی نماز پڑھو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

ابو معلق نے وضو کیا اور نفل پڑھنے لگے، ادھر ڈاکو ان کے سر پر کھڑا ہے اور منتظر ہے، کب وہ نماز ختم کریں اور وہ ان کو قتل کردے۔ آخر سجدہ میں انھوں نے اللہ کے حضور خصوصی دعا فرمائی:

يَا وَدُوْدُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ، أَسْأَلُکَ بِعِزِّکَ الَّذِیْ لَا يُرَامُ، وَمُلْکِکَ الَّذِیْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِکَ الَّذِیْ مَلَأَ أَرْكَانَ

عَـرْشِکَ، أَنْ تَکْفِیَنِیْ شَرَّ هَذَا اللِّصِّ، یَا مُغِیْثُ أَغِثْنِیْ، یَا مُغِیْثُ أَغِثْنِیْ، یَا مُغِیْثُ أَغِثْنِیْ. ❶

ترجمہ: اے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے بزرگ ترین عرش کے مالک! اے جو چاہے وہ کرنے والے! میں تیری اس عزت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس تک کسی کی رسائی نہیں ہوسکتی اور تیری اس سلطنت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں جہاں ظلم وزیادتی نہیں ہوتی اور تیرے اس نور کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تیرے عرش کے اردگرد کو بھر رکھا ہے کہ تو اس ڈاکو کے شر سے میری حفاظت فرما، اے فریادرس! میری فریادرسی فرما۔ اے پکار سننے والے! میری پکار سن۔ اے مظلموں کا جواب دینے والے! مجھے اس ظالم سے بچا۔

تین مرتبہ انھوں نے اس دعا کو دہرایا اور ادھر اللہ کی رحمت جوش میں آ گئی۔ ایک گھڑ سوار تلوار اپنی ہاتھ میں لیے ہوا سیدھا اس ڈاکو کی طرف بڑھا اور آناً فاناً اس کو چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ پھر ابو معلق اس شہسوار کی طرف بڑھے اور اسے سے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ آج آپ کی بروقت مدد کی وجہ سے میری جان بچ گئی، ورنہ یہ ڈاکو تو مجھے قتل ہی کر دیتا۔

شہسوار نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں، جب تم نے پہلی مرتبہ دعا مانگی تو میں نے آسمان کے دروازوں پر کھٹکھٹانے کی آواز سنی، جب تم نے دوسری مرتبہ دعا مانگی تو میں نے آسمان والوں کی ایک زوردار آواز سنی، جب تم نے تیسری مرتبہ دعا مانگی تو کہا

❶ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائی: ج۹ ص۱۶۶، رقم: ۱۱۱/ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ترجمة: أبو معلق الأنصاری، ج۶ ص۲۸۹، رقم الترجمة: ۶۲۶۷/ الإصابة فی تمییز الصحابة: ج۷ ص۳۱۳، ۳۱۴، رقم الترجمة: ۱۰۵۵۷

گیا کہ ایک پریشان حال دعا مانگ رہا ہے۔ میں نے اللہ رب العزت سے عرض کی کہ مجھے اس کے دشمن کے قتل پر مقرر فرما دیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وضو کرے، چار رکعت نماز پڑھے اور مذکورہ دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے خواہ وہ پریشان حال ہو یا نہ ہو۔

کفار کی قید میں موجود حضرت اُم شریک کی نصرتِ خداوندی

ام شریک رضی اللہ عنہا مکہ میں ایمان لائیں پھر وہ قریش کی عورتوں کے پاس پوشیدہ جاتیں، انہیں اسلام کی دعوت دیتیں، یہاں تک کہ اہلِ مکہ کو ان کے معاملہ کا علم ہو گیا، انہوں نے ان کو قید کر لیا اور کہا اگر تیری قوم نہ ہوتی ہم تیرے ساتھ یہ کرتے یہ کرتے، لیکن ہم تجھے عنقریب ان کے پاس لوٹا دیں گے۔

فرماتی ہیں انہوں نے مجھے ایک اونٹ پر سوار کیا، میرے نیچے کوئی چیز نہیں تھی، پھر مجھے تین دن اسی انداز میں چھوڑا نہ مجھے کھانا کھلاتے اور نہ ہی پانی پلاتے، جب کہیں اترتے مجھے سورج کے سامنے باندھ دیتے میرا کھانا پینا بند کر دیا۔ ایک جگہ اترے اور مجھے سورج کی گرمی میں باندھ دیا:

إِذا انا ببرد شیء علی صدری فتناولته فإِذا هو دلو من ماء فشربت منه قلیلا ثم نرع منی فرفع ثم عاد فتناولته فشربت منه ثم رفع ثم عاد فتناولته ثم رفع مرارا ثم ترکت فشربت حتی رویت ثم افضت سائره علی جسدی وثیابی فلما استیقظوا إِذا هم بأثر الماء ورأونی حسنة الهیئة فقالوا لی انحللت فاخذت سقاء نا فشربت منه قلت لا واللّٰه لکنه کان من الأمر کذاوکذا قالوا لئن کنت صادقة لدینک خیر من دیننا. فلما نظروا إِلی أسقیتهم وجدوها کما ترکوها فأسلموا عند ذلک وأقبلت إِلی النبی

صلی اللّٰہ علیه وسلم .❶

ترجمہ: اچانک میں نے کوئی ٹھنڈی چیز اپنے سینے پر محسوس کی، میں نے اس کو دیکھا تو وہ ایک پانی کا ڈول تھا، میں نے اُس سے کچھ پیا پھر اٹھالیا گیا، پھر کئی مرتبہ مجھے اٹھا کر پانی پلایا گیا اور پھر مجھے اطمینان سے لٹایا، میں نے اتنا پیا کہ خوب سیر ہوگئی، باقی میں نے اپنے جسم پر بہا دیا، جب وہ اُٹھے اور میرے کپڑوں کو گیلا پایا تو انہوں نے کہا کہ کیا تو چھوٹ گئی تھی کہ ہمارا پانی پی گئی ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! نہیں، پھر نصرتِ الٰہی کا سارا واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ اگر تو سچی ہے تو پھر تیرا دین ہمارے دین سے بہتر ہے، جب انہوں نے اپنے برتنوں میں دیکھا تو ان کا پانی باقی تھا، انہوں نے ان کے پاس اسلام قبول کرلیا، پھر حضرت ام شریک انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں۔

حضرت زنیرہ پر ابوجہل کا بے پناہ تشدد اور نصرتِ الٰہی

سیّدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ ہیں جو کہ ابوجہل کی خادمہ تھیں۔ آپ نے جب کلمہ پڑھا تو ابوجہل کو بھی پتہ چل گیا۔ اس نے آکر پوچھا، کیا کلمہ پڑھ لیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ آپ بڑی عمر کی تھیں، مشقتیں نہیں اٹھا سکتی تھیں، مگر ابوجہل نے اپنے دوستوں کو ایک دن بلایا اور ان کے سامنے بلا کر مارنا شروع کر دیا، لیکن برداشت کرتی رہیں کیونکہ وہ تو اللہ کے نام پر اس سے بڑی تکلیف بھی برداشت کرنے کے لئے تیار تھیں۔ جب اس نے دیکھا کہ اتنا مارنے کے باوجود ان کی زبان سے کچھ نہیں نکلا تو اس نے آپ کے سر پر کوئی چیز ماری جس سے آپ کی بینائی زائل ہوگئی، اور آپ نابینا ہوگئیں۔

اب انہوں نے مذاق اڑانا شروع کر دیا، کہنے لگے دیکھا تو ہمارے بتوں کی پوجا چھوڑ

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من طبقات الصحابيات، ترجمة: أم شريک رضی اللّٰہ عنها، ج ۱ ص ۳۳۰/ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ترجمة: أبو االعكر، ج۵ ص ۲۲۲

چکی تھی لہذا ہمارے معبودوں نے تمہیں اندھا کر دیا، مار برداشت کر چکی تھیں، مشقتیں اُٹھا چکی تھیں، یہ سب سزائیں برداشت کرنا آسان تھا مگر جب انہوں نے یہ بات کہی تو آپ برداشت نہ کر سکیں۔ چنانچہ فوراً تڑپ اٹھیں۔اسی وقت کمرے میں جا کر سجدے میں گر گئیں اور اپنے محبوبِ حقیقی سے راز و نیاز کی باتیں کرنے لگ گئیں۔عرض کیا، اے اللہ! انہوں نے مجھے سزائیں دیں تو میں نے برداشت کیں، وہ میری ہڈیاں بھی توڑ دیتے، وہ میرے جسم کو چھلنی کر دیتے تو میں یہ سب کچھ برداشت کر لیتی، مگر تیری شان میں گستاخی کی کوئی بات برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں نے تمہاری بینائی چھین لی۔اے اللہ! جب میں کچھ نہیں تھی تو تو نے مجھے بنا دیا، بینائی بھی عطا کر دی۔اب تو نے ہی بینائی واپس لے لی ہے، حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

كَلَّا وَاللّٰهِ لَا تَمْلِكُ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا،هَذَا أَمْرٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَرَبِّىْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُّرُدَّ عَلَى بَصَرِىْ، فَأَصْبَحَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَقَدْ رَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهَابَصَرَهَا. ❶

ترجمہ: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تمہارے لات وعزیٰ نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان دے سکتے ہیں، یہ میرے رب کا حکم ہے جو ہر چیز پر قادر ہے، پس میں اپنے اُسی رب سے دعا کرتی ہوں وہ مجھے دوبارہ بینائی عطا فرما دے تا کہ ان پر تیری عظمت کھل جائے۔ پس دُعا کرتے کرتے اسی اثناء میں سو گئیں، جب صبح بیدار ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بینائی واپس لوٹا دی تھی۔

❶ السيرة الحلبية: باب: استخفائه صلى الله عليه وسلم وأصحابه في دار الأرقم ودعائه صلى الله عليه وسلم إلى الإسلام، ج ١ ص ٤٢٤/ سبل الهدى والرشاد: الباب الخامس عشر فى عدوان المشركين على المستضعفين ممن أسلم، ج ٢ ص ٣٦١

تین دن تک آگ کے گڑھے میں رہنے والی نومسلم خاتون کی نصرتِ الٰہی

ایک یہودی عورت ہمیشہ محبتِ الٰہی میں مستغرق رہتی، اور کسی وقت بھی خدا کی یاد سے اس کی زبان غافل نہ رہتی تھی، اس حق پرستی کی بنا پر اس کا قلب منور تھا، مگر اس کا شوہر سیاہ باطن اس کی حق پرستی سے ہر وقت متنفر رہتا تھا، چنانچہ اس نے اپنی بیوی کے بارے میں اپنے دوستوں کے مشورہ سے ایک گہرا گڑھا کھود کر اس میں آگ جلائی، جب وہ آگ روشن ہوگئی تو اس کے شوہر نے اپنے تمام عزیز واقارب کو جمع کر کے اس نیک سیرت بی بی سے کہا تو ہر وقت خدا کی یاد میں مصروف رہتی ہے لہذا اس آگ کے گڑھے میں داخل ہوجا، اگر تو واقعی سچی ہے تو بچ جائے گی، ورنہ جل جائے گی، شوہر کا یہ حکم سن کر وہ نیک سیرت بیوی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اسی جلتی آگ میں کود پڑی اور وہ آگ اس کی ایمانی آب وتاب سے بجھ گئی، یہ حال دیکھ کر یہودیوں کی آتش حسد اور بھڑکی اور تین دن متواتر اس کے اوپر آگ جلا کر گڑھا بند کردیا، پھر جب اس گڑھے کو کھول کر دیکھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ وہ نیک سیرت بی بی صحیح وسالم نماز میں مشغول تھی، یہ دیکھ کر کہا واقعی اس کا دین سچا ہے وہ سب کے سب ایمان لے آئے۔ ❶

مٹی اور برادے کا آٹے میں تبدیل ہوجانا

حضرت ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کی زوجہ نے اپنے شوہر کو کہا کہ گھر میں آٹا نہیں ہے، ابو مسلم رحمہ اللہ بولے کیا کوئی چیز ہے؟ ام مسلم نے کہا: کہ ایک درہم ہے جس کا سوت بیچا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ مجھے دے دو اور تھیلا لاؤ، پھر وہ بازار چلے گئے، وہ ایک شخص کے پاس کھڑے ہوکر کھانا خرید رہے تھے کہ ایک سائل آ کھڑا ہوا اور بولا اے

---

❶ حکایتوں کا گلدستہ: ص۴۳، ۴۴

ابومسلم! مجھ پر صدقہ کردو، اس نے مطلب میں بڑی الحاح وزاری کی تو انہوں نے وہ ایک درہم اُسے دے دیا، پھر تھیلے کو لکڑی کے برادے اور مٹی سے بھر دیا، گھر کی طرف آئے اور دروازے کے پیچھے رکھ کر واپس ہو لئے، جب ام مسلم نے اس تھیلے کو کھولا تو اس میں سفید آٹا تھا، انہوں نے اسے گوندھا اور روٹیاں پکالیں، جب رات کو ابومسلم آئے تو انہوں نے ان کے سامنے دسترخوان اور چپاتیاں رکھیں، ابومسلم نے کہا:

مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا؟ قَالَتْ: هَذَا مِنَ الَّذِى جِئْتَ بِهِ. ❶

ترجمہ: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا اے ام مسلم، انہوں نے جواب دیا، یہ اس آٹے سے بنائی ہیں جو تم دن کو لائے تھے، تو ابومسلم کھانے لگے اور رو دیئے۔

تنگدستی کے ایام میں امام ابوقلابہ رحمہ اللہ کی غیبی نصرت

امام ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بہت تنگی کا سامنا کرنا پڑا، ایک دن صبح ایسی بارش ہوئی گویا کہ مشکیزوں کے منہ کھول دیئے گئے ہوں، بچے بھوک سے بلبلا رہے تھے اور میرے پاس ایک دانہ غلہ تک نہ تھا، میں بہت پریشان تھا، میں باہر نکل کر اپنی دہلیز پر بیٹھ گیا اور دروازہ کھلا ہوا چھوڑ دیا اور اپنے فقر وفاقہ کے بارے میں سوچنے لگا، جس مشکل سے میں گزر رہا تھا ممکن تھا کہ اس کی وجہ سے میرا دل پھٹ جاتا، اچانک مجھے ایک خاتون بہت عمدہ سواری پر نظر آئی، خادم نے اس کی لگام کو پکڑا ہوا تھا جو پانی میں بھیگ رہا تھا، جب وہ بالکل میرے گھر کے سامنے آیا تو سلام کیا اور پوچھا:

أَيْن منزل أبى قَلَابَة؟ فَقلت لَهُ: هَذَا منزله، وَأَنا هُوَ. فسألتنى عَن مَسْأَلَة، فأفتيتها فِيهَا، فصادف ذَلِك مَا أحبت، فأخرجت من خفها خريطة،

❶سير السلف الصالحين لإسماعيل بن محمد الأصبهاني: ذكر عبد اللّٰه بن ثوب أبي مسلم الخولاني، ص ۸۷۷، ۸۷۸

فَدفعت إِلَىّ مِنهَا ثَلاثِينَ دِينَارا. ❶

ترجمہ: ابوقلابہ کا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا: یہ ان کا گھر ہے اور میں ہی ابوقلابہ ہوں۔ اس خاتون نے مجھ سے ایک مسئلہ دریافت کیا تو میں نے بتادیا، اتفاق سے وہ فتویٰ اس کی مرضی کے مطابق تھا، لہٰذا اس نے ایک کپڑے کا تھیلا نکالا اور اس میں سے مجھے تیس دینار دیئے۔

دورانِ سفر سخت پیاس اور غیبی امداد

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ جو اپنے دور کے بڑے محدث ہیں فرماتے ہیں کہ میں مصر سے مکہ مکرمہ کے سفر کے لئے نکلا، میرے ساتھ میری ایک لونڈی تھی، میں پانی میں ڈوب گیا اور مجھ سے دو ہزار جزء ضائع ہوگئے میں اور میری لونڈی ایک جزیرے میں پہنچ گئے، ہم کو وہاں کسی نے نہیں دیکھا، مجھے وہاں سخت پیاس لگ گئی، میں نے پانی کے لئے بہت کوشش کی لیکن پانی حاصل نہ کرسکا۔

فوضعت رأسی علی فخذها مستسلما للموت فإذا رجل قد جاء نی بکوز فشربت وسقيتها ثم مضى ما أدرى من أين جاء . ❷

ترجمہ: میں نے اپنا سر لونڈی کی ران پر اپنے آپ کو موت کے حوالے کرتے ہوئے رکھ دیا، اچانک ایک شخص کوزہ لئے ہوئے آیا اور کہا پیئو، میں نے پیا اور لونڈی نے بھی پیا، ہمیں معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کہاں سے آیا تھا اور پھر کہاں چلا گیا۔

نصرت الٰہی کے بدولت کان سے کنکری نکل گئی

حضرت عمر بن ثابت بصری خزرجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بصرہ کے رہنے والے ایک شخص کے کان میں ایک کنکری چلی گئی۔ طبیبوں نے بہت علاج کیا، مگر وہ نہ

❶ الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب السابع، ج۳ ص ۲۲۲، ۲۲۳

❷ تذکرة الحفاظ: ترجمة: محمد بن نصر المروزي، ج۲ ص ۱۶۶

نکلی بلکہ مزید اندر چلی گئی اور دماغ تک جا پہنچی۔اس شخص کا تکلیف کے مارے برا حال تھا۔راتوں کی نینداوردن کا آرام وسکون سب برباد ہوگیا، پھر بصرہ میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے رفقاء میں سے ایک شخص آیا۔یہ غم کا مارااس کے پاس پہنچااوراپنا درد بیان کیا۔حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق نے کہا: تیرا بھلا ہو، اگر تو چاہتا ہے کہ تیری تکلیف دور ہوجائے تو ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر جن کے ذریعے حضرت سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے۔انہوں نے صحراؤں اورسمندروں میں ان کلمات سے دعا کی تو ان کی دعا مقبول ہوئی۔پس تو بھی انہیں کلمات کے ذریعے دعا کر۔وہ شخص عرض گزار ہوا، وہ کلمات کون سے ہیں؟اس نے بتایا وہ کلمات یہ ہیں:'' **يَاعَلِيُّ يَاعَظِيْمُ، يَاعَلِيْمُ،يَاحَلِيْمُ** '' جیسے ہی اس شخص نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو فوراًاس کے کان سے وہ کنکری نکلی اور نیچے گرگئی اوراس شخص کوسکون نصیب ہوگیا۔❶

غیبی کفن کا انتظام اور جنازے میں ازدحام

حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ ایک مسجد میں مؤذن تھے۔آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا ایک نوجوان پڑوسی تھا، جیسے ہی میں اذان دیتا وہ فوراً مسجد میں آجاتا اور ہرنماز میرے ساتھ باجماعت پڑھتا، نماز کے فوراًبعد جوتے پہنتا اوراپنے گھر کی طرف روانہ ہوجاتا۔ میری یہ خواہش تھی اے کاش! یہ نوجوان مجھ سے گفتگو کرے یا مجھ سے اپنی کوئی حاجت طلب کرے، پھرایک دن وہ نوجوان میرے پاس آیااور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! کیا تم مجھے کچھ دیر کے لئے عاریتاً قرآن پاک دے سکتے ہوتا کہ میں تلاوت کرسکوں؟ میں نے اسے قرآن پاک دے دیا۔اس نے قرآن حکیم کواپنے سینے سے لگایااور کہنے

❶مجابوالدعوة لابن أبی الدنیا: من أدعیة العلاء بن الحضرمی، ص ۱۴۱،الرقم: ۴۲

لگا۔آج ہمیں ضرور کوئی عظیم واقعہ پیش آنے والا ہے، یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا لیکن وہ نوجوان پھر نہ آیا، پھر عشاء کی نماز میں بھی وہ نہ آیا، تو مجھے بڑی تشویش ہوئی۔نماز کے فوراً بعد میں اس کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ اس نوجوان کی میت وہاں موجود ہے اور ایک طرف بالٹی اور لوٹا پڑا ہوا ہے اور قرآن پاک اس نوجوان کی گود میں ہے۔میں نے قرآن پاک اٹھایا اور لوگوں کو اس کی موت کی خبر دی اور پھر ہم نے اسے اٹھا کر چارپائی پر رکھا۔میں ساری رات یہ سوچتا رہا کہ اس کا کفن کس سے مانگوں؟ اسے کفن کون دے گا؟ جب نماز فجر کا وقت ہوا تو میں نے اذان دی۔ جیسے ہی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے محراب میں ایک نور سا نظر آیا۔جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کفن وہاں پڑا ہوا ہے۔میں نے اسے اٹھایا اور اپنے گھر رکھ آیا اور اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا کہ اس نے کفن کا مسئلہ حل فرما دیا، پھر میں نے نماز فجر پڑھنا شروع کی۔جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ میری دائیں طرف حضرت سیدنا ثابت بنانی، حضرت سیدنا مالک بن دینار، حضرت سیدنا حبیب فارسی اور حضرت سیدنا صالح المری رحمہم اللہ موجود ہیں۔میں نے ان سے پوچھا: اے میرے بھائیوں! آج صبح صبح آپ لوگ یہاں کیسے تشریف لائے؟ خیرت تو ہے؟ وہ فرمانے لگے: کیا تمہارے پڑوس میں آج رات کسی کا انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ایک نوجوان کا انتقال ہوا ہے جو میرے ساتھ ہی نماز پڑھا کرتا تھا۔انہوں نے کہا: ہمیں اس کے پاس لے چلو۔ میں انہیں لے کر اس نوجوان کے گھر پہنچا تو حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اس کے سجدے والی جگہ کو بوسہ دینے لگے، پھر فرمایا:

بأبي أنت يا حجاج إذا عرفت في موضع تحولت منه إلى موضع غيره حتى لا تعرف، خذوا في غسله. وإذا مع كل واحد منهم كفن، فقال كل

واحد منهم: أنا أكفنه، فلما طال ذلك منهم قلت لهم: إني فكرت في أمره هذه الليلة فقلت: من أكلم حتى يكفنه. فأتيت المسجد فأذنت ثم دخلت لأركع فإذا كفن ملفوف لا أدري من وضعه؟ فقالوا: يكفن في ذلك الكفن فكفناه وأخرجناه، فما كدنا نرفع جنازته، من كثرة من حضره من الجمع. ❶

ترجمہ: اے حجاج! میرے ماں باپ تجھ پر قربان! جہاں بھی تیرا حال لوگوں پر ظاہر ہوا تو نے اس جگہ کو چھوڑ دیا اور اسی جگہ سکونت اختیار کرلی جہاں کوئی تجھے جاننے والا نہ تھا۔ اس کے بعد ان بزرگوں نے اس نوجوان کو غسل دینا شروع کیا۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک کفن تھا، ہر ایک یہی کہنے لگا: اس نوجوان کو میں کفن دوں گا۔ جب معاملہ طول پکڑ گیا تو میں نے ان سے کہا: میں ساری رات اسی پریشانی میں رہا کہ اس نوجوان کو کفن کون دے گا۔ پھر صبح جب میں مسجد میں آیا اور اذان دینے کے بعد نماز پڑھنے لگا تو سامنے محراب میں مجھے یہ کفن نظر آیا، میں نہیں جانتا کہ کس نے یہ کفن وہاں رکھا تھا۔ اس پر سبھی کہنے لگے اس نوجوان کو یہی کفن دیا جائے گا، پھر ہم نے اسے وہی کفن دیا اور اسے لے کر قبرستان کی طرف چل دیئے۔ اس نوجوان کے جنازہ میں اتنے لوگ شریک ہوئے کہ ہمیں کندھا دینے کا بھی موقع نہ مل سکا۔ معلوم نہیں کہ اتنے زیادہ لوگ کہاں سے اس نوجوان کے جنازے میں شرکت کے لئے آ گئے تھے۔

امام حیوہ بن شریح کی دعا سے غیبی قرض کا انتظام ہوگیا

حضرت حیوہ بن شریح رحمہ اللہ مصر کے بہت ہی نامور فقیہ اور مشہور عابد وزاہد وباکرامت ولی تھے۔ یہ ابوہانی وسالم بن غیلان وربیعہ بن یزید دمشقی وغیرہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت حدیث کرنے والوں میں عبداللہ بن مبارک، ابوعبدالرحمٰن

❶ صفة الصفوة: الطبقة الخامسة، ترجمة: الحجاج العابد، ج ۲ ص ۲۱۰، ۲۱۱

مقری، ابوعاصم رحمہم اللہ بھی ہیں۔ابن یونس رحمہ اللہ کا قول ہے: یہ بہت ہی صاحب فضیلت وباکرامت بزرگ تھے اورعام طور پران کے بارے میں مشہورتھا کہ یہ مستجاب الدعوات ولی ہیں اورمصرمیں ان کی یہ کرامت بہت ہی مشہور ہے ''إن الحصاة كانت تتحول في يده تمرة بدعائه'' کہ کنکریاں ہاتھ میں لے کردعا فرماتے تو ان کی دعا سے کنکریاں کھجور بن جاتی تھیں ۔پھر یہ ان کھجوروں کوفقراء ومساکین میں تقسیم کردیتے تھے۔ابن وضاح سے منقول ہے :ایک شخص کعبہ معظّمہ کا طواف کررہا تھااوروہ طواف کے وقت صرف یہی ایک دعا کرتا تھا:

اللّٰهم اقض عني الدين فرأى في المنام أن كنت تريد وفاء الدين فائت حيوة بن شريح يدعو لک فأتى إلى الإسكندرية بعد العصر يوم الجمعة قال فأقمت حتى صار ما حوله دنانير فقال لي اتق اللّٰه ولا تأخذ إلا قدر دينک فأخذت ثلاثمائة. ❶

ترجمہ: اے اللہ! میں بہت قرضدار ہوں تو میرے قرض ادا ہونے کا سامان پیدا فرما دے۔یہ شخص طواف سے فارغ ہوکرسوگیا تو کسی نے خواب میں آ کراس کو یہ بشارت دی کہ اگرتم اپنا قرض ادا کرنا چاہتے ہوتو یہاں سے اسکندریہ چلے جاؤاوروہاں حیوہ بن شریح سے دعا کراؤ، چنانچہ یہ شخص اسکندریہ پہنچااورآپ کی خدمت میں حاضرہوکر درخواست کی اورطواف کعبہ اوراپنے خواب کا سارا ماجرا بیان کیا،توحیوہ بن شریح نے جمعہ کے دن نمازعصر کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو تھوڑی دیرمیں اس شخص نے دیکھا کہ آپ کے اردگرد سونے کے دیناروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔پھرآپ نے فرمایا: اے شخص دیکھ خدا سے ڈراوراپنی حاجت سے زیادہ اس میں سے مت لینا، چنانچہ اس

❶تهذيب التهذيب :ترجمة: حيوة بن شريح ،ج٣ص ٦٩، ٧٠،رقم الترجمة: ١٣٥

شخص کا بیان ہے کہ میں تین سو دینار کا قرض دار تھا تو میں نے گن کر تین سو دینار اس میں سے اٹھا لئے اور اسکندریہ سے اپنے وطن چلا آیا۔

مجاور حرم کا فاقہ اور غیب سے رزق کا انتظام

شیخ ابو یعقوب بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں ایک مرتبہ حرم شریف میں دس دن تک بھوکا رہا یہاں تک کہ میں ضعیف ہو گیا، میرے جی میں آیا کہ جنگل کو نکل جاؤں، شاید کوئی ایسی چیز پاؤں جس سے بھوک کو تسکین دوں، میں جنگل میں تلاش کے لئے نکلا، ایک شلجم سڑا ہوا زمین پر پڑا ملا، میں اس کو اٹھا لیا مگر میرے دل میں ایک گونہ وحشت واضطراب اس حرکت سے پیدا ہوا، گویا کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے تو دس دن تک بھوکا رہا بالآخر تیرا حصہ گرا ہوا اور بدرنگ شلجم تھا، میں وہ شلجم پھینک دیا اور مسجد حرام میں چلا آیا اور بیٹھا رہا، ناگاہ ایک مرد آیا اور میرے روبرو آکر بیٹھا اور اس نے ایک تھیلی رکھ کر کہا یہ تھیلی سو اشرفی کی تیرے واسطے ہے، میں نے اس نے کہا یہ خاص میرے واسطے کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا: میں دس روز سے دریا میں تھا اور میری کشتی ڈوبنے کو تھی، اہل کشتی نے ہر ایک نے جدا جدا نذر مانی کہ اگر خدا ڈوبنے سے نجات دے تو کچھ خیرات کروں گا اور میں نے نذر مانی تھی کہ اگر خدا مجھ کو بچائے تو یہ سو اشرفی کی تھیلی خیرات کروں گا اور خانہ کعبہ کے مجاورین اور خادمین میں سے جس پر اول میری نگاہ پڑے اسی کو دوں گا اور تم سب سے پہلے مجھ کو ملے لہٰذا تم کو دیتا ہوں، میں نے کہا اسے کھولو، اس نے وہ تھیلی کھولی تو بجائے اشرفیوں کے معیدے کی روٹی، مصری اور بادام چھلے ہوئے اور شکر اس میں تھا، میں نے ایک ایک مٹھی سب میں سے لی اور یہ کہا باقی اپنے بچوں کو تقسیم کر دینا، میری جانب سے یہ ان کو ہدیہ ہے اور تمہارا ہدیہ میں نے قبول کیا، پھر میں نے اپنے جی سے کہا:

یانفس سُیِّرَإلیک منذعشرة أیام وأنت تطلبینه من الوادی.❶

ترجمہ:اے نفس تیرارزق دس روز سے تیری طرف چلا آتا ہے اورتو جنگل میں ڈھونڈ نے گیا تھا۔

اللہ کے مقرب بندوں کی غیبی نصرت ومدد

بعض بزرگوں سے مروی ہے ،فرماتے ہیں کہ بصرہ کے ایک عابدلکڑیوں کابوجھ خریدنے چلا،ایک مسجد سے اقامت کی آوازسنی،راہ میں ایک ہمیانی پرنظر پڑی اس پرلکھاہواتھا کہ اس ہمیانی میں سو دینار ہیں،انہوں نے اس کی طرف التفات بھی نہ کی اوراپنی نماز میں مشغول ہوئے ،پھروہاں چل کر بازارمیں آئے اورلکڑیوں کابوجھ خریدکرگھرلائے،جب بوجھ کھولاتو وہ ہمیانی اس کے اندررکھی ہوئی دیکھی۔

بعض فقراءفرماتے ہیں کہ میں ابوالخیر کے یہاں گیا،آپ نے مجھے دوسیب دیئے، میں نے جی میں کہا کہ انہیں نہ کھاؤں گااور برکت کیلئے رکھ چھوڑوں گااور جیب میں ڈال لئے ۔مجھ پرکئی کئی فاقے گزرجاتے تھے لیکن انہیں نہیں کھاتا تھا،ایک دفعہ مجھ پر بڑاہی فاقہ گزرا،مجبوراًاس میں سے ایک سیب نکال کرکھایا،پھردوسرے کے نکالنے لئے جیب میں ہاتھ ڈالاتو دونوں موجود تھے،میں ہمیشہ ان میں سے کھاتارہاحتیٰ کہ ایک بارموصل گیا،وہاں میراایک ویرانہ پرگزرہوا،ناگاہ ایک مریض کی آوازسنی وہ کہہ رہاتھا:

أشتهی تفاحة ولم یکن وقت التفاح فأخرجت التفاحتین ونالتهماإیاه، فـأکلهماوخرجت روحه من وقته،فعلمت أن الشیخ إنماأعطانیهمامن أجل ذلک العلیل.❷

---

❶روض الریاحین :الحکایةالثامنة والتسعون ،ص ۱۳۱

❷روض الریاحین :الحکایةالسابعة والخمسون بعدالمئتین ،ص ۲۳۰

ترجمہ: مجھے سیب کی خواہش ہے اور زمانہ سیب کا نہ تھا، میں نے وہ سیب اسے دیئے، ان کے کھاتے ہی اس کی روح نکل گئی، اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ شیخ نے اس مریض کے لئے سیب مجھے دیئے تھے۔

خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور غیبی نصرت کے ذریعے رہائی

خلیفہ مہدی نے ایک رات خواب دیکھا تو خوف زدہ ہوکر جاگ گیا، اپنے سپاہی کو بلایا اور ان سے کہا: تم اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر اس بات کی قسم کھاؤ کہ ابھی جو حکم میں تمہیں دوں گا اس کی تعمیل کروگے، سپاہی نے کہا: کہاں میرا ہاتھ اور کہاں امیر المؤمنین کا سر مبارک لیکن میں ضرور اس کو پورا کروں گا اور میں نے عہد و پیمان کیا کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ مہدی نے کہا: یہ دستخط نامہ لو، قید خانے جاؤ اور فلاں علوی حسینی کو ڈھونڈو اور جب وہ تمہیں مل جائے تو اسے قید سے نکال کر دو باتوں کا اختیار دو کہ یا تو وہ ہمارے پاس آزاد ہوکر عزت وعیش کے ساتھ رہے یا پھر گھر والوں کی طرف لوٹ جائے۔

اگر وہ جانا پسند کرے تو تم اسے فلاں فلاں چیز اور اتنا اتنا سامان دے دینا اور اگر وہ یہاں رہنا پسند کرے تو اسے اتنا اتنا مال دے دینا۔ سپاہی نے وہ دستخط نامہ اٹھایا اور جیل کی طرف چل پڑا، چنانچہ میں نے جیل میں داخل ہوکر اس نوجوان کر ڈھونڈا تو وہ مجھے مل گیا، وہ نکل کر میرے پاس آیا، وہ ایک بوسیدہ کپڑے کی طرح نظر آرہا تھا، میں نے اسے امیر المؤمنین کا پیغام سنایا اور اس کو دونوں صورتوں سے آگاہ کیا، اس نے پیغام سن کر مدینہ منورہ اپنے گھر والوں کے پاس جانے کو اختیار کیا، تو میں نے تحفے اور سواریاں اس کے حوالے کئے، جب وہ سوار ہوکر جانے کے لیے آیا تو میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے تم پر سے مشقت کو دور کیا، کیا تم جانتے ہو کہ امیر المؤمنین نے تمہیں کس وجہ سے رہا کیا؟

قیدی کہنے لگا: جی ہاں! میں رات کو سویا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بندے مظلوم! میں نے کہا: جی! اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو اور دو رکعت پڑھو اور اس کے بعد یہ کہو:

يَا سَابِقَ الْفَوْتِ، وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ، وَيَانَاشِزَ الْعِظَامِ بَعْدَالْمَوْتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ أَمْرِيْ فَرَجاً وَمَخْرَجاً اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. [1]

ترجمہ: اے پکار کو سننے والے، اے موت کے بعد ہڈیوں کو ترتیب دے کر زندہ کرنے والے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے گھر والوں پر سلامتی اور برکت نازل کیجئے۔ اور میرے اس معاملہ میں آسانی کر دیجئے اور نکلنے کا کوئی ذریعہ بنا دیجئے، آپ کو پورا علم ہے اور مجھے علم نہیں اور آپ ہی قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں اتنی قدرت نہیں۔ اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! آپ تو غیب کی باتوں کو بھی خوب جاننے والے ہیں۔

وہ قیدی کہتا ہے کہ میں اٹھا، نماز پڑھی اور ان کلمات کو مسلسل دہراتا رہا یہاں تک کہ مہدی نے مجھے بلا لیا۔

سپاہی کہتا ہے کہ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ جس نے مجھے اس نوجوان سے اس بات کی پوچھنے کی توفیق دی، میں مہدی کے پاس گیا اور ان کو سارا قصہ سنا دیا، انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اس نے سچ کہا، میرے پاس خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے مجھے اسے رہا کرنے کا حکم فرمایا۔

---

[1] الفرج بعدالشدة للتنوخی: الباب السادس، ج ۲ ص ۲۳۹

حضرت رابعہ بصریہ کی چادر کی غیبی حفاظت

ایک دن حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو بوجہ تھکان نماز ادا کرتے ہوئے نیند آ گئی، اسی دوران ایک چور آپ کی چادر اٹھا کر فرار ہونے لگا لیکن اُسے باہر نکلنے کا راستہ ہی نظر نہیں آیا، اور چادر اپنی جگہ رکھتے ہی راستہ نظر آ گیا، لیکن اس نے بوجہ حرص چادر اٹھا کر فرار ہونا چاہا اور پھر راستہ نظر آنا بند ہو گیا، غرض کہ اسی طرح اس نے کئی مرتبہ کیا اور ہر مرتبہ راستہ بند نظر آیا، حتیٰ کہ اس چور نے ندائے غیبی سنی کہ خود کو آفت میں کیوں مبتلا کرنا چاہتا ہے؟ اس چادر والی نے برسوں سے خود کو ہمارے حوالے کر دیا، اور اس وقت سے شیطان تک اس کے پاس نہیں پھٹک سکا، پھر کسی دوسرے کی کیا مجال جو چادر چوری کر سکے؟ یاد رکھ اگر ایک محوخواب ہے لیکن دوسرا تو بیدار ہے۔ ❶

مہمان کے اکرام کے سبب ایک غیبی بکری دودھ اور شہد دینے لگی

حضرت ابوالربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گاؤں میں ایک نیک عورت کی شہرت سنی جس کا نام فِضّہ تھا، میری عادت کسی عورت سے ملنے کی نہ تھی، مگر اس کے احوال میں نے ایسے سنے کہ مجھے اس کے پاس جانے کی خواہش پیدا ہوئی، میں اس گاؤں میں گیا اور اس کی تحقیق کی تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ اس کے یہاں ایک بکری ہے جس کے تھنوں سے دودھ اور شہد دونوں نکلتے ہیں، مجھے یہ سن کر تعجب ہوا، میں نے ایک نیا پیالہ خریدا اور اس کے گھر جا کر میں نے کہا کہ تمہاری بکری کے متعلق میں نے یہ شہرت سنی ہے کہ وہ دودھ اور شہد دیتی ہے میں بھی اس کی برکت دیکھنا چاہتا ہوں، اس نے وہ بکری میرے حوالہ کر دی، میں نے اس کا دودھ نکالا، تو واقعی اس میں سے دودھ اور شہد نکلا، ہم نے اس کو پیا، اس کے بعد میں نے پوچھا کہ یہ بکری کہاں سے

❶ تذکرۃ الاولیاء: حضرت رابعہ بصریہ کے حالات ومناقب، ص۶۰

تمہارے پاس آئی؟ کہنے لگی اس کا قصہ یہ ہے کہ ہم غریب ہیں، ایک بکری کے سوا ہمارے پاس کچھ نہ تھا، اسی پر ہمارا گزر تھا، اتفاق سے بقرہ عید آ گئی، میرے خاوند نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ اور تو ہے نہیں، یہ بکری ہمارے پاس ہے لاؤ اسی کی قربانی کر لیں، میں نے کہا کہ ہمارے پاس گزر کے لئے اس کے سوا تو کوئی چیز ہے نہیں، ایسی حالت میں قربانی کا حکم تو ہے نہیں، پھر کیا ضرورت ہے کہ ہم قربانی کریں؟ خاوند نے یہ بات مان لی اور قربانی ملتوی کر دی۔ اس کے بعد اتفاق سے اسی دن ہمارے یہاں ایک مہمان آ گیا، تو میں نے خاوند سے کہا کہ مہمان کے اکرام کا تو حکم ہے اور کوئی چیز تو ہے نہیں، اس بکری ہی کو ذبح کر لو، وہ اس بکری کو ذبح کرنے لگا، مجھے یہ خیال ہوا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے اس بکری کو ذبح ہوتے دیکھ کر رونے لگیں گے، اس لئے میں نے کہا کہ باہر لے جا کر دیوار کی آڑ میں ذبح کر لو، بچے نہ دیکھیں، وہ باہر لے گئے اور جب اس پر چھری چلائی تو یہ بکری ہماری دیوار کے اوپر کھڑی تھی اور وہاں سے خود اُتر کر مکان کے صحن میں آ گئی، مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید وہ بکری خاوند کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، میں اس کو دیکھنے باہر گئی تو خاوند اس بکری کی کھال کھینچ رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی ہی بکری گھر میں آ گئی، اس کا قصہ میں نے سنایا، خاوند کہنے لگے:

لعلَّ اللّٰه تعالی أن یکون قدأبدلناخیراًمنها،فکانت تلک تحلب اللبن، وهذه تحلب اللبن والعسل ببرکة إِکرامناالضیف ،ثم قالت:یاأولادی إِن تغیَّر لبنهافطیِّبوا ترعی فی قلوب المُریدین،فإِذاطابت قلوبهم طاب لبنها،وإِن تغیرت لبنهافطیِّبوا قلوبکم یطب لکم کل شئی طلبتموه. ❶

---

❶ فضائلِ صدقات:ص۷۶۴،۷۶۵/ روض الریاحین في حکایات الصالحین:الحکایة الثالثة والخمسون، ص ۹۳، ۹۴

ترجمہ: کیا بعید ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے اس کا بدل ہمیں عطا فرمایا ہو، یہ وہ بکری ہے جو دودھ اور شہد دیتی ہے یہ سب کچھ محض مہمان کے اکرام کی وجہ سے ہے، پھر وہ عورت کہنے لگی کہ اے میرے بچو! یہ بکری دلوں میں چرتی ہے، اگر تمہارے دل نیک رہیں گے تو اس کا دودھ بھی اچھا رہے گا، اور اگر تمہاے دلوں میں کھوٹ آ گیا تو اس کا دودھ بھی خراب ہو جائے گا، اپنے دلوں کو اچھا رکھو، ہر چیز تمہارے لئے اچھی بن جائے گی۔

تکلیف اور تنگدستی کے بعد نصرت الٰہی

ایک عورت خوش حالی میں اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہے کہ میرا شوہر محنت مزدوری کی غرض سے ایک شہر کی طرف گیا، کچھ دن اس نے کام کیا، پھر اس نے کام کرنا چھوڑ دیا اور بے روزگار ہو کر وہیں مقیم ہو گیا۔

اس کے بعد ہم پر شدید تنگی آئی، ہم نے اپنی ایک زمین بیچنی چاہی مگر وہ ہم سے نہیں بکی اور میرے شوہر کی خط وکتابت بھی ختم ہوگئی، چنانچہ ان کی خیر خیریت کا کوئی پتہ نہیں چلتا تھا، یہاں تک ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید اس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آچکا ہے، چنانچہ میں نے گھر کے سامان کو بیچ بیچ کر اپنے بچوں پر خرچ کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ گھر میں کوئی چیز نہیں بچی، اتنے میں زمین کو کاشت کرنے کا وقت بھی آ گیا اور ہمیں بیجوں کی شدید ضرورت پڑی لیکن ہمارے پاس بیج کا ایک دانہ بھی نہیں تھا کہ کاشت کرتے، قریب تھا کہ زمین بے کار ہو جاتی اور زراعت کا وقت گزر جاتا۔

میں ایک صبح اٹھی، میرے اوپر یہ تمام حالات جمع ہو جانے کی وجہ سے بڑا غم تھا، تو میں نے ایک مال دار شخص کی طرف اپنا ایک آدمی بھیجا جس کے بارے میرا خیال تھا کہ اگر میں اس سے کچھ رقم طلب کروں گی تو وہ ضرور ہماری مدد کرے گا تا کہ میں اس سے اپنی اولاد کے لیے سودا سلف خرید لوں۔

اس نے میرے نمائندہ سے کہا: میں کیسے ان کو ان کی مطلوبہ رقم دے دوں حالانکہ ان کی زمین کاشت نہیں کی گئی اور ان کو کوئی غلہ بھی نہیں ملا اور اس کے شوہر کی بھی کوئی خیر خبر نہیں ہے تو وہ مجھے کہاں سے لوٹائیں گی؟ جب وہ آدمی یہ خبر لے کر آیا تو میں غم سے مرنے لگی اور میں نے اور میرے بچوں نے ایک دن رات کا کھانا نہ کھایا اور اسی حالت میں ہم نے صبح کردی:

فَمَا انْتَصَفَ النَّهَار، حَتّٰى وَرَدَ كتابُ زَوْجِیْ بِسَلَامَتِهٖ، وَذَكَرَ السَّبَبُ فِی تَأْخِیر كِتَابه، وَأَرْسَلَ إِلَیَّ فِی كِتَابِه سُفْتَجَةً بِمِائَة دِينَارٍ ثِيَابٍ قَدْ أَنْفَذَهَا مَعَ تَاجِرٍ مِّنْ أَهْلِ مِصْر، قِيمَتُهَا خَمْسُوْنَ دِينَارًا، فَقَبَضْتُ ذٰلِكَ، وَعَمرنا الضَّيْعَة، وَزَرَعَتْ تِلْكَ السَّنَةُ، وَصَلُحَتْ حَالُنَا. ❶

ترجمہ: سوا بھی دو پہر بھی نہ ہوئی تھی کہ میرے شوہر کا خط اس کی خیر خبر کے ساتھ پہنچ گیا، خط میں تاخیر کا سبب بھی ذکر کیا تھا، اس نے اپنے خط کیساتھ سو دینار اور کچھ کپڑے جو کہ اس نے ایک مصری تاجر سے حاصل کئے تھے بھیجے جس کی قیمت پچاس دینار تھی، میں نے وہ لے لئے اور زمین کو کاشت کیا اور ہماری حالت بہتر ہوگئی۔

ایک ٹیکسی ڈرائیور کا صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا مانگنا اور اسکی غیبی مدد

کچھ عرصہ قبل میں روزی کی تلاش میں کوہاٹ سے کراچی آیا تھا، میرے پاس کچھ رقم تھی اور یہ ارادہ کرلیا تھا کہ کراچی میں اس سے یا تو کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کرلوں گا یا پھر ٹیکسی خرید کر چلاؤں گا، کیونکہ میرے پاس کوئی ہنر تو تھا نہیں کہ میں کسی کمپنی میں ملازمت اختیار کرتا اور پھر اپنے کاروبار سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہوسکتی تھی، کم از کم کسی کی جلی کٹی تو سننی نہیں پڑتی، لہٰذا کراچی میں کالی پیلی ٹیکسی خرید کر چلانی شروع کردی۔ دن گزرتے رہے یہاں سے جو تھوڑی بہت آمدنی ہوتی ان میں سے اپنے لیے خرچ

❶ الفرج بعدالشدة للتنوخی: الباب السابع، ج۳ص ۲۸۱، ۲۸۲

نکال کر باقی گھر بھیج دیتا، اس طرح گھر والوں کی طرف سے کبھی کبھار چھوٹی موٹی فرمائشیں بھی آتی رہتیں جو میں اپنی طاقت کے مطابق پوری کرنے کی کوشش کرتا۔

ایک دن میرے چھوٹے بیٹے کا خط موصول ہوا، جس میں اس نے مجھ سے یہ فرمائش کی تھی کہ ابو! میرے لیے کراچی سے سائیکل خرید کر بھیج دیجیے گا، میں آپ کی طرف سے سائیکل کا انتظار کروں گا، مجھے اس کی خواہش کا بڑی شدت سے احساس ہوا اور میں اس کی کوشش میں لگ گیا کہ اپنے ذاتی خرچ سے کچھ رقم نکال کر بچے کے لیے سائیکل خرید لوں، اس کے لیے چاہے مجھے اضافی کام ہی کرنا پڑ جائے، اس طرح بہت جلد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے پاس سائیکل کے لیے کچھ رقم جمع ہوگئی، لیکن اس دوران بدقسمتی سے ٹیکسی کا انجن خراب ہوگیا جس کے لیے ان پیسوں کے علاوہ میں نے کئی ساتھیوں سے ادھار لے کر ٹھیک کروالیا، جس پر بچے کی سائیکل کے لیے جمع کی ہوئی رقم بھی لگ گئی اور ساتھیوں کا مقروض بھی ہوگیا، مجھے اس اچانک حادثے سے ذہنی طور پر بڑا صدمہ ہوا، لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنے کی کوشش کرتا رہا، کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے اسی کی طرف سے امتحان کے طور پر ہو رہا ہے، میں آہستہ آہستہ پھر سنبھلنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک روز گھر سے چھوٹے بھائی کا فون آیا جس میں اس نے کہا:

امی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کے بچنے کا واحد حل ہے کہ ان کا جلد از جلد آپریشن کروایا جائے جس پر کم از کم بارہ ہزار روپے اخراجات آئیں گے۔

میں یہ خبر سن کر دم بخود رہ گیا اور اپنے آپ کو سنبھالا دینے کی تمام امیدیں دم توڑتی دکھائی دینے لگی، کیونکہ میرے پاس مزید ادھار لینے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا، جتنے بھی

دوست واحباب تھے ان میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس سے میں نے ادھار نہ لیا ہو اور مزید کسی سے ادھار لینے کی میرے اندر سکت بھی نہیں رہی تھی، کیونکہ ان حالات میں پچھلے قرضے کی ادئیگی کرنا بھی میرے لیے انتہائی مشکل تھا، کافی سوچ بچار کیا لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی، بس ایک ہی حل نظر آرہا تھا اور وہ تھا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا، دوپہر کا وقت تھا، میں نے انتہائی پریشانی کی حالت میں شارع فیصل میں مسجد مولانا رومی کے پاس ٹیکسی کھڑی کردی اور نماز پڑھی، نماز کے بعد میں نے دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور دعا کی، دعا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑایا اور رویا:

یا اللہ! تو ہی آسرا ہے یا اللہ! تیرے علاوہ کوئی حاجت پوری کرنے والا نہیں، میرے اوپر جو مصیبتیں ہیں اس کو تجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا، یا اللہ! تو ہی میری تمام پریشانیوں کو حل فرمادے۔

نماز سے فارغ ہوکر میں مسجد سے نکلا ٹیکسی میں بیٹھا ہی تھا کہ سامنے سگنل کے پاس کھڑے پینٹ شرٹ میں ملبوس ایک گورے شخص نے مجھے اشارے سے اپنی طرف بلایا، میں ٹیکسی اس کے قریب لے گیا وہ غیر ملکی معلوم ہو رہا تھا، اس نے انگریزی میں مجھے ایئرپورٹ کی طرف جانے کا کہا، مجھے انگریزی نہیں آتی اس لیے اشاروں سے بتایا کہ ڈیڑھ سو روپے لوں گا، جس پر اس غیر ملکی نے کہا OK (ٹھیک ہے) راستے میں اس نے مجھے ٹوٹی پھوٹی اردو میں بتایا کہ وہ ایئرپورٹ جارہا ہے اور اس کی فلائٹ میں بہت کم وقت رہ گیا ہے لہٰذا جتنا ممکن ہوسکے گاڑی تیز چلاؤ۔

میں نے اپنی بھرپور کوشش کی اور مقررہ وقت سے پہلے اس شخص کو ایئرپورٹ تک پہنچا دیا، گاڑی سے اتر کر اس غیر ملکی نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جتنے کھلے ڈالر تھے سارے

میرے ہاتھ میں تھما دیے، میں نے اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا کہ کچھ رقم تو ہاتھ آگئی ہے مزید کسی سے ادھار لے کر والدہ کے لیے بھیج دوں گا۔

اس دوران مجھے ایئرپورٹ کے قریب منی ایکسچینج آفس (جہاں رقم کا تبادلہ ہوتا ہے) نظر آیا میں وہاں گیا اور کلرک کو بتایا کہ ڈالر تبدیل کرانے ہیں، اس نے مجھ سے رقم لی اور گن کر کیلکولیٹر سے حساب لگا کر کہنے لگا:

''۳۴ ہزار روپے'' میرے منہ سے بے اختیار نکلا، یا اللہ! تیرا شکر ہے، یا اللہ! تیرا شکر ہے، مجھے یقین نہیں آرہا تھا میں نے اللہ تعالیٰ کی شان کریمی دیکھ لی تھی، اب میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان مزید کامل ہوگیا تھا، میں وہاں سے رقم لے کر سیدھا ایئرپورٹ کی مسجد میں آیا دو رکعت نفل شکرانہ ادا کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑایا۔

یہ ایک ٹیکسی ڈرائیور کا واقعہ ہے جو کچھ عرصہ پہلے انہوں نے سفر کے دوران سنایا تھا۔ ❶

سفرِ حج میں ایک خاتون کی غیبی مدد

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ جارہا تھا، راستہ میں میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ قافلہ سے آگے آگے جارہی ہے، میں نے خیال کیا کہ یہ ضعیفہ اس لئے قافلہ سے آگے چل رہی ہے کہ کہیں قافلہ کا ساتھ نہ چھوٹ جائے، میرے پاس چند درہم تھے وہ میں جیب سے نکال کر اس کو دینے لگا اور اس سے میں نے کہا کہ جب قافلہ منزل پر ٹھہرے تو مجھے تلاش کر کے مل لینا میں قافلہ والوں سے کچھ چندہ جمع کر کے تجھ کو دیدوں گا اس سے اپنے لئے سواری کرایہ پر لے لینا:

فمدت یدھا وقبضت شیاءً من الھواء، فإذا فی یدھا دراھم، فناولتنی

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۴۸۷ تا ۴۹۰

إياها وقالت: أنت أخذتها من الجيب ونحن أخذناها من الغيب. ❶

ترجمہ: اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور مٹھی میں کوئی چیز لی تو وہ دراہم تھے، سو اس نے مجھے وہ دراہم دیئے اور کہا کہ تو نے جیب سے لیئے ہم نے غیب سے لئے۔

اسکے بعد میں نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے چند اشعار پڑھ رہی ہے، جن کا ترجمہ یہ ہے: اے دلوں کے محبوب! میرے لیئے تیرے سوا کوئی نہیں، آج تو رحم کردے اس پر جو تیری زیارت کو حاضر ہوئی۔ میرا صبر جا تا رہا اور تیرا اشتیاق بہت بڑھ گیا اور دل کو اس سے انکار ہے کہ وہ تیرے سواء کسی سے بھی محبت کرے۔ تو ہی میرا سوال ہے تو ہی میرا مطلوب ہے، تو ہی میری مراد ہے، کاش مجھے یہ معلوم ہوجاتا کہ تیری ملاقات کب ہوسکے گی، مجھے جنت سے اس کی نعمتیں مقصود نہیں مجھے جنت اس لئے مطلوب ہے کہ اس میں تیرا دیدار ہوگا۔

ایک اژدھے کے ذریعے پاؤں سے زہریلے مواد کا اخراج

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں مصیصہ میں جبل نور پر تھا، وہاں میرے پاؤں میں ایک بڑی نوکیلی ہڈی گھس گئی۔ میں نے اس کے نکالنے میں حتی المقدور کوشش کی، مگر نکال نہ سکا اور میرے پاؤں ہی میں ایک مدت تک رہی یہاں تک کہ پاؤں سوج گیا اور اس میں پیپ پڑ گئی اور سیاہ ہوگیا، اور بھری ہوئی مشک کے مانند پھول گیا اور میں ایک درخت کے نیچے پڑا رہا۔ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا، اس وقت کچھ بو (بدبو) محسوس ہونے لگی، میں نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتا ہوں:

فإذا بحيّة سوداء قد وضعت فمها على الموضع الذى فيه العظم وجعلت تمصّه وترمي القيح والدم، فغمضت عيني، فلم تزل تمص

❶ فضائل حج: ص ۲۲۹/روض الرياحين: الحكاية الخامسة والسبعون، ص ۱۱۷

وترمي الدم حتى وصلت إلى العظم ،فحرّكته،وأخرجته،ثم أحست بشئي ليّن مسح على رجلي،فلاأدري ذلك تؤلمني،وزال ماعندي من الألم،والحمدللّه على ذلك حمداً كثيراً،فسبحان اللّه اللطيف الخير،الذي هوعلى شيئي قدير.❶

ترجمہ: ایک بڑا کالا سانپ اس ہڈی کی جگہ پر منہ لگائے پڑا ہے اور زخم کو چوس چوس کر خون اور پیپ پھینکتا جاتا ہے۔ میں نے آنکھ بند کرلی وہ سانپ اسی طرح خون اور پیپ چوس چوس کر پھینکتے ہوئے ہڈی تک پہنچا اور اسے ہلا کر نکال ڈالا، پھر مجھے معلوم ہوا کہ کوئی نرم چیز میرے پاؤں پر لگائی نہ معلوم اس نے اپنی زبان لگائی یا دم، اس کے بعد میں اٹھ بیٹھا تو خون، پیپ اور ہڈی سب چیزیں پڑی ہوئی تھیں اور مجھے یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ میرے کس پیر میں درد تھا۔ اور سارا درد جاتا رہا اس پر اللہ کا بڑا شکر ہے ”سُبْحَانَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الَّذِیْ هُوَعَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر“.

ایک سال تک اللہ تعالیٰ نے رقم کی حفاظت کی

ہشام بن خالد کہتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں چلا گیا اس حال میں کہ میرے پاس ایک تھیلا تھا جس میں ہزار درہم تھے، ان کے علاوہ میرے پاس کچھ نہ تھا، وہ دراہم میری کل جمع پونجی تھے، میں نے وہ تھیلا ایک ستون کے ساتھ رکھ دیا اور نماز پڑھنے لگا، نماز کے بعد اس تھیلے کو وہیں بھول کر واپس چلا آیا، اس تھیلے کو کھونے کی وجہ سے میں بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گیا اور میرے برے حالات کے بوجھ نے مجھے کچل ڈالا، مگر میں نے ایک سال تک کسی کو بھی اپنے حال سے آگاہ نہ کیا۔

اس کے بعد میں نے اس ستون کے پاس نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے وہ

❶روض الرياحين :الحكايةالرابعة عشرة بعدالأربع مئة،ص ۳۳۲

تھیلا واپس دلوادے اور حال یہ تھا کہ ایک بڑھیا میرے برابر میں بیٹھی ہوئی میری دعا سن رہی تھی، میں نے اس سے کہا: ایک تھیلا ہے جس کو پچھلے سال میں اسی ستون کے پاس بھول گیا تھا، کہنے لگی: وہ تو میرے پاس ہے اور پچھلے ایک سال سے میں تمہاری منتظر ہوں، پھر وہ بڑھیا وہی تھیلا مجھے دے کر چلی گئی۔ ❶

زندگی سے مایوس بیمار کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا سکھانا اور شفایابی

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار ایسا سخت بیمار رہا کہ مجھے بھی اور دیکھنے والوں کو بھی میری زندگی سے ناامیدی ہوگئی، میں اسی تکلیف شدید میں تھا کہ میں نے جمعہ کی شب خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آئے اور میرے سرہانے بیٹھ گئے اور ان کے پیچھے بہت سی مخلوق آئی، وہ داخل ہوتے وقت پرندوں کی شکل پر تھے اور بیٹھنے کے بعد آدمیوں کی شکل بن گئے، وہ داخل ہوتے رہے اور میں دروازہ کو دیکھتا رہا، جب وہ داخل ہو چکے تو اس شخص نے سر اٹھایا اور فرمایا: اس شہر میں تین آدمیوں کی عیادت کے ارادہ سے آیا ہوں، ایک تو یہ شخص میری طرف اشارہ کر کے، دوسرا صالح خلقانی، میں ان کو اس سے پہلے نہیں جانتا تھا، تیسرے ایک عورت جس کا نام نہ لیا۔ پھر اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھی: ”بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّیَ اللّٰهُ حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اِعْتَصَمْتُ عَلَى اللّٰهِ فَوَّضْتُ أَمْرِیْ إِلَى اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ پھر مجھ سے فرمایا: ان کلمات کو بہت پڑھا کرو، اس میں ہر بیماری کی شفا اور ہر تکلیف سے راحت اور ہر دشمن پر کامیابی ہے، پہلے پہل اسے حاملینِ عرش نے پڑھا تھا، جب انہیں عرش کے اٹھانے کا حکم ہوا اور قیامت تک اسے پڑھتے رہیں گے ایک شخص جو آپ کے دائیں یا بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے پوچھا کہ یارسول اللہ!

❶ الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب السابع، ج۳ ص ۹۳

اگر اسے کوئی دشمن سے مقابلہ کے وقت پڑھے،فرمایا: واہ!واہ!اس میں فتح ونصرت اور خوش خبری ہے، میں نے خیال کیا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ابوبکر ہیں؟ فرمایا:

هذاعمّى حمزة رضى اللّه عنه ،ثم أومأبيده إلى مَن ورائه وقال: وهؤلاء الصالحون ،ثم خرج فانتبهت وقدخرجت من علّتى وبُرئتُ منها،وأصبحت أصحّ مماكنت،والحمدللّه ربّ العالمين. ❶

ترجمہ: یہ میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں، پھر اپنے دست مبارک سے بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا: یہ شہداء ہیں اور پھر پیچھے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: یہ صالحین ہیں اور پھر تشریف لے گئے، میں بیدار ہوا تو میری بیماری جاتی رہی اور صبح سے پہلے میں زیادہ تندرست ہو گیا۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

اللہ رب العزت نے شیر کے ذریعے کنویں سے باہر نکال دیا

شیخ ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سال حج کو گیا، میں چلتے چلتے ایک کنویں میں گر پڑا، میرے نفس نے تقاضا کیا کہ کسی سے مدد چاہوں، میں نے کہا: واللہ! میں کسی سے مدد نہیں چاہوں گا، ابھی خیال تمام نہ ہوا تھا کہ دو آدمی کنوئیں پر سے گزرے، ایک نے دوسرے سے کہا: چلو اس کنویں کا منہ بند کر دیں تا کہ کوئی اس میں گر نہ پڑے، چنانچہ انہوں نے بانس اور نرسل جمع کر کے کنویں کا منہ بند کر دیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ انہیں پکاروں، پھر جی میں کہا:

إلى من هوأقرب منهماوسكت،فبينماأنابعدساعة إذابشيئى جاء فكشف عن رأس البئر،وأدلي رِجليه وكأنه يقول:تعلق بى فى همهمة

❶روض الرياحين :الحكايةالسادسة عشرة بعدالأربع مئة،ص ۳۳۳،۳۳۴

منه كنت أعرف منه ذلك،فتعلّقت به فأخرجني فإذاهوسبع،فمرّوهتف بي هائف ياأباحمزة أليس هذاأحسن ، نجيناك من التّلف بالتلف ،فمشيت و أناأقول:❶

ترجمہ:اسے نہ پکاروں جوان سے بھی قریب ہے اور خاموش ہے؟ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چیز نے آ کر کنویں کا منہ کھولا اور اپنے پاؤں لٹکائے اور گنگنائی آواز سے کچھ کہا، گویا وہ یہ کہتے تھے کہ میرے پاؤں سے لٹک جاؤ یہی میری سمجھ میں آیا اور میں اس کے پاؤں سے لٹک گیا اور اس نے مجھے نکال لیا، دیکھا تو وہ شیر تھا، پھر وہ چلا گیا اور ایک ہاتف نے مجھ سے کہا: اے ابوحمزہ! کیا یہ اچھا نہ ہوا کہ ہم نے تجھے ایک مہلک (ہلاک کرنے والی چیز) شئی کے ذریعہ ہلاکت سے بچایا۔

نصرت الٰہی کی وجہ سے جان بچ گئی

ہارون رشید نے ایک خادم کو حکم دے کر کہا: جب رات ہو جائے تو فلاح حجرے کے پاس جا کر اسے کھولنا اور تمہیں اس میں جو بھی شخص نظر آئے اسے پکڑ کر لانا، پھر فلاں صحرا کی کھائی میں اسے پھینک کر مٹی سے ڈھانپ لینا اور تمہارے ساتھ فلاں دربان بھی ہونا چاہیے۔ چنانچہ خادم حجرے کے دروازے کے پاس آیا اور اسے کھولا، اس میں ایک لڑکا تھا جو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ طلوع ہوتا ہوا سورج ہے، تو خادم نے اسے زور سے کھینچا، اس نے کہا: اللہ سے ڈرو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس بات سے ڈرو کہ تم اس کے سامنے میرے خون میں رنگے ہوئے حاضر ہو، تو خادم نے ان کی بات کا کوئی دھیان نہ دیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر انہیں مقررہ جگہ پر لے گیا۔ وہاں پہنچ کر قریب ہی تھا کہ لڑکا ہلاک ہو جاتا اور

❶روض الرياحين :الفصل الأوّل من الخاتمة، ص ۴۰۲

اس نے وہ کھائی بھی دیکھ لی جس میں اس کوڈالنا تھا،تو اس نے ہارون رشید کے خادم سے کہا: اے لڑکے! جو کام تم نے ابھی کیا نہیں اس سے تو رجوع ہوسکتا ہے لیکن جو کچھ ہو چکا اس سے رجوع نہیں ہوسکتا، مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو اور پھر جو تم حکم کرو گے میں کرلوں گا۔اس نے کہا: جیسے تمہاری مرضی۔

پھر نوجوان نے کھڑے ہوکر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دعا کی:

یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَغِثْنِیْ فِیْ وَقْتِی ھٰذَاوَالْطُفْ بِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ.

ترجمہ: اے وہ ذات! جو چھپے ہوئے بھی مہربانیاں اور احسان کرتا رہتا ہے، اس وقت تو میری مدد کر اور اپنی پوشیدہ مہربانی سے مجھ پر رحم کر میں تجھ ہی سے فریاد کرتا ہوں۔

اللہ کی قسم! ابھی وہ اپنی دعا پوری بھی نہ کر پایا تھا کہ ہوا چلی اور غبار اڑا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنے بھی نہ پائے، وہ سب اپنے چہروں کے بل گر پڑے اور اپنے میں مشغول ہوکر نوجوان سے غافل ہوگئے پھر وہ ہوا رک گئی، انہوں نے نوجوان کو ڈھونڈا تو وہ تھا ہی نہیں اور اس کی رسیاں پھینکی ہوئی تھیں، خادم نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم تو برباد ہوگئے امیرالمؤمنین تو یہ سمجھیں گے کہ ہم نے اسے رہا کر دیا تو ہم انہیں کیا جواب دیں گے؟ اگر ہم جھوٹ بول بھی دیں گے تو پھر بھی نہیں چھوٹ سکتے کیوں کہ ان کو نوجوان کی خبر پہنچ ہی جائے گی تو وہ ہمیں مار ڈالیں گے اور اگر ہم سچ بول دیں گے تو کوئی نہ کوئی ناگوار بات فوری طور پر پیش آئے گی۔

اس کے ایک عقل مند ساتھی نے کہا: حکماء کہتے ہیں:

إِنْ كَانَ الْكَذِبُ يُنْجِيْ، فَالصِّدْقُ أَرْجَى وَأَنْجَى.

ترجمہ: اگر جھوٹ بچاتا ہے تو سچ تو اس سے بھی بڑھ کر پر امید ہے اور وہ تو جھوٹ سے بھی زیادہ بچانے والا ہے۔

پھر وہ جب ہارون رشید کے سامنے حاضر ہوئے تو ہارون رشید نے ان سے کہا: میں نے تمہیں جو حکم دیا اس کی کیا تعمیل کی؟

خادم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ سے بالکل سچ کہوں گا اور مجھ جیسا آدمی آپ کے دربار میں جھوٹ بولنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتا، لہٰذا واقعہ اس طرح ہے اور پورا واقعہ بیان کردیا۔ تو ہارون رشید نے کہا:

لَقَدْ تَدَارُكَهُ اللُّطفُ الْخَفِيُّ، وَاللّٰهِ، لَأَجْعَلَنَّهَا فِي مُقَدِّمَاتِ دُعَائِيْ، اِمْضِ لِشَأنِكَ، وَاكْتُمْ مَاجَرَى. ❶

ترجمہ: اللہ تعالی کی مخفی مہربانی اس کے ساتھ شامل ہوگئی، اللہ کی قسم! میں اسے سب سے پہلے اپنی دعا میں یاد رکھوں گا، اپنے کام میں لگے رہو اور جو کچھ ہو چکا اسے راز میں رکھو۔

نصرتِ الٰہی سے موت کے منہ سے رہائی پانے والا

عبید اللہ بن زیاد نے ایک قاصد کو اپنے کسی کام سے یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا، جب وہ پہنچا تو یزید سے ایک خارجی آدمی بات چیت کررہا تھا، باتوں کے دوران اس نے کہا اے بدبخت! تو یزید نے خارجی سے کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے ضرور قتل کروں گا، یہ سن کر خارجی اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ بولنے لگا، یزید نے خارجی سے کہا: تم کیا بول رہے ہو؟ اس نے کہا: میں بول رہا ہوں:

عَسَى فَرَّجَ يَأتِيْ بِهِ اللّٰهُ اِنَّهُ ۔۔۔ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ خَلِيْقَتِه اَمْرٌ

اِذَااشْتَدَّ عُسْرٌ فَارْجُ يُسْرًا فَاِنَّهُ ۔۔۔ قَضَى اللّٰهُ اَنَّ الْعُسْرَ يَتْبَعُهُ الْيُسْرُ

ترجمہ: ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ فراخی کو لے آئے کیوں کہ وہ ہر روز اپنے بندوں کے بارے میں فیصلے کرتے رہتے ہیں، جب مشکل بڑھتی ہے تو آسانی کو کھینچتی ہے، کیوں

❶ الفرج بعد الشدة للتنوخي: الباب الثالث: هارون الرشيد يأمر بقتل فتى علوى فينجيه اللّٰه تعالى. ج ۱ ص ۲۷۰

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو چکا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔
یزید نے (اپنے آدمیوں سے) کہا: اسے باہر نکالو اور اس کی گردن اڑادو، پھر ہیثم بن الاسود نے آکر کہا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس کو اس بارے میں بتادیا گیا، اس نے کہا: ابھی تھوڑی دیر رکو یہاں تک کہ میں واپس آؤں، وہ تھوڑی دیر کے بعد آکر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! تم مجرم کو اس کی قوم کے قاصدوں کے حوالے کردو، یزید نے کہا: یہ تمہارے حوالے ہے۔
سو ہیثم بن الاسود اس کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا اور خارجی کہہ رہا تھا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ پر غالب آنا چاہ رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ اس پر غالب ہو گئے۔ ❶

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی فقر وفاقہ کے دوران غیبی نصرت

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ میں نہر کے کنارے سے خرنوب اشوک (ایک درخت کا نام ہے) سے گری پڑی سبزی اور پتے لے کر آتا اور ان کو کھا کر گزارہ کرتا، بغداد میں اس قدر گرانی تھی کہ کوئی چیز خریدنے کی سکت نہیں تھی، مجھے کئی کئی دن بغیر کھائے ہو جاتے تھے اور میں اس کی تلاش میں رہتا تھا کہ کہیں کوئی پھینکی ہوئی چیز مل جائے تو اسے اٹھا کر بھوک مٹالوں:

فخرجت يوما من شدة الجوع إلى الشط لعلي أجد ورق الخس أو البقل، أو غير ذلک فأتقوت به فما ذهبت إلى موضع إلا وغيری قد سبقني إليه وإن وجدت أجد الفقراء يتزاحمون عليه فأتركه حبا، فرجعت أمشي وسط البلد أدرک منبوذا إلا وقد سبقت إليه.

ترجمہ: ایک روز بھوک کی شدت میں اس امید پر دریا کے کنارے چلا گیا کہ شاید مجھے

❶ الفرج بعدالشدة للتنوخی: الباب الثامن، ج۴ ص ۱۲۰

سبزی وغیرہ کے پتے پڑے ہوئے مل جائیں گے تو اسے کھا لوں گا، مگر میں جہاں بھی پہنچا معلوم ہوا کہ مجھ سے پہلے کوئی دوسرا اٹھا کر لے گیا، کہیں کچھ ملا تو وہاں دوسرے غریبوں اور ضرورت مندوں کو اس پر چھینا جھپٹی کرتے ہوئے دیکھا اور اسے میں ان کی خاطر چھوڑ کر چلا آیا، میں وہاں سے چلتا ہوا اندرون شہر آیا، خیال تھا کہ کوئی پھینکی ہوئی چیز مل جائے گی، لیکن یہاں بھی اندازہ ہوا کہ کوئی مجھ سے پہلے اٹھا کر لے گیا۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد کے عطر بازار میں واقع مسجد یٰسین کے پاس پہنچا تو بہت ہی نڈھال ہو چکا تھا، اور قوتِ برداشت جواب دے چکی تھی، میں مسجد میں داخل ہو گیا اور ایک کونے میں بیٹھ کر موت کا انتظار کرنے لگا، اتنے میں ایک عجمی نوجوان صاف ستھری روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت لے کر آیا اور بیٹھ کر انہیں کھانا شروع کر دیا۔

كلما رفع يده باللقمة أن أفتح فمي من شدة الجوع، حتى أنكرت ذلك على نفسي فقلت: ما هذا، وقلت: ما ههنا إلا الله، أو ما قضاه من الموت.

ترجمہ: وہ جب لقمہ لے کر ہاتھ اوپر کرتا تو بھوک کی شدت کی وجہ سے بے اختیار میرا منہ کھل جاتا، کچھ دیر کے بعد میں نے اپنے آپ کو ملامت کی اور دل میں کہا یہ کیا حرکت ہے؟ یا تو خدا کھانے پینے کا انتظام کرے گا اور اگر موت کا فیصلہ لکھا جا چکا ہے تو پھر وہ پورا ہو کر رہے گا۔

اچانک عجمی کی نظر میرے اوپر پڑی اور اس نے مجھے دیکھ کر کہا: بھائی آؤ کھانا کھا لو میں نے منع کر دیا، اس نے قسم دی تو آخر کار میں راضی ہو گیا اور رک رک کر تھوڑا تھوڑا کھانے لگا، وہ مجھ سے پوچھنے لگا تم کیا کرتے ہو؟ کہاں کے ہو؟ اور کیا نام ہے؟ میں نے کہا میں جیلان سے پڑھنے کے لئے آیا ہوں، اس نے کہا میں جیلان کا ہوں، کیا تم ابوعبداللہ

صومعی درویش کے نواسے عبدالقادر جیلانی کو جانتے ہو؟ میں نے کہا میں وہی تو ہوں۔ اتنا سنتے ہی اس میں اضطرابی کیفیت پیدا ہوئی اور اس کے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا، اس نے کہا:

واللّٰه لقد وصلت إلى بغداد، معي بقية نفقة لي، فسألت عنك فلم يرشدني أحد ونفذت عقتي، ولي ثلاثة أيام لا أجد ثمن قوتي، إلا مما كان لك معي، وقد حلت لي الميتة، وأخذت من وديعتك هذا الخبز والشواء، فكل طيبًا، فإنما هو لك، وأنا ضيفك الآن، بعد أن كنت ضيفي. ❶

ترجمہ: بخدا بغداد پہنچتے ہی میں نے تمہیں تلاش کیا تھا، اور اس وقت میرے پاس میرے خرچے کے کچھ پیسے باقی تھے، لیکن کسی نے تمہارا پتہ نہیں بتایا اسی اثناء میں میرے خرچے کے پیسے ختم ہوگئے، جب تین دن تک منہ میں دانہ نہیں گیا، اور حالت ایسی ہوگئی جس میں مردار کھانا بھی جائز ہوجاتا ہے تو تمہارے جو پیسے میرے پاس امانت تھے، اس میں سے یہ گوشت اور روٹی لے کر آیا ہوں، اب آپ اچھی طرح اطمینان سے کھانا کھائیں، یہ سب آپ ہی کا ہے اور اب تک تو آپ میرے مہمان تھے لیکن اب میں آپ کا مہمان ہوں۔

میں نے اس سے کہا: آخر کیا بات ہے؟ اس نے کہا آپ کی والدہ نے میرے ہاتھ دینار بھجوائے تھے، میں اسی میں بحالت مجبوری یہ خرید کر لایا ہوں اور آپ سے اس کی معذرت چاہتا ہوں، میں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ تم بالکل مطمئن اور بے فکر رہو (تم نے جو کچھ کیا ٹھیک ہی کیا) پھر میں نے بچا ہوا کھانا بھی اسی کو دے دیا اور زادِراہ کے طور پر خرچہ بھی دیا۔

---

❶ ذيل طبقات الحنابلة: ترجمة: عبد القادر بن أبي صالح بن عبد اللّٰه، ج ٢ ص ٢٠٣، ٢٠۴، ٢٠۵

بچہ پل پر سے گرا اور صحیح سالم تھا

ابوسالم دیسم بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آذربائیجان کے کنارے پر ایک نہر دیکھی جس کو ''الرس'' کہا جاتا تھا، اس کے پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا اور اس میں بہت سارے پتھر تھے جن میں سے کچھ پانی کے اوپر نظر آتے تھے اور کچھ پانی کے اندر تھے، اس میں کشتیوں کی کوئی گذرگاہ نہیں تھی، اس کے ایسے خطرناک کنارے تھے جن کی کسی کام کے تحت منصوبہ بندی نہ کی گئی تھی، اس نہر پر ایک پل تھا جس پر ہر وقت قافلے گزرتے رہتے تھے۔

چنانچہ ایک دن میں اپنے لشکر کے ساتھ اس پل پر سے گزر رہا تھا، جب میں پل کے بیچ میں پہنچا تو میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے ایک چھوٹے بچے کو اٹھائے ہوئے تھی، تو اس پر اچانک ایک خچر نے حملہ کیا جس کی وجہ سے وہ خود پل پر گر گئی اور بچہ اس ہاتھ سے چھوٹ کر نہر میں گر گیا اور اسے پل اور پانی کے درمیان تھوڑا فاصلہ ہونے کی وجہ سے بہت کم وقت لگا، پھر بچے نے غوطہ کھایا اور لشکر میں شور مچ گیا، ہم نے اس بچے کو پانی کی سطح پر تیرتے ہوئے دیکھا اور وہ اس پتھر سے بال بال بچ گیا، اور حال یہ تھا کہ اس جگہ پر کثرت سے عقاب پائے جاتے تھے اور اس نہر کے کناروں پر ان کے گھونسلے تھے، وہ عقاب بچے کی جانب تمنا کرنے لگا، سو میں اور سب کے سب چیخیں مارتے ہوئے اس کی طرف لپکے اور عقاب کو خوف زدہ کر دیا، اس نے بچے کو زمین پر چھوڑ کر اڑ گیا:

فلحقنا الصَّبِی، وَإِذا هُوَ سَالم، مَا وصل إِلَيْهِ جرح، وَهُوَ يبكى فكببناه، حَتَّى خرج المَاء من جَوْفه، وحملناه إِلَى أمه حَيًّا، سَالِمًا. (۱)

ترجمہ: پھر ہم نے آ کر جب بچے کو اٹھایا تو وہ بالکل صحیح سلامت تھا، وہ معمولی زخمی بھی نہیں ہوا تھا، اور وہ رو رہا تھا، ہم نے اس کو الٹا لٹایا یہاں تک کہ اس کے پیٹ سے پانی

(۱) الفرج بعد الشدة للتنوخی: الباب التاسع، ج۴ ص۱۶۶، ۱۶۷

نکل گیا اور پھر اس کو زندہ صحیح سلامت اس کی ماں کے حوالے کر دیا۔

ایک مفلوج شخص کو بچھو کے ڈسنے سے شفاء ہوگئی

فقیہ عبدالوہاب بن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مفلوج آدمی کو دیکھا جو اصبہان مکرم کے لشکر کے پاس علاج کے لیے لایا گیا اور اس کوان کے پڑوس میں سرائے (مسافر خانہ) کے شرقی جانب والے دروازہ پر لٹایا گیا تھا، اس کے لیے دوسری جگہ تلاش کی گئی تھی لیکن اس سرائے کے علاوہ دوسری جگہ ان کو نہیں ملی، تو اس کے ساتھیوں نے اس کو اسی جگہ اتار دیا جبکہ وہ جگہ بچھوؤں سے بھری ہوئی تھی۔

چنانچہ اس کے ساتھی اس کو چھوڑ کر رات کو چھت پر چڑھ گئے، تو دوسرے دن انہوں نے اس کو بیٹھا ہوا پایا حالانکہ اس کے ساتھی اس کو اس حال میں چھوڑ کر گئے کہ وہ کروٹ بھی نہیں بدل سکتا تھا اور وہ بیماری سے چور چور تھا، اس کی بات چیت میں فصاحت آ گئی تھی۔

اگلے دن کچھ حکیموں کو بلوایا گیا تو انہوں نے اس کا معائنہ کرتے ہوئے اس کے الٹے پیر کے انگوٹھے میں بچھو کے ڈنک کا اثر پایا، تو انہوں نے کہا:

اُنتقل السَّاعَة من هَذَا الخان، فَإِنَّهُ مَشْهُور بِكَثْرَة الجرارات، وَقد لسعتک وَاحِدَة مِنهُنَّ فأبرأتک، وعشت بِشَيْء مَا عَاشَ أحد بِهِ قطّ. ❶

ترجمہ: اسی وقت اس سرائے سے نکل جاؤ کیوں کہ اس جگہ میں بہت بچھو ہیں اور ان بچھوؤں میں سے ایک نے تم کو ڈنک مارا ہے جس کے ذریعے تمہیں اللہ تعالیٰ نے شفاء دی ہے، تم اس چیز سے تندرست ہوئے، جس سے آج تک کوئی زندہ نہ رہا۔

کیوں کہ زہر نے اس جگہ سے تجاوز نہیں کیا جہاں پر ڈنگ مارا گیا تھا، عنقریب اس کے بعد تم کو سخت جلن اور گرمی ہوگی، سو اس پر تم صبر کرنا یہاں تک کہ میں تھوڑی رطوبت

❶ الفرج بعد الشدة للتنوخي: الباب التاسع، ج۴ ص ۱۶۰ ۱۶۱

سے تمہارا علاج کروں تاکہ فالج کی ٹھنڈک تم تک واپس نہ لوٹے ،اب تم یہاں سے چلے جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ بچھو تمہیں دوبارہ ڈنگ مارے اور تم ہلاک ہو جاؤ۔

چنانچہ وہ آدمی وہاں سے چلا گیا اور حکیم دوسری جگہ اس کا علاج کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے لیے عافیت اور سلامتی مقدر کر رکھی تھی۔

بیماری سے تنگ آکر چھری ماری اور وہ ذریعہ شفاء بن گئی

ابو جعدۃ فرماتے ہیں کہ ابوعزہ جمحی جو زمانہ جاہلیت میں شاعر رہ چکے ہیں انہیں برص کا مرض لاحق ہو گیا،قریش کے لوگ نہ تو ان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھتے تھے،انہوں نے ایک مرتبہ تنگ آکر کہا:

اَلْمَوْتُ خَیْرٌ مِّنْ هٰذِهِ الْحَیَاةِ.

ترجمہ:اس زندگی سے تو موت ہی بہتر ہے۔

سو وہ چھرا لے کے مکہ کی ایک گھاٹی میں گیا، پھر اس کو اپنے پہلو میں داخل کر دیا، چنانچہ وہ چھرا جلد اور جھلی کے درمیان میں پھنس گیا تو اس میں سے زرد رنگ کا پانی بہنے لگا اور وہ اسی لمحے برص سے شفایاب ہو گیا،تو وہ کہنے لگا:

اے وائل اور نہد قبیلے اور لق دوق صحراء اور چٹیل پہاڑ کے رب !اور وہ رب جو نجد قبیلے کی اصلاح کرتا ہے ، میں آپ کا فرماں بردار ہو گیا،آپ نے مجھے اس بیماری سے جو مجھے لاحق ہوئی تھی شفایاب کیا بعد اس کے کہ جب میں نے چھرا اپنی ہلاکت کے لیے اپنے پہلو میں مارا لیکن آپ نے ذریعہ ہلاکت کو ذریعہ شفا بنا دیا۔ (۱)

حضرت دانیال علیہ السلام کی بھوکے شیروں سے حفاظت اور غیبی رزق کا انتظام

عبداللہ بن ابی ہذیل سے روایت ہے کہ بخت نصر نے دو شیروں کو بھوکا رکھا ، پھر ان

(۱) الفرج بعد الشدة للتنوخی :الباب العاشر ، ج ۴ ص ۱۹۵

دونوں کوایک قید خانے میں ڈال دیااورحضرت دانیال علیہ السلام کوپکڑکران دونوں کے پاس پھینک دیا،توانہوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کوکچھ نقصان نہ پہنچایا۔ سوجتنا عرصہ اللہ کومنظور ہوا وہ وہاں ٹھہرے رہے، پھراس کے بعدان کوبھی کھانے پینے کی خواہش ہوئی جوکہ ہرآدمی کوہوتی ہے، پس اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کوجوکہ شام میں تھے وحی بھیجی کہ دانیال کے لیے کھانے پینے کی چیزیں تیارکرو، توانہوں نے عرض کیا:اے پروردگار! میں تواس مقدس شہرمیں ہوں جب کہ دانیال عراق کی زمین بابل کے مقام پرہیں،توان پراللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ ہم نے تم کوجس چیزکاحکم دیاہے وہ تیارکرو،ہم عن قریب تمہارے پاس ایک ایسے شخص کوبھیجیں گے جوتمہیں اورتمہاری تیارکی ہوئی چیزوں کواٹھالے جائے گا،چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی پھراللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک ایساآدمی بھیجاجس نے ان کواوران کے تیارکیے ہوئے کھانے کواٹھالیاحتیٰ کہ وہ قیدخانے کے کنارے پرجاکررکے،توحضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا:تم کون ہو؟اس نے کہا:میں اَرمیاہوں۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے پوچھا:تم یہاں کیسے آئے؟

اس نے کہا: مجھےتمہارے رب نےتمہارے پاس بھیجاہے۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے پوچھا:اورانہوں نے میراذکربھی کیا؟

اس نے کہا:ہاں!تودانیال علیہ السلام نے کہا:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ لَایَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ،وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ یُجِیْبُ مَنْ رَجَاهُ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ کَفَاهُ،وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ وَثِقَ بِهٖ لَمْ یَکِلْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ،وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاةً،وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَیَکْشِفُ ضُرَّنَابَعْدَکَرْبِنَا،وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَیَقِیْنًاحِیْنَ یَسُوْءُ ظَنُّنَا

بِاَعْمَالِنَا،وَالْحَمْدُلِلّٰه الَّذِیْ هُوَرَجَاؤُنَاحِیْنَ تَنْقَطِعُ الْحِیَلُ عَنَّا. ❶

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو اپنے کو یاد رکھنے والے کو نہیں بھولتا اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جس سے امید باندھنے والا ناکام نہیں ہوتا اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو اس پر بھروسہ کرنے والے کو اپنے علاوہ کسی کے حوالے نہیں کرتا اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو کہ صبر کے بدلے میں نجات دیتا ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو کہ ہمارے دکھ کے بعد اسے دور کر دیتا ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو کہ ہمارے اعمال سے ہماری ناامیدی اور بدگمان ہوجانے کے وقت قابلِ بھروسہ ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو کہ ہماری ساری تدبیریں معطل، منقطع، ناممکن اور بے اثر ہوجانے کے وقت ہماری امید کا محل ہے۔

تین محدثین پر فقر و فاقہ اور غیبی رزق کا انتظام

امام ابوبکر بن ابوعلی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ امام ابن المقری رحمہ اللہ نے کہا کہ میں اور امام طبرانی اور ابوالشیخ رحمہم اللہ مدینہ منورہ میں تھے، تو خرچہ میں ہمارا ہاتھ بہت تنگ ہوگیا، ہم نے صوم وصالِ رکھا، جب عشاء کا وقت آگیا تو ہم روضہ اقدس کے پاس گئے اور عرض کی یارسول اللہ! ہم بھوکے ہیں، امام طبرانی رحمہ اللہ نے مجھ کو کہا کہ بیٹھ جاؤ یا تو رزق مل جائے گا یا موت آجائے گی، میں اور امام ابوالشیخ رحمہما اللہ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے:

فحضر الباب علوی ففتحنا له فإذا معه غلامان بقفتين فيهما شيء كثير وقال: شكوتموني إلى النبی صلى الله عليه وآله وسلم رأيته في

❶البداية والنهاية: ذكر شيء من خبر دانيال عليه السلام، ج ۲ ص ۴۸

النوم فأمرني بحمل شيء إليكم. ❶

ترجمہ: دروازے پر ایک علوی آیا ہم نے اس کے لئے دروازہ کھولا، اس کے ساتھ دو لڑکے تھے، ان کے پاس دو ٹوکریاں تھیں اور ان میں بہت کچھ سامان تھا، اس نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نے حکم ارشاد فرمایا کہ تم کو کچھ دے کر آؤں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی تنگ دستی میں غیبی نصرت

امام محمد بن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا انہوں نے فرمایا:

خَرَجتُ إِلَى آدَمَ بنِ أَبِي إِيَاسٍ، فَتخلَّفَتْ عَنِّي نَفَقَتِي، حَتَّى جَعَلتُ أَتَنَاوَلُ الْحَشِيْشَ، وَلاَ أُخْبِرُ بِذَلِكَ أَحداً .فَلَمَّا كَانَ اليَوْمُ الثَّالِثُ أَتَانِي آتٍ لَمْ أَعرِفْهُ، فَنَاوَلَنِي صُرَّةَ دَنَانِيْر، وَقَالَ: أَنْفِقْ عَلَى نَفْسِكَ. ❷

ترجمہ: میں حضرت آدم بن ابی ایاس رحمہ اللہ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے نکلا میرا خرچہ پہنچنے میں تاخیر ہوئی، حتی کہ میں گھاس کھانے لگا اور اس کی کسی کو خبر نہیں دیتا تھا، جب تیسرا دن ہوا تو میرے پاس ایک آنے والا آیا جس کو میں نہیں جانتا تھا، اس نے مجھے دیناروں کی ایک تھیلی دی اور کہا کہ اپنے اوپر خرچ کرو۔

ایک جوڑے کے مالک کو اللہ تعالی نے گورنر بنا دیا

خالد بن عبداللہ کو بہت تنگی اور فقر وفاقے کا سامنا تھا، ایک دن وہ اپنے گھر میں بیٹے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ہشام بن عبدالملک کا قاصد آیا اور عرض کیا: ہشام بن عبدالملک آپ کو عراق کی حکومت دینے کے لیے بلا رہے ہیں مگر وہ وہیں خاموش بیٹھے رہے، قاصد نے ان سے بہت اصرار کیا، خالد نے کہا: تھوڑی دیر ٹھہرو تا کہ میری قمیص

❶ تذكرة الحفاظ: ترجمة: ابن المقرئ أبو بكر محمد بن ابراهيم بن علي بن عاصم، ج۳ ص ۱۲۱، ۱۲۲

❷ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، ج ۱۲ ص ۴۴۸

خشک ہوجائے (کیوں کہ انہوں نے وہ قمیص قاصد کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے دھوئی تھی اوران کے پاس اس قمیص کے علاوہ اورکوئی قمیص نہ تھی)

قاصد نے عرض کیا: آپ جلدی سے چل کر حاضری دیجئے، آپ کو تو بہت ساری قمیصوں کی طرف بلایا گیا ہے۔لہٰذا جب وہ ہشام کے پاس چلے گئے تو ہشام نے ان کو عراق کا گورنر بنا دیا۔❶

اللہ رب العزت ہر ایک کے ساتھ اُس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے

ایک شخص مسجد میں آیا امام سے ملاقات کی، اجازت طلب کی کہ مسجد میں رہنا چاہتا ہوں، امام صاحب نے پوچھا کہ کھانا لاؤں کیا کھاؤ گے؟ اس نے کہا میں تو صرف مرغ پلاؤ کھاتا ہوں، امام تو ہوتے ہیں ٹیڑھے دماغ کے، تو وہ ناراض ہو گیا اور کہا ہمارے ہاں مرغ پلاؤ نہیں ہے، اس کے بعد کچھ رات گزری دروازے پر کسی نے دستک دی، امام کا خیال تھا کہ کوئی تعویز یا دم کے لئے آیا ہوگا، بڑبڑاتے ہوئے آیا تو دیکھا کہ ایک عورت مرغ پلاؤ لائی ہے، عورت نے کہا میرا بچہ گم ہوا تھا میں نے مرغ پلاؤ کی نذر مانی تھی، بچہ مل گیا تو مرغ تلاش کرنے میں دیر ہوگئی اور مجھے بنانا نہیں آتا، پڑوسن کی خوشامد کی اور اس کو راضی کیا تو دیر ہوگئی، امام صاحب نے خوشی خوشی مہمان کو اٹھایا تو مہمان نے کہا آپ بھی آجائیں، امام نے کہا کہ میں نے آپ کو لعنت و ملامت کی، اب میں کیسے آپ کے ساتھ کھاؤں۔تو اس نے کہا کہ میں کل کے لئے نہیں بچاؤں گا اور یہ زیادہ ہے ختم بھی نہیں کرسکتا، اس لئے آؤ ورنہ صبح باسی کھانی پڑے گی۔تو معاملہ ہر ایک کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ علیحدہ ہوتا ہے، آپ جس طرح گمان کریں گے اس طرح معاملہ ہوگا، ہم نے دنیا کو مقصد بنا رکھا ہے اس پر اتراتے ہیں اس کے

---

❶ الفرج بعد الشدة للتنوخي: الباب السابع، ج ۳ ص ۲۱۷

لئے دوڑتے ہیں اور اللہ تعالی کی رضا پیش نظر نہیں ہوتی۔ ❶

نماز کے طفیل کھیت کے لئے پانی کا غیبی انتظام

ایک دیندار کا قصہ یاد آیا کہ وہ جمعہ کے دن اپنی کھیت میں پانی دے رہے تھے کہ جمعہ کی اذان ہوگئی، انہوں نے سوچا کہ پانی کا انتظام کرتا ہوں تو جمعہ جاتا ہے، اور جمعہ کو جاتا ہوں تو پانی کا کام رہ جاتا ہے، بالآخر انہوں نے دین کو دنیا پر ترجیح دی اور کھیت کا کام چھوڑ کر جمعہ کو چلے گئے، جمعہ کے بعد جو آکر دیکھا تو کھیت پانی سے بھرا ہوا، تعجب ہوا تھا، پڑوسی کہنے لگے کہ عجیب بات ہے، ہم اپنے کھیتوں میں پانی دیتے تھے اور ڈول ٹوٹ ٹوٹ کر وہ پانی تمھاری کھیت میں پہنچ جاتا تھا۔ ❷

فائدہ: کبھی حق تعالی کی امداد کھلی آنکھوں نظر آتی ہے، انہوں نے نماز کو ترجیح دی تو رب العالمین نے اِن کے کھیت کے لئے غیبی انتظام فرمادیا۔

نماز کے طفیل غیبی نصرت الٰہی

حضرت مولانا مظہر حسین رحمہ اللہ تعالیٰ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک سفر میں کئی دفعہ کنڈیکٹر کو کہا کہ بھائی میں نے نماز پڑھنی ہے وقت جارہا ہے، لہذا کسی جگہ بس کھڑی کر کے مجھے نماز پڑھنے دو، لیکن اُس نے کوئی توجہ نہ دی۔ جب میں نے سختی سے کہا تو اُس کے ڈرائیور نے کہا ہم آگے لیٹ ہو گئے ہیں، بس نہیں کھڑی ہوسکتی۔ نماز قضاء لینا پھر اُتر جاؤ اور تسلی سے نماز پڑھ کر پیچھے والی بس میں آجانا۔ خوشاب سے کافی پہلے ایک جگہ بس سواری اُتارنے کے لیے کھڑی ہوئی تو میں بھی اُتر گیا۔ لوٹا میرے پاس تھا، ایک مکان سے پانی لیا اور وضو کرنے لگا۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کنڈیکٹر بار بار کہتا ہے اُستاد جی چلو، اُستاد جی چلو۔ لیکن ڈرائیور

---

❶ مجالس علم وذکر: ج۲ ص ۲۴۸، ۲۴۹

❷ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۱۴۲

بس چلاتا ہے چلتی نہیں، نیچے اترا اور بس کو دیکھا پھر چلانے کی کوشش کی بس نہیں چلتی اور کہتا ہے بس میں کوئی خرابی بھی نہیں اور چلتی بھی نہیں۔ اب سب سواریوں کی توجہ میری طرف ہوگئی کہ اس بزرگ نے بس کو بند کر دیا ہے۔ اتنی دیر میں میں بھی نماز سے فارغ ہوگیا اور بس میں سوار ہوگیا، جب سوار ہوا تو بس چل پڑی، میں نے تو یہی سمجھا کہ یہ سب نماز کی برکت تھی، اللہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی لیکن سواریاں میری طرف دیکھتی اور آپس میں باتیں کرتیں کہ یہ کوئی بزرگ ہے جس نے بس کو بند کر دیا۔ کچھ دیر ہوئی کہ ایک آدمی جس نے چھوٹی چھوٹی داڑھی رکھی ہوئی تھی میرے پاس آیا، مصافحہ کیا اور کہا آپ کا تعارف۔ میں نے کہا بھائی میں خدا کا بندہ ہوں، میرا نام مظہر حسین ہے چکوال میں رہتا ہوں۔ وہ فوراً سمجھ گیا اور کہا اچھا آپ مولانا مظہر حسین چکوال والے ہیں۔ اُس نے کافی بات چیت کی اور پھر چکوال آنے کا وعدہ کیا۔ ایک دفعہ وہ آدمی جمعہ کے دن آیا، جمعہ کے بعد ملاقات کی، اپنا تعارف کرایا، پھر اپنے گاؤں کے لیے تاریخ لی۔ (حضرت نے نام بتایا تھا اب مجھے یاد نہیں اور وہاں بھرپور بیان ہوا اور اب تک ہوتا ہے)۔ ❶

غیبی نصرتِ الٰہی کے ذریعے جہاز کا لوٹ آنا

اللہ کی مدد غیبی کا ایک واقعہ سنیں اور یہ بمبئی کا واقعہ ہے، جو حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ نے سنایا کہ ایک مرتبہ حاجیوں کو پہنچانے والا آخری ہوائی جہاز بمبئی سے پرواز کر گیا اور تین حاجی تھوڑی سی تاخیر کے سبب رہ گئے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ فلائٹ نکل گئی تو رونے لگے، حالتِ احرام میں تھے، بس مصلی بچھایا اور صلوۃ حاجت پڑھ کر رونا شروع کر دیا، کیونکہ وہ آخری جہاز تھا، اس جہاز میں حضرت بھی

❶ ماہنامہ حق چار یار اشاعت خاص بیاد قاضی مظہر حسین صاحب، ص: ۹۵۵، ۹۵٦

تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ جہاز کو کراچی سے ہوتے ہوئے جدہ جانا تھا اور بمبئی سے کراچی ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے، لیکن پندرہ منٹ کے بعد ہی شہر کی عمارتیں نظر آنے لگیں تو سب حیران رہ گئے کہ اتنی جلدی کراچی کیسے آ گیا۔ اتنے میں جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ ہم دوبارہ بمبئی پہنچ رہے ہیں کیونکہ جہاز میں کچھ فنی خرابی پیدا ہوگئی ہے۔ خیر جیسے ہی جہاز زمین سے لگا تو ایئرپورٹ کے عملے نے رونے والوں سے کہا کہ جلدی سے جا کر اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جاؤ کیونکہ تمہارے ہی آہ و نالوں نے جہاز میں فنی خرابی پیدا کردی اور جہاز کا رخ بدل دیا۔ آہ کو کمزور مت سمجھو، یہ بڑی زبردست چیز ہے، ساتوں آسمان کو عبور کر لیتی ہے۔ ❶

ایک شیرخواہ بچے کے رزق کا انتظام اللہ نے قبر میں کیا

ایک بزرگ عالم دین نے بیان فرمایا کہ ایک شخص اپنے نوعمر بچہ کو ساتھ لے کر نوشہرہ (صوبہ سرحد میں ایک شہر کا نام ہے) کے بازار سے گزر رہا تھا، ایک صاحب نے نصیحت کی کہ اس بچہ کو بازار میں مت لایا کرو کسی کی نظر لگ جائے گی، تو انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ بہت قیمتی بچہ ہے اس لئے اس کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں، پھر انہوں نے خود اپنا واقعہ سنایا کہ جب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان کا سفر اونٹ وغیرہ پر طے کیا جاتا تھا، اس زمانہ میں ہم اونٹ پر سوار ہوکر روضۂ اطہر کی زیارت کی غرض سے سفر کررہے تھے، اس بچہ کی والدہ بھی ساتھ تھیں، جب ہم بدر کے مقام پر پہنچے تو اس کی والدہ کو دردزہ شروع ہوا، ہم قافلہ سے الگ ہوکر ایک طرف ہوگئے حتیٰ کہ ولادت کے دوران اس عورت کا انتقال ہوگیا اور بچہ کے اندر بھی زندگی کی کوئی رمق ظاہر نہیں ہورہی تھی، ماں کو وہیں بدر کے مقام پر دفن کردیا اور قافلہ والوں نے مشورہ دیا

❶ دلچسپ اور ایمان افروز واقعات: ص ۱۵۲

کہ بچہ بھی مرا ہوا ہے، اگر ابھی زندگی کے کچھ آثار ہیں بھی تب بھی بچہ زندہ نہیں بچے گا، اس کی امید مت رکھو بس اس کو بھی ماں کے ساتھ قبر میں رکھ دو۔

چنانچہ اس کو ماں کے ساتھ قبر میں چھوڑ کر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے، سفر مدینہ منورہ سے واپسی پر جب دوبارہ اس مقام پر قافلہ پہنچا تو رات کو بدر ہی کے مقام پر قیام تھا۔

دل میں خیال آیا کہ بچہ کو دیکھ لوں لیکن ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا اور قافلے والے بھی تھکے ماندے سو رہے تھے، ادھر دل بے چین ہو رہا تھا کہ ایک دفعہ دیکھ تو لوں بچہ کس حالت میں ہے؟ مرا ہوا ہے یا زندہ؟ ادھر یہ بھی خوف تھا کہ قافلے والے ناراض ہوں گے طعنہ دیں گے مرے ہوئے بچے کے غم میں خود بھی مرا جا رہا ہے، اس لئے ان سے چھپ کر قبرستان پہنچا، اندھیرے میں ٹٹول کر قبر کا پتا لگا لیا تو قبر کے اندر سے کچھ آوازیں آ رہی تھیں پہلے تو کچھ گھبراہٹ سی ہوئی جب ہمت کر کے اندر جھانکا تو اللہ اکبر قدرت الٰہیہ کا عجیب کرشمہ دیکھا کہ ماں کی چھاتی میں تازہ دودھ ہے اور بچہ زندہ صحیح سالم ماں کا دودھ پی رہا ہے، میں نے بچہ کو پکڑنا چاہا تو بچہ ماں سے چمٹ گیا، بڑی مشکل سے اس کو قابو کیا اتنے میں قافلے والے بھی بیدار ہو گئے، تو میں نے ان کو آواز دے کر کہا: دیکھو! میرا بچہ ابھی تک زندہ ہے، اللہ خالق ورازق نے اس کی روزی کا کس عجیب وغریب طریقہ سے بندوبست فرمایا، قافلہ والے یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گئے۔

ہر شخص کی زبان پر یہ بات تھی واقعی حیات وموت اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی کہ قبضہ قدرت میں ہے، وہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے، اپنے بندوں کو محض اپنے فضل وکرم سے روزی پہنچاتے ہیں۔ ❶

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۴۹۳، ۴۹۴

دیانت دار شخص کی غیبی نصرت الٰہی

قدرت اللہ شہاب صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز ایک پرائمری سکول کا استاد رحمت الٰہی آیا، وہ چند ماہ کے بعد ملازمت سے ریٹائر ہونے والا تھا، اس کی تین جوان بیٹیاں تھیں، رہنے کے لئے اپنا گھر بھی نہیں تھا، پنشن نہایت معمولی ہوگی، اسے یہ فکر کھائے جارہی تھی کہ ریٹائر ہونے کے بعد وہ کہاں رہے گا؟ لڑکیوں کی شادیاں کس طرح ہوسکیں گی؟ کھانے پینے کا خرچ کیسے چلے گا؟ اس نے مجھے سرگوشی میں بتایا کہ پریشانی کے عالم میں وہ کئی ماہ سے تہجد کے بعد رورو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریادیں کرتا رہا ہے، چند روز قبل اسے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جا کر ڈپٹی کمشنر (قدرت اللہ شہاب) کو اپنی مشکل بتاؤ اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

پہلے تو مجھے شک ہوا کہ یہ شخص ایک جھوٹا خواب سنا کر مجھے جذباتی طور پر بلیک میل کرنے کی کوشش کررہا ہے، میرے چہرے پر شک اور تذبذب کے آثار دیکھ کر استاد رحمت الٰہی آبدیدہ ہوگیا اور بولا جناب میں جھوٹ نہیں بول رہا، اگر جھوٹ بولتا تو اللہ کے نام پر بولتا، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں..؟

یہ سن کر میرا شک پوری طرح رفع تو نہ ہوا لیکن سوچا کہ اگر یہ شخص غلط بیانی سے بھی کام لے رہا ہے تو ایسی عظیم ہستی کے اسم مبارک کا سہارا لے رہا ہے جس کی لاج رکھنا ہم سب کا فرض ہے، چنانچہ میں نے استاد رحمت الٰہی کو تین ہفتہ کے بعد دوبارہ اپنے پاس آنے کے لئے کہا، اس دوران میں نے خفیہ طور پر اس کے ذاتی حالات کا کھوج لگایا اور یہ تصدیق ہوگئی کہ وہ اپنے علاقے میں نہایت سچا، پاکیزہ اور پابند صوم وصلوۃ آدمی مشہور ہے، اور اس کے گھریلو حالات بھی وہی تھے جو اس نے بیان کئے تھے۔

اس زمانے میں کچھ عرصہ کے لئے صوبائی حکومت نے ڈپٹی کمشنروں کو یہ اختیار دے رکھا تھا کہ سرکاری بنجر زمین کے آٹھ مربعے تک ایسے خواہشمندوں کو طویل میعاد پر دیئے جاسکتے ہیں جو انہیں آباد کرنے کے لئے آمادہ ہوں، میں نے اپنے مال افسر کو بلا کر کہا کہ وہ کسی مناسب جگہ کراؤن لینڈ کے ایسے آٹھ مربعے تلاش کرے جنہیں جلد از جلد زیر کاشت لانے میں کوئی خاص دشواری پیش نہ آئے، دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پکی سڑک کے قریب نیم آبادسی زمین ڈھونڈ نکالی اور استاد رحمت الٰہی کے نام الاٹمنٹ کی ضروری کاروائی کر کے سارے کاغذات میرے حوالے کر دیئے۔ دوسری پیشی پر جب استاد رحمت الٰہی حاضر ہوا تو میں نے یہ نذرانہ اس کی خدمت میں پیش کر کے اسے مال افسر کے حوالے کر دیا کہ قبضہ وغیرہ دلوانے اور باقی ضروریات پوری کرنے میں وہ اس کی پوری مدد کرے۔

تقریباً نو برس بعد میں صدر ایوب کے ساتھ کراچی میں کام کر رہا تھا کہ ایوان صدر میں میرے نام ایک رجسٹرڈ خط موصول ہوا جو ماسٹر رحمت الٰہی کی جانب سے تھا کہ اس زمین پر محنت کر کے اس نے تینوں بیٹیوں کی شادی کر دی ہے اور وہ اپنے اپنے گھر میں خوش وخرم آباد ہیں، اس نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا فریضہ بھی ادا کر لیا ہے، اور اپنے گزارے اور رہائش کے لئے تھوڑی سی ذاتی زمین خریدنے کے علاوہ ایک کچا سا کوٹھا بھی تعمیر کر لیا ہے، ایسی خوشحالی میں اب اسے آٹھ مربعوں کی ضرورت باقی نہیں رہی، چنانچہ اس الاٹمنٹ کے مکمل کاغذات اس خط کے ساتھ واپس ارسال ہیں تاکہ کسی اور حاجت مند کی ضرورت پوری کی جاسکے۔

میں یہ خط پڑھ کر کچھ دیر تک سکتے میں آ گیا، کیسے عجیب لوگ تھے۔ ❶

❶ شہاب نامہ: ص ۴٦۵ تا ۴٦۷

ان واقعات سے انداہ لگائیں کہ کسطرح اللہ تعالی نے مسلمانوں کی مختلف اوقات، حالات اورآزمائشوں میں مدد کی، اب وہی اللہ ہے، اب بھی اللہ کی غیبی نصرت ومدد اپنے بندوں کے ساتھ ہوتی ہے، جب زندگی میں تقوی اوراعمالِ صالحہ ہوتو نصرتِ الٰہی باقی رہتی ہے، اور جب اللہ سے دور ہوجائے تو وہ غیبی نصرت سے بھی محروم ہوجاتا ہے، اب اس نصرتِ الٰہی سے محروم کرنے والے اسباب کونسے ہیں، ان کا ذکر آگے آرہا ہے۔

نصرت الٰہی سے محرومی کے اسباب

آج کل پوری دنیا میں مسلمانوں پر ظلم ہورہا ہے اور یہ ظلم کرنے والے غیر مسلم ہیں، تو مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد کیوں نہیں آتی؟

بلاشبہ یہ سوال آج کل تقریباً ہر دین دار مسلمان کی زبان پر ہے اوراس کے دل ودماغ کو پریشان کئے ہوئے ہے اور اسے سمجھ نہیں آتا کہ اگر مسلمان حق پر ہیں اور یقیناً حق پر ہیں، تو ان کی مدد کیوں نہیں کی جاتی اوران کے اعداء ومخالفین یہود ونصاریٰ اور کفار و مشرکین، جو یقیناً باطل پر ہیں، اِن کے خلاف اللہ تعالیٰ کا جوش انتقام حرکت میں کیوں نہیں آتا؟ اوران کو تہس نہس کیوں نہیں کردیا جاتا؟ یا کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ کو مسلمانوں پر فوقیت وبرتری کیونکر حاصل ہے؟ اوران کو اس قدر ڈھیل کیوں دی جارہی ہے؟ اس کے برعکس مسلمانوں کو روز بروز ذلت وادبار کا سامنا کیونکر ہے؟

تو اسکے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:

(۱) اس وقت مسلمان من حیث القوم مجموعی اعتبار سے تقریباً بدعملی کا شکار ہوچکے ہیں۔

(۲) اس وقت مسلمانوں میں ذوقِ عبادت اور شوقِ شہادت کا فقدان ہے، بلکہ مسلمان بھی ......الا ماشاءاللہ...... کفار ومشرکین کی طرح موت سے ڈرنے لگے ہیں۔

(۳) اس وقت تقریباً مسلمانوں کو دین، مذہب، ایمان، عقیدہ سے زیادہ اپنی اپنی

اولاد اور اپنے خاندان کی دنیاوی راحت وآرام کی فکر ہے۔

(۴) آج کل مسلمان......الا ماشاء اللہ......موت، مابعد الموت، قبر، حشر، آخرت، جہنم اور جنت کی فکر واحساس سے بے نیاز ہو چکے ہیں اور انہوں نے کافر اقوام کی طرح اپنی کامیابی وناکامی کا مدار دنیا اور دنیاوی اسباب وذرائع کو بنالیا ہے، اس لئے تقریباً سب ہی اس کے حصول وتحصیل کے لئے دیوانہ وار دوڑ رہے ہیں۔

(۵) اس وقت......الا ماشاء اللہ......مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد، بھروسہ اور توکل نہیں رہا، اس لئے وہ دنیا اور دنیاوی اسباب ووسائل کو سب کچھ باور کرنے لگے ہیں۔

(۶) جب سے مسلمانوں کا اللہ کی ذات سے رشتہ عبدیت کمزور ہوا ہے، انہوں نے عبادات واعمال کے علاوہ قریب قریب سب ہی کچھ چھوڑ دیا ہے، حتی کہ بارگاہِ الٰہی میں رونا، بلبلانا اور دعائیں مانگنا بھی چھوڑ دیا ہے۔

(۷) جس طرح کفر وشرک کے معاشرہ اور بے خدا قوموں میں بدکرداری، بدکاری، چوری، ڈکیتی، شراب نوشی، حرام کاری، حرام خوری، جبر، تشدد، ظلم اور ستم کا دور دورہ ہے، ٹھیک اسی طرح نام نہاد مسلمان بھی ان برائیوں کی دلدل میں سرتاپا غرق ہیں۔

(۸) معدودے چند، اللہ کے جو بندے، اس غلاظت کدہ میں نور کی کرن اور امید کی روشنی ثابت ہوسکتے تھے، ان پر اللہ کی زمین تنگ کردی گئی، چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ جو مسلمان قرآن وسنت، دین ومذہب کی پاسداری اور اسوۂ نبوت کی راہ نمائی میں زندگی گزارنا چاہتے تھے، انہیں تشدد پسند، دہشت گرد، رجعت پسند اور ملک وملت کے دشمن وغیرہ کہہ کر ٹھکانے لگا دیا گیا۔

(۹) نام نہاد مسلمانوں نے کافر اقوام کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہوکر اور ان کی ترجمانی کا فریضہ انجام دے کر دین ومذہب سے وابستگی رکھنے والے مخلصین کے خلاف ایسا

طوفان بدتمیزی برپا کیا اوران کواس قدر مطعون وبدنام کیا کہ کوئی سیدھا سادا مسلمان، اسلام اور اسلامی شعائر کواپناتے ہوئے بھی گھبراتا ہے۔

(۱۰) اسلام دشمن میڈیا، اخبارات، رسائل وجرائد میں اسلام اور مسلمانوں کواس قدر خطرناک، نقصان دہ، ملک وملت کا دشمن اور امن مخالف باور کرایا گیا کہ اب خود مسلمان معاشرہ ان کواپنانے اور گلے لگانے پرآمادہ نہیں۔

(۱۱) مادیت پسندی نے نام نہاد مسلمان کواس قدر متاثر کیا ہے کہ اب اس کوحلال و حرام کی تمیز تک نہیں رہی، چنانچہ ... الا ماشاءاللہ ... اب کوئی مسلمان حلال وحرام کی تمیز کرتا ہو، اس لئے مسلم معاشرہ میں بھی، سود، جوا، رشوت، لاٹری، انعامی اسکیموں کا دوردورہ ہے۔

(۱۲) جولوگ سودخوری کے مرتکب ہوں، اللہ تعالیٰ کا ان کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ ظاہر ہے جومسلمان سودخور ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے حالت جنگ میں ہیں، اور جن لوگوں سے اعلانِ جنگ ہو، کیاان کی مدد کی جائے گی؟

(۱۳) جو معاشرہ عموماً چوری ڈکیتی، مار دھاڑ، اغوا برائے تاوان، جوئے، لاٹری، انعامی اسکیموں اور رشوت پر پل رہا ہو، اور جہاں ظلم وتشدد عروج پر ہو، جہاں کسی غریب کی عزت وناموس اور مال ودولت محفوظ نہ ہو، وہاں اللہ کی رحمت نازل ہوگی یا اللہ کا غضب؟ پھر یہ بھی اپنی جگہ حقیقت ہے کہ کفر کے ساتھ حکومت چل سکتی ہے، مگر ظلم کے ساتھ نہیں چل سکتی، اس لئے کہ اللہ کی مدد مظلوم کے ساتھ ہوتی ہے۔ چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہواور ظالم چاہے مسلمان ہی کیوں نہ ہو، اللہ کی مدد سے محروم ہوتا ہے۔

(۱۴) جس قوم اور معاشرہ کی غذا، لباس، گوشت، پوست حرام مال کی پیداوار ہوں، ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا، إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ.

ترجمہ: اے لوگوں! اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا، اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں، اور فرمایا: اے ایمان والو! ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ۔

پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے، پریشان بال، جسم گرد آلود، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے، اے رب! اے رب! حالانکہ:

وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ. ❶

ترجمہ: اس کا کھانا حرام، اور اس کا پہننا حرام، اور اس کا لباس حرام، اور اس کی غذا حرام۔

فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟

ترجمہ: تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟

(۱۵) بایں ہمہ وہ مقبولانِ الٰہی، جو مخلوق خدا کی اس مجبوری اور مقہوری پر کڑھتے ہیں، روتے ہیں، بلبلاتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعائیں کرنا چاہتے ہیں، ان کو بارگاہِ الٰہی سے یہ کہہ کر روک دیا جاتا ہے کہ اپنی ذات کے لئے اور اپنی ضرورت کے لئے دعا کرو، میں قبول کروں گا لیکن عام لوگوں کے حق میں تمہاری دعا قبول نہیں کروں گا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❶ صحیح مسلم: کتاب الکسوف، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتها، رقم الحدیث: ۱۰۱۵

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الْمُؤْمِنُ لِلْجَمَاعَةِ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُ، يَقُولُ اللَّهُ :ادْعُ لِنَفْسِكَ وَلِمَا يَحْزُبُكَ مِنْ خَاصَّةِ أَمْرِكَ فَأُجِيبَكَ، وَأَمَّا الْجَمَاعَةُ فَلَا. ❶

ترجمہ: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مومن، مسلمانوں کی جماعت کے لئے دعا کرے گا، مگر قبول نہیں کی جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اپنی ذات کے لئے اور اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لئے دعا کر، میں قبول کروں گا، لیکن عام لوگوں کے حق میں قبول نہیں کروں گا، اس لئے انہوں مجھے ناراض کیا ہے۔

(۱۶) پھر یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آسمان سے اچھے یا بُرے فیصلے اکثریت کے عمل اور بدعملی کے تناظر میں نازل ہوتے ہیں، اس لئے باآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مسلم معاشرہ کی اکثریت کے اعمال وافعال اور سیرت وکردار کا کیا حال ہے؟ کیا ایسا معاشرہ جہاں دین، دینی اقدار کا مذاق اڑایا جاتا ہو، جہاں قرآن وسنت کا انکار کیا جاتا ہو، جہاں اس میں تحریف کی جاتی ہو، جہاں ان کو من مانے مطالب، مفاہیم اور معانی پہنائے جاتے ہوں، جہاں حدود اللہ کا انکار کیا جاتا ہو، جہاں سود کو حلال اور شراب کو پاک کہا جاتا ہو، جہاں زنا کاری و بدکاری کو تحفظ ہو، جہاں ظلم وتشدد کا دور دورہ ہو، جہاں مسلمان کہلانا دہشت گردی کی علامت ہو، جہاں بے قصور معصوموں کو کافر اقوام کے حوالہ کیا جاتا ہو، جہاں بدکار و مجرم معزز اور معصوم ذلیل ہوں، جہاں توہین رسالت کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کیا جاتا ہو، جہاں باغیانِ نبوت کو اقتدار کی چھتری مہیا ہو، جہاں محافظین دین وشریعت کو پابند سلاسل کیا جاتا ہو، جہاں کلمہ حق

❶ الزهد والرقاق لابن المبارك: باب ذم الريا والعجب وغير ذلك، ج ۱ ص ۱۵۵، رقم الحديث: ۴۵۸

کہنے والوں کو گولیوں سے چھلنی کیا جاتا ہو، جہاں کافر اقوام کی کاسہ لیسی کی جاتی ہو، جہاں یہود ونصاریٰ کی خوشنودی کے لئے مسلم ممالک پر اسلام دشمنوں کی چڑھائی کو سند جواز مہیا کی جاتی ہو، جہاں دینی مدارس ومساجد پر چڑھائی کی جاتی ہو، ان پر بمباری کی جاتی ہو، ہزاروں معصوموں کو خاک وخون میں تڑپایا جاتا ہو، ان پر فاسفورس بم گرا کر ان کا نام ونشان مٹایا جاتا ہو، جہاں مسلمان طالبات اور پردہ نشین خواتین کو درندگی کا نشانہ بنایا جاتا ہو، ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی جاتی ہو، ان کے جسم کے چیتھڑے اڑائے جاتے ہوں، ان کو دفن کرنے کے بجائے ان کی لاشوں کو جلایا جاتا ہو، جہاں تاتاری اور نازی مظالم کی داستانیں دہرائی جاتی ہوں، جہاں دین دار طبقہ اور علماء وصلحاء پر زمین تنگ کی جاتی ہو، جہاں اغیار کی خوشنودی کے لئے اپنے شہریوں کے خلاف آپریشن کلین اپ کئے جاتے ہوں، جہاں ہزاروں، لاکھوں مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نقل مکانی پر مجبور کیا جاتا ہو، جہاں دین وشریعت کا نام لینا جرم اور عریانی فحاشی، پتنگ بازی اور میراتھن ریس کی سرپرستی کی جاتی ہو، جہاں عریانی وفحاشی کو روشن خیالی واعتدال پسندی کا نام دیا جاتا ہو، جہاں دینی مدارس بند اور قحبہ خانے کھولے جاتے ہوں، جہاں عوام نانِ شبینہ کے محتاج ہوں اور اربابِ اقتدار بیس بیس لاکھ روپے ایک رات ہوٹل کے قیام کا کرایہ ادا کرتے ہوں، جہاں اپنے اقتدار اور حکومت کے تحفظ کے لئے دین و مذہب اور شرم وحیاء کی تمام حدود کو پھلانگا جاتا ہو، وہاں اللہ کی رحمت نازل ہوگی؟ یا اللہ کا عذاب وعقاب؟؟؟

بلاشبہ آج کا دور دجالی فتنے اور نئے نئے نظریات کا دور ہے، زمانہ بوڑھا ہو چکا، ہم جنس پرستی کو قانونی جواز حاصل ہو چکا، ناچ گانے کی محفلیں عام ہو چکیں، دیکھا جائے تو یہ قرب قیامت کا وقت ہے، اس وقت مسلمانوں سے اللہ کی حفاظت و مدد اٹھ چکی

ہے، مسلمانوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں، سچی بات یہ ہے کہ یہ اللہ کی ناراضگی، ظاہر داری، چاپلوسی، انانیت، خود پسندی اور امت کے زوال کا وقت ہے، فتنہ وفساد عروج پر ہیں، خیر سے محروم لوگوں کی کثرت ہے اور خدا کی لعنت وغضب کا وقت ہے، اور یہود ونصاریٰ کی نقالی کامیابی کی معراج شمار ہونے لگی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایسے لوگوں اور معاشرہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا قدر و قیمت ہوسکتی ہے؟ چنانچہ ایسے ہی دور کے لوگوں کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ:

يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ، أَوِ التَّمْرِ، لاَ يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً. ❶

ترجمہ: نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے، جیسے چھٹائی کے بعد ردی جو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں، ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔

(۱۷) اس کے علاوہ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ: مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ ضرور ہے لیکن ساتھ ہی اللہ کی مدد آنے کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾

(محمد: ۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ تمھاری مدد کرے گا، اور تمھارے قدم جمادے گا۔

لہٰذا جب سے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد چھوڑ دی ہے، اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں سے اپنی رحمت وعنایت اور مدد کا ہاتھ اٹھالیا ہے، چنانچہ آج ہر طرف

❶ صحیح البخاری: کتاب الرقاق، باب ذهاب الصالحین، رقم الحدیث: ۶۴۳۴

مسلمانوں پر کافر اس طرح ٹوٹ رہے ہیں جس طرح دسترخوان پر چنے ہوئے کھانے پر لوگ ٹوٹتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا ،فَقَالَ قَائِلٌ:وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟قَالَ :بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ،وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ،وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ ،فَقَالَ قَائِلٌ :يَا رَسُولَ اللَّهِ،وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ :حُبُّ الدُّنْيَا،وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ. ❶

ترجمہ: وہ وقت قریب آتا ہے، جب تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لئے مل کر سازشیں کریں گی اور ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے، اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دیں گے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

بتلایا جائے جس معاشرہ کا یہ حال ہو، اور جن مسلمانوں کے اعمال واخلاق کا یہ منظر نامہ ہو، وہاں اللہ کی مدد آئے گی یا اللہ کا عذاب؟

تو اللہ کی مدد ونصرت نہ آنے کے یہ اسباب ہیں، اللہ جیسے پہلے موجود تھے اب بھی موجود ہیں، جیسے پہلے قادر تھے اب بھی قادر ہے، لیکن مسلمانوں کی اپنی کمزوری ہے،

❶ سنن أبي داود: كتاب الملاحم، باب في تداعي الأمم على الإسلام ، رقم الحديث: ۴۲۹۷

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان محرومی کے اسباب سے بچائے،اورقرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)❶

غیبی نصرت کے ذریعے گمشدہ بیگ مل گیا

انسان کی زندگی میں آنے والی مشکلات اس وقت آسانی سے ختم ہوسکتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہونے کا یقین پیدا ہوجائے۔چھوٹی سے بڑی مشکل تک اللہ حل کرنے والے ہیں۔بعض اوقات انسان سے اللہ تعالیٰ اپنی ذات کا تعلق مضبوط کروانے کے لیےاس کوآزمائش میں ڈالتے ہیں تاکہ معلوم ہوکہ انسان اپنی آزمائش حل کروانے کے لیے کس قدر میری طرف رجوع کرتا ہے۔

یہ کچھ عرصہ قبل کی بات ہے کہ میری بہن، چچی اور چچا ہماری پھوپھی صاحبہ سے ملنے کے لیے ضلع ٹھٹھہ روانہ ہوئے۔جب حیدرآباد اسٹیشن پر پہنچے تو یہ اپنا بیگ کسی جگہ چھوڑ کر آگے گزر گئے۔جس میں نقدی، زیورات، کپڑے وغیرہ تھے۔ان کے پاس چند روپے تھے جو پھوپھی صاحبہ کے گھر تک پہنچنے کے لیے ناکافی تھے، جب کہ تمام پیسے بیگ میں تھے۔

اس دیارِغیر میں جہاں کوئی بھی پرسانِ حال نہ تھااور خودداری کے سبب کسی کے سامنے ہاتھ بھی نہیں پھیلائے جاسکتے تھے،صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف توجہ مرکوز ہوئی اور جب سب کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف مرکوز ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور چند لمحوں بعد ہی ایک رکشا آکر رکا۔رکشا سوار نے بیگ ان کے ہاتھ میں تھما دیا۔ بیگ دیکھتے ہی زبان پر یہ الفاظ آئے۔الحمدللہ رکشا ڈرائیور نے بتایا کہ آپ نے جب یہ بیگ اسٹیشن پر رکھا تو میں دیکھ رہا تھا،لیکن دیکھتے ہی دیکھتے آپ ہجوم میں اس طرح

❶ ماہنامہ بینات: مضمون اَز مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمہ اللہ، ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء

نظروں سے اوجھل ہوئے کہ مجھے کچھ معلوم نہ ہوسکا کہ آپ کس طرف گئے ہیں تاہم میں کافی دیر تک آپ کو تلاش کرتا کرتا یہاں پہنچ گیا ہوں۔ کیوں کہ یہ مقام اسٹیشن سے آدھ گھنٹہ کے فاصلے پر تھا۔ بے شک بیگ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے پر امید ہونے سے ملا۔ ورنہ اس پریشانی کے عالم میں رکشا ڈرائیور کے ہاتھوں بیگ کامل جانا بالکل ہی ناقابل یقین تھا۔ ❶

غیبی نصرت کے ذریعے بارش نے بارودی سرنگیں صاف کردیں

یہ واقعہ ۱۹۸۲ء کا ہے اور اس کا راوی مجاہد خان ولی ہے، مجاہد خان ولی صوبہ پکتیا کی تحصیل وزی کے ایک گاؤں رجی خیل کا رہنے والا ہے اور داؤد کے آخری زمانہ سے جہاد میں شریک ہے۔ وہ بتاتا ہے:

ڈبکئ صوبہ پکتیا میں ایک قلعہ تھا۔ دشمن کا ایک اہم فوجی کیمپ اور تھانہ بھی تھا۔ مجاہدین نے اس کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور دشمن کا بہت زیادہ نقصان ہورہا تھا۔ گوریلا جنگ میں تیز نقل وحرکت بہت اہم چیز ہوتی ہے۔ اس نقل وحرکت کو کم کرنے کے لیے دشمن مجاہدین کے راستوں پر بارودی سرنگیں بچھا دیتا تھا۔ بارودی سرنگیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ٹینک شکن بھی اور اینٹی پرسنل کی بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں ایک امبریلا مائنز ہوتی ہیں جو ہیلی کاپڑ اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ گرائی جاتی ہیں امبریلا (چھتری) کی وجہ سے گراتے وقت تو نہیں پھٹیں مگر جونہی ان پر کسی کا پاؤں پڑتا ہے تو پھٹ جاتی ہیں اور آدمی کو ہلاک یا شدید زخمی کردیتی ہیں۔ ڈبکی کے علاقہ میں بھی ۱۹۸۲ء میں دشمن نے ایسی ہی بارودی سرنگیں بہت بڑی تعداد میں مجاہدین کی مراکز کے اردگرد اور راستوں پر گرادیں۔ بارودی سرنگیں اپنی شکل اور رنگ میں بالکل پتھر کے ٹکڑوں سے

❶ ناقابل یقین سچے واقعات: ص ۳۴۱، ۳۴۲

ملتی تھیں اور راہ چلتے ہوئے ان کی شناخت بہت مشکل تھی۔ کئی مجاہدین ان بارودی سرنگوں سے شدید زخمی ہو گئے اور مجاہدین کی نقل وحرکت محدود ہو کے رہ گئی۔ مجاہدین بہت پریشان ہو گئے۔ وسیع وعریض علاقے سے ان سرنگوں کی صفائی بہت بڑا مسئلہ تھا۔ جنگ کی صورتحال فوری اور تیز اقدام کا تقاضا کر رہی تھی۔ لیکن مجاہدین تو قدم تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ان کی صفائی کیسے کی جائے۔ کمانڈر جلال الدین حقانی نے یہ صورتحال دیکھ کر مجاہدین کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے حضور مدد کے لیے دعا مانگی۔ دعا کے بعد اللہ تعالی نے بادلوں کو بھیج دیا جو زبردست طوفان بن کر آئے۔ بڑے بڑے اولے بارش کی طرح برسنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورا علاقہ بارودی سرنگوں سے صاف ہو گیا۔ ❶

چوہوں اور بارش کے ذریعے روسیوں کی بارودی سرنگیں ناکارہ ہو گئیں

پچھلے واقعہ سے بھی زیادہ ناقابل یقین اور ایمان افروز واقعہ صوبہ کاپیسا کے علاقے وادی پنج شیر میں پیش آیا۔ یہ وہی وادی پنج شیر ہے جس نے اپنے مایہ ناز کمانڈر انجینئر احمد شاہ مسعود کی وجہ سے شہرت حاصل کی۔ ۱۹۸۳ء کے آخر میں ایک مرحلہ ایسا آیا کہ روس کے فوجی دستوں نے وادی پنج شیر کی کئی اہم پہاڑی چوٹیوں پر قبضہ کر لیا۔ یہ قبضہ عارضی ثابت ہوا۔ روسی دستوں کو مجاہدین نے جلدی ہی ان علاقوں سے بھگا دیا مگر وہ جانے سے پہلے حسب عادت اینٹی پرسنل بارودی سرنگیں اور بہت بڑی تعداد میں بوبی ٹریپس پورے علاقے میں بچھا گئے۔ بارودی سرنگوں کو بارش اور پانی سے محفوظ بنانے کے لیے ان پر پلاسٹک کو بھی چڑھا دیا جاتا ہے۔ پلاسٹک اگر پھٹ جائے تو پانی اندر داخل ہو کر بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنا دیتا ہے۔ کئی مجاہدین ان بارودی سرنگوں سے زخمی

❶ ناقابل یقین سچے واقعات: ص ۴۱۱

ہو گئے۔ سردیوں کی وجہ سے مجاہدین نے بارودی سرنگوں کی صفائی کا کام معطل کر دیا۔ جب ۱۹۸۴ء کے موسم بہار میں دوبارہ صفائی شروع کی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تمام بارودی سرنگیں ضائع ہو چکی ہیں، اس مرتبہ اللہ تعالی نے روسیوں کے اس جدید اسلحہ کو ناکارہ بنانے کا کام چوہوں سے لیا تھا۔ ہوا یوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر جنگی اور پہاڑی چوہوں نے اپنے تیز دانتوں سے تمام بارودی سرنگوں اور بوبی ٹریس کے پلاسٹک کو اکھاڑ دیا اور پانی نے بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنا دیا۔ اس واقعہ نے مکہ میں ابابیلوں، نمرود کے ساتھ مچھروں اور نبی کریم کے غار ثور کے مکڑی والے واقعہ کی یاد تازہ کر دی۔ ❶

گولیوں سے لباس چھلنی ہونے کے باوجود مجاہد محفوظ رہا

لاہور کی صحافت زندہ معجزہ و ادب کی معروف شخصیت محترم منہاج الدین اصلاحی صاحب بیان کرتے ہیں میں پشاور میں حزب اسلامی کے دفتر میں مقیم تھا کہ وہاں ایک مجاہد آیا۔ اس کے کپڑے گولیوں سے چھلنی چھلنی ہو چکے تھے مگر مجاہد بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، میرے پوچھنے پر مجاہد نے بتایا کہ یہ سب اللہ کی مدد کی وجہ سے ہوا ورنہ کیسے ممکن ہے کہ گولیاں لباس کو چھلنی کر دیں اور پہننے والے کو کوئی گولی چھو کر نہ جائے۔ ❷

غیبی نصرت کے ذریعے سورج غروب نہ ہوا اور شہر فتح ہو گیا

جب حضرت موسی علیہ السلام اس دار فانی سے کوچ فرما گئے تو یوشع بن نون علیہ السلام (جو موسی علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے نبی تھے) میدانِ تیہ سے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے اور انہوں نے شہر اردن عبور کر لیا اور اریحا مقام تک پہنچ گئے۔ یہ

❶ ناقابل یقین سچے واقعات: ص ۴۱۱، ۴۱۲

❷ ناقابل یقین سچے واقعات: ص ۴۱۳

شہر مضبوط فصیلوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس میں بلند و بالا محلات تھے اور وہاں کے رہائشی بہت کثرت میں تھے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے چھ ماہ تک اس کا محاصرہ جاری رکھا۔ ایک دن اُسے گھیرے میں لے لیا اور لوگوں میں اجتماعیت و جوش پیدا کرنے کے لیے نرسنگا بجایا اور بیک آواز ہو کر نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اس سیل جوش کے سامنے کوئی دیوار حائل نہ ہو سکی۔ اس کی فصیل میں دراڑ پڑ گئی اور ایک ہی دھماکہ سے زمین بوس ہو گئی۔ وہ اس میں داخل ہو گئے اور جو کچھ وہاں موجود تھا اُسے بطورِ غنیمت سمیٹ لیا اور بارہ ہزار مرد و زن کو قتل کر دیا۔ انہوں نے بہت سے فرمان رواؤں سے معرکہ حرب و ضرب بپا کیے رکھا۔ شام کے علاقہ کے گیارہ ملکوں پر تسلط جما لیا۔ اس کا محاصرہ بروز جمعۃ المبارک عصر کے بعد جاری رہا۔ جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوا اور ہفتہ کے دن نمودار ہونے ہی والا تھا جو کہ اس زمانہ میں بنی اسرائیل کی عبادت و شریعت کا دن تھا، حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے کہا: اے آفتاب!

إِنَّکَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ فَحَبَسَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَمَكَّنَ مِنْ فَتْحِ الْبَلَدِ، وَأَمَرَ الْقَمَرَ فَوَقَفَ عِنْدَ الطُّلُوعِ. ❶

ترجمہ: تو بھی حکم الٰہی کا پابند ہے اور میں بھی اسی کے حکم سے آیا ہوں، اور کہا: اے میرے اللہ! اسے روک دے۔ (تاکہ ہم جہاد جاری رکھ سکیں) تو اللہ تعالیٰ نے اس کی روانی روک دی، یہاں تک کہ وہ شہر فتح ہو گیا اور چاند کو حکم دیا وہ طلوع ہونے سے موقوف ہو گیا۔

❶ البداية والنهاية: قصة موسى كليم الله، ج ١ ص ٣٧٦

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات



مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات، تعارف کتب، دروس و محاضرات اور تحریری بیانات جمعہ کے لئے ان واٹس ایپ نمبرز پر رابطہ کریں۔

0311-2645500 | 0319-1982676